دین اسلام کے پانچ بنیادی ارکان
توحید ورسالت، نماز، زکوٰۃ اور حج بیت اللہ
کے مسائل واحکام پر جامع کتاب

بیانُ الارکان

مرتب
علامہ ریاض احمد صمدانی

Marfat.com

دین اسلام کے پانچ بنیادی ارکان
توحید و رسالت، نماز، زکوٰۃ اور حج بیت اللہ
کے مسائل و احکام پر جامع کتاب

بیان الارکان

مرتب

علامہ ریاض احمد صمدانی
خطیب مرکزی جامع مسجد نیوہیم۔ ای ۱۲ لندن، برطانیہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور کراچی پاکستان

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

297-5
98
14214
2

نام کتاب	بیان الارکان
مصنف	علامہ ریاض احمد صمدانی
تصحیح وتخریج	مولانا قاری نذیر احمد سعیدی
زیر اہتمام	محمد حفیظ البرکات شاہ
	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
اشاعت اول	ربیع الاول 1405ھ/دسمبر 1984ء
اشاعت دوم	جمادی الاول 1421ھ/اگست 2000ء
اشاعت سوم	ربیع الاول 1437ھ/دسمبر 2015ء
تعداد	ایک ہزار
کمپیوٹر کوڈ	AD3

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔فون:۔ 37221953 فیکس:۔ 042-37238010

9۔الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔فون: 37247350۔فیکس 042-37225085

14۔انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون:۔ 021-32212011-32630411۔فیکس:۔ 021-32210212

e-mail:- info@zia-ul-quran.com

Website:- www.ziaulquran.com

☆...... محمد اکرام اللہ بٹ، جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، 0300-6212350

☆...... مرکزی جامع مسجد نیوہیم ہائی سٹریٹ نارتھ لندن ای 12 برطانیہ

268 HIGH STREET NORTH.LONDON E12 (UK)

Marfat.com

فہرست

تقریظ	17
ابتدائیہ	19
پہلا رکن	
توحید ورسالت	23
ایمان	25
تفصیل وتشریح	27
اللہ تعالیٰ پر ایمان	28
شرک	29
اللہ کے رسولوں پر ایمان	31
ختم نبوت	32
معجزات	34
حیات انبیاء	34
صحابہ کرام	35
اہل بیت	38
خلافت	39
ولایت	40
شریعت وطریقت	41
کرامت	42
سرچشمہ ولایت	43
فرشتوں پر ایمان	43
جنوں کا بیان	44
اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان	45
ارشاد نبوی	47
یوم آخرت پر ایمان	48
عقائد	48
عالم برزخ	49
ارشاد نبوی	49
آخرت کی پہلی منزل	49
قبر میں سوال وجواب	50
تین سوال	50
قبر کا دبانا	52
مسئلہ	52
عذاب قبر سے نجات کا وظیفہ	53
ایصال ثواب	53
تقدیر پر ایمان	54
تقدیر کیا ہے؟	55
ارشاد نبوی	57
بحث کی ممانعت	57
قیامت پر ایمان	57
قیامت کے بارے میں ارشاد ربانی	58

Marfat.com

قیامت کا دن	59
قیامت کی نشانیاں	59
علاماتِ صغریٰ	60
علامات کبریٰ	61
دجال	62
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا	63
یاجوج ماجوج	63
سورج کا مغرب سے نکلنا	64
دابۃ الارض	65
میزان	68
نامہ اعمال	68
بندوں سے اللہ تعالیٰ کا سوال وجواب	69
حوض کوثر	69
پل صراط	70
شفاعت	71
حساب وکتاب کے بعد	73
جنت	73
جنت کس چیز کی بنی ہے	74
دوزخ	75
موت کا انجام	76
مسلک اہل سنت وجماعت	77
تخریج: پہلا رکن	83
دوسرا رکن	
نماز پنج گانہ پابندی سے ادا کرنا	91
نماز کے متعلق ارشادات ربانی	93
نماز کے متعلق ارشادات نبوی	95
نماز نہ پڑھنے والوں کے متعلق ارشادات ربانی	98
تارک نماز کے متعلق ارشادات نبوی	99
احکام نماز	101
نماز سے پہلے	102
طہارت کا بیان	102
طہارت کی قسمیں	103
وضو اور اس کے مسائل	103
پہلا فرض	104
دوسرا فرض	104
تیسرا فرض	104
چوتھا فرض	105
وضو کی سنتیں	105
وضو کے مستحبات	106
کلی کرتے وقت	107
ناک میں پانی ڈالتے وقت	107
منہ دھوتے وقت	107

Marfat.com

داہنا ہاتھ دھوتے وقت	107
بایاں ہاتھ دھوتے وقت	107
سر کا مسح کرتے وقت	108
کانوں کا مسح کرتے وقت	108
گردن کا مسح کرتے وقت	108
دایاں پاؤں دھوتے وقت	108
بایاں پاؤں دھوتے وقت	108
وضو کے بعد پڑھی جانے والی دعائیں	108
مکروہات وضو	109
نواقض وضو (وضو توڑنے والے اسباب)	109
مسائل فقہ	110
وضو کے متعلق ارشادات نبوی	110
انگلیوں کا خلال	111
انگوٹھی ہلانا	111
داڑھی کا خلال	112
کانوں کا مسح	112
سارے سر کا مسح	112
نبی مصطفیٰ ﷺ کا وضو	112
وضو سے گناہ دھلتے ہیں	113
قیامت کے دن اعضا وضو سفید ہوں گے	113
مسواک کی فضیلت	114
مسواک کی تاکید	114
مسائل واحکام	114
بیت الخلا جانے کے آداب	115
قبلہ کی طرف منہ اور پیٹھ نہ کرو	115
انگوٹھی اتار دینا چاہیے	115
مسئلہ	115
لوگوں کی لعنت سے بچو	115
وضو غسل کی جگہ پیشاب نہ کرو	116
برہنہ ہو کر باتیں نہ کرو	116
حضور ﷺ کا انداز	116
کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی ممانعت	116
یہ اولاد کو سکھاؤ	117
پیشاب کی چھینٹوں سے بچو	117
بیت الخلاء سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھے	117
مسائل واحکام	118
استنجا	118
غسل کا بیان	119
غسل کب فرض ہوتا ہے	119
نبی اکرم ﷺ نے فرمایا	119
غسل میں احتیاط نہ کرنا	119

Marfat.com

اس پر غسل فرض ہو گیا	120	تیمم کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے	128
ایک صحابیہ پوچھتی ہیں	120	موزوں پر مسح کے احکام	128
عورتیں بھی مردوں کی مثل ہیں	120	مسائل واحکام	128
غسل کے بعد وضو ضروری نہیں	121	موزوں پر مسح کی شرائط	129
غسل کے فرائض	121	مسح کی مدت	129
غسل کا پہلا فرض	121	مسح کا طریقہ	130
غسل کا دوسرا فرض	121	مسح کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے	130
غسل کا تیسرا فرض	121	عورتوں کے مسائل	130
غسل کی سنتیں اور غسل کا سنت طریقہ	122	مسائل واحکام	131
ضروری مسائل	122	استحاضہ کے مسائل	132
احکام تیمم	123	مسائل واحکام	133
ارشاد نبوی	124	معذور کا بھی یہی حکم ہے	133
تیمم کے مسائل	125	وضو اور غسل کس پانی سے جائز ہے	134
تیمم کس چیز سے جائز ہے	125	ارشادات نبوی	134
تیمم کب جائز ہے	125	مسائل واحکام	134
مسئلہ	126	نجاستوں کے احکام	136
تیمم کے فرض	126	ارشادات نبوی	136
تیمم کا پہلا فرض	126	مسائل واحکام	136
دوسرا فرض	126	ناپاک چیز کو پاک کرنے کا طریقہ	138
تیسرا فرض	127	نمازوں کے اوقات	141
تیمم کی سنتیں	127	نماز کے اوقات کا اول وآخر	142
غسل کا تیمم	127	نماز فجر کا وقت	142

Marfat.com

صبح کاذب	142
صبح صادق	142
فجر اجالے میں پڑھنا	143
مسائل واحکام	144
ظہر کا وقت	144
گرمیوں میں ظہر دیر سے پڑھنا	144
عصر کا وقت	145
منافق کی نماز	146
مغرب کا وقت	147
ارشاد نبوی	147
عشا کا وقت	148
ارشادات نبوی	148
وتروں کا وقت	149
ارشاد نبوی	149
دو نمازوں کا ایک وقت میں پڑھنا	149
اوقات مکروہہ	150
ایسے اوقات جن میں نفل پڑھنا مکروہ ہے	151
مسائل واحکام	152
اذان اور اقامت کے مسائل	153
اذان کہنے کا مسنون طریقہ	156
اذان کا اہل	157
اذان کا جواب اور اس کا ثواب	157
مسائل واحکام	158
اذان کی دعا اور اس کا ثواب	159
تثویب	160
اقامت	160
مسائل واحکام	161
اذان کی فضیلت	162
ستر (لباس پہننا)	164
نماز کے اندر	165
ارشاد ربانی	165
ارشادات نبوی	165
عورت کا باریک لباس	166
سونا اور ریشم پہننا	167
رسول خدا کی لعنت	167
مسائل واحکام	167
استقبال قبلہ	170
مسائل واحکام	171
مسائل واحکام	173
فرائض نماز	175
فرائض نماز کا حکم	175
پہلا فرض	175
تکبیر تحریمہ کا طریقہ	176

Marfat.com

مسائل واحکام	176
دوسرا فرض	177
مسائل واحکام	177
تیسرا فرض	178
مسائل واحکام	179
چوتھا فرض	179
مسائل	179
پانچواں فرض	180
ارشاد نبوی	180
مسائل واحکام	180
چھٹا فرض	181
مسائل واحکام	181
ساتواں فرض	182
مسائل واحکام	182
نماز کے واجبات	183
ارشادات نبوی	184
نماز کی سنتوں کا بیان	186
مسائل واحکام	191
نماز کے مستحبات	193
حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنت کے مطابق نماز پڑھنے کا صحیح طریقہ	193
ثناء	194
تعوذ وتسمیہ	194
سورۃ الفاتحہ	194
سورۂ اخلاص	195
مسئلہ	198
نماز کے بعد ذکر ووظائف	199
مسائل واحکام	200
پنجگانہ نماز کے بعد پڑھی جانے والی	201
دعائیں	202
مسائل دعا	203
قبولیت عمل کی دعا	203
دعائے جامع	203
دعائے استقامت	203
حسن خاتمہ کی دعا	203
ایک عظیم دعا	203
مفسدات نماز، یعنی نماز کو توڑنے والی چیزیں	204
مسائل واحکام (مفسدات نماز)	204
قسم اول	205
دوسری قسم	208
مکروہات نماز	209
مسائل واحکام	211

Marfat.com

مکروہات تنزیہی	213	ظہر کی سنتوں کی فضیلت واہمیت	235
نماز توڑنے کے اسباب	214	عصر کی سنتوں کی فضیلت واہمیت	236
نماز میں بے وضو ہو جانا	215	مغرب کی سنتوں کی فضیلت واہمیت	237
مسائل واحکام	215	عشا کے سنت ونفل	237
نمازی کے آگے سے گزرنا	216	مسائل واحکام	237
مسائل واحکام	217	تہجد کا ثواب	239
مسجد کے مسائل وفضائل	218	نوافل کی اہمیت وضرورت	239
مسائل واحکام	220	آدھا ثواب	239
امامت	222	مسائل واحکام	240
مسائل واحکام	223	مسنون نوافل اوران کی فضیلت	240
نماز باجماعت کی اہمیت وفضیلت	224	تہجد	240
دو آدمی بھی جماعت کریں	225	نماز اشراق	241
پہلی صف کی فضیلت	225	نماز چاشت	242
صفیں سیدھی رکھنے کی تاکید	226	نماز اوابین	242
صفیں پوری کرنے کی تاکید	227	تحیۃ الوضو	243
نماز باجماعت نہ پڑھنے والے	227	تحیۃ المسجد	243
مسائل واحکام	229	نماز سفر	244
پنجگانہ نماز کی رکعتوں کی تعداد	232	نماز واپسی سفر	244
نماز وتر	232	صلوٰۃ التسبیح	244
مسائل واحکام	233	یہ نماز پڑھنے کا طریقہ	245
مؤکدہ سنتوں کا بیان اوران کی فضیلت	234	نماز استخارہ	247
فجر کی سنتوں کی فضیلت واہمیت	235	استخارہ کے متعلق ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	248

Marfat.com

نماز حاجت	248	وقت موت، غسل وکفن میت اور نماز	
نماز توبہ	250	جنازہ	276
صلوٰۃ خسوف (نماز گہن)	251	مسائل واحکام	278
مسائل واحکام	251	غسل میت	278
نماز استسقاء	252	کفن میت	279
مسائل واحکام	253	جنازہ اٹھانا	281
قضا نماز پڑھنے کا طریقہ	255	نماز جنازہ	281
مسائل واحکام	255	دفن میت	283
مسافر کی نماز	257	تعزیت وایصال ثواب	284
مسائل واحکام	258	تخریج: دوسرا رکن	286
دشمن سے خوف کی حالت میں نماز	260	**تیسرا رکن**	
مسائل واحکام	261	زکوٰۃ	339
بیمار نماز کیسے پڑھے	263	زکوٰۃ کے متعلق ارشادات ربانی	341
مسائل واحکام	263	زکوٰۃ کے متعلق پیغمبر اسلام حضرت	
سجدۂ سہو	264	محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات	342
مسائل واحکام	265	مسائل واحکام زکوٰۃ	344
سجدۂ تلاوت	267	وجوب زکوٰۃ کی شرائط	344
مسائل واحکام	267	نصاب	345
نماز جمعہ	269	قرض	345
مسائل واحکام	272	حاجت اصلیہ	346
نماز عید	274	حولان حول	346
مسائل واحکام	275	زکوٰۃ کس مال پر ہے	348

Marfat.com

سونے چاندی کی زکوٰۃ کے احکام	348
مسائل واحکام	349
مال تجارت کی زکوٰۃ کے احکام	351
مسائل واحکام	351
مویشیوں کی زکوٰۃ کے احکام	353
سائمہ کسے کہتے ہیں	354
اونٹ کی زکوٰۃ کے احکام	354
مسائل واحکام	354
گائے بھینس کی زکوٰۃ کے احکام	355
مسائل واحکام	355
بکریوں کی زکوٰۃ کے احکام	356
مسائل واحکام	356
زمین کی پیداوار، زراعت وپھلوں کی زکوٰۃ کے احکام	358
مسائل واحکام	359
صدقہ فطر کے احکام	361
مسائل واحکام	362
مال زکوٰۃ کے حق دار	363
مسائل واحکام	364
فقیر	364
مسکین	364
عامل	364
رقاب	364
غارم	364
فی سبیل اللہ	365
ابن السبیل	365
جن کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں	366
مسائل واحکام	366
زکوٰۃ وصدقات دینے والوں کا اجر وثواب	367
تارک زکوٰۃ اللہ تعالیٰ کی نظر میں	369
تارک زکوٰۃ رسول خدا ﷺ کی نظر میں	369
نفلی صدقات وخیرات کی فضیلت وبرکت	371
سوال اور بھیک سے احتراز کے متعلق ارشادات نبوی ﷺ	374
تخریج: تیسرا رکن	377
چوتھا رکن	
ماہ رمضان المبارک کے روزے رکھنا	385
رمضان المبارک کی آمد پر نبی اکرم ﷺ کا ایک عظیم الشان خطبہ	387
روزے کے متعلق ارشادات خداوندی	388

Marfat.com

روزہ کے متعلق ارشادات نبوی ﷺ	390	روزہ نہ رکھنے والے رسول خدا ﷺ کی نظر میں	405
برکات رمضان المبارک	391	نماز تراویح	406
روزہ کے اہم مسائل واحکام	393	تشریح مسائل	407
روزہ میں نیت کی اہمیت	393	قرآن سننا	408
سحری کا کھانا	394	اعتکاف	408
افطاری کے ضروری مسائل	395	مسائل اعتکاف	409
وضاحت	396	لیلۃ القدر خیر و برکت والی ایک عظیم رات	411
رؤیت ہلال کے متعلق ارشادات نبوی	396	لیلۃ القدر کا خاص وظیفہ	413
تشریح مسائل	397	عیدالفطر	413
روزہ ان سے نہیں ٹوٹتا	398	مسائل عید	414
تشریح مسائل	398	روزہ کے مقاصد	415
ان چیزوں سے روزہ مکروہ ہوجاتا ہے	399	رمضان کے علاوہ نفلی روزوں کی فضیلت وبرکت	417
تشریح مسائل	399	عیدفطر کے بعد شوال کے چھ روزے	417
ان چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اوراس کی قضا فرض ہے	400	مسئلہ	417
ان صورتوں میں قضا اور کفارہ دونوں فرض ہوجاتے ہیں	402	عاشورا محرم کے روزے	418
کفارہ	403	رجب اور شعبان کے روزے	418
روزہ نہ رکھنے کے شرعی عذر	403	عرفہ اور عشرہ ذی الحجہ کے روزے	419
تشریح مسائل	404	ہر مہینے میں تین روزے	419
قضا روزے	405	سوموار اور جمعرات کے روزے	420

Marfat.com

تخریج: چوتھا رکن	421

پانچواں رکن

حج بیت اللہ	433
فرضیت حج کے بارے احکام ربانی	435
حج کی فرضیت کے متعلق ارشادات نبوی	436
حج وعمرہ کی فضیلت وبرکت	436
استطاعت کے باوجود حج نہ کرنے والے	439
مسائل واحکام حج	440
حج فرض ہونے کی شرائط	441
ادائیگی حج کی شرائط	442
ادائیگی حج کے صحیح ہونے کی شرائط	442
فرائض حج	443
واجبات حج	444
اہم مسئلہ	445
حج کی سنتیں	446
حج تین طرح کا ہے	447
حج افراد	447
حج تمتع	448
حج قران	448
احکام حج وعمرہ کے اصطلاحی الفاظ کی	
وضاحت	449
اشہر حج	449
میقات	449
آفاقی	449
احرام	449
اضطباع	450
تلبیہ	450
حرم	450
حِل	450
مدعیٰ	450
باب السلام	450
مسجد حرام	451
طواف قدوم	451
مطاف	451
رمل	451
حجر اسود	451
رکن یمانی	451
استلام	451
حطیم	452
میزاب رحمت	452
ملتزم	452
مقام ابراہیم	452

Marfat.com

زمزم	452
صفاومروہ	452
سعی	453
میلین اخضرین	453
عرفات	453
منیٰ	453
حلق،قصر	453
مسجد صخرہ	453
مسجد نمرہ	454
مزدلفہ	454
مشعر حرام	454
وادی محسر	454
رمی جمار	454
مسجد خیف	455
منحر	455
جبل ثبیر	455
جبل نور	455
جبل ابی قبیس	455
طواف زیارت	455
طواف صدر	455
طواف عمرہ	456
میقات	456
ذوالحلیفہ	456
ذات عرق	457
جحفہ	457
قرن المنازل	457
یلملم	457
اہم مسائل	457
سفر حج	458
یادرکھیں	461
احرام کے مسائل واحکام	461
عورتوں کا احرام	462
احرام کی حالت میں یہ باتیں حرام و ممنوع ہیں	463
احرام میں یہ باتیں مکروہ ہیں	4653
سرزمین حرم اور بیت اللہ شریف میں داخلہ	464
طواف کعبہ	466
مسائل واحکام	467
طواف کا مسنون طریقہ	468
مقام ابراہیم پر حاضری	471
ملتزم پر حاضری	472
مسئلہ	472
آب زمزم پینا	472

Marfat.com

محرمات طواف	473	قربانی	491
مکروہات طواف	473	حلق وقصر	491
صفاومروہ کے درمیان سعی کے احکام	474	طواف حج	492
مسائل واحکام	474	طواف حج کا سنت طریقہ	493
سعی کا مسنون طریقہ	475	مسئلہ	493
مکروہات سعی	478	گیارہ وبارہ ذوالحجہ کی رمی اور قیام منیٰ	494
افعال حج کی ادائیگی کے پانچ دن	479	آج کی رمی کا سنت طریقہ	494
تشریح مسائل	480	جمرۂ وسطیٰ	494
آٹھویں ذوالحجہ	480	جمرۂ عقبہ	495
یوم عرفہ	481	12 ذوالحجہ کی رمی	495
وقوف کا سنت طریقہ	482	13 ذوالحجہ کی رمی	495
وقوف کی دعائیں	483	مکہ مکرمہ کو واپسی	495
خیال رکھیں	484	طواف وداع	496
ضروری مسئلہ	484	طواف وداع کا طریقہ	497
ارشاد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم	485	جنایت کے احکام ومسائل	498
مزدلفہ کو روانگی	485	مسئلہ	499
تشریح مسائل	485	بلا احرام میقات سے گزرنا	500
وقوف مزدلفہ	486	خوشبو لگانا	500
منیٰ کو روانگی	487	سلا ہوا کپڑا پہننا	501
تشریح مسائل	488	سر یا منہ چھپانا	502
آج کی رمی کا مسنون طریقہ	489	بال دور کرنا	502
اہم مسائل	490	مسئلہ	503

Marfat.com

جوئیں مارنا	503	تشریح مسائل	508
بحالت احرام شکار کرنا	503	حج بدل	509
حدود حرم کی جنایات	504	تشریح مسائل	509
جماع اور بوس و کنار	504	احکام وفضائل عمرہ	511
طواف کی جنایات	505	مسائل واحکام	512
سعی کی جنایات	506	عمرہ کرنے کا طریقہ	513
وقوف عرفہ اور وقوف مزدلفہ کی جنایات	506	مدینہ طیبہ کی حاضری	513
رمی کی جنایات	506	وقت رخصت	521
قربانی اور حلق کی جنایات	507	تخریج: پانچواں رکن	522
محصر کے احکام	507		

Marfat.com

تقریظ

استاذ العلماء حضرت علامہ محمد منشا تابش قصوری

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، پاکستان

مبلغ اسلام مولانا علامہ الحاج ریاض احمد صمدانی مدظلہ جملہ علوم وفنون اسلامیہ جدیدہ وقدیمہ کے مستند عالم وفاضل، عربی، فارسی، اور اردو پر مہارت تامہ کے مالک ہیں۔ آپ نے پاکستان کے معرض وجود میں آنے سے دو سال قبل 1945ء میں گجر خاندان کی عظیم المرتبت متقی شخصیت میاں لال دین بن حسن محمد بن ستار بخش کے گھر آنکھ کھولی۔ آپ کا پورا خاندان علم وفضل کا امین چلا آرہا ہے۔ آپ نے اپنی تعلیم کا آغاز اپنے والد ماجد علیہ الرحمۃ سے کیا۔ پھر جیسے جیسے عمر بڑھتی گئی حصول علم کا دائرہ بھی وسیع ہوتا چلا گیا۔ میرپور، راولپنڈی، وزیر آباد، گوجرانوالہ اور لاہور ایسے علمی مراکز سے فیض یاب ہوئے۔ پاکستان کی مرکزی دانشگاہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور سے دستارِ فضیلت وسند فراغت کی نعمتِ عظمٰی سے سرفراز ہوئے فاضل عربی، فارسی اور اسلامیات میں ایم اے تک ڈگریاں حاصل کیں۔

پاکستان کے مختلف مقامات پر تبلیغی، تدریسی، تعلیمی خدمات کے جوہر دکھانے کے بعد 1979ء میں برطانیہ پہنچے اور پھر وہیں کے ہو کر رہ گئے۔ اب تک 2015ء پینتیس سال کا طویل عرصہ گزر رہا ہے۔ کہ وہاں پر نہایت تندہی سے ہر شعبہ تبلیغ میں بے لوث خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو درس وتدریس، تعلیم وتعلّم، افہام وتفہیم اور تقریر وتحریر کا وافر ملکہ عطا فرمایا ہے۔ وعظ وتذکیر اور خطابت کی خوبیوں سے مرصع ہیں قلمی محاذ پر تو آپ کی اردو اور انگلش میں ایک درجن کے قریب بڑی عمدہ اور نہایت مفید ترین تصانیف اہل علم وقلم سے خراج محبت وتحسین وصول کر رہی تھیں۔ روحانی طور پر آپ آستانہ

Marfat.com

عالیہ نقشبندیہ ''نیریاں شریف آزاد کشمیر'' سے منسلک ہیں۔

پیش نظر تصنیف ''بیان الارکان'' شریعت اسلامیہ کے بنیادی مسائل پر مشتمل ہے جو اپنی جامعیت کے اعتبار سے خوب مقبول ہوئی جسے دنیائے اسلام کا مقبول ترین اشاعتی ادارہ ''ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، پاکستان'' اپنی روایتی طباعتی حسن و جمال سے آراستہ کر کے شائع کر رہا ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ مولانا الموصوف کا سایہ ملت اسلامیہ پر ہمیشہ سلامت رکھے اور ہر مقام پر کامیابی و کامرانی کی سعادتوں کو محفوظ کرتے رہیں۔

امین بجاہ سید المرسلین

☆☆☆..................☆☆☆..................☆☆☆

Marfat.com

ابتدائیہ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ، وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوةِ وَالْحَجِّ، وَ صَوْمِ رَمَضَانَ(1)

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے (۱) اس بات کی گواہی دینا کہ نہیں کوئی معبود اللہ کے سوا، اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے پیارے بندے اور رسول ہیں (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوۃ ادا کرنا (۴) حج کرنا (۵) ماہ رمضان کے روزے رکھنا۔

صحیح مسلم شریف میں ہے حضرت جبرائیل علیہ السلام انسانی شکل وصورت میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! مجھے بتایئے اسلام کیا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسلام یہ ہے کہ تو اس بات کی گواہی دے کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اور نماز قائم رکھے، زکوۃ ادا کرے، ماہ رمضان کے روزے رکھے''۔ اور اگر استطاعت ہو تو حج بیت اللہ کرے(2)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور دوزخ سے بچا دے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معاذ! تو نے بہت بڑا اہم سوال کیا ہے، اور یہ اس شخص پر بہت آسان ہے، جس پر اللہ تعالیٰ نے آسان کر دیا ہے۔ خالص اللہ کی عبادت کر، اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرا، نماز قائم رکھ، زکوۃ ادا کر، ماہ رمضان کے روزے رکھ، اور بیت اللہ کا حج کر''(3)۔

Marfat.com

مذکورہ بالا پہلی حدیث، اسلام کے پانچ بنیادی احکام، توحید و رسالت، نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج کی توضیح و تشریح پر مشتمل، بخاری و مسلم کی مشہور حدیث نبوی ہے، جو اپنے معانی و مطالب کے اعتبار سے دین اسلام کے جملہ عقائد و اعمال، عبادات و معاملات کے احکام، اور ان کے ظاہری و باطنی اسرار و رموز، دینی و اخروی فضائل معاشرتی و اخلاقی مسائل ایسے گراں مایہ موتی اپنے دامن معنی میں سمیٹے ہوئے ہے۔ ہر مسلمان مرد و عورت پر عقیدہ و عمل کے لحاظ سے اپنی زندگی کو اس ارشاد نبوی کے مطابق سنوارنا اور پھر آخر دم تک اسی نصب العین اور پاکیزہ طرز زندگی پر قائم و گامزن رہنا ازبس ضروری ہے۔

دین اسلام کے یہ پانچ بنیادی ارکان، اجمالی طور پر، عقائد کی درستگی سے لے کر اعمال و کردار کی اصلاح، فردی تبلیغ سے لے کر پورے معاشرے کی تبلیغ اور گھر کی چار دیواری سے لے کر، چار دانگ عالم کی فلاح و بہبود کے متعلق تمام احکام الٰہی کا خلاصہ ہیں۔ آئندہ صفحات پر ان ہی ارکان خمسہ کی مختصر تشریح پیش کی گئی ہے جن کی ترتیب موخر الذکر اسی مضمون کی دو حدیثوں کے متن کے مطابق ہے اس مختصر کتاب کی ترتیب میں درج ذیل کتابوں سے براہ راست استفادہ کیا گیا ہے۔

دسمبر 1984ء میں جب پہلی مرتبہ یہ کتاب ''بیان الارکان'' مکتبہ حامدیہ گنج بخش روڈ لاہور سے شائع ہوئی تو اس وقت قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ کی تخریج کا اہتمام نہیں کیا گیا تھا۔ اب اِس جدید اشاعت میں قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ کی تخریج کر دی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ یہ آیت کس سورت کی کون سی آیت ہے؟ اور یہ حدیث کس کتاب، کس جلد، کس صفحہ پر کس نمبر کی حدیث ہے اور ساتھ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ یہ حوالہ کس مطبع کی طبع شدہ کتاب سے نقل کیا گیا ہے نیز حوالہ جات بیروت کتب کے جدید ایڈیشن سے نقل کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ حدیث تلاش کرنے میں آسانی رہے۔ یہ کتاب پانچ ارکان پر مشتمل ہے ہر رکن کے اختتام پر اس کے حوالہ جات نمبر وار درج کر دیے گئے ہیں۔

اس کے علاوہ اس جدید ایڈیشن میں جن کتب فنون سے تصنیف و تخریج کے دوران

Marfat.com

استفادہ کیا گیا ہے وہ درج ذیل ہیں۔

کتب احادیث... الجامع الصحیح للبخاری، الجامع الصحیح لمسلم، الجامع الصحیح للترمذی، سنن ابی داؤد، سنن النسائی، سنن ابن ماجہ، السنن الکبریٰ، السنن للدارقطنی، السنن للدارمی، مسند احمد بن حنبل، مسند ابی یعلی۔ المعجم الکبیر، المعجم الاوسط، مشکوٰۃ المصابیح، مرقاۃ المفاتیح، المصنف لابن ابی شیبہ، المصنف لعبد الرزاق، مؤطا امام مالک، شرح معانی الآثار، سنن، کنز العمال، کشف الخفاء، الترغیب والترہیب، التخلیص الحبیر، موارد الظمان فی زوائد ابن حبان، صحیح ابن خزیمۃ، مجمع الزوائد، الفردوس بماثور الخطاب، شعب الایمان، الاذکار للنووی، الکامل لابن عدی، اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ، لعبد الحق المحدث دہلوی۔

کتب فقہ......الدر المختار، رد المحتار، بہار شریعت، فتاویٰ رضویہ، البنایہ فی شرح الہدایۃ، وقایہ، کنز الدقائق، البحر الرائق، منحۃ الخالق علی البحر الرائق، نصب الرایۃ، منیۃ المصلی، المختصر للقدوری، حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار، مراقی الفلاح، فتح القدیر، الفتاوی الہندیۃ، ارشاد الساری الی مناسک الملا علی القاری، ادعیۃ الحج والعمرۃ۔

کتب تفسیر......خزائن العرفان، کنز الایمان ترجمہ اعلیٰ حضرت، تفسیر ابن کثیر روح البیان، الدر المنثور، مدارک التنزیل، معالم التنزیل، تفسیر الخازن، جامع البیان (تفسیر الطبری)

کتب تصوف......مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی، عوارف المعارف غنیۃ الطالبین، احیاء العلوم، شرح سفر السعادۃ، شرح الصدور۔ مرج البحرین لعبد الحق المحدث الدہلوی

کتب تاریخ......تاریخ دمشق الکبیر لابن عساکر، تاریخ بغداد للخطیب البغدادی، جذب القلوب الی دیار المحبوب لعبد الحق المحدث دہلوی۔

کتب عقائد......توضیح العقائد، شرح العقائد۔

ریاض احمد صمدانی

(۱) خطیب مرکزی جامع مسجد نیوہیم ہائی سٹریٹ نارتھ لندن ای 12، برطانیہ

(۲) محلہ عظمت پورہ کالونی روڈ، منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات، پاکستان

Marfat.com

۱۹۳۹۱۲

Marfat.com

پہلا رکن

توحید و رسالت

Marfat.com

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پہلا رکن

توحید و رسالت

قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ بُنِیَ الۡاِسۡلَامُ عَلٰی خَمۡسٍ شَہَادَۃُ اَنۡ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ (1)

''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ ارکان پر رکھی گئی ہے، ان میں سے پہلا رکن ہے گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے پیارے بندے اور رسول ہیں''۔

دین اسلام کی پہلی بنیاد توحید و رسالت پر کامل یقین و ایمان رکھنے پر قائم ہے اور یہ پہلا رکن ہے، کہ اللہ تعالیٰ کی توحید و وحدانیت اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت و نبوت پر ایمان لانا، باقی چار ارکان نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج کی درستگی و عنداللہ قبولیت بلکہ تمام اعمال صالحہ کی قبولیت و صحیح ہونے کے لیے اصل بنیاد ہے، اور اسلام کا سب سے اہم اور بنیادی عقیدہ یہی توحید و رسالت کا عقیدہ ہے۔ یعنی زبان و دل سے یہ سچی گواہی دینا کہ ''عبادت کے لائق اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک کے سوا کوئی نہیں، اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے پیارے بندے اور اس کے رسول برحق ہیں''۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

مَنۡ شَہِدَ اَنۡ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوۡلُ اللّٰہِ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیۡہِ النَّارِ (2)

''جس شخص نے سچے دل سے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس کے رسول ہیں۔ تو اللہ اس پر دوزخ کی آگ حرام کردے گا''۔

ایمان

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت والوہیت اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت و نبوت کی

Marfat.com

شہادت و گواہی دینے میں جب زبان و دل یکساں ہوں تو یقین و اذعان کے اس مقدس عقیدہ و نظریہ کا نام ایمان ہے جس پر دین اسلام کی عظیم الشان عمارت قائم ہے۔ کلمہ طیبہ میں ان دو چیزوں کا بیان ہے۔ اول لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور دوم مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ، پہلے جزو میں توحید اور دوسرے جزو میں رسالت کا بیان ہے اور یہی حقیقت و صداقت جب دل میں راسخ اور مضبوط ہو جاتی ہے تو دل نور ایمان سے منور ہو کر ہر طرح کی تاریکی اور سیاہی سے پاک ہو جاتا ہے چونکہ احکام الٰہی کے حصول کے لیے نبی اکرم ﷺ کی ذات اقدس ہی واسطہ اور ذریعہ ہے نیز دین و ایمان کے جملہ اصول و فروع کی تشریح و تفسیر کا اصل مرکز اور سر چشمہ ہے، اس لیے علماء عقائد کے نزدیک ایمان کہتے ہیں جو کچھ اللہ کے نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ لائے ان سب کو بجان اور دل سچا جاننا، اور زبان سے اس عقیدہ کا برملا اقرار و اظہار کرنا۔ اب ایمان کی حقیقت اور توحید و رسالت کی مزید تفصیل شارع اسلام نبی مصطفیٰ ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں ملاحظہ ہو۔

صحیح مسلم شریف میں ہے ایک دن جبرائیل علیہ السلام نے (انسانی لباس میں) مجمع صحابہ کے سامنے عرض کی: یا محمد! صلی اللہ علیک وسلم مجھے ایمان کی حقیقت بتایئے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ایمان یہ ہے کہ:

اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ تُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَ شَرِّهٖ (3)

”اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی تمام کتابوں اور اس کے سب رسولوں اور قیامت کے دن کو سچے دل سے مانے، اور اچھی بری تقدیر کو بھی مانے، اور اس پر ایمان رکھے“۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ (4)

Marfat.com

''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کو اس کے ماں باپ اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ پیارا اور محبوب نہ ہو جاؤں''۔

یہی حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس میں تین باتیں ہوں گی اس کو ایمان کی صحیح لذت اور مٹھاس حاصل ہوگی۔

(۱) اللہ اور اس کے رسول سے اس قدر محبت ہو کہ ان دونوں کے مقابلے میں کسی دوسرے سے اتنی محبت نہ ہو۔

(۲) کسی سے محبت رکھے بھی تو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے رکھے۔

(۳) ایمان قبول کرنے کے بعد، کفر کو ایسا برا جانے جیسے کوئی آگ میں جانے کو ناپسند کرتا ہے(5)۔

نیز ارشاد فرمایا:

جو اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رسول برحق ہونے پر سچے دل سے راضی ہوا، اس نے ایمان کی حلاوت اور مٹھاس کو پالیا(6)۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص بھی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اس کی خواہشات میرے لائے ہوئے دین کے تابع نہ ہو جائیں(7)۔

تفصیل وتشریح

(۱) اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا

(۲) اللہ کے فرشتوں پر

(۳) اللہ کی تمام کتابوں پر

(۴) اللہ کے تمام رسولوں پر ایمان لانا

(۵) تقدیر پر

(۶) موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر

Marfat.com

(۷) اور قیامت کے دن پر سچے دل سے یقین رکھنا

یہ سات اصول ایمان ہیں۔ ان کا تفصیلی بیان، قرآن حکیم اور احادیث نبویہ کی روشنی میں اہل سنت و جماعت کے ارشادات کے مطابق ملاحظہ ہو۔

اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا

اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا یہ معنی ہے کہ عبادت اور پرستش کے لائق، اللہ ہی کی ذات ہے وہ تنہا و یکتا ہے یعنی وحدہٗ لاشریک ہے اس کا کوئی شریک و ساجھی نہیں، نہ اس کی ذات میں، اور نہ اس کی صفات میں اور نہ اسماء میں، اور نہ افعال و احکام میں، وَّلَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ۝۲۶ (سورۃ الکہف)

وہ قدیم ہے یعنی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، اس کے سوا ہر چیز حادث اور فانی ہے، وہ احد ہے یعنی ایک ہے وہ بے نیاز ہے کسی کا محتاج نہیں، نہ وہ کسی سے پیدا ہوا، نہ اس کی اولاد اور نہ بیوی، اور کوئی بھی اس کا ہم پلہ اور ہمسر نہیں۔ یہی معنی ہے سورۃ اخلاص کا۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ (سورۂ اخلاص)

''اے نبی! فرمادو وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ کوئی اس کی ہمسری کرنے والا ہے''۔

وہ جو چاہے، جیسا کرے، کوئی اس کو روکنے ٹوکنے والا نہیں کیونکہ وہ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۝۱۶ (سورۃ البروج) ہے وہ کرنے والا ہے جو چاہے۔ اور وہ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ہے یعنی ہر چیز پر قادر ہے۔ کوئی چیز اس کی قدرت سے باہر نہیں۔

وہ جامع ہے ہر کمال اور خوبی کا، اور پاک ہے ہر عیب اور نقص سے۔ وہ زمان و مکان، جہت و سمت، سکون و حرکت، شکل و صورت اور جسم و جسمانیت سے پاک ہے۔ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ، اس کی مثل کوئی نہیں۔ تَعَالَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۔ وہ برتر ہے اس سے جسے یہ کافر اس کا شریک بناتے ہیں۔

Marfat.com

وہ حیّ ہے یعنی خود زندہ ہے اور قیُّوْمٌ ہے ساری کائنات کو قائم رکھنے والا ہے سب کی زندگی اور موت اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے نہ اس کو اونگھ آئے اور نہ نیند۔

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ (بقرہ:255)

''اللہ وہ ہے کہ نہیں کوئی معبود سوا اس کے وہ خود زندہ ہے اور دوسروں کو قائم رکھنے والا ہے، نہ اس کو اونگھ آئے اور نہ نیند، اسی کا ہے جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں ہے''۔

اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کے سوا، تمام چیزیں حادث ہیں یعنی ان کا وجود پہلے نہیں تھا، بعد میں پیدا ہوئیں ہیں، اس لیے اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کے سوا باقی سب مخلوق فانی ہے اور وہ ذات حق تعالیٰ باقی ہے۔

کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ (القصص:88)

''ہر چیز فانی ہے سوا اللہ کی ذات کے''۔

اللہ تعالیٰ کی سب سے اہم صفات آٹھ ہیں جن کو ''صفات ذاتیہ'' کہا جاتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کی اصل، اور تمام صفات پر مقدم ہیں وہ صفات یہ ہیں: حیات، علم، قدرت، ارادہ، سماعت، بصارت، کلام اور تکوین۔

اللہ تعالیٰ ان تمام صفات سے مستقل بالذات موصوف ہے۔ کوئی مخلوق مذکورہ صفات میں اس کی شریک وحصہ دار نہیں اس لیے وہ ذات حق تعالیٰ اپنی ذات وصفات میں، اسماء و افعال اور احکام میں لاشریک ہے۔ اسی عقیدہ ونظریہ کا نام توحید ہے۔

شرک

اللہ تعالیٰ کی مذکورہ ''صفات ذاتیہ'' اور باقی تمام صفات میں سے کسی ایک صفت کو بھی اس کے سوا کسی دوسرے میں تسلیم کرنا، یا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے کو واجب الوجود قرار دینا، یا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کو خالق ماننا، یا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کو عبادت کے لائق سمجھنا، یا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کی عبادت کرنا...... شرک کہلاتا ہے،

Marfat.com

اور اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک شرک سب سے بڑا گناہ ہے۔ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۝ (سورۂ لقمان) بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا بہت بڑا ظلم اور گناہ ہے۔ شرک ہی وہ ایک عظیم گناہ ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ وہ شرک کرنے والے کو ہرگز نہیں بخشے گا۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ (سورۃ نساء:48) مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَ مَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ وَ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ (سورۃ المائدہ)

''بے شک اللہ تعالیٰ قطعاً نہیں بخشے گا اس کے ساتھ شرک کرنے کو اور بخشے گا اس کے سوا جس کو وہ چاہے۔ جو اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے اس کا ٹھکانہ دوزخ کی آگ ہے اور ایسے ظالموں کا کوئی بھی مددگار نہیں''۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے نزدیک اَیُّ الذَّنْبِ اَکْبَرُ کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کہ تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے کو اس کا شریک بنائے''(8)۔

نیز آپ نے حضرت معاذ کو وصیت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ وَاِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ(9)

''اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کرنا اگرچہ تجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے اور جلا دیا جائے''۔

ارشاد فرمایا کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا ہے، اس کے بعد والدین کی نافرمانی کرنا، ناحق قتل کرنا اور جھوٹی قسم اٹھانا ہے(10)۔ سات ہلاک کر دینے والے گناہوں سے بچو، عرض کی یارسول اللہ! وہ کون سے ہیں۔ فرمایا سب سے بڑا اور (ناقابل معافی گناہ) اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے، پھر جادو کرنا، ناحق قتل کرنا، سود کھانا،

Marfat.com

یتیموں کا مال کھانا، میدان جہاد سے بھاگنا اور پاک دامن ایمان والی بھولی بھالی عورتوں پر تہمت لگانا ہے(11)۔

اللہ کے رسولوں پر ایمان

جس طرح اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا، اور اس کی تمام صفات جیسی وہ ہیں ان کو ماننا ضروری اور ایمان میں داخل ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے تمام نبیوں اور رسولوں کو بھی برحق ماننا ضروری ہے۔

رسالت ایک ایسا واسطہ ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے احکام بندوں تک پہنچتے ہیں اور اسی مقدس واسطہ سے بندوں کو اپنے مالک حقیقی کی پہچان اور معرفت حاصل ہوتی ہے۔ رسول وہ مقدس انسان ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے رسالت کے لیے چنا۔ یہ ہستیاں حسب و نسب، اخلاق و کردار، جمال و کمال، غرضیکہ ہر اعتبار سے باقی تمام انسانوں سے برتر اور اعلیٰ ہیں اور تمام نقائص اور عیبوں سے ان کا وجود اللہ تعالیٰ نے پاک پیدا کیا ہے۔

یہ سب نبی اور رسول مرد تھے۔ کوئی عورت نبی نہیں ہوئی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْٓ اِلَیْهِمْ (سورۃ النحل:43)

”اے نبی ہم نے آپ سے پہلے مردوں کو ہی رسول بنایا اور ان کی طرف ہم نے وحی بھیجی“۔

نبی معصوم یعنی گناہ سے پاک ہوتا ہے۔ نبیوں اور فرشتوں کے سوا، کسی اور کو معصوم ماننا گمراہی ہے، ہاں اللہ تعالیٰ کے ولی گناہ سے محفوظ ہوتے ہیں۔

سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور سب سے آخری نبی ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ نبیوں کی کوئی تعداد مقرر نہیں کہ وہ کتنے تھے۔ حدیث میں مختلف روایتیں آتی ہیں۔ اس لیے تعداد مقرر کیے بغیر یہ کہنا چاہیے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے تمام نبیوں اور رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کو برحق اور سچا جانتے ہیں جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے گزرے ہیں۔

Marfat.com

لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ (سورۃ البقرہ:285)

''ہم ایمان لانے میں کسی رسول میں فرق نہیں کرتے''۔

لہٰذا حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر خاتم الانبیا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک جتنے نبی اللہ تعالیٰ نے بھیجے ان سب کا ماننا اور ان پر ایمان لانا ضروری ہے اور کسی ایک نبی کا انکار بھی کفر ہے اور کسی ایک نبی کی معمولی سی توہین اور بے ادبی اور گستاخی بھی کفر ہے۔

تمام نبیوں میں افضل اور اعلیٰ اور آخری ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے بعد آپ ہی کا مرتبہ اور درجہ اونچا ہے ع

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔ پہلے انبیاء ایک خاص قوم اور ایک خاص علاقہ کے باشندوں کی طرف مبعوث کیے گئے اور وہ ان ہی کے نبی تھے۔ مگر ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے دنیا بھر کے لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا (الاعراف:158)

''اے نبی مکرم! فرمادو، اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں''۔

بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر مخلوق انسان، جن، فرشتے، حور و غلماں، حیوانات و جمادات، زمین و آسمان، عرش و کرسی، لوح و قلم اور اللہ تعالیٰ کی ہر مخلوق اور سب کائنات کے نبی اور رسول ہیں۔ آپ خود ارشاد فرماتے ہیں:

اِنِّىْ اُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً (12)

''میں ساری مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

ختم نبوت

ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں یعنی آپ سب نبیوں کے آخر میں آئے ہیں آپ کی آمد سے نبوت و رسالت کا سلسلہ بند ہو گیا۔ آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ

Marfat.com

کرنے والا جھوٹا اور کافر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (سورۃ احزاب:40)

''حضرت محمد مصطفیٰ تمہارے کسی مرد کے باپ نہیں وہ تو اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود ارشاد فرماتے ہیں:

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی (13)

''میں آخری نبی ہوں میرے بعد اور کوئی نبی نہیں آئے گا'' (13)۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے ان برگزیدہ نبیوں اور رسولوں کو مختلف درجے عطا کیے ہیں اور بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اللہ تعالیٰ خود ارشاد فرماتا ہے:

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ (سورۃ البقرہ:253)

''یہ رسولوں کی جماعت ہے ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے کسی نے اللہ سے کلام کیا اور کسی کو درجوں میں بلند کیا''۔

سب سے افضل اور اعلیٰ ہمارے نبی امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ آپ کے بعد حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام پھر حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام پھر حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام اور پھر حضرت نوح علیہ السلام فضیلت اور درجے والے ہیں۔ انہیں اولوالعزم رسول کہا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ سب کمالات و معجزات اور درجے عطا کیے ہیں جو دوسرے نبیوں کو جدا جدا اور علیحدہ علیحدہ عطا کیے تھے۔ اس لیے ہمارے نبی جامع صفات انبیاء و رسل ہیں۔ ان کے علاوہ کچھ کمالات و معجزات ایسے ہیں جو ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا اور کسی نبی اور رسول کو نہیں دیے گئے، ان کمالات کو آپ کے ''خصائص'' کہتے ہیں۔ مثلاً شفاعت کبریٰ، معراج، آپ کا سایہ نہ ہونا، آپ کا نبی الامی

Marfat.com

ہونا، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، علم الاولین والاخرین، رسالت عامہ، معلم کتاب وحکمت، رفعت ذکر، شرح صدر، حلت غنائم، زمین کا نماز وطہارت کے لیے پاک قرار دیا جانا، نصرت بالرعب، ان کے علاوہ اور بھی لاتعداد آپ کے خصائص ہیں جن میں آپ یکتا ہیں۔ تفصیل بڑی کتابوں میں دیکھیں مثلاً امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی الخصائص الکبریٰ۔

معجزات

نبوت کے دعویٰ میں نبی کے سچا ہونے کی ایک اہم دلیل معجزہ ہے اللہ تعالیٰ اپنے نبی کے ہاتھ پر محال عادی کام کو ظاہر فرماتا ہے اس کا نام معجزہ ہے۔ یعنی نبی اپنی صداقت اور اپنے برحق اور سچا ہونے پر، منکروں کے سامنے ان کے مطالبہ پر معجزہ پیش کرتا ہے اور پھر وہ ان کو اس جیسا کام کر دکھانے کا حکم دیتا ہے لیکن وہ سب عاجز رہتے ہیں۔ اس لیے اس کو معجزہ (عقل انسانی کو عاجز کر دینے والی بات) کہتے ہیں۔ جیسے حضرت صالح علیہ السلام کا پتھر سے اونٹنی کا ظاہر فرمانا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا، اور ید بیضا، حضرت عیسیٰ کا مردوں کو زندہ کرنا، مادرزاد اندھوں کو اور کوڑھ کے مریضوں کو اچھا کر دینا، اور ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا چاند کو دو ٹکڑے کر دینا، ڈوبے سورج کا پلٹانا، ہاتھ مبارک کی انگلیوں کے درمیان سے پانی جاری کر کے پندرہ سو صحابہ کو سیراب کرنا، آپ کے بلانے پر درختوں کا چل کر آپ کی خدمت میں حاضر ہونا، اور انسانی زبان میں آپ کی شہادت دینا اور غیب کی خبریں دینا، اس کے علاوہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات اس قدر ہیں کہ گنے نہیں جا سکتے......اولیاء اللہ سے جو ایسی خلاف عادت بات ظاہر ہو اس کو کرامت کہتے ہیں۔

انبیاء کرام کے معجزات کا انکار کرنا اور ان کو نہ ماننا کفر ہے۔ اسی طرح معجزہ کے معنی میں تاویل کر کے اس کے مشہور ومتواتر معنی سے انحراف کرنا گمراہی ہے بلکہ کفر ہے کیونکہ یہ بھی درحقیقت معجزہ کا انکار ہے۔

حیات انبیاء

اللہ تعالیٰ کے نبی اور رسول وصال کے بعد بھی اپنی قبروں میں حیات حقیقی کے ساتھ اسی

Marfat.com

طرح زندہ ہوتے ہیں جیسے دنیا میں زندہ تھے، کھاتے پیتے ہیں، زمین و آسمان میں جہاں چاہیں آتے جاتے ہیں نماز پڑھتے ہیں۔ صرف اللہ تعالیٰ کے وعدہ کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ۔ ''ہر جان نے موت کا مزہ چکھنا ہے''۔ کے مطابق لمحہ بھر کے لیے ان پر موت طاری ہوتی ہے اس کے بعد پھر پہلے کی طرح زندہ ہو جاتے ہیں حضور نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَآءِ فَنَبِیُّ اللّٰهِ حَیٌّ يُرْزَقُ (14)

''اللہ تعالیٰ نے نبیوں کے جسم کھانا زمین پر حرام کر دیا ہے اللہ کے نبی زندہ ہوتے ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے''۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں:

رَاَيْتُ مُوْسٰى وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّیْ فِیْ قَبْرِهٖ (15)

''میں نے حضرت موسیٰ کو قبر میں نماز پڑھتے دیکھا''۔

انبیاء کرام علیہم السلام کو مردہ کہنا اور ان کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ مر کر مٹی ہو گئے ہیں، کفر ہے کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق نبیوں کا اپنی قبروں میں بحیات حقیقی زندہ ہونا ثابت ہے۔

صحابہ کرام

جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو تمام نبیوں سے افضل بنایا اسی طرح آپ کی امت کو سب امتوں سے افضل بنایا ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ط (سورۃ آل عمران: 110)

''اے مسلمانو! تم سب امتوں سے بہتر و افضل ہو تمہیں لوگوں کے لیے پیدا کیا گیا ہے تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر کامل ایمان رکھتے ہو''۔

Marfat.com

جس نے ایمان کی حالت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پایا آپ کی زیارت کی اور ایمان پر ہی وفات پائی۔ وہ صحابی کہلاتا ہے جس کا معنی ہے، ساتھی اور دوست...... حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساری امت میں افضل اور اونچے مرتبہ والے یہی صحابہ کرام ہیں اور صحابہ کرام میں افضل اور تمام نبیوں کے بعد بلند رتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہے۔ ان کے بعد فاروق اعظم حضرت عمر بن خطاب، پھر حضرت عثمان غنی اور پھر حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ عنہم کا ہے۔ ان حضرات کو خلفاء اربعہ، خلفاء راشدین اور چار یار کے مخصوص لفظوں سے یاد کیا جاتا ہے۔

ان کے بعد حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمان بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت سعید بن زید اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم کا درجہ ہے۔ یہ چھ صحابہ اور پہلے چار خلفاء راشدین کو عشرہ مبشرہ کہتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں دنیا میں ہی قطعی جنتی ہونے کی بشارت خصوصیت سے دے دی تھی۔ ان حضرات کے علاوہ ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ، حضرت فاطمہ زہرا اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہن اور حضرت امام حسن، امام حسین، حضرت حمزہ، حضرت عباس، حضرت سلمان فارسی اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم کو بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قطعی جنتی ہونے کی خوشخبری دی ہے۔ (صحاح ستہ)

جنگ بدر میں شریک ہونے والے صحابہ کرام کو بھی جنت کی بشارت دی ہے اس لیے یہ بھی قطعی جنتی ہیں۔ عشرہ مبشرہ بھی اہل بدر ہیں، فضیلت کے اعتبار سے عشرہ مبشرہ کے بعد بدری صحابہ سب سے افضل ہیں، بدری صحابہ کی تعداد تین سو تیرہ ہے۔ اور ان کے بعد جنگ اُحد میں شریک ہونے والے افضل ہیں۔ پھر بیعت رضوان میں شامل ہونے والے صحابہ کرام افضل ہیں۔ حضرات عشرہ مبشرہ ان سب میں شامل ہیں۔ بیعت رضوان والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے۔

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ راضی ہو گیا ان مومنوں سے، جنہوں نے (اے نبی) آپ کے ہاتھ پر درخت کے نیچے بیعت کی''۔ (سورۃ الفتح: 18)

Marfat.com

نیز اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں تمام صحابہ کے حق میں رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ۔ ''اللہ ان سے راضی ہوگیا اور وہ اللہ سے خوش ہو گئے''۔ (المائدہ:119) کے الفاظ میں اپنی رضا اور خوشنودی کا اعلان فرمایا ہے اور سب سے جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى (نساء:95) ''سب سے اچھائی کا اللہ نے وعدہ کیا ہے''۔

لہٰذا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کی شان میں گستاخی کا لفظ بولنے سے اپنی زبان کو روکنا واجب ہے۔ آپ کے کسی بھی صحابی کو برا کہنا یا اس پر طعن تشنیع کرنا کفر و گمراہی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ان مقدس اور پاکباز ساتھیوں، صحابہ کرام کے متعلق، ان کے بعد میں آنے والی اپنی امت کو بڑے زوردار الفاظ میں ارشاد فرمایا۔

میرے صحابہ کے حق میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا۔ میرے صحابہ کے حق میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا۔ میرے بعد ان کو اپنے اعتراضات کا نشانہ نہ بنانا یعنی ان کو برا نہ کہنا، ان سے جو شخص محبت رکھتا ہے تو وہ میری وجہ سے ان سے محبت رکھتا ہے اور جس نے ان سے دشمنی رکھی اس نے میرے ساتھ دشمنی کی وجہ سے ان کے ساتھ دشمنی رکھی اور جس نے میرے صحابہ کو رنجیدہ کیا اس نے مجھے رنجیدہ کیا اور جس نے مجھے رنج پہنچایا اس نے اللہ تعالیٰ کو ناراض کیا اور جس نے اللہ تعالیٰ کو ناراض کیا وہ عنقریب اس کو (اپنے عذاب میں) پکڑ لے گا (16)۔

نیز فرمایا...... میرے صحابہ کو برا نہ کہنا۔ اگر تم میں سے کوئی ایک احد پہاڑ جتنا بھی سونا راہ خدا میں خرچ کرے تب بھی وہ میرے صحابہ کے ایک سیر جَو بلکہ آدھ سیر جو راہ خدا میں خرچ کرنے کے اجر کو نہیں پا سکتا (17)۔

نیز فرمایا...... میرے صحابہ کی تعظیم و عزت کرو کیونکہ وہ تم سے افضل اور بہتر ہیں (18)۔

نیز فرمایا...... دوزخ کی آگ اس مسلمان کو نہ جلائے گی جس نے مجھے دیکھا اور اس کو بھی نہ جلائے گی جس نے میرے دیکھنے والے (صحابی) کو دیکھا (19)۔

لہٰذا مذکورہ بالا ارشادات نبوت سے یہ ثابت ہوا کہ صحابہ کرام کے آپس کے جھگڑے

Marfat.com

اوران کے باہمی تنازعات ومشاجرات کی وجہ سے کسی ایک فریق کی توہین اور تنقیص کرنا ان کی شان میں گستاخانہ لفظ بولنا، سخت گمراہی ہے اور نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ ان مقدس حضرات کے وہ جھگڑے ذاتی مفاد نفسانی اور کسی دنیاوی غرض کے لیے نہ تھے بلکہ ان سب کے جھگڑے اجتہادی مسئلوں کی وجہ سے رونما ہوئے چنانچہ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوبات میں صحابہ کرام کے باہمی جھگڑوں اور لڑائیوں کے ذکر میں فرماتے ہیں:

ہم کو تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ محبت رکھنے ان کی تعظیم کرنے کا حکم ہے۔ جو کسی صحابی کے ساتھ بغض وعداوت رکھے وہ بدمذہب ہے (20)۔

جو لوگ کلمہ پڑھتے ہیں اور اپنے آپ کو مسلمان کہلاتے ہیں لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ دشمنی رکھتے ہیں اللہ عزوجل نے قرآن مجید میں انہیں کافر کہا ہے۔

لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ (21)

اہل بیت

اہل بیت سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والے ہیں۔ جن میں آپ کی ازواج مطہرات یعنی بیویاں، اور اولاد پاک چاروں صاحبزادیاں حضرت زینب، حضرت ام کلثوم، حضرت رقیہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہن اور آپ کے نواسے حضرت امام حسن، حضرت امام حسین اور داماد نبی حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔ ان کی پاکیزگی اور طہارت کی گواہی قرآن حکیم نے دی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد کا سلسلہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہم سے جاری ہوا۔

اہل بیت عظام، اہل سنت وجماعت کے پیشوا ہیں۔ ان سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے۔ اہل بیت سے بغض وعداوت رکھنے والے مردود، ملعون اور خارجی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے متعلق بدگوئی کرنے والا، آپ کی شان میں گستاخانہ الفاظ بولنے والا، آپ کی ذات پر تہمت اور لعن وطعن کرنے

Marfat.com

والا، منکر قرآن، کافر، بے دین اور رافضی ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ صدیقہ کی شان میں قرآن میں پوری سورت ''سورت نور'' نازل فرمائی ہے۔ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت کے ساتھ محبت کا فرض ہونا نص قطعی، یعنی قرآن حکیم سے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت وتبلیغ اسلام کی اجرت امت پر یہی قرار دی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قرابت داروں، اہل بیت کے ساتھ محبت کی جائے۔

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ؕ وَ مَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا (سورۃ الشوریٰ:23)

''اے نبی فرمادو، میں اس پر کوئی اجرت نہیں مانگتا۔ سوائے قرابت داروں کی محبت کے، اور جو بھلائی کرے گا ہم اس کو بھلائی کا اجر زیادہ اچھا دیں گے''۔ (22)

خلافت

حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میرے بعد خلافت (راشدہ) تیس سال ہے اس کے بعد بادشاہت ہوگی''۔ چنانچہ آپ کے وصال کے بعد خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں پھر خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق بن خطاب، پھر خلیفہ سوئم حضرت عثمان غنی، اور چوتھے خلیفہ حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہم ہیں۔ آخر میں حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کی چھ مہینے کی خلافت کے ساتھ حضور علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق تیس سال پورے ہو گئے اور یہ خلافت پوری ہوگئی۔ یہ حضرات خلفاء راشدین کہلاتے ہیں۔

اس کے بعد حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے ایک عظیم لشکر کے ہمراہ میدان میں برضا وخوشی ہتھیار رکھ دیئے اور خلافت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کر کے ان کے ہاتھ پر بیعت فرمائی اور حضرت امام حسین اور تمام اہل بیت نے ان کو اپنا امام تسلیم کر لیا۔ اس صلح کے متعلق حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے ہی بشارت دے دی تھی اور حضرت امام حسن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا تھا:

Marfat.com

اِنَّ اِبْنِیْ هٰذَا سَیِّدٌ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ یُّصْلِحَ بِهٖ بَیْنَ فِئَتَیْنِ عَظِیْمَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ(23)

''میرا یہ بیٹا سید ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں کے درمیان صلح کرائے گا''۔

لہٰذا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ذات اور آپ کی خلافت پر اعتراض کرنا، دراصل حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ پر اعتراض کرنا ہے بلکہ ان کے نانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مبارک ذات پر اعتراض کرنا ہے۔

حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما جنتی نوجوانوں کے سید و سردار ہیں اور سید الشہداء ہیں۔ امام حسین نے کربلا میں دین اسلام کی حفاظت و حمایت کے لیے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا تھا کیونکہ یزید فاسق و فاجر تھا۔ یہ کہنا کہ حضرت امام حسین کربلا میں حکومت لینے کے لیے شہید ہوئے تھے گناہ عظیم ہے اور نواسہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں بہت بڑی گستاخی ہے، امام حسن کے بعد خلافت راشدہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کی خلافت ہے اور آخر زمانہ میں خلافت راشدہ حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کی خلافت ہوگی۔

ولایت

ولایت بارگاہ خداوندی میں ایک خاص قرب اور رتبہ مقبولیت کو کہتے ہیں اور جس کو اللہ تعالیٰ نے اس قرب اور درجہ مقبولیت سے نواز ہو اس کو ولی اللہ کہتے ہیں۔ جس کا معنی ہے اللہ تعالیٰ کا خاص دوست۔

ولایت ایک عطیہ الٰہی اور وہبی چیز ہے۔ ریاضت و مجاہدہ کے ذریعہ بندہ خود حاصل نہیں کرسکتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے جس مسلمان کو چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ ہاں اکثر یہ نعمت نیک اعمال کے ذریعے بھی مل جاتی ہے اور کئی حضرات کو یہ دولت اور نعمت (خاصہ) ابتداء میں ہی بلا محنت و مشقت مل جاتی ہے۔

ولایت بے علم شخص کو نہیں ملتی، چاہے تو اس نے علم ظاہری طور پر خود سیکھا ہو۔ یا اللہ

Marfat.com

تعالیٰ نے اسے ولایت عطا کرنے سے پہلے باطنی طور پر خود ہی سکھا دیا ہو۔ قرآن مجید نے اولیاء اللہ کی شان اور ان کی پہچان یہ بتائی ہے:

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٢﴾ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿٦٣﴾ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ

"بے شک اللہ کے دوستوں پر کوئی ڈر نہیں نہ وہ غمگین ہوں گے (اللہ کے دوست) وہ ہیں جو ایمان لائے اور متقی ہیں۔ ان کے لیے دنیا اور آخرت کی زندگی میں خوشخبری ہے"۔ (سورہ یونس: 62 تا 64)

کوئی ولی کبھی بھی نبی کے درجے کو نہیں پہنچ سکتا اور نہ کوئی ولی جو صحابی نہیں وہ کسی صحابی کے درجہ کو نہیں پا سکتا چاہے وہ کتنا ہی بڑا ولی کیوں نہ ہو۔ اسی طرح ولی احکام شریعت کی پابندی سے بھی آزاد نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا یہ عقیدہ رکھنا کہ جو بندہ ولایت کے اس مقام پر پہنچ جاتا ہے تو نماز، روزہ یعنی قرآن و سنت کے امر و نہی اس سے ساقط اور معاف ہو جاتے ہیں۔ کفر و گمراہی ہے۔ بعض جاہل ولایت کے دعویدار جو یہ کہتے ہیں کہ شریعت تو منزل مقصود تک پہنچنے کا ایک راستہ ہے اور راستے کی ضرورت تو نہیں ہوتی ہے جو منزل مقصود تک نہ پہنچے ہوں ہم تو پہنچے ہوئے ہیں ان کے متعلق سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

صَدَقُوْا لَقَدْ وَصَلُوْا وَلٰكِنْ اِلٰى اَيْنَ اِلَى النَّارِ (24)

"وہ سچ کہتے ہیں، وہ یقیناً پہنچے ہوئے ہیں۔ مگر کہاں پہنچے ہوئے جہنم میں"۔

شریعت و طریقت

طریقت، شریعت کے خلاف نہیں بلکہ شریعت ہی کے باطنی حصے (اخلاص) کا نام طریقت ہے یہ کہنا کہ شریعت اور ہے اور طریقت اور ہے۔ سخت کھلی گمراہی ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "شریعت اور طریقت میں بال برابر بھی فرق نہیں"۔ (مکتوبات امام ربانی)

Marfat.com

عوارف المعارف میں ہے:

كُلُّ حَقِيقَةٍ رَدَّتْهُ الشَّرِيعَةُ فَهُوَ زَنْدِقَةٌ (25)

''جس چیز کو شریعت قبول نہ کرے وہ بے دینی ہے''۔

علماء اور فقراء دونوں شریعت کی پیروی کرتے ہیں۔ نہ علماء حق، اولیاء اللہ اور فقراء کے مخالف ہیں اور نہ اولیاء اللہ اور فقراء، علماء حق کے مخالف ہیں۔ سلطان المشائخ حضرت خواجہ غلام محی الدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اولیاء اللہ، علماء حق کے شاگرد ہیں اور علماء اولیاء اللہ کے مرید ہیں''۔ یعنی ان دونوں گروہوں کے درمیان استاد و شاگرد اور پیر و مرید کا رشتہ ہے لہٰذا یہ کہنا کہ علماء اور فقیروں کی آپس میں کبھی نہیں بنی۔ جاہلوں کا عقیدہ ہے۔

اولیاء کاملین نے صاف صاف لکھا ہے کہ

ہماری طریقت کی بنیاد کتاب و سنت پر ہے۔ جو ان کی مخالفت کرتا ہے ہمارے نزدیک وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے اور ہم اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام کا منکر جانتے ہیں اگر ذکر الٰہی، نماز تلاوت قرآن پاک میں ذوق، حضور قلب اور خشوع وخضوع حاصل ہو تو فتح الباب کی امید رکھنا چاہیے۔ اگر یہ چیزیں حاصل نہیں تو کچھ بھی حاصل نہیں۔ جو شخص قرآن وحدیث پر غور وفکر نہیں کرتا علماء وفقہاء کی صحبت سے دور رہتا ہے وہ بے ادب ہے اور وہ خراب وتباہ ہوگا۔

کرامت

بلا دعوئ نبوت، ولی اللہ کے ہاتھ خلاف عادت کسی امر کے ظاہر ہونے کا نام کرامت ہے۔ اولیاء اللہ کی کرامات حق اور قرآن وسنت سے ثابت ہیں۔ جن کا انکار جہالت اور گمراہی کی نشانی ہے۔ ولی کی کرامت حقیقت میں اس کے نبی کا معجزہ ہوتا ہے جو اس کے نبی اور اس کے لائے ہوئے دین کے سچا ہونے کی دلیل ہوتا ہے۔ ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے اولیاء کرام کی جتنی کرامتیں ہیں وہ سب آپ کے معجزات میں شامل ہیں۔

Marfat.com

دیکھو قرآن پاک میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے صحابی آصف، کی کرامت کہ انہوں نے آنکھ جھپکنے سے پہلے بلقیس کا تخت دربار میں حاضر کر دیا، اور حضرت مریم کی کرامت کہ جب ان کے عبادت خانے میں حضرت زکریا علیہ السلام نے بے موسم کے پھل وغیرہ پائے، تو آپ کے پوچھنے پر، حضرت مریم نے بتایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے ہیں۔

اسی طرح ولی کی کرامت سے بوقت حاجت کھانے پینے کی چیزوں اور پہننے کے لباس کا ظاہر ہونا، پانی کے اوپر چلنا، ہوا میں اڑنا، بے جان چیزوں اور جانوروں کا باتیں کرنا مریض اور مصیبت زدہ کی بیماری اور مصیبت کا اولیاء اللہ کی توجہ اور دعا سے دور ہو جانا، اپنے متعلقین کو دشمنوں کے شر سے بچانا، سینکڑوں میل دور کے واقعات ومناظر کو دیکھ لینا، ان کی توجہ اور دعا سے خشک چشموں کا جاری ہونا اور دریائے نیل کا فاروق اعظم عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے حکم سے جاری ہونا، الغرض اس قسم کی بے شمار کرامات کی تفصیل معتبر کتابوں میں موجود ہے جن کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ (بہار شریعت، ج1)

سرچشمہ ولایت

تمام کمالات ولایت کا سرچشمہ، منبع اور مرجع حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس کے بعد یہ منصب آپ کے صاحبزادوں حضرت امام حسن اور امام حسین کو ملا، پھر حضرت امام زین العابدین کو، پھر حضرت امام محمد باقر کو، پھر حضرت امام جعفر صادق کو، پھر حضرت امام موسیٰ کاظم کو، پھر حضرت امام علی رضا کو، پھر حضرت امام محمد تقی کو، پھر حضرت امام نقی کو پھر حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ عنہم کو ملا۔ ان کے بعد یہ مقام غوث اعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو ملا اور آخر زمانہ میں یہ منصب اہل بیت کے بارہویں امام حضرت امام محمد مہدی رضی اللہ عنہ کے لیے مخصوص ہے ان ہی حضرات کو اہل بیت کے بارہ امام کہا جاتا ہے۔ سوائے غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے۔ (بہار شریعت، ج1)

فرشتوں پر ایمان

اللہ تعالیٰ کے فرشتوں پر ایمان لانا بھی ایمان میں داخل ہے فرشتے اللہ تعالیٰ کی ایک

Marfat.com

نوری جسم والی مخلوق ہے جو ہمیں دکھائی نہیں دیتے۔ ان کی تعداد کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ خدا نے انہیں یہ قوت بخشی ہے کہ جو شکل وہ چاہیں بن جائیں۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کے معصوم اور مکرم بندے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں جو حکم ملتا ہے وہی کرتے ہیں۔

(سورۃ الانبیاء: 27-26)

فرشتے نہ مرد ہیں نہ عورت، وہ شہوت، غضب اور ہر قسم کے گناہ صغیرہ وکبیرہ خطا و نسیان وغیرہ سے بالکل پاک ہیں۔ فرشتوں کے وجود کا انکار کفر ہے اور ان کی شان میں گستاخانہ لفظ بولنا سخت گناہ ہے اور انہیں خدا تعالیٰ کی بیٹیاں کہنا کافرانہ عقیدہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے ذمہ کائنات کے مختلف کام لگائے ہیں۔ کچھ فرشتے انسان کے نیک و بد اعمال لکھتے ہیں۔ کچھ روحیں قبض کرنے، کچھ قبر میں مردوں سے سوال و جواب کرنے، کچھ بارش برسانے اور رزق پہنچانے اور کچھ فرشتے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔ اور کچھ فرشتے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں امت کا درود پہنچانے پر مقرر ہیں۔ کچھ فرشتے حاملین عرش ہیں اور کچھ فرشتوں کے ذمہ انبیاء کرام کی طرف وحی لانا ہے۔ الغرض زمین و آسمان کے اندر بے شمار کام فرشتوں کے ذمہ ہیں۔ تمام فرشتوں میں مشہور اور سب سے افضل چار فرشتے ہیں۔ حضرت جبرائیل، حضرت میکائیل، حضرت اسرافیل اور حضرت عزرائیل علیہم السلام۔ (بہار شریعت، ج 1)

جنوں کا بیان

فرشتوں کے وجود کی طرح جنوں کا وجود بھی برحق ہے اور قرآن مجید اور احادیث میں ان کا ثبوت موجود ہے۔ جن ایک ناری مخلوق ہے جو ہمیں نظر نہیں آتے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ﴿١٥﴾ (سورۃ الرحمٰن: 15)

''پیدا کیا جنوں کو آگ کے شعلہ سے''۔

نیز قرآن پاک کی سورت الجن میں جنوں کا ذکر بڑی تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ بعض جنوں کو بھی یہ قوت دی گئی ہے کہ وہ جس شکل میں چاہیں متشکل ہو جائیں۔

Marfat.com

انسانوں کی طرح جن بھی مکلف ہیں۔ یعنی ان پر بھی اللہ اور اس کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لانا اور احکام الٰہی پر عمل کرنا فرض ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ (سورۂ ذاریات:56)

''میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے''۔

لہٰذا انسانوں کی طرح جنوں میں بھی بعض جن مسلمان اور بعض جن کافر ہیں۔ یہ مخلوق جسم و جان میں، عقل و شعور میں، کھانے پینے میں توالد و تناسل میں پیدا ہونے اور مرنے میں، بالکل انسانوں کی طرح ہیں مگر انسانوں کی نسبت ان کی عمریں بہت لمبی ہیں۔

جنوں کے وجود کا انکار کرنا، یا صرف بدی کی قوت کو جن قرار دینا، اور فرشتوں کو بھلائی اور نیکی کی قوت کہنا اور ماننا کفر ہے اور جنوں کو خدا کے بیٹے ماننا صریح کفر ہے کیونکہ یہ قرآن حکیم کے واضح ارشادات کا انکار ہے۔

ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''فرشتے نور سے پیدا کیے گئے ہیں اور جن آگ کے شعلہ سے پیدا کیے گئے ہیں اور (ابوالبشر) حضرت آدم علیہ السلام اس چیز سے پیدا کیے گئے ہیں جو تمہیں بتادی گئی ہے یعنی مٹی سے'' (26)۔

اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان

اللہ تعالیٰ کی ان تمام کتابوں اور صحیفوں کو ماننا اور ان کو سچا جاننا بھی ایمان کی اصل ہے جو اس نے اپنے نبیوں اور رسولوں پر نازل فرمائیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

ایمان والے وہ ہیں جو مانتے ہیں اس کتاب قرآن کو جو اے نبی! آپ کی طرف اتاری گئی اور ان سب کتابوں کو بھی مانتے ہیں جو آپ سے پہلے اتاری گئیں''۔

(سورۃ البقرہ:4)

ان آسمانی اور اللہ تعالیٰ کی مقدس کتابوں میں سے ایک تورات شریف ہے جو حضرت

Marfat.com

موسیٰ علیہ السلام پر اتاری گئی، دوسری زبور شریف ہے جو حضرت داؤد علیہ السلام پر اتاری گئی، تیسری انجیل شریف ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اتاری گئی اور چوتھی اور آخری کتاب قرآن مجید ہے جو سب آسمانی کتابوں اور صحیفوں سے افضل اور اعلیٰ ہے اور افضل الرسل نبی آخر الزماں ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری گئی۔ یہ چار بڑی عظیم اور مشہور کتابیں ہیں۔ ان چار کتابوں کے علاوہ کئی صحیفے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں پر اتارے جن سب پر ایمان لانا اور ان کو کلام الٰہی ماننا ضروری اور فرض ہے۔ (بہار شریعت)

تمام آسمانی کتابیں اور صحیفے برحق اور کلام الٰہی ہیں..... لہٰذا ان میں سے کسی ایک کتاب کی بھی تکذیب یعنی ان کو جھوٹا کہنا کفر ہے..... قرآن مجید کے سوا باقی تمام کتابوں اور صحیفوں میں ان کے نبیوں کے بعد، ان کی امت کے خودغرض پادریوں اور راہبوں نے تحریف اور تبدیلی کر دی ہے۔ یعنی اپنی طرف سے کچھ آیتیں نکال دی ہیں۔ اور کچھ باتیں اپنی طرف سے بڑھا دی ہیں..... خاص طور پر وہ آیتیں جن میں ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف تھی اور جو آیتیں قرآن پاک اور دین اسلام کی شان اور ان کی سچائی بیان کرنے والی تھیں وہ سب نکال دیں یا ان کو بدل دیا..... ان کی کتابوں کی جو باتیں ہماری کتاب قرآن مجید کے مطابق ہیں ان کی تصدیق کی جائے اور جو باتیں اس کے خلاف ہیں ان کو نہ مانا جائے اور جو باتیں قرآن مجید کے نہ مطابق ہوں اور نہ مخالف، ان کو نہ تو سچا مانا جائے اور نہ جھوٹا کہا جائے۔ بلکہ یہ کہا جائے کہ جو اللہ تعالیٰ نے ان کتابوں میں اتارا ہے ہمارا اس پر ایمان ہے۔ (بہار شریعت، ج 1)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اہل کتاب (یہودی) تورات خود تو عبرانی زبان میں پڑھتے تھے اور مسلمانوں کو اس کا عربی میں ترجمہ سناتے تھے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نہ تو اہل کتاب کی باتوں کو سچا کہو اور نہ جھوٹا کہو بلکہ یہ کہا کرو: اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْنَا۔ ہم اللہ تعالیٰ پر اور جو اس نے ہماری طرف نازل کیا ہم اس پر ایمان لائے (27)۔

پہلی کتابوں پر ایمان لانے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہم ان کتابوں کے احکام پر عمل

Marfat.com

کرنا ضروری ہے۔ بلکہ عمل ہم اپنی کتاب قرآن مجید کے احکام پر کریں گے۔ کیونکہ پہلی کتابوں کی شریعت اور ان پر عمل اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب قرآن مجید کے ذریعے منسوخ کر دیا ہے یعنی ان کتابوں پر عمل ایک وقت مقرر تک ضروری تھا۔ لہٰذا اب ان پر عمل ضروری نہیں، ہاں......ان سب کو حق اور سچا ماننا ضروری ہے۔

پہلی کتابوں کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے امت کے سپرد کی تھی مگر وہ اس امانت کی حفاظت نہ کر سکے اور اس میں کمی وبیشی کر کے خیانت کا ارتکاب کیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے ہماری کتاب قرآن مجید کی حفاظت اپنے ذمہ لے رکھی ہے۔ لہٰذا قرآن حکیم میں کسی ایک لفظ یا ایک حرف کی بھی کمی وبیشی کوئی نہیں کر سکتا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرمادیا ہے۔ کہ

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ (سورة الحجر)

''بلاشبہ یہ قرآن ہم ہی نے اتارا اور ہم ہی اس کے رکھوالے ہیں''۔

قرآن پاک کی بعض آیتیں محکم ہیں۔ یعنی ان کا معنی اور مطلب بالکل واضح اور صاف ظاہر اور معلوم ہے۔ ان پر عمل فرض ہے اور کچھ آیتیں متشابہ ہیں یعنی ان کا صحیح معنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی جانتے ہیں۔ ان کے معنی کی تلاش اور کرید منع ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے متشابہ آیات کے معنی کی تلاش کے درپے وہی لوگ ہوتے ہیں جن کے دل میں ٹیڑھا پن ہے۔

ارشاد نبوی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''قرآن مجید پانچ وجہ پر اترا ہے۔ حلال، حرام، محکم، متشابہ اور واقعات ومثالیں۔ پس تم حلال کو حلال سمجھو اور اس کے مطابق عمل کرو۔ اور حرام کو حرام سمجھو اور اس سے بچو۔ اور محکم پر عمل کرو اور متشابہ پر صرف ایمان لاؤ۔ (ان کے معنی کی تلاش میں نہ پڑو) اور قرآن مجید کی بیان کردہ مثالوں اور واقعات سے عبرت ونصیحت

Marfat.com

حاصل کرو"۔(28)

یوم آخرت پر ایمان

یوم آخرت یعنی آخری دن کو بھی سچا جاننا اور ماننا ایمان اور دین اسلام کا ایک اہم بنیادی عقیدہ ہے جس کا انکار کفر ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:

وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ۝ (سورۃ البقرہ)

"اور ایمان دار وہ ہیں جو آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں"۔

موت کے بعد سے لے کر برزخ اور روز قیامت حشر ونشر اور جنت و دوزخ میں داخل ہونے تک کے زمانہ کو آخرت کہتے ہیں یا صرف موت کے بعد سے قیامت قائم ہونے تک کے زمانہ کو آخرت کہتے ہیں۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

مِنْ وَّرَآىٕهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ۝ (سورۃ المومنون)

"اور ان کے آگے ایک (عالم) برزخ ہے اس دن تک جس روز وہ دوبارہ زندہ کیے جائیں گے"۔

ہر انسان جب وہ اپنی مقررہ زندگی پوری کر لیتا ہے تو ملک الموت عزرائیل فرشتہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی روح قبض کرنے کے لیے آتا ہے اگر بندۂ مومن ہے تو اس کے ساتھ بے شمار رحمت کے فرشتے آتے ہیں، اور اگر بندہ کافر ہے تو عزرائیل فرشتے کے ہمراہ عذاب والے فرشتے آتے ہیں جو مرنے والے کے سوا اور کسی کو نظر نہیں آتے۔مومن کی روح اس طرح نکالتے ہیں گویا مشکیزے کا منہ کھول دیا ہے بڑی آسانی سے خود ہی جسم سے نکل کر رحمت والے فرشتوں کے ہاتھ میں پہنچ جاتی ہے......اور کافر کی روح اس قدر سختی سے نکالتے ہیں گویا خاردار جھاڑی سے کپڑا جلدی سے کھینچ لیا۔کہ وہ پرزے پرزے ہو جاتا ہے۔

عقائد

روح کے بدن سے جدا ہونے اور نکل جانے کا نام موت ہے، مرنے کے بعد مسلمانوں کی روحیں حسب مراتب مقام علیین، یا جنت میں یا زمین و آسمان میں جہاں چاہیں باذن

Marfat.com

الٰہی رہتی ہیں......اور کافروں کی روحیں مقام سجین میں بند اور قید کر دی جاتی ہیں......روح جہاں بھی ہو اس کا ایک تعلق اپنے جسم کے ساتھ بدستور قائم رہتا ہے جس کے ذریعے قبر میں جسم کو دیا جانے والا ثواب یا عذاب روح محسوس کرتی ہے۔روح مومن کی ہو یا کافر کی۔روح کے لیے فنا نہیں،فنا جسم کے لیے ہے......روح کے لیے فنا ماننا کفر و گمراہی ہے۔اور یہ عقیدہ رکھنا کہ روح جسم سے نکل جانے کے بعد کسی دوسرے انسانی یا حیوانی جسم میں داخل ہو جاتی ہے۔کافروں کا عقیدہ ہے۔اسی کا نام حلول و تناسخ اور آواگوں ہے،جس کا ماننا کفر ہے۔

عالم برزخ

دنیا اور آخرت کے درمیان ایک عالم (جہان) ہے جس کو برزخ کہتے ہیں۔مرنے کے بعد اور قیامت قائم ہونے سے پہلے تمام انسانوں اور جنوں کو حسب مراتب اس میں رہنا ہے۔یہ عالم برزخ اس دنیا سے بہت بڑا ہے۔دنیا کے ساتھ عالم برزخ کو وہی نسبت ہے جو ماں کے پیٹ کے ساتھ دنیا کو ہے،برزخ میں کسی کو آرام ہے اور کسی کو عذاب اور تکلیف۔

ارشاد نبوی

ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَلْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِنْ حُفَرِ النَّارِ (29)

''قبر یا تو جنت کا ایک باغیچہ ہے یا دوزخ کا ایک گڑھا ہے''۔

قبر میں تمام کافروں اور مشرکوں اور بعض گنہگار اہل ایمان کا عذاب میں مبتلا ہونا اور ایسے ہی قبر میں فرمانبردار لوگوں کو انعام و ثواب ملنا برحق اور قرآن و سنت سے ثابت ہے۔اسی طرح منکر اور نکیر فرشتوں کا قبر میں آکر مردے سے اللہ تعالیٰ،دین اسلام اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں سوال کرنا بھی برحق اور قرآن و حدیث سے ثابت ہے جس کا انکار گمراہی ہے۔(بہار شریعت،ج 1)

آخرت کی پہلی منزل

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جب کسی قبر پر جاتے تو اس قدر روتے کہ داڑھی آنسوؤں سے تر

Marfat.com

ہو جایا کرتی تھی۔ کسی نے آپ سے پوچھا، جنت و دوزخ کا ذکر کرتے ہو مگر روتے نہیں لیکن قبر کو دیکھ کر رو پڑتے ہیں۔ آپ نے جواب دیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ''کہ قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے پس اگر بندہ عذاب قبر سے نجات پا گیا تو اس کے بعد جو کچھ ہے وہ اس سے بہت آسان ہے اور اگر عذاب قبر سے نجات نہ پائی تو اس کے بعد جو کچھ ہے وہ عذاب قبر سے بھی زیادہ سخت ہے'' (30)۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عذاب قبر کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا ہاں عذاب قبر برحق ہے۔ آپ فرماتی ہیں میں نے اس کے بعد ہر نماز کے بعد آپ کو عذاب قبر سے پناہ مانگتے دیکھا (31)۔

قبر میں سوال و جواب

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان سے قبر میں جب سوال ہوگا۔ تو وہ یہ گواہی دے گا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ ''نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اور بے شک محمد اللہ کے رسول ہیں''۔...... آپ نے فرمایا (قرآن پاک) میں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد: یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَةِ (ابراہیم: 27) میں اسی گواہی کا بیان ہے۔

دوسری روایت میں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آیت پاک عذاب قبر کے متعلق نازل ہوئی ہے مسلمان سے پوچھا جائے گا۔ مَنْ رَّبُّكَ، تیرا رب کون ہے؟ تو وہ جواب میں کہے گا۔ رَبِّیَ اللّٰهُ، وَ نَبِیِّ مُحَمَّدٌ۔ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے اور میرے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (32)۔

تین سوال

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قبر میں مردے کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسے بٹھا کر پوچھتے ہیں۔ مَنْ رَّبُّكَ۔ تیرا رب کون ہے؟ تو مسلمان کہتا ہے رَبِّیَ اللّٰهُ، میرا رب اللہ ہے۔ وہ اس سے پوچھتے ہیں۔ مَا دِیْنُكَ، تیرا دین کیا ہے؟ تو وہ جواب دیتا ہے:

Marfat.com

دِیۡنِیَ الۡاِسۡلَامُ۔ میرا دین اسلام ہے پھر وہ پوچھتے ہیں: مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِیۡ بُعِثَ فِیۡکُمۡ۔ یہ کون بزرگ ہیں جو تمہارے پاس بھیجے گئے تھے؟ تو وہ مسلمان جواب دیتا ہے۔ هُوَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ۔ یہ اللہ تعالیٰ کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

پھر وہ فرشتے پوچھتے ہیں تجھے کس طرح معلوم ہوا تو وہ جواب دیتا ہے۔ میں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید میں پڑھا تو اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔ پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ارشاد: یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِالۡقَوۡلِ الثَّابِتِ (ابراہیم: 27) کا یہی معنی ہے کہ "اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو مضبوط بات کے ساتھ ثابت قدم رکھے گا"۔ آپ نے فرمایا پھر آسمان سے آواز آتی ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا ہے اس کے لیے جنتی بستر بچھاؤ اور اس کو جنتی لباس پہناؤ اور اس کی قبر میں جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دو۔ چنانچہ جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جائے گا جس سے اس کو جنتی ہوا اور خوشبو آتی رہے گی اور اس کی قبر کو حد نظر تک کشادہ کر دیا جائے گا۔ اگر مردہ کافر ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی موت کی سختی کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا (قبر میں) اس کی روح دوبارہ بدن میں لوٹائی جائے گی اور دو فرشتے آئیں گے اور اسے بٹھا کر پوچھیں گے۔ مَنۡ رَّبُّکَ، تیرا رب کون ہے؟ وہ کہے گا هَا هَا لَا اَدۡرِیۡ، افسوس مجھے تو کوئی معلوم نہیں۔ وہ پوچھیں گے۔ مَا دِیۡنُکَ تیرا دین کیا ہے؟ وہ جواب دے گا۔ هَا هَا لَا اَدۡرِیۡ، ہائے افسوس مجھے تو یہ بھی معلوم نہیں۔ پھر وہ پوچھیں گے مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِیۡ بُعِثَ فِیۡکُمۡ۔ یہ کون بزرگ ہیں جو تمہاری طرف بھیجے گئے تھے۔ وہ کہے گا ہائے افسوس مجھے تو کوئی معلوم نہیں۔ تو پھر آسمان سے آواز آتی ہے اس نے جھوٹ بولا ہے اس کے لیے دوزخی بستر لگا دو۔ اور اس کو دوزخی لباس پہنا دو، اور اس کی قبر میں دوزخ کی طرف ایک دروازہ کھول دو۔ تو اس دروازے سے اس کو دوزخ کی گرم ہوا اور تپش پہنچتی رہے گی اور کافر کی قبر اس قدر تنگ کر دی جاتی ہے کہ اس کی ادھر کی پسلیاں ادھر نکل جاتی ہیں۔ پھر اس پر ایک اندھا، بہرہ فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے جس کے پاس لوہے کی ایک بھاری گرز ہوتی

Marfat.com

ہے وہ گرز اگر پہاڑ پر ماری جائے تو وہ سرمہ بن جائے۔ وہ فرشتہ اس گرز کے ساتھ اس کو مارتا ہے جس کی آواز سوائے جنوں اور انسانوں کے مشرق و مغرب تک ہر چیز سنتی ہے وہ اس گرز کی مار سے مٹی ہو جائے گا۔ پھر اس کے جسم میں روح ڈال کر دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ (اور اسی طرح قیامت تک مارتا رہے گا) (33)

قبر کا دبانا

حدیث پاک میں ارشاد ہے جب مردے کو قبر میں رکھ کر مٹی ڈال کر دفن کر دیا جاتا ہے تو اس وقت اس کو قبر دباتی ہے اور بھینچتی ہے اگر وہ مردہ مسلمان ہے تو قبر کا یہ دبانا ایسا ہے جیسے ماں اپنے بچے کو پیار کے ساتھ چھاتی سے لگا کر دباتی ہے اور اگر وہ کافر ہے تو قبر اس زور سے دباتی ہے کہ پسلیاں ادھر ادھر نکل جاتی ہیں (34)۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب میت کو قبر میں رکھ کر دفن کر دیا جاتا ہے اور فرشتے اسے آکر سوال و جواب کے لیے اٹھاتے ہیں تو اس کو سورج عصر کے وقت ڈوبتا ہوا نظر آتا ہے اور آنکھیں ملتے ہوئے بیٹھتا ہے اور کہتا ہے چھوڑو مجھے پہلے نماز پڑھ لینے دو (35)۔

نبی اکرم ﷺ دو قبروں کے قریب سے گزرے۔ آپ نے فرمایا ان دونوں قبروں میں عذاب ہو رہا ہے اور ان کو کسی بڑے کبیرہ گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا بلکہ ایک معمولی گناہ پر عذاب ہو رہا ہے۔ ایک شخص تو اپنے بدن اور لباس کو پیشاب کی چھینٹوں سے محفوظ نہیں رکھتا تھا اور دوسرا لوگوں کی غیبت اور چغلی کیا کرتا تھا۔ پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک سرسبز ٹہنی لے کر اس کے دو حصے کیے۔ اور ان کو دونوں قبروں پر گاڑ دیا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ نے فرمایا جب تک یہ ٹہنیاں سبز رہیں گی ان پر عذاب میں تخفیف رہے گی (36)۔

مسئلہ

قبروں پر پھول وغیرہ ڈالنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اسی حدیث سے ثابت ہے کیونکہ جب تک پھول ہرے اور تر رہیں گے قبر والے کو ان سے فائدہ پہنچے گا۔ جیسا کہ حضور نے صحابہ

Marfat.com

کے پوچھنے پر ارشاد فرمایا۔

عذاب قبر سے نجات کا وظیفہ

نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی نے اپنا خیمہ ایسی جگہ پر لگایا جہاں قبر تھی مگر وہ نہ معلوم تھی اور زمین کے ساتھ بالکل برابر تھی اس لیے انہیں معلوم نہ ہو سکا (تورات کو) انہوں نے سنا کہ کوئی انسان سورت تبارک الذی پڑھ رہا ہے۔ حتیٰ کہ اس نے پوری سورت آخر تک مکمل پڑھی۔ اس صحابی نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں یہ واقعہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا:

هِيَ الْمَانِعَةُ هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيهِ مِنْ عَذَابِ اللهِ (37)

''کہ یہ سورت عذاب قبر سے بچانے والی ہے یہ عذاب قبر سے نجات دلانے والی ہے یہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نجات دلاتی ہے''۔

ایصال ثواب

زندوں کا مردوں کے حق میں دعاء بخشش مانگنا، ان کی طرف سے صدقہ وخیرات کرنا، روزانہ یا تیسرے، ساتویں، دسویں، بیسویں یا چالیسویں دن قرآن مجید پڑھا کر اور کھانا وغیرہ پکا کر غرباء ومساکین کو کھلانا جائز اور برحق ہے اور قرآن وحدیث میں اس کا ثبوت موجود ہے اس کو ایصال ثواب کہتے ہیں یعنی مردے کو صدقہ وخیرات کا ثواب پہنچانا، اس کا انکار صرف معتزلہ فرقہ نے کیا ہے جو اہل سنت کے نزدیک بالاتفاق گمراہ ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ۔ (سورۃ الحشر:10)

''اور جو ان کے بعد آئے وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان کے ساتھ گزرے ہیں''۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میری امت پر اللہ تعالیٰ کا بڑا رحم وکرم ہے کہ وہ قبروں میں گنہگار داخل ہوں گے لیکن مسلمانوں کے دعا واستغفار کے وسیلہ سے (قیامت کے دن)

Marfat.com

بے گناہ اٹھیں گے (38)۔

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یارسول اللہ! میری والدہ فوت ہوگئی ہے اگر اب میں اس کی طرف سے صدقہ دوں تو اسے نفع پہنچے گا۔ آپ نے فرمایا ہاں اس کو نفع ضرور پہنچے گا تو حضرت سعد نے عرض کیا، میں (آپ کو) گواہ بناتا ہوں کہ میرا فلاں باغ میری ماں کی طرف سے صدقہ ہے (39)۔

ابوداؤد کی روایت میں ہے۔ کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ حضور! میری ماں فوت ہوگئی ہے اس کے لیے کون سا صدقہ افضل ہے؟ تو آپ نے فرمایا پانی کا صدقہ افضل صدقہ ہے۔ چنانچہ حضرت سعد نے اپنی فوت شدہ ماں کے نام سے کنواں کھدوایا اور کنواں تیار ہونے کے بعد (اس پر یہ لکھوایا اور) کہا ھٰذِہٖ لِاُمِّ سَعْدٍ۔ کہ یہ کنواں ام سعد (سعد کی والدہ) کا ہے یعنی یہ کنواں ام سعد کے ایصال ثواب کے لیے ہے (40)۔

تقدیر پر ایمان

سرکار دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی پیدائش سے پچاس ہزار سال پہلے تمام مخلوق کی تقدیر لکھ دی'' (41)۔

آپ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے پہلے قلم کو پیدا کیا پھر اس کو حکم دیا کہ لکھ۔ قلم نے عرض کی الٰہی! کیا لکھوں...... فرمایا تقدیر لکھ تو قلم نے جو کچھ پہلے ہو چکا تھا اور جو کچھ آئندہ ابد تک ہونے والا تھا وہ سب (لوح محفوظ پر) لکھ دیا'' (42)۔

آپ نے ارشاد فرمایا:

''کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ چار چیزوں پر سچے دل سے ایمان نہ لائے۔ اول یہ گواہی دینا کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے۔ اور بے

Marfat.com

شک میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے (۲) اور موت کو سچا جانے (۳) اور ایمان لائے موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر (۴) اور ایمان لائے تقدیر پر یعنی اس کو سچا جانے'' (43)۔

آپ نے ارشاد فرمایا:

''جس نے تقدیر کے مسئلہ میں تھوڑی سی بھی بحث و تکرار کی، قیامت کے دن اس سے پوچھا جائے گا۔ اور جس نے تقدیر میں بحث نہ کی اس سے اس کے بارے سوال نہیں کیا جائے گا'' (44)۔

تقدیر کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے تمام کائنات کی پیدائش سے پہلے، ہر نیکی اور بدی اپنے ازلی علم کے مطابق لکھ دی ہے۔ جیسا ہونے والا تھا اور ہر انسان اپنی مرضی اور خوشی سے جو کچھ کرنے والا تھا اس نے اپنے علم سے جانا اور وہی لوح محفوظ میں لکھ لیا۔ اس کا نام تقدیر یا قضاء ہے۔ ایسا ہرگز نہیں کہ جو اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے ویسا ہی ہمیں کرنا پڑتا ہے اور ہم ویسا کرنے پر مجبور ہیں۔ بلکہ جیسا کام ہم اپنے ارادہ سے کرنے والے تھے ویسا اس نے لکھ دیا۔ یہی تقدیر ہے۔

تقدیر پر ایمان رکھنا بھی دین اسلام کا ایک بہت بڑا بنیادی عقیدہ ہے۔ تقدیر کا مسئلہ جتنا اہم ہے اتنا ہی نازک اور مشکل بھی ہے۔ جس کو صرف ایمان والی عقل ہی سمجھ سکتی ہے۔ صرف انسانی عقل اس نازک مسئلے کو ہرگز نہیں سمجھ سکتی اسی لیے ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو تقدیر کے بارے میں بحث و تکرار سے بڑی تاکید سے منع فرمادیا ہے۔

تقدیر تین قسموں کی ہے (۱) مبرم حقیقی۔ یہ وہ تقدیر اور قضاء ہے جو کسی صورت نہیں ٹل سکتی۔ اگر اللہ تعالیٰ کے محبوب اور مقبول بندے اس تقدیر کے بارے میں خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں کچھ عرض کرتے ہیں تو انہیں فوراً اس خیال سے روک دیا جاتا ہے جیسے فرشتے جب حضرت لوط علیہ السلام کی قوم پر عذاب لے کر آئے تو حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام قوم لوط سے عذاب اٹھانے کے بارے اپنے رب سے جھگڑنے لگے اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ یُجَادِلُنَا

Marfat.com

فِیۡ قَوۡمِ لُوۡطٍ۝ (سورۂ ہود) ''وہ قوم لوط کے بارے ہم سے جھگڑنے لگا''۔ چونکہ یہ تقدیر نہ ٹلنے والی تھی اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

یٰۤاِبۡرٰهِیۡمُ اَعۡرِضۡ عَنۡ هٰذَا ...... وَاِنَّهُمۡ اٰتِیۡهِمۡ عَذَابٌ غَیۡرُ مَرۡدُوۡدٍ۝

''اے ابراہیم! اس خیال میں نہ پڑو ان پر وہ عذاب آنے والا ہے جو ٹلنے والا نہیں''۔ (سورۂ ہود)

دوسری ''معلق محض'' یہ وہ تقدیر اور قضا ہے جس کا ٹلنا کسی چیز پر موقوف اور معلق ہے اور فرشتوں کو اس تقدیر کے ٹلنے کا علم دے دیا گیا ہے یہ تقدیر اکثر اولیاء اللہ کی دعا اور توجہ سے ٹل جاتی ہے اور وہ من جانب اللہ اس تک رسائی رکھتے ہیں حدیث پاک میں اسی تقدیر کے بارے میں فرمایا گیا ہے:

لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ (45)

''کہ تقدیر کو صرف دعا ہی ٹال سکتی ہے''۔

تیسری معلق شبیہ بہ مبرم۔ یہ وہ تقدیر ہے جس کا ٹلنا اللہ تعالیٰ کے علم میں کسی چیز پر موقوف ہے۔ فرشتوں کو اس کی اطلاع نہیں دی گئی۔ اس لیے یہ تقدیر بظاہر تقدیر مبرم کی طرح نظر آتی ہے۔ اس تقدیر تک اللہ تعالیٰ کے خاص الخاص اور مقبول بندوں کی رسائی ہوتی ہے اور ان کی دعا سے ٹل جاتی ہے۔ حدیث پاک میں یہی تقدیر اور قضا مراد ہے۔

اِنَّ الدُّعَاءَ یَرُدُّ الْقَضَآءَ بَعْدَ مَا اُبْرِمَ (46)

''بے شک دعا قضائے مبرم کو ٹال دیتی ہے''۔

قضاء اور تقدیر کے مسائل عام عقلوں کی سمجھ میں نہیں آسکتے اس لیے ان میں غور وفکر کرنا گمراہی اور ہلاکت کا سبب ہے۔ انسان کو پتھر کی طرح بالکل مجبور...... یا بالکل مختار سمجھنا دونوں جہالت اور گمراہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایک کام کرنے اور نہ کرنے کا اختیار دیا ہے اس کے ساتھ عقل اور تمیز بھی عطا کی ہے تاکہ اچھے اور برے اور نفع ونقصان کو پہچان سکے اور دونوں طرح کے کام کرنے کے اسباب مہیا کر دیے ہیں اب انسان چاہے تو

Marfat.com

اپنی مرضی سے اچھا کام کرے اور چاہے اپنی مرضی سے برا کام کرے۔ اچھے کام پر ثواب پائے گا۔ اور برے کام پر اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دینا ہوگا اور اس کی سزا پائے گا۔

برا کام کر کے اسے تقدیر کی طرف منسوب کرنا۔ یا یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ کو منظور ہی ایسا تھا سخت ناجائز ہے۔ بلکہ قرآن پاک نے ایمان والوں کا یہ شیوہ بیان کیا ہے کہ وہ اچھے کام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مانتے ہیں اور برے کام کو اپنے نفس کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

ارشاد نبوی

ہمارے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تقدیر کے منکر اس امت کے مجوسی (آگ پوجنے والے) ہیں۔ اگر وہ بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت نہ کرو اور اگر وہ مر جائیں تو ان کا جنازہ نہ پڑھو(47)۔

مزید ارشاد فرمایا ''تقدیر کے منکروں کے پاس مت بیٹھو اور نہ ان کو سلام کرو''(48)۔

بحث کی ممانعت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم (صحابہ) اس وقت تقدیر میں بحث و تکرار کر رہے تھے تو حضور کا چہرہ مبارک غضب و ناراضگی کی وجہ سے انار کے دانے کی طرح سرخ ہو گیا آپ نے فرمایا کیا تمہیں اس بات کا حکم دیا گیا ہے کیا میں یہی بات تمہارے پاس دے کر بھیجا گیا ہوں۔ تم سے پہلے لوگوں نے جب تقدیر میں بحث کی تو وہ ہلاک ہو گئے۔ میں تمہیں قسم دے کر منع کرتا ہوں، میں تمہیں قسم دے کر منع کرتا ہوں کہ تقدیر میں بحث و تکرار نہ کرنا(49)۔

قیامت پر ایمان

قیامت یعنی مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنے پر بھی ایمان و یقین رکھنا دین اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے۔ اور قیامت کے دن کا اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کا انکار کرنا کفر ہے۔ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو قیامت کے دن کے منظر کو یہاں آنکھوں کے سامنے دیکھنا چاہتا ہو، وہ قرآن

Marfat.com

پاک کی یہ تین سورتیں: سورت اِذَا الشَّمۡسُ كُوِّرَتۡ، اِذَا السَّمَآءُ انۡفَطَرَتۡ اور اِذَا السَّمَآءُ انۡشَقَّتۡ پڑھے''۔(50)

قرآن پاک میں يَوۡمِ الدِّيۡنِ، يَوۡمُ الۡقِيٰمَةِ، يَوۡمُ الۡاٰخِرَةِ، يَوۡمَ الۡحَسۡرَةِ، يَوۡمُ التَّغَابُنِ اور يَوۡمَ يَقُوۡمُ الۡحِسَابُ۔ ایسے متعدد الفاظ میں جگہ جگہ مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنے کے دن قیامت کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ قیامت کے دن کو يَوۡمِ الدِّيۡنِ (بدلے کا دن) اس لیے فرمایا ہے کہ وہ دن بدلے کا دن ہے، آج کے دن دنیا کی زندگی میں جو عمل کیا ہے، کل قیامت کے دن وہی پانا ہے۔ اسی عقیدہ کی وجہ سے ایک بندہ مومن (قیامت پر ایمان رکھنے والے کی) زندگی، ایک کافر اور قیامت پر ایمان نہ رکھنے والے کی زندگی سے بالکل مختلف اور جدا ہے۔

مومن کا یہ ایمان اور یقین ہوتا ہے کہ اس نے کل روز قیامت اپنے رب کے سامنے پیش ہوکر اپنے کیے کا جواب دہ ہونا ہے۔ جب کہ ایک کافر و مشرک اور بے دین آدمی کا قطعاً یہ عقیدہ اور نظریہ ہوتا ہے کہ زندگی بس یہی دنیا کی زندگی ہے، اور وہ کسی کے سامنے اپنے اعمال کا جواب دہ نہیں، یہی وجہ ہے کہ کافر مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنے پر یقین ہی نہیں رکھتا، اور کہتا ہے۔ مَنۡ يُّحۡيِ الۡعِظَامَ وَهِيَ رَمِيۡمٌ ''کون دوبارہ زندہ کرے گا ان ہڈیوں کو جب کہ وہ گل سڑ جائیں گی''۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے نبی مکرم! قُلۡ يُحۡيِيۡهَا الَّذِيۡۤ اَنۡشَاَهَاۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ'' (جواب میں کہہ دو) وہی ان کو دوبارہ زندہ کرے گا جس نے انہیں پہلی بار پیدا کیا تھا''۔ (سورۃ یاسین:79)

قیامت کے بارے میں ارشاد ربانی

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيۡبَ فِيۡهَا وَلٰكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۵۹﴾

''بلاشبہ قیامت ضرور آنے والی ہے لیکن اکثر لوگ (قیامت پر) ایمان نہیں رکھتے''۔ (سورۃ غافر)

Marfat.com

قُلِ اللّٰہُ یُحْیِیْکُمْ ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ ثُمَّ یَجْمَعُکُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَا رَیْبَ فِیْهِ (سورۃ جاثیہ:26)

''فرما دو اللہ ہی تمہیں زندگی دیتا ہے پھر وہی تمہیں موت دے گا پھر دوبارہ وہی تمہیں قیامت کے دن اکٹھا کرے گا جس میں کوئی شک نہیں''۔

ثُمَّ اِنَّکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ﴿۱۶﴾

''پھر تم قیامت کے دن دوبارہ زندہ کیے جاؤ گے''۔ (سورۃ المومنون)

قیامت کا وقت

قیامت پر ایمان لانا۔ ایمان بالغیب کے زمرہ میں ہے یعنی بن دیکھے ایمان لانا۔ اس لیے پروردگار نے قیامت کا وقت معین، لوگوں سے چھپا رکھا ہے۔ ہاں قرآن حکیم اور احادیث کی روشنی میں یہ ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو قیامت کا علم عطا کیا ہے۔ لیکن انہیں اس کے ظاہر کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ یہی وجہ ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے قرب قیامت کی ساری چھوٹی بڑی نشانیاں اور علامات بتا دی ہیں بلکہ یہاں تک بتا دیا کہ ماہ محرم کی دسویں تاریخ جمعہ کے دن قائم ہوگی۔ مگر اس سے آگے بتانے کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجازت ہی نہیں۔

قیامت کی نشانیاں

قیامت کے قریب ہونے کی وہ نشانیاں جو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی حدیثوں میں بتائی گئی ہیں وہ دو قسم کی ہیں۔

پہلی قسم: علامات صغریٰ، یعنی چھوٹی نشانیاں اور یہ نشانیاں، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال شریف سے لے کر، حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور تک ظاہر ہوتی رہیں گی۔

دوسری قسم کا نام علامات کبریٰ ہے، یعنی بڑی نشانیاں، یہ حضرت امام مہدی علیہ السلام سے لے کر قیامت قائم ہونے تک ظاہر ہوں گی۔ ہر دو نشانیوں کا مختصر بیان یہ ہے۔

Marfat.com

علاماتِ صغریٰ

قیامت کے قریب آنے کی سب سے پہلی نشانی نبی اکرم ﷺ کا دنیا سے تشریف لے جانا ہے پھر صحابہ کرام کا دنیا سے رحلت فرمانا ہے، امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت، تاتاریوں کا فتنہ، جھوٹے مکاروں اور دجالوں کا دعویٰ نبوت کے ساتھ نکلنا، ملک عرب میں مسیلمہ کذاب، یمن میں اسود عنسی اور عجم میں مرزا غلام احمد قادیانی وغیرہ جیسے مکاروں کا اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کرنا، بیت المقدس اور مدائن کا فتح ہونا، قتل و غارت، فتنوں اور زلزلوں کا بکثرت ہونا، سرخ آندھیوں کا آنا، موتیں زیادہ ہونا۔ وغیرہ وغیرہ۔

عابدوں کا جاہل ہونا، قاریوں کا بے عمل ہونا، بارش زیادہ مگر پیداوار کم ہونا، قاریوں کی کثرت اور فقہاء یعنی علم دین جاننے والوں کی قلت۔ امیروں کی کثرت اور امانت داروں کی قلت، فاسقوں کا سردار قبیلہ اور فاجروں کا حاکم بازار بننا، مومن کا اپنے قبیلہ میں انتہائی ذلیل ہونا، کاتبوں کی کثرت اور علماء کی قلت، جھوٹی گواہی عام ہونا، قطع رحم کرنا یعنی اپنے رشتہ داروں سے تعلق نہ رکھنا، امانت کو غنیمت اور زکوٰۃ کو تاوان اور چٹی خیال کرنا، علم دین دنیا کی خاطر پڑھنا، والدین کی نافرمانی زیادہ ہونا، نہ بڑوں کی عزت اور نہ چھوٹوں پر رحم کرنا۔

زنا کی اولاد کا زیادہ ہونا، اونچی کوٹھیوں اور محلوں پر فخر کرنا، مسجدوں میں دنیاوی باتیں کرنا، مسجدوں کی آرائش کرنا یعنی مسجدوں کو نقش و نگار سے سجانا۔ اسلام کا غریب ہونا، جھوٹے کو سچا اور سچے کو جھوٹا جاننا، مال و دولت حاصل کرنے کے لیے لوگوں کی منافقانہ تعریف کرنا، خطیبوں کا جھوٹ بولنا، حاکموں کا ظلم کرنا، مرد کا عورت سے یا مرد سے لواطت کرنا، امیروں کی تعظیم کرنا، کبیرہ گناہوں کو حلال سمجھنا، سود اور رشوت کھانا، قرآن کو گا کر پڑھنا، ریشم پہننا، جہالت اور زنا و شراب نوشی کا عام ہونا، گانے بجانے والی عورتوں کا رکھنا، گانے بجانے کے آلات کو حلال سمجھنا، حدود شرعیہ کا جاری نہ ہونا، عورتوں کا مردوں سے اور مردوں کا عورتوں سے مشابہت پیدا کرنا، پچھلوں کا پہلوں کو برا کہنا، مردوں کا سروں پر پگڑیاں باندھنا چھوڑ دینا، جوا کھیلنا، باجے بجانا، جاہلوں کو حاکم بنانا، مردوں کی قلت اور

Marfat.com

عورتوں کی کثرت ہونا وغیرہ۔

علامات کبریٰ

قیامت کی وہ بڑی بڑی نشانیاں جن کے بعد جلد ہی قیامت آ جائے گی۔ پے در پے یکے بعد دیگرے ظاہر ہوں گی جیسے تسبیح کے دانوں کا ڈورا ٹوٹ کر اس کے دانے یکے بعد دیگرے گرنے لگتے ہیں۔ یہ نشانیاں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور سے شروع ہو کر نفخ صور پر ختم ہو جائیں گی ان کا بیان حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیثوں میں اس طرح آیا ہے کہ:

جب قیامت کی علامات صغریٰ سب ظاہر ہو چکیں گی تو اس وقت نصاریٰ یعنی عیسائیوں کا غلبہ ہوگا اور ان کی حکومت مدینہ منورہ تک پھیل جائے گی۔ اس وقت مسلمانوں کو حضرت امام مہدی علیہ السلام کی تلاش ہوگی۔ امام مہدی علیہ السلام مدینہ منورہ سے مکہ تشریف لائیں گے۔ وہاں آپ بیت اللہ شریف کا طواف کرتے ہوں گے کہ اہل مکہ آپ کو پہچان لیں گے اور حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان آپ سے بیعت کریں گے۔ حالانکہ آپ منصب امامت پر راضی نہ ہوں گے۔ آپ کا نام مبارک محمد، باپ کا نام عبداللہ اور ماں کا نام آمنہ ہوگا، آپ حضرت فاطمۃ الزہراء کی اولاد سے ہوں گے اس وقت آپ کی عمر شریف چالیس برس کی ہوگی۔

عرب کے تمام مسلمان حضرت امام مہدی علیہ السلام کی قیادت میں اکٹھے ہو جائیں گے اور ایک عظیم لشکر عیسائیوں کے مقابلہ میں تیار ہو کر نکلے گا ادھر عیسائی بھی ملک روم وغیرہ سے لشکر جرار لے کر اہل اسلام کے مقابلہ میں شام میں جمع ہوں گے۔ لشکر کفار کے اَسّی (۸۰) جھنڈے ہوں گے ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار سپاہی ہوں گے۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام مدینہ منورہ میں روضہ اطہر کی زیارت کرنے کے بعد، لشکر اسلام کو لے کر ملک شام میں پہنچ جائیں گے۔ جہاں دونوں کا مقابلہ ہوگا، سخت خونریز جنگ ہوگی، لشکر اسلام کا ایک تہائی حصہ بھاگ جائے گا۔ ان کی موت کفر پر ہوگی ایک تہائی لشکر شہید ہو جائے گا اور باقی بچ جانے والے ایک تہائی لشکر کو چوتھے روز جا کر کفار پر فتح حاصل ہوگی۔ لیکن اس فتح کی کسی کو خوشی نہ ہوگی۔ کیونکہ مسلمانوں کا اس جنگ میں کافی نقصان ہوگا اور سو میں سے ایک مسلمان بچا ہوگا۔

Marfat.com

اس کے بعد امام مہدی علیہ السلام حکومت کے نظم و نسق میں مشغول ہو جائیں گے اور دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ پھر ایک سخت لڑائی کے بعد قسطنطنیہ فتح ہو جائے گا۔ مسلمان مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے کہ شیطان یہ افواہ پھیلا دے گا کہ مسلمانو! دجال تمہارے اہل و عیال میں آ گیا ہے۔ یہ خبر سنتے ہی وہ سب کچھ چھوڑ کر دس شہسواروں کو اس خبر کی تصدیق کے لیے بھیجیں گے ان سواروں کی نسبت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ ''میں ان سواروں کے نام، ان کے باپوں کے نام، ان کے گھوڑوں کے رنگ و روپ کو پہچانتا ہوں اور وہ اس وقت روئے زمین پر بہترین سواروں میں سے ہوں گے''۔ یہ شہسوار اس خبر کی تحقیق کریں گے اور تحقیق کے بعد یہ خبر غلط ثابت ہوگی۔

دجال

لشکر اسلام قسطنطنیہ سے واپس شام آ جائے گا۔ تو جنگ عظیم کے ساتویں سال، شام و عراق کے درمیانی راستہ سے دجال ظاہر ہوگا۔ دجال کی ایک آنکھ اور ایک ابرو بالکل نہ ہوگی یعنی وہ کانا ہوگا اس کے ماتھے پر، ک اف ر (کافر) لکھا ہوگا۔ جسے صرف اہل ایمان دیکھتے ہی پڑھ لیں گے۔ چاہے پڑھے ہوں یا ان پڑھ۔ وہ چالیس دن رہے گا اور روئے زمین پر پھرے گا اور اپنی خدائی کا دعویٰ کرے گا۔ اس کے ساتھ ایک باغ ہوگا جس کو وہ جنت کہے گا اور ایک آگ ہوگی جس کو وہ دوزخ بتائے گا۔ اپنے ماننے والوں کو اس جنت میں بسائے گا اور اپنے مخالفوں کو اس دوزخ میں ڈالے گا لیکن قدرت الٰہی سے وہ بہشت دوزخ کی طرح ہوگی اور وہ دوزخ بہشت کی مانند ہوگا اس کے حکم سے بارش برسے گی، زمین فصل اگائے گی اس کے حکم سے ویران زمین خزانے اگلے گی، مردے زندہ کرے گا، ڈھیروں سونا اور چاندی اس کے ساتھ چلے گا۔ یہ سب باتیں بطور آزمائش اس سے ظاہر ہوں گی اس طرح وہ دنیا پر چکر لگاتا ہوا شام سے اصفہان پہنچے گا وہاں ستر ہزار یہودی اس کے ساتھ مل جائیں گے پھر وہاں سے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ جانے کا ارادہ کرے گا۔ مگر وہاں داخل نہ ہو سکے گا چونکہ اس وقت اللہ تعالیٰ نے مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کی حفاظت پر فرشتوں کو مقرر فرمایا ہوگا۔

Marfat.com

دجال لعین وہاں سے مایوس ہو کر شام پہنچے گا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا

حضرت امام مہدی علیہ السلام بھی دمشق پہنچ کر دجال سے مقابلہ کرنے کی تیاری کریں گے آپ نماز کی تیاری کے لیے صف بستہ ہوں گے کہ دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی منارہ پر اللہ تعالیٰ آسمان سے حضرت عیسیٰ بن مریم کو نازل فرمائے گا اور وہ حضرت امام مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں گے اس کے بعد لشکر اسلام دجال کے مقابلہ میں نکلے گا۔ بڑی خونریز جنگ ہو گی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیت المقدس کے قریب لد نامی ایک مقام پر دجال کو قتل کر دیں گے۔ لشکر اسلام، دجال کی فوج کو قتل و غارت کرے گا۔ اس وقت یہودیوں کو کوئی چیز پناہ نہیں دے گی جس چیز کی آڑ میں یہودی چھپے گا وہ چیز خود بولے گی، اے مومن! یہاں میرے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہے آ اس کو قتل کر۔

دجال کے خاتمہ کے بعد، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اصلاحات فرمائیں گے صلیب توڑ دیں گے خنزیر کو قتل کر دیں گے، کافروں سے جزیہ قبول نہیں کریں گے۔ سوائے اسلام قبول کرنے یا قتل کر دینے کے دوسرا کوئی حکم نہ ہوگا دنیا بھر کے کافر مسلمان ہو جائیں گے حضرت امام مہدی علیہ السلام تقریباً نو سال حکومت و خلافت فرمانے کے بعد وصال فرمائیں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کی نماز جنازہ پڑھائیں گے۔

یاجوج ماجوج

پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائے گا کہ میں ایک ایسی مخلوق بھیجنے والا ہوں جس کے مقابلہ کی کسی میں طاقت نہیں۔ لہٰذا تم اپنے مخلصین کو لے کر کوہ طور پر پناہ لو۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وہاں پہنچتے ہی یاجوج ماجوج نکل آئیں گے جو پوری دنیا میں تباہی مچا دیں گے قتل و غارت کریں گے صرف وہی مسلمان بچیں گے جو اس وقت کوہ طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہوں گے پھر یاجوج ماجوج کہیں گے اب ساری دنیا کے انسان ختم کر دیے ہیں اور اب آؤ آسمان والے خدا کو بھی مار دیں (نعوذ باللہ) پھر وہ آسمان کی طرف تیر

Marfat.com

پھینکیں گے قدرت الٰہی سے جب تیر واپس گریں گے تو وہ خون سے بھرے ہوئے ہوں گے جس پر وہ کہیں گے کہ ہم نے خدا کو بھی ختم کر ڈالا ہے۔ بالآخر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بددعا سے وہ بھی ہلاک ہو جائیں گے لیکن ساری دنیا ان کی لاشوں سے بھر جائے گی جس سے ہر طرف بدبو اور تعفن پھیل جائے گا تو اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ کی دعا سے بڑے بڑے پرندے بھیجے گا جو ان کی لاشوں کو اٹھا کر سمندر میں پھینک دیں گے۔ مسلمان ان کے تیر و کمان سات سال تک جلائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ عالمگیر بارش ساری دنیا پر برسائے گا۔ جس کی برکت سے پوری دنیا سرسبز و شاداب ہو جائے گی۔ ہر طرف امن و امان ہوگا ہر چیز بابرکت ہوگی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام چالیس سال تک دنیا میں حکومت فرمائیں گے۔ نکاح کریں گے اولاد ہوگی اور انتقال کے بعد حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ شریف میں دفن ہوں گے آپ کے بعد یمن کے قحطان قبیلہ سے جہجاہ نامی ایک شخص آپ کا خلیفہ ہوگا اور وہ بڑے عدل و انصاف سے حکومت کرے گا اس کے بعد چند بادشاہ ہوں گے۔ جن کے دور میں پھر کفر و جہالت پھیل جائے گی علم کم ہو جائے گا اسی دوران ایک آبادی مشرق میں اور ایک آبادی مغرب میں زمین میں دھنس جائے گی جس میں تقدیر کے منکر ہلاک ہو جائیں گے۔ پھر آسمان پر ایک بہت بڑا دھواں نمودار ہوگا جو چالیس روز تک پھیلا رہے گا۔ اس سے مسلمان تو زکام کی تکلیف میں مبتلا ہوں گے اور کافر و منافق دو دو تین تین دن تک بے ہوش رہیں گے۔

سورج کا مغرب سے نکلنا

اس کے بعد ذی الحجہ کے مہینہ کی دسویں تاریخ کے بعد والی رات بہت لمبی ہو جائے گی، لوگ گھبرا جائیں گے بچے روئیں گے، مویشی بے قرار ہو جائیں گے، لوگ توبہ توبہ کریں گے، بالآخر سورج مشرق کی بجائے مغرب کی طرف سے مدہم سی روشنی کے ساتھ طلوع ہوگا اس کے ساتھ ہی توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا پھر کسی کی توبہ قبول نہ ہوگی۔ سورج چاشت کے وقت تک بلند ہو کر پھر غروب ہو جائے گا۔ اس کے بعد حسب معمول مشرق سے نکلتا رہے گا۔

Marfat.com

دابۃ الارض

دوسرے روز لوگ اسی واقعہ کا ذکر کر رہے ہوں گے کہ صفا پہاڑ زلزلہ سے پھٹ جائے گا اور اس سے ایک عجیب شکل صورت کا جانور نکلے گا۔ جس کو قرآن پاک میں دابۃ الارض کہا گیا ہے۔ اس کا منہ انسان کی طرح، گردن اونٹ کی مانند، دم بیل جیسی، سرین ہرن جیسے، سینگ بارہ سنگے جیسے، ہاتھ بندر جیسے اور کان ہاتھی کے سے ہوں گے۔ اس کے ایک ہاتھ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور دوسرے ہاتھ میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہوگی۔ وہ ایسی تیزی سے دنیا بھر کی آبادی کا دورہ کرے گا کہ کوئی آدمی اس سے بچ نہیں سکے گا وہ ایمان داروں کی پیشانی پر عصائے موسیٰ سے ایک لکیر کھینچے گا، جس سے ان کا منہ نورانی ہو جائے گا اور کافروں کی ناک یا گردن پر حضرت سلیمان کی انگوٹھی سے مہر کر دے گا جس سے ان کے منہ کالے ہو جائیں گے۔

اس کے بعد ایک خوشبودار ٹھنڈی ہوا چلے گی جس سے ایمان والوں کی بغل کے نیچے سینہ میں ایک درد اٹھے گا جس کے صدمہ سے وہ ایک ایک کر کے مرنے لگیں گے حتیٰ کہ سب اہل ایمان لوگ ختم ہو جائیں گے زمین ایمان والوں سے خالی ہو جائے گی۔ اس کے بعد پوری دنیا پر کفر کا دور دورہ ہو گا۔ شرم و حیا نہ رہے گی۔ لوگ گدھوں اور کتوں کی طرح راستوں میں ہی شہوت رانی کریں گے، ظلم وستم عام ہو جائے گا۔ اس کے بعد جنوب سے ایک بہت بڑی آگ نکلے گی جو لوگوں کا پیچھا کر کے ان سب کو ملک شام میں پہنچا دے گی اور پھر غائب ہو جائے گی۔

اس کے بعد لوگ عیش وعشرت کی زندگی بسر کریں گے، بت پرستی عام پھیل جائے گی۔ کوئی اللہ اللہ کرنے والا نہ ہوگا کہ اچانک محرم کے مہینہ میں جمعہ کے دن جو یوم عاشورا بھی ہو گا۔ صبح کے وقت بحکم الٰہی اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے۔ صور کی آواز کی دہشت سے تمام جہان فنا ہو جائے گا زمین وآسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے، چاند، سورج، ستارے ٹوٹ کر گر پڑیں گے۔ دریا خشک ہو جائیں گے۔ پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے، سب کچھ فنا ہو

Marfat.com

جائے گا سوائے ذات باری تعالیٰ کے کوئی باقی نہ رہے گا اس وقت اللہ تعالیٰ فرمائے گا: لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ۔ ''آج حکومت کس کی ہے''۔ پھر خود ہی فرمائے گا: لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ''آج صرف اللہ واحد قہار کی حکومت ہے''۔ (سورۃ الفاطر:16)

پھر چالیس سال کے بعد دوبارہ نئے آسمان وزمین پیدا ہوں گے۔ پھر حضرت اسرافیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے صور پھونکیں گے جس کی آواز سے تمام مردوں کے دوبارہ وہی پہلے والے جسم بن جائیں گے اور سب زندہ ہو کر قبروں سے اٹھیں گے اور ہر ایک کی اپنے اعمال کے حساب وکتاب کے لیے اللہ تعالیٰ کی عدالت میں پیشی ہوگی اسی دن کا نام قیامت ہے۔ اور روز حشر ونشر ہے وہ ایک دن پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا جس کے عذاب و دکھ درد کو بیان نہیں کیا جا سکتا لیکن اتنا لمبا قیامت کا دن اللہ تعالیٰ کے مقبول اور مومن بندوں کے لیے اتنا ہلکا ہوگا کہ پچاس ہزار سال کا دن انہیں اتنا معلوم ہوگا جتنا ایک وقت کی نماز ادا کرنے میں وقت لگتا ہے بلکہ اس سے بھی کم۔ اَللّٰهُمَّ نَجِّنَا مِنْ اَهْوَالِ الْمَحْشَرِ بِجَاهِ نَبِيِّكَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

حشر کے میدان میں انسانوں کو مارے مارے پھرتے ٹھوکریں کھاتے پچاس ہزار سال کا قیامت والا دن تقریباً آدھا گزر چکا ہوگا۔ سورج سوا نیزے پر ہوگا۔ زمین تانبے کی طرح ہوگی اپنے گناہوں کے مطابق اپنا ہی پسینہ کسی کے ٹخنوں تک، کسی کے کمر تک، کسی کے گلے تک اور کوئی پسینے میں غوطے کھا رہا ہوگا بھائی بھائی سے بھاگتا ہوگا، ماں باپ اولاد سے، خاوند بیوی سے بھاگتا ہوگا کوئی کسی کا پرسان حال نہ ہوگا۔ سب کو اپنی اپنی جان کی فکر پڑی ہوگی نفسی نفسی کا شور برپا ہوگا ہزار مصائب ہوں گے آخر سب مشورہ کریں گے کہ آؤ کوئی سفارشی تلاش کریں جو ہمیں اس قیامت اور حشر کے عذاب سے نجات دلوائے۔ چنانچہ سب ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور عرض کریں گے آپ ہم سب کے باپ ہیں اللہ کے خلیفہ ہیں مسجود ملائکہ ہیں اللہ نے خود اپنے دست قدرت سے آپ کو بنایا ہے۔ آج اللہ تعالیٰ کے ہاں ہماری شفاعت فرمائیں تاکہ حساب وکتاب شروع ہو اور ہمیں

Marfat.com

اس قیامت کے عذاب سے نجات ملے۔ آپ نفسی نفسی کہتے ہوئے فرمائیں گے۔ اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ۔ کسی اور کے پاس جاؤ میرا یہ رتبہ نہیں مجھے تو آج اپنی جان کی فکر ہے۔ کیونکہ اللہ نے ایسا غضب فرمایا ہے کہ نہ پہلے کبھی اتنا غضب فرمایا ہے اور نہ آئندہ فرمائے گا۔ لہٰذا نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ لوگ گرتے پڑتے آپ کے پاس آئیں گے آپ بھی نفسی نفسی کہتے ہوئے فرمائیں گے، اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ۔ کسی اور کے پاس جاؤ مجھے تو آج اپنی جان کی فکر ہے۔ آج اللہ نے سخت غضب فرمایا ہے شفاعت کرنا میرا رتبہ نہیں کسی اور کے پاس جاؤ۔ الغرض سارے مومن و کافر ہر ایک نبی کے پاس جا کر شفاعت کی درخواست کریں گے لیکن سب نفسی نفسی کہتے ہوئے فرمائیں گے اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ۔ کسی اور کے پاس جاؤ۔ آخر جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے تو آپ بھی شفاعت سے انکار فرمانے کے بعد فرمائیں گے۔ تم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں جاؤ وہ خاتم النبیین ہیں وہی آج تمہاری شفاعت فرمائیں گے۔

چنانچہ سارے لوگ مومن و کافر، گرتے اٹھتے، ٹھوکریں کھاتے، روتے چلاتے، دہائی دیتے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے یا رسول اللہ! ہماری حالت زار کو ملاحظہ فرمائیں ہم کس مصیبت میں ہیں کس طرح در در کی ٹھوکریں کھا کر ہم آپ کے دروازہ پر آئے ہیں۔ ہماری فریاد سنیں ہماری دستگیری فرمائیں اور اللہ تعالیٰ کے دربار میں ہماری شفاعت فرمائیں تاکہ ہمیں اس قیامت کے عذاب سے نجات ملے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں گے۔ اَنَا لَهَا میں اس کام کے لیے تیار ہوں۔ اَنَا صَاحِبُکُمْ میں ہی تمہاری شفاعت کرنے والا ہوں جسے تم جگہ جگہ ڈھونڈتے رہے ہو۔

اس کے بعد حضور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور سجدہ فرمائیں گے اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا:

یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ (51)

”پیارے محمد! سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات مانی جائے گی اور مانگو، جو مانگو گے ملے

Marfat.com

گا، شفاعت کرو، تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی''۔

پھر حساب و کتاب شروع ہو جائے گا۔ قیامت کے روز درج ذیل چیزیں برحق ہیں۔ قرآن پاک اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہیں جن پر یقین رکھنا ایمان ہے اور ان کا انکار کفر ہے اور ان کے مشہور معنی و مطلب میں اپنی طرف سے کوئی تاویل کرنا گمراہی و جہالت ہے۔

میزان

نیک اور بد عمل ترازو میں تولے جائیں گے یعنی ہر شخص کے اچھے اور برے اعمال تولے جائیں گے چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَ الْوَزْنُ يَوْمَئِذِ الْحَقُّ (اعراف:8) فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَ مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهُ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ (سورۃ المومنون)

''اور اس دن نیک و بد اعمال کا تولا جانا برحق ہے۔ تو جن کی نیکیوں کا پلہ بھاری ہوا وہی نجات پانے والے ہیں اور جن کا پلہ ہلکا ہوا یہ وہی ہیں جنہوں نے خود کو گھاٹے میں رکھا اور وہ دوزخ میں رہنے والے ہیں''۔

وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا (الانبیا:47)

''اور ہم قیامت کے دن عدل کے ترازو رکھیں گے تو کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہوگا''۔

نامہ اعمال

قیامت کے دن ہر شخص کو اس کا اعمال نامہ لکھا ہوا ملے گا ایمان والوں کو دائیں ہاتھ اور کافروں اور مشرکوں کو بائیں ہاتھ میں ان کا اعمال نامہ پکڑایا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ﴿۱۹﴾ اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنِّيْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ﴿۲۰﴾ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿۲۱﴾ فِيْ جَنَّةٍ

Marfat.com

عَالِيَةٍ ﴿٢٢﴾ قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ ﴿٢٣﴾...... وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ
فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ﴿٢٥﴾ ۚ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿٢٦﴾ ۚ يٰلَيْتَهَا
كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿٢٧﴾ ۚ مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ﴿٢٨﴾ (سورۃ الحاقہ)

''تو جس کو اس کا نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا گیا وہ کہے گا لو میرا نامہ اعمال پڑھو میرا یقین تھا کہ میرا حساب ہوگا تو وہ خوشگوار زندگی اور بلند باغوں میں رہے گا جس کے خوشے جھکے ہوں گے اور جس کو نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا گیا وہ کہے گا۔ ہائے مجھے میرا اعمال نامہ نہ دیا جاتا اور میں یہ نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے میرا کچھ کام نہ آیا میرا مال''۔

بندوں سے اللہ تعالیٰ کا سوال و جواب

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہر آدمی سے اس کے عمل کے بارے پوچھے گا اور سوال کرے گا اور یہ سوال برحق ہے چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بندۂ مومن کو اپنے قریب کر کے اس کو نورانی پردے میں چھپا کر پوچھے گا اے میرے بندے! تجھے فلاں گناہ یاد ہے فلاں گناہ یاد ہے۔ بندہ عرض کرے گا ہاں میرے رب مجھے یاد ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس سے اس کے تمام گناہوں کا اقرار کروائے گا اور بندہ اس وقت دل میں یہ کہے گا کہ اب مارا گیا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تیرے گناہوں کو دنیا میں لوگوں سے چھپائے رکھا آج میں تیرے گناہوں کو معاف کرتا ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ اس بندے کو اس کی نیکیوں کی کتاب دے گا۔ لیکن کافروں اور منافقوں کو سب کے سامنے سر محشر علانیہ ندا دے گا اور فرمائے گا یہ ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنے رب کے متعلق جھوٹ بولا۔ سنو! ان ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت اور پھٹکار ہے۔ (52)

حوض کوثر

میدان حشر میں ایک عظیم حوض ہوگا جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ ٹھنڈا ہوگا جس نے ایک بار اس کا پانی پی لیا اسے جنت میں داخل ہونے

Marfat.com

تک دوبارہ پیاس نہیں لگے گی حوض کوثر کے چاروں کناروں پر چاروں خلفاء حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہم کھڑے ساقی کوثر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو پانی پلائیں گے۔ امام قرطبی فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دو حوض عطا کیے گئے ہیں ایک تو میدان حشر میں پل صراط سے پہلے اور دوسرا جنت میں دونوں کا نام حوض کوثر ہے (53)۔

پُل صراط

دوزخ کے اوپر ایک پل نصب کیا جائے گا اس پل کو "صراط" کہتے ہیں جو عرف عام میں "پل صراط" کے نام سے مشہور ہے جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے اور یہ حق ہے اور کتاب وسنت سے اس کا وجود ثابت ہے۔ جنت میں جانے کا صرف یہی راستہ ہے ہر شخص کو قیامت کے دن اس کے اوپر سے گزرنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۚ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ۝ (سورہ مریم)

"اور تم میں سے ہر ایک کو دوزخ کے اوپر سے گزرنا ہوگا۔ یہ بات تیرے رب کے ذمہ ہے۔ پھر ہم پرہیز گاروں کو نجات دیں گے اور ظالموں کو دوزخ میں گھٹنوں کے بل گرا دیں گے"۔

اہل ایمان تو بسلامت پل صراط سے پار گزر جائیں گے لیکن منافق اور کافر نیچے دوزخ میں گر جائیں گے سب سے اول ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر دوسرے نبی اور رسول علیہم السلام، ان کے بعد پہلے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت گزرے گی پھر دوسری امتیں گزریں گی اپنے اعمال کے مطابق ہر شخص پل صراط سے گزرے گا۔ کوئی بجلی کی طرح کوئی ہوا کی طرح کوئی تیز رفتار گھوڑے کی طرح، کوئی دوڑتا ہوا، کوئی گھٹنوں اور سُرین کے بل چلے گا، کوئی چیونٹی کی رفتار سے اور کوئی کٹتا پھٹتا زخمی ہو کر پل صراط سے پار ہوگا، اس وقت سب کو اپنی اپنی فکر پڑی ہوگی۔ مگر ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پل صراط سے پار کنارے پر کھڑے اپنی امت کے بسلامت پار گزرنے کی رَبِّ سَلِّمْ رَبِّ سَلِّمْ، (54) "اے اللہ

Marfat.com

میری امت کو سلامت رکھنا، اے اللہ میری امت کو سلامت رکھنا''۔ کے پیارے انداز میں دعا فرماتے ہوں گے۔

شفاعت

اللہ تعالیٰ کے حکم سے قیامت کے دن انبیاء کرام، علماء، اولیاء، صلحاء اور شہدا، گنہگار اہل ایمان کی شفاعت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی شفاعت قبول فرما کر بے شمار گنہگار مسلمانوں کو بخشے گا۔ سب سے پہلے شفاعت کا دروازہ ہمارے نبی ﷺ کھولیں گے پھر دوسرے نبیوں اور رسولوں اور مقبولان خدا کو شفاعت کی اجازت ہوگی۔

شفاعت برحق ہے اور قرآن پاک اور حدیثوں سے ثابت ہے۔ جس کا انکار قرآن مجید کی واضح آیتوں اور رسول خدا ﷺ کی بے شمار صحیح حدیثوں کا انکار ہے۔ اس لیے شفاعت کا منکر بدعقیدہ اور گمراہ ہے۔ صحیح حدیثوں میں شفاعت کی جو تفصیل آئی ہے وہ یہ ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی۔ یا رسول اللہ! قیامت کے دن میری شفاعت فرمانا۔ آپ نے فرمایا میں تیری شفاعت کروں گا۔ عرض کی یا نبی اللہ! میں آپ کو وہاں اس دن کہاں تلاش کروں، حضور نے فرمایا میں قیامت کے دن ان تین جگہوں پر تجھے ملوں گا۔ (۱) پل صراط کے پاس (۲) میزان کے پاس اور (۳) حوض کوثر پر (55)۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں میرے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک آنے والا آیا، اور مجھے یہ اختیار دیا کہ میں یا تو اپنی آدھی امت جنت میں داخل کروالوں یا شفاعت پسند کروں۔ تو میں نے شفاعت پسند کی۔ اور یہ ہر اس شخص کے لیے ہوگی جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتے ہوئے مرا۔ یعنی مومن مرا۔

بخاری و مسلم کی طویل حدیث شفاعت کا خلاصہ یہ ہے کہ میدان حشر میں تمام لوگ عرصہ دراز تک پریشان کھڑے رہیں گے، گرمی محشر سے اپنے ہی پسینے میں کوئی ٹخنوں اور گھٹنوں تک، کوئی کمر اور کوئی گردن تک ڈوبا ہوگا، پھر بھی مومن و کافر حضرت آدم سے

Marfat.com

حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک ہر نبی کے در پر حاضر ہو کر شفاعت کی درخواست کریں گے، تمام نبی شفاعت کرنے سے معذوری فرمادیں گے۔ آخر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے۔ آج سوائے نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی بھی شفاعت نہیں کرسکتا آپ سب کو در مصطفیٰ پر حاضری کا حکم فرمائیں گے۔ جب تمام لوگ ہر طرف سے مایوس ہو کر نبی مصطفیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے حضور ان کی فریاد سن کر ارشاد فرمائیں گے''ہاں میں ہی تمہارا شفیع ہوں یہ منصب اللہ تعالیٰ نے مجھے ہی عطا فرمایا ہے میں تمہاری شفاعت کروں گا پھر حضور شفاعت کے لیے رب العالمین کے حضور سجدہ ریز ہوں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ پیارے محمد! سر اٹھاؤ جو مانگو دوں گا شفاعت کرو قبول کروں گا(56)۔

اذن شفاعت پانے کے بعد حضور مقام محمود پر لوء الحمد کا پرچم اٹھائے، جس کو چاہیں گے شفاعت سے نوازیں گے۔

حضور ارشاد فرماتے ہیں ہر نبی کو اللہ تعالیٰ نے ایک خاص مقبول دعا عنایت فرمائی ہے سب نے وہ دعا اسی دنیا میں مانگ لی، لیکن میں نے وہ دعا قیامت کے دن امت کی شفاعت کے لیے محفوظ رکھی ہوئی ہے میری وہ دعاء شفاعت انشاء اللہ ہر صاحب ایمان امتی کو نصیب ہوگی (57)۔ میری شفاعت امت کے کبیرہ گناہ والوں کے لیے ہے(58)۔

ارشاد فرمایا قیامت کے دن تین قسم کے لوگ شفاعت کریں گے۔ انبیاء، علماء اور شہید(59)۔ میری امت سے کوئی ایک گروہ کی، کوئی ایک قبیلہ کی، کوئی ایک خاندان کی اور کوئی صرف ایک آدمی کی شفاعت کرے گا، اللہ تعالیٰ ان کی شفاعت قبول فرما کر سب کو جنت میں داخل فرمائے گا(60)۔ میرا ایک امتی ایسا بھی ہے جس کی شفاعت سے بنی تمیم کے افراد کی تعداد سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے(61)۔ وہ عثمان غنی یا اویس قرنی ہیں(62)۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے میری شفاعت کا انکار کیا اس کو شفاعت نصیب نہ ہوگی اور جس نے حوض کوثر کی تکذیب

Marfat.com

کی اس کو بھی آب کوثر نصیب نہ ہوگا (63)۔

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس امت میں ایک ایسا گروہ پیدا ہوگا جو عذاب قبر اور شفاعت کا منکر ہوگا (64)۔

حساب و کتاب کے بعد

قیامت کے دن حساب و کتاب کے بعد ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ انعام و اکرام اور اجرو ثواب سے نوازے گا اور انہیں ایک ایسی بلند جگہ عطا کرے گا جس میں ان کے لیے نعمت و آرام کا ہر وہ سامان تیار اور موجود ہے جو انسان کے وہم و گمان میں نہیں آسکتا، اس کا نام جنت ہے۔

اور کافروں اور مشرکوں کو اللہ تعالیٰ اپنے عذاب و غضب کے ایسے آگ والے گڑھے میں پھینکے گا جو طرح طرح کے دکھ اور دردناک عذاب سے بھرا پڑا ہے اس کا نام جہنم اور دوزخ ہے۔ جنت و دوزخ اس وقت بھی موجود و مخلوق ہیں باقی ہیں فنا نہیں ہوں گی جو اس کے خلاف عقیدہ رکھے وہ گمراہ ہے۔ کتاب وسنت کی روشنی میں دونوں کی تفصیل ملاحظہ ہو۔

جنت

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے جنت اور جنت کی نعمتوں اور جنت میں داخل ہونے والوں کے متعلق ارشاد فرمایا:

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا ھٰذَا الَّذِىْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ۭ وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ڎ وَّھُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ (سورۃ البقرہ)

"اور خوشخبری سنادو ان کو جو ایمان لائے اور عمل کیے اچھے کہ بے شک ان کے لیے جنتیں ہیں جن میں نہریں بہتی ہیں۔ جب ان کو جنتی پھلوں کا رزق دیا جائے گا وہ کہیں گے یہ تو ہمیں پہلے بھی دیا گیا تھا اور انہیں رزق دیا جائے گا (صورت میں)

Marfat.com

ملتا جلتا اور ان کے لیے جنت میں بیویاں ہیں پاکیزہ اور وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں''۔

سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ (سورۃ حدید:21)

''اور آگے بڑھو اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف جس کی چوڑائی آسمان اور زمین کی چوڑائی کے مانند ہے وہ تیار کی گئی ہے ان کے لے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے''۔

جنت کی ہر چیز اور جنت میں داخل ہونے والے بھی اسی طرح غیر فانی ہیں جس طرح جنت غیر فانی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا ''جنت کے میوے بھی دائمی ہیں اور اس کا سایہ بھی دائمی ہے''۔ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ''نہ وہ ختم ہوں گے اور نہ ان کے استعمال پر کوئی روک ٹوک ہوگی''۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے (جنت میں) وہ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے اور نہ ان کے متعلق کسی کان نے سنا ہے، بلکہ ان کا خیال تک بھی کسی انسان کے دل پر نہیں گزرا۔ اگر چاہو تو اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد پڑھ لو۔ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ''کوئی بھی نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے کیا کچھ پوشیدہ کر رکھا ہے''(65)۔

جنت کس چیز کی بنی ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! جنت کس چیز کی بنی ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی ہے۔ اور خالص کستوری اس کا گارا ہے اس کے سنگریزے یاقوت اور مروارید کے ہیں۔ زعفران اور ورس کی طرح اس کی زمین خوشبودار ہے۔ جو اس میں داخل ہوگا وہ ہر طرح کی نعمتوں سے مالا مال ہوگا۔ کبھی محتاج نہیں ہوگا، اس میں ہمیشہ رہے گا ان کو موت

Marfat.com

نہیں آئے گی۔ جنتیوں کے لباس پرانے نہیں ہوں گے اور نہ ان کی جوانی ڈھلے گی (66)۔

جنت کے آٹھ درجے ہیں۔ سب سے اعلیٰ جنت کا نام جنت الفردوس ہے اس کا چھت عرشِ الٰہی ہے۔ جنت کے آٹھ درجات کے نام یہ ہیں:

جَنَّتُ الْفِرْدُوْسِ، جَنَّتُ عَدْنٍ، جَنَّةُ الْمَأْوٰی، جَنَّةُ الْخُلْدِ، جَنَّةُ النَّعِیْمِ، دَارُ الْجَلَالِ، دَارُ الْقَرَارِ، دَارُ السَّلَامِ

(روح البیان، سورۃ البقرہ فی ضمن رقم الآیۃ 25)

دوزخ

کافر اور مشرک حساب و کتاب کے بعد دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۖ أُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۴﴾

''اس آگ سے بچو اور ڈرو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں وہ کافروں کے لیے بنائی گئی ہے''۔ (سورۃ البقرہ)

کافر اور مشرک دوزخ میں اللہ تعالیٰ کے ارشاد خَالِدِیْنَ فِیْهَا کے مطابق اس میں ہمیشہ جلتے بھنتے رہیں گے۔ دوزخ اللہ تعالیٰ کی صفات جباری اور قہاری کا مظہر ہے۔ اس لیے اس کے قہر و غضب کی انتہا پوری طرح بیان نہیں ہوسکتی۔ قرآن و حدیث میں دوزخ کے بھڑکتے شعلوں، اور اس کے المناک اور دردناک عذاب کا بیان بڑی تفصیل سے آیا ہے۔

دوزخ کی لمبائی اور چوڑائی کو خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ دوزخ کی گہرائی کے متعلق حدیث پاک میں اس قدر آیا ہے کہ اگر پتھر کی ایک چٹان دوزخ کے کنارے سے اس میں پھینکی جائے تو ستر سال میں بھی اس کی تہہ تک نہ پہنچے گی (67)۔ دوزخ کی آگ ہزار سال تک جلائی گئی۔ یہاں تک کہ وہ سرخ ہوگئی پھر ہزار سال تک مزید جلائی گئی یہاں تک کہ وہ سفید ہوگئی پھر ہزار سال اور بھڑکائی گئی حتیٰ کہ سیاہ ہوگئی۔ اب وہ بالکل سیاہ ہے جس میں روشنی کا نام تک نہیں'' (68)۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت

Marfat.com

میں قسم کھا کر بیان کیا کہ اگر دوزخ سے سوئی کے ناکے برابر سوراخ اس دنیا کی طرف کھول دیا جائے تو تمام زمین والے اس کی گرمی سے جل بھن کر مر جائیں (69)۔

دنیا کی آگ اس آگ سے ستر حصے کم ہے (70)۔ سب سے تھوڑا عذاب جس کو دیا جائے گا اس کو آگ کی جوتیاں پہنائی جائیں گی جس سے اس کا دماغ ہنڈیا کی طرح کھولے گا لیکن وہ سمجھے گا کہ اسے سب سے زیادہ عذاب ہو رہا ہے (71)۔ حالانکہ اس پر سب سے ہلکا عذاب ہے۔ سب سے ہلکے عذاب والے سے اللہ تعالیٰ پوچھے گا اگر ساری زمین تیری ہو جائے تو کیا تو اس عذاب سے نجات کے لیے سب فدیہ میں دے دے گا۔ عرض کرے گا ہاں اللہ تعالیٰ فرمائے گا جب تو پشت آدم میں تھا تو ہم نے اس سے بہت آسان چیز کا حکم دیا تھا کہ میرے ساتھ کفر نہ کرنا، مگر تو نہ مانا (72)۔

دوزخ کے سات طبقے ہیں ہر طبقہ میں دوسرے سے بڑھ کر عذاب ہے حتیٰ کہ دوزخ کا ایک طبقہ دوسرے طبقہ کے عذاب سے پناہ مانگتا ہے جہنم کے ان سات طبقوں کے نام یہ ہیں:

جَهَنَّم، لَظٰی، حُطَمه، سَعِیْر، سَقَر، جَحِیْم، هَاوِیَه

لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ؕ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ۝ (سورۃ الحجر)

''دوزخ کے سات دروازے ہیں ہر دروازے کا ایک خاص حصہ ہے''۔

موت کا انجام

حدیث پاک میں ہے جب سب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے اور دوزخ میں صرف وہی لوگ رہ جائیں گے جن کو جہنم میں ہمیشہ کے لیے رہنا ہے تو اس وقت جنت اور دوزخ کے درمیان موت کو ایک سیاہ مینڈھے کی شکل میں لایا جائے گا۔ پھر منادی جنتیوں کو بلائے گا وہ دوڑ کر باہر دیکھیں گے کہ کہیں انہیں جنت سے باہر نکلنے کا حکم تو نہیں دیا جا رہا۔ پھر منادی دوزخیوں کو بلائے گا تو وہ بڑے خوش خوش باہر جھانکیں گے کہ شاید اس عذاب سے رہائی مل جائے۔ پھر منادی ان سے پوچھے گا اس کو پہچانتے ہو؟ سب کہیں گے کہ ہاں پہچانتے ہیں یہ موت ہے پھر (حضرت یحییٰ علیہ السلام موت کو ذبح کر دیں گے) پھر منادی کہے گا

Marfat.com

اے جنتیو! اب ہمیشہ جنت میں خوشیاں مناتے رہو۔ اب موت نہیں آئے گی اور اے دوزخیو! اب ہمیشہ آگ میں جلتے رہو اب موت نہیں آئے گی۔ اس وقت جنتی خوش ہوں گے اور دوزخیوں کے غم دو چند ہو جائیں گے (73)۔

مسلک اہل سنت و جماعت

گزشتہ صفحات پر توحید و رسالت کے ضمن میں مشہور و معروف ضروریات دین اور ایمان کے بنیادی ارکان کی تفصیل، اہل سنت و جماعت کے معتقدات کی روشنی میں پیش کی گئی ہے۔ کیونکہ اہل سنت و جماعت ہی ایک ایسا گروہ ہے۔ جس کے نظریات و اعتقادات کتاب و سنت سے ماخوذ ہیں اور یہی صحابہ کرام اور سلف صالحین کا عقیدہ و ایمان تھا۔ ذیل میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنت اور جماعت صحابہ وسلف صالحین اور جمہور اہل ایمان کے راستہ وعقیدہ پر (یعنی عقائد اہل سنت و جماعت) پر ثابت قدمی سے گامزن رہنے کے متعلق چند ایک احادیث نبوی ملاحظہ ہوں۔

حضرت امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے (مرسلاً) روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابُ اللهِ وَ سُنَّةُ رَسُوْلِهٖ (74)

''ہم نے تمہارے پاس دو چیزیں چھوڑی ہیں۔ تم ہرگز گمراہ نہیں ہو گے جب تک ان دونوں پر عمل کرتے رہو گے ایک اللہ کی کتاب دوسرا اس کے رسول کی سنت''۔

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھانے کے بعد نہایت بلیغ وعظ فرمایا جس کی ہیبت سے آنکھیں اشکبار اور دل کانپ اٹھے ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ تو الوداعی وعظ معلوم ہوتا ہے لہٰذا ہمیں وصیت فرمائیں تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور حاکم اسلام کی فرمانبرداری کرنے کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ وہ حبشی غلام ہو۔ کیونکہ میرے

Marfat.com

بعد تم بہت سے اختلافات دیکھو گے لہٰذا ایسے وقت

فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ تَمَسَّكُوْا بِهَا وَ عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَ مُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَ كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ (75)

''تم میری سنت اور میرے خلفاء راشدین کی سنت پر مضبوطی سے قائم رہنا اسی پر عمل کرنا اور اس کو مضبوطی سے تھامے رکھنا اور کتاب وسنت کے خلاف نئی باتوں سے دور رہنا کیونکہ ایسی ہر بات گمراہ کن بدعت ہے''۔

صحابہ کرام، سلف صالحین اور سواد اعظم کے ساتھ رہنے اور اصول وفروع میں ان کی متابعت کرنے کے متعلق واضح ارشاد فرمایا۔

اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْأَعْظَمَ فَإِنَّهُ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ (76)

''سواد اعظم کی پیروی کرو جو مسلمانوں کی اس بڑی جماعت سے علیحدہ ہوا وہ دوزخ میں ڈالا گیا''۔ (رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر)

اِنَّ اللهَ لَا يَجْمَعُ أُمَّتِي أَوْ قَالَ أُمَّةُ مُحَمَّدٍ عَلَى ضَلَالَةٍ وَيَدُ اللهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ (77)

''بے شک اللہ میری امت کو گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا۔ اللہ کا دست رحمت و حفاظت جماعت پر ہے اور جو مسلمانوں کی اس بڑی جماعت سے علیحدہ ہوا وہ دوزخ میں ڈال دیا جائے گا''۔

عقیدہ وعمل میں مسلمانوں کی سب سے بڑی اور اکثریتی جماعت سواد اعظم کے ساتھ بڑی مضبوطی سے وابستہ رہنے کی تاکید فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ شیطان انسان کے لیے بھیڑیئے کی مانند ہے جس طرح بھیڑیا بکریوں کا دشمن ہوتا ہے اور بھیڑیا اسی بکری کو اپنے شکار کا نشانہ بناتا ہے جو ریوڑ سے علیحدہ، دور اور ایک طرف جدا ہو رہتی ہے۔ لہٰذا میرے غلامو!

وَإِيَّاكُمْ وَالشِّعَابَ وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ (78)

Marfat.com

''خود کو گمراہی کی گھاٹیوں میں پڑنے سے بچاؤ اور مسلمانوں کی بڑی اور عام جماعت کے ساتھ رہو''۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ (79)

''جو مسلمانوں کی بڑی جماعت سے ایک بالشت بھر بھی جدا ہوا، اس نے اپنے گلے سے اسلام کی رسی کو خود ہی اتار ڈالا''۔

سوادِ اعظم یعنی سنت نبوی اور جماعت صحابہ وسلف صالحین کے معتقدات کے خلاف جتنے بھی نئے فرقے اور بدعقیدہ لوگ ہیں ان کی مجلسوں میں جانے اور ان کی باتوں کو سننے سے مکمل اجتناب و پرہیز کرنے کی واضح الفاظ میں ممانعت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ يَاْتُوْنَكُمْ مِنَ الْاَحَادِيْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاؤُكُمْ فَاِيَّاكُمْ وَ اِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا يَفْتِنُوْنَكُمْ (80)

''آخر زمانہ میں مکار اور جھوٹے گروہ پیدا ہوں گے جو تمہارے سامنے ایسی باتیں کریں گے جن کو تم نے نہ سنا ہوگا اور نہ تمہارے باپ دادا نے کبھی سنا ہوگا۔ ایسے مکاروں سے بچنا اور انہیں اپنے قریب نہ آنے دینا تاکہ تمہیں گمراہ نہ کردیں اور کسی فتنہ میں نہ ڈال دیں''۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مخبر صادق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بنی اسرائیل میں اختلاف ہوا تو وہ بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے بالکل اسی طرح میری امت میں بھی اختلاف وافتراق پیدا ہوگا اور وہ تہتر فرقوں میں تقسیم ہوجائے گی اور سوا ایک مذہب وملت والے کے باقی سب بہتر مذہب والے دوزخ میں جائیں گے۔ صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ! وہ نجات پانے والا کون سا مذہب ہے اس کی پہچان کیا ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا نجات پانے والا اور جنتی وہ ہوگا۔

Marfat.com

مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ فِیْ رِوَایَۃٍ۔ وَھِیَ الْجَمَاعَۃُ (81)

''جو اس مذہب وملت پر قائم رہے گا جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں اور وہ سب سے بڑی جماعت ہوگی''۔

تمام علماء متقدمین ومتاخرین ائمہ دین ومحدثین اور سلف صالحین نے ارشاد نبوی مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ کا مصداق اہل سنت و جماعت کو قرار دیا ہے جن کا عقیدہ وعمل سنت مصطفیٰ اور اصحاب رسول کی مقدس جماعت کی پیروی کرنا ہے۔ گیارہویں صدی ہجری کے عظیم محدث اور شہرہ آفاق محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں اس حدیث کی مفصل شرح کرتے ہوئے عقائد کی مشہور کتاب ''مواقف'' کی یہ تصریح نقل فرماتے ہیں کہ ''فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت ہے'' اور پھر اہل سنت و جماعت کی حقانیت و صداقت کو نا قابل تردید دلائل سے ثابت فرماتے ہیں۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔

''یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ اسلامی عقائد ونظریات کو سمجھنے کے لیے محض عقلی ذریعہ نا کافی ہے کیونکہ دین اسلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہم تک، بزرگان دین کے ذریعہ ہی منقول ہو کر پہنچا ہے اور اخبار متواترہ، آثار صحابہ اور احادیث نبویہ کی روشنی میں، تحقیق وتتبع سے یہ حقیقت ٹھوس دلائل سے ثابت ومبرہن ہے کہ تمام صحابہ کرام، تابعین وسلف صالحین اور بزرگان دین جس طریقہ وعقیدہ پر تھے اسی کے اہل سنت و جماعت پیروکار ہیں، اور یہ نئی باتیں اور نفسانی چیزیں صدر اول سے بعد کی پیداوار ہیں۔ صحابہ کرام، سلف صالحین اور بزرگان دین میں کوئی ایک بھی اس نئے عقیدہ و مذہب پر نہ تھا۔ بلکہ وہ سب ان جدید نظریات کے حامل فرقوں سے بیزار اور ان سے کوسوں دور رہتے تھے (اور اپنے عقیدہ وعمل سے ان کی برملا تردید کرتے تھے) تمام محدثین، ائمہ مجتہدین حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی اور ان کے متبعین سبھی اہل سنت و جماعت کے عقائد پر تھے پھر تمام متقدمین اور محققین صوفیاء واولیا کرام اور متاخرین وعہد حاضر کے اولیاء امت بھی اسی اہل سنت و جماعت کے عقیدہ و مسلک پر کاربند ہیں جس پر ان کی مستند تصنیفات تعریف وغیرہ گواہ ہیں'' (82)۔

Marfat.com

آخر میں شیخ محقق مسلک اہل سنت جماعت کی حقانیت کے سلسلہ میں بڑے فیصلہ کن انداز میں رقمطراز ہیں۔

اگر ہمارے مذکورہ بیان کی صداقت کو روز روشن سے بھی زیادہ آشکار دیکھنا چاہتے ہوتو دنیا بھر میں جتنی بھی مشہور ومعروف حدیث وتفسیر، علم کلام وفقہ، سیرت وتاریخ کی معتبر ومستند کتابیں موجود ہیں ان کو جمع کر کے، اور پھر مخالفین کی کتابیں بھی سامنے رکھ کر، تحقیق وتفتیش کرلیں تو یہ حقیقت از خود ظاہر وثابت ہو جائے گی کہ دین اسلام میں ''سواد اعظم'' صرف اور صرف مذہب اہل سنت و جماعت ہے'' (83)۔

سیدنا غوث اعظم حضرت سید شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، اپنی کتاب ''غنیۃ الطالبین'' میں بہتر فرقوں میں سے نجات پانے والے گروہ کی نشاندہی کرتے ہوئے مسلک اہل سنت و جماعت کی حقانیت کے متعلق واضح اور زوردار الفاظ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

اَلْفِرْقَةُ النَّاجِيَةُ فَهِيَ اَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ (84)

''نجات پانے والا گروہ صرف اہل سنت و جماعت ہی ہے''۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ 192)

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور عالم تصنیف مکتوبات امام ربانی میں جس چیز کی زیادہ اور بار بار تاکید فرمائی ہے وہ اعمال صالحہ سے پہلے مسلک اہل سنت و جماعت کے مطابق عقائد کی درستگی ہے۔ آپ ارشاد فرماتے ہیں:

اِنَّ اَوَّلَ مَا افْتَرَضَ عَلَى الْعُقَلَاءِ تَصْحِيْحُ الْعَقَائِدِ بِمُوْجَبِ آرَاءِ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ شَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى سَعْيَهُمْ فَاِنَّهُمْ هُمُ الْفِرْقَةُ النَّاجِيَةُ(85)

''اہل دانش پر اولین فرض ہے کہ اہل سنت و جماعت کی آراء کے مطابق اپنے عقائد کو درست کریں کیونکہ اہل سنت و جماعت ہی ناجی گروہ ہے''۔

ایک دوسرے مقام پر مکتوب ہی میں ارشاد فرماتے ہیں:

Marfat.com

مُخَالَفَةُ مُعْتَقَدَاتِ اَهْلِ السُّنَّةِ سُمٌّ قَاتِلٌ مُوْصِلٌ اِلَی الْمَوْتِ الْاَبْدِیِّ وَالْعَذَابِ السَّرْمَدِیِّ وَالْمُدَاهَنَةُ فِی الْعَمَلِ وَالْمُسَاهَلَةُ فِیْهِ تُرْجٰی فِیْهَا الْمَغْفِرَةُ وَاَمَّا الْمُدَاهَنَةُ فِی الْاِعْتِقَادِ فَلَا مَجَالَ فِیْهَا لِلْمَغْفِرَةِ(86)

''مذہب اہل سنت و جماعت کی مخالفت ابدی موت مار کر، سرمدی عذاب میں پہنچانے والا زہر قاتل ہے۔ عمل میں کوتاہی اور سستی ہو تو بخشش کی امید ہے لیکن اعتقاد میں خامی ہو تو مغفرت کی کوئی گنجائش نہیں ہے''۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ

Marfat.com

حوالہ ابتدائیہ

1۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول النبی ﷺ بنی الاسلام علی خمس، صفحہ 6، رقم الحدیث 8، دار السلام ریاض
ایضاً، الجامع الصحیح لمسلم، باب بیان ارکان الاسلام، جلد 1، صفحہ 45، رقم الحدیث 21-20، دار احیاء التراث

2۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب بیان الایمان والاسلام، جلد 1، صفحہ 37، رقم الحدیث 1

3۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء فی حرمۃ الصلوۃ، صفحہ 617، رقم الحدیث 2616، دار الکتب العلمیۃ بیروت
ایضاً، سنن ابن ماجہ، باب کفی اللسان فی الفتنۃ، جلد 1، صفحہ 1314، رقم الحدیث 3973، دار احیاء التراث

پہلا رکن

1۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنی الاسلام علی خمس، صفحہ 6، رقم الحدیث 8، دار السلام، ریاض
الجامع الصحیح لمسلم، باب بیان ارکان الاسلام، جلد 1، صفحہ 45، رقم الحدیث 21-20، دار احیاء التراث العربی، بیروت

2۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب الدلیل علی صحۃ الاسلام من حضرہ الموت، جلد 1، صفحہ 57، رقم الحدیث 47، دار احیاء التراث العربی، بیروت

3۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب بیان الایمان والاسلام، جلد 1، صفحہ 37، رقم الحدیث 1، دار احیاء التراث العربی، بیروت

4۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب حب الرسول من الایمان، صفحہ 7، رقم الحدیث 15، دار السلام ریاض۔
ایضاً، الجامع الصحیح لمسلم، باب وجوب محبۃ رسول ﷺ، جلد 1، صفحہ 67، رقم الحدیث 70، دار احیاء التراث

5۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من کرہ ان یعود فی الکفر، صفحہ 8، رقم الحدیث 21، دار السلام ریاض

Marfat.com

ایضاً، الجامع الصحیح لمسلم، باب بیان خصال الخ،جلد 1 ،صفحہ 66،رقم الحدیث 67-68، داراحیاءالتراث

6۔ الجامع الصحیح لمسلم باب الدلیل علی انہ من رضی باللہ،جلد 1 ،صفحہ 62،رقم الحدیث 56

7۔ شرح السنۃ، باب رد البدع والاھواء، جلد 1 ،صفحہ 213، رقم الحدیث 104، المکتب الاسلامی بیروت۔

ایضاً،مشکوٰۃ المصابیح، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ،جلد 1 ،صفحہ 101 ،رقم الحدیث 167، دارابن حزم بیروت

8۔ الجامع الصحیح للبخاری ، کتاب الدیات،صفحہ 1440 ، رقم الحدیث 6861، دار الاسلام ریاض۔

ایضاً، الجامع الصحیح لمسلم، باب کون الشرک اقبح الذنوب،جلد 1 ،صفحہ 91،رقم الحدیث 142 ،داراحیاءالتراث)

9۔ مسند احمد بن حنبل عن معاذ بن جنبل رضی اللہ عنہ،جلد 5،صفحہ 238،المکتب الاسلام بیروت۔

ایضاً،مشکوٰۃ المصابیح ،باب الکبائر،جلد 1 ،صفحہ 52،رقم الحدیث 61،دارابن حزم بیروت)

10۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب بیان الکبائر،جلد 1 ،صفحہ 91-92،رقم الحدیث 144،داراحیاء التراث العربی

11۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الوصایا، صفحہ 562، رقم الحدیث 2766۔ و کتاب الحدود، صفحہ 1439 ،رقم الحدیث 6857،دارالسلام ریاض۔

ایضاً، الجامع الصحیح لمسلم، باب بیان الکبائر، جلد 1 ،صفحہ 92،رقم الحدیث 145، دار احیاءالتراث العربی

12۔ الجامع الصحیح لمسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ، جلد 1، صفحہ 1 7 3،رقم الحدیث 5،داراحیاءالتراث

13۔ سنن ابی داؤد، باب ذکر الفتن و دلائلھا،صفحہ 967،رقم الحدیث 4252،شرکۃ دارارقم بیروت

14۔ سنن ابن ماجہ،باب فی فضل الجمعۃ،جلد 1 ،صفحہ 345 ،رقم الحدیث 1085،داراحیاءالتراث

15۔الجامع الصحیح لمسلم باب من فضائل موسیٰ علیہ السلام،جلد 4،صفحہ 1845 ،رقم الحدیث 164-165 ،داراحیاءالتراث العربی بیروت

16۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب فی من سب اصحاب النبی ﷺ، صفحہ 870، رقم الحدیث 3866 ،دارالکتب العلمیہ بیروت

17۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ،صفحہ 752 ،رقم الحدیث

Marfat.com

3673، دار السلام ریاض۔الجامع الصحیح لمسلم، باب تحریم سب الصحابة، جلد 4، صفحہ 1967-1968، رقم الحدیث 221-222، دار احیاء التراث)

18۔ مشکوٰۃ المصابیح، باب مناقب الصحابة، جلد 5، صفحہ 2325، رقم الحدیث 6012، دار ابن حزم بیروت

19۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی فضل من رای النبی ﷺ، صفحہ 869، رقم الحدیث 3862، دار الکتب العلمیة

20۔ مکتوبات امام ربانی مکتوب 266، مکتوب احمدیہ مجددیہ (کوئٹہ)، حصہ چہارم، جلد 1، صفحہ 132، کوئٹہ

21۔ مکتوبات امام ربانی مکتوب 54، مکتوب احمدیہ مجددیہ (کوئٹہ)، حصہ دوم، جلد 1، صفحہ 28

22۔ مکتوبات امام ربانی مکتوب 266، مکتوب احمدیہ مجددیہ، (کوئٹہ) حصہ چہارم، جلد 1، صفحہ 124

23۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الصلح، صفحہ 542، رقم الحدیث 2704، و کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، صفحہ 769، رقم الحدیث 3746، دار السلام ریاض

24۔ الیواقیت والجواهر المبحث السادس والعشرون، جلد 1، صفحہ 272-273، دار احیاء التراث العربی بیروت

25۔ عوارف المعارف الباب السابع فی ذکر المتصوف والمتشبه به، صفحہ 71، المطبعة المشهد الحسینی القاهرہ

26۔ الجامع الصحیح لمسلم، کتاب الزهد والرقاق، جلد 4، صفحہ 2294، رقم الحدیث 2996، دار احیاء التراث العربی

27۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یجوز من تفسیر التوراۃ الخ، صفحہ 1584، رقم الحدیث 7542، دار السلام ریاض

28۔ مشکوٰۃ المصابیح، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، جلد 1، صفحہ 107، رقم الحدیث 182، دار ابن حزم بیروت

29۔ الجامع الصحیح للترمذی، ابواب صفة القیامة، صفحہ 584، رقم الحدیث 2460، دار الکتب العلمیة بیروت

30۔ سنن ابن ماجہ، باب ذکر القبر، جلد 2، صفحہ 1426، رقم الحدیث 4267، دار احیاء التراث العربی بیروت

ایضاً، الجامع الصحیح للترمذی، کتاب الزهد، صفحہ 554، رقم الحدیث 2308، دار الکتب

Marfat.com

العلمیہ بیروت

31۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ماجاء فی عذا القبر،صفحہ 270، رقم الحدیث 1372، دارالسلام ریاض

ایضاً،الجامع الصحیح لسلم، باب باب استحباب التعوذ من عذاب القبر، جلد1 صفحہ 411،رقم الحدیث 125،دار احیاء التراث العربی)

32۔ الجامع الصحیح للبخاری، صفحہ 270،رقم الحدیث 1369، و باب قول اللہ تعالیٰ یثبت اللہ الذین امنوا،صفحہ 983،رقم الحدیث 4699،دارالسلام ریاض

ایضاً،مشکوۃ المصابیح،باب اثبات عذاب القبر،جلد1 ،صفحہ 80،رقم الحدیث 125، دار ابن حزم بیروت

33۔ سنن ابی داؤد،باب المسألۃ فی القبر و عذاب القبر،صفحہ 1084 ،رقم الحدیث 4753،شرکۃ دار ارقم بیروت

34۔ مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح،باب ما یقال عند من حضرہ الموت،جلد 4،صفحہ 97، فی ضمن رقم الحدیث 1630 ،دارالکتب العلمیہ بیروت

35۔ سنن ابن ماجہ،باب ذاکر القبر الخ،جلد2،صفحہ 1428 ،رقم الحدیث 4272،دار احیاء التراث العربی

36۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الوضو،صفحہ 50، رقم الحدیث 216، و کتاب الجنائز، صفحہ 268،رقم الحدیث 1361 ،صفحہ 271،رقم الحدیث 1378 ۔ و کتاب الآدب،صفحہ 1286، رقم الحدیث 6055,6052،دارالسلام ریاض)

37۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی فضل سورۃ الملک،صفحہ 672، رقم الحدیث 2890

38۔ المعجم الاوسط رقم الحدیث 1900 ،مکتبۃ الشافعی، ریاض،جلد2،صفحہ 523

39۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الوصایا،صفحہ 559، رقم الحدیث 2756، وصفحہ 560،رقم الحدیث 2762،وصفحہ 563،رقم الحدیث 2770۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی الصدقۃ عن المیت،صفحہ 190 ،رقم الحدیث 669،دارالکتب العلمیہ بیروت

40۔ سنن ابی داؤد،باب باب فی فضل سقی الماء،صفحہ 393،رقم الحدیث 1681،شرکۃ دار ارقم بیروت

41۔ الجامع الصحیح لسلم، کتاب القدر، جلد4،صفحہ 2044،رقم الحدیث 16،دار احیاء التراث

42۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی الرضاء بالقضاء ،صفحہ 520،رقم الحدیث 2155، دارالکتب العلمیہ بیروت

Marfat.com

43۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء ان الایمان بالقدر خیرہ و شرہ، صفحہ 518، رقم الحدیث 2145، دارالکتب العلمیہ بیروت۔ سنن ابن ماجہ، باب فی القدر، جلد 1 صفحہ 32، رقم الحدیث 81، داراحیاء التراث العربی

44۔ سنن ابن ماجہ، باب فی القدر، جلد 1 صفحہ 33، رقم الحدیث 84، داراحیاء التراث العربی بیروت

45۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء لا یرد القضاء الا الدعاء، صفحہ 516، رقم الحدیث 2139

46۔ بہارشریعت، عقائدمتعلقہ ذات وصفات الٰہی جل جلالہ، حصہ اول، صفحہ 26، مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور

47۔ سنن ابی داؤد، باب فی القدر، صفحہ 1070، رقم الحدیث 4691، شرکۃ دارارقم بیروت۔
ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب الایمان بالقدر، جلد 1، صفحہ 72، رقم الحدیث 107، دار ابن حزم بیروت)

48۔ سنن ابی داؤد، باب فی القدر، صفحہ 76-1075، رقم الحدیث 4710 و 4720، شرکۃ دار ارقم بیروت
ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب الایمان بالقدر، جلد 1، صفحہ 72، رقم الحدیث 108، دار ابن حزم بیروت)

49۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء من التشدید فی الخوض فی القدر، صفحہ 515، رقم الحدیث 2133۔ دارالکتب العلمیہ، بیروت، مشکوٰۃ المصابیح، باب الایمان بالقدر، جلد 1، صفحہ 69-68، رقم الحدیث 98، دارابن حزم بیروت

50۔ الجامع الصحیح للترمذی، کتاب التفسیر سورۃ التکویر، صفحہ 769، رقم الحدیث 3333

51۔ (الجامع الصحیح للبخاری، کتاب التفسیر، صفحہ 922، رقم الحدیث 4476، و کتاب الرقاق، صفحہ 1383، رقم الحدیث 6565، و کتاب التوحید، صفحہ 1552، رقم الحدیث 7410، صفحہ 1561، رقم الحدیث 7440، و صفحہ 1575، رقم الحدیث 7510)
ایضاً، الجامع الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، صفحہ 180 و 184، رقم الحدیث 322 و 327، داراحیاء التراث العربی

52۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب المظالم، صفحہ 484، رقم الحدیث 2441، دارالسلام ریاض
ایضاً، الجامع الصحیح لمسلم، کتاب التوبۃ، جلد 4، صفحہ 2120، رقم الحدیث 52، داراحیاء التراث العربی

53۔ مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، باب الحوض والشفاعۃ، فی ضمن العنوان، جلد 10 صفحہ 223، دارالکتب العلمیہ بیروت

Marfat.com

54۔ الجامع الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، جلد 1، صفحہ 187، رقم الحدیث 329، دار احیاء التراث العربی بیروت

55۔ الجامع الصحیح للترمذی، ابواب صفة القیامة، باب ماجاء فی شان الصراط، صفحہ 578، رقم الحدیث 2433، دار الکتب العلمیہ بیروت

56۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب التفسیر سورۃ بنی اسرائیل، صفحہ 988، رقم الحدیث 4712، دار السلام ریاض۔ الجامع الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، جلد 1، صفحہ 85-184، رقم الحدیث 327، دار احیاء التراث العربی بیروت)

57۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الدعوات باب لکل نبی دعوة مستجابة، صفحہ 1335، رقم الحدیث 6304، دار السلام ریاض

ایضاً، الجامع الصحیح لمسلم کتاب الایمان، صفحہ 188 و 190، رقم الحدیث 334و 345، دار احیاء التراث العربی، بیروت

58۔ الجامع الصحیح للترمذی، ابواب صفة القیامة باب ماجاء فی الشفاعة، صفحہ 579، رقم الحدیث 2436، دار الکتب العلمیة بیروت

ایضاً، سنن ابی داؤد، باب فی الشفاعة، صفحہ 1081، رقم الحدیث 4739، شرکة دار ارقم بیروت

59۔ (سنن ابن ماجة، کتاب الزہد باب ذکر الشفاعة، جلد 2، صفحہ 1443، رقم الحدیث 4313، دار احیاء التراث العربی۔

60۔ الجامع الصحیح للترمذی، ابواب صفة القیامة باب ماجاء فی الشفاعة، صفحہ 579، رقم الحدیث 2439، دار الکتب العلمیة بیروت

61۔ الجامع الصحیح للترمذی، ابواب صفة القیامة باب ماجاء فی الشفاعة، صفحہ 579، رقم الحدیث 2438، دار الکتب العلمیہ بیروت

ایضاً، سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد باب ذکر الشفاعة، صفحہ 1444، رقم الحدیث 4316، دار احیاء التراث العربی، بیروت

62۔ مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح، باب الحوض والشفاعة، جلد 10، صفحہ 272، فی ضمن رقم الحدیث 5601، دار الکتب العلمیہ بیروت

63۔ غنیة الطالبین، فصل ونعتقد ان من اخله الله النار بکبیرته، صفحہ 127، نولکشور، لاہور

64۔ مسند احمد بن حنبل عن عمر بن الخطاب، جلد 1، صفحہ 23، المکتب الاسلامی بیروت

65۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب بدء الخلق، صفحہ 663، رقم الحدیث 3244، و کتاب التفسیر، سورۃ السجدة، صفحہ 1017، رقم الحدیث 4779و 4780، و کتاب التوحید، صفحہ 1572،

Marfat.com

رقم الحدیث7498، دار السلام ریاض۔ الجامع الصحیح لمسلم، کتاب الجنۃ، جلد4، صفحہ2174-75، رقم الحدیث 2تا4، داراحیاء التراث العربی

66۔ (الجامع الصحیح للترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، باب ماجاء فی صفۃ الجنۃ، صفحہ596، رقم الحدیث2526، دارالکتب العلمیۃ، بیروت

ایضاً، مسنداحمد بن حنبل عن ابی ہریرہ، جلد2، صفحہ305و445، دارالکتب العلمیہ

67۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء صفۃ تعرجھنم، صفحہ607، رقم الحدیث2575، دارالکتب، العلمیۃ

68۔ الجامع الصحیح للترمذی، کتاب صفۃ جھنم، صفحہ610، رقم الحدیث2591۔

69۔ الجامع الصحیح لمسلم، جلد1، صفحہ216، رقم الحدیث33، داراحیاء التراث العربی

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الطہارۃ، جلد1، صفحہ148، رقم الحدیث284، دارابن حزم، بیروت

70۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب صفۃ جھنم، صفحہ610، رقم الحدیث2589-90، دار الکتب العلمیہ بیروت۔

71۔ والجامع الصحیح للبخاری، کتاب الرقاق، صفحہ1382، رقم الحدیث 6561-62، دارالسلام ریاض۔

ایضا، الجامع الصحیح لمسلم باب اھون اھل النار عذابا، جلد1، صفحہ196، رقم الحدیث 36، داراحیاء التراث العربی، بیروت

72۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب احادیث الانبیاء، صفحہ678، رقم الحدیث3334، و کتاب الرقاق، صفحہ1382، رقم الحدیث6557، دارالسلام ریاض۔

ایضا، الجامع الصحیح لمسلم، کتاب صفۃ المنافقین، جلد4، صفحہ2160، رقم الحدیث51، داراحیاء التراث العربی

73۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب التفسیر سورۃ کھیعص، صفحہ996، رقم الحدیث4730، وکتاب الرقاق، باب صفۃ الجنۃ والنار، صفحہ1381، رقم الحدیث6538، دارالسلام ریاض

الجامع الصحیح لمسلم، کتاب الجنۃ، جلد4، صفحہ2188-89، رقم الحدیث40و43، دار احیاء التراث العربی بیروت

74۔ المؤطاللامام مالک، باب النھی عن القول فی القدر، صفحہ702، میرمحمد کتب خانہ کراچی

75۔ سنن ابی داؤد، کتاب السنۃ، باب فی لزوم السنۃ، صفحہ1053، رقم الحدیث4607، شرکۃ دارارقم بیروت۔

ایضا، الجامع الصحیح للترمذی، باب الاخذ بالسنۃ الخ، صفحہ629، رقم الحدیث2679،

Marfat.com

دارالکتب العلمیہ بیروت۔

ایضاً سنن ابن ماجہ، باب اتباع سنۃ الخلفاء الراشدین، جلد 1، صفحہ 15-16، رقم الحدیث 42، داراحیاء التراث

76۔ المستدرک للحاکم، کتاب العلم، جلد 1، صفحہ 115، دارالفکر بیروت

77۔ الجامع الصحیح للترمذی، کتاب الفتن باب ماجاء فی لزوم الجماعۃ، صفحہ 523، رقم الحدیث 2167، دارالکتب العلمیہ

78۔ مسند احمد بن حنبل عن معاذ رضی اللہ عنہ، جلد 5، صفحہ 233، المکتب الاسلامی بیروت

احمد بن حنبل فی مسندہ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ، جلد 5، صفحہ 180، المکتب الاسلامی

79۔ سنن ابی داؤد، باب الخوارج، صفحہ 1085، رقم الحدیث 4785، شرکۃ دارارقم بیروت

ایضاً، مسند احمد بن حنبل عن ابی ذر رضی اللہ عنہ، جلد 5، صفحہ 180، المکتب الاسلامی، بیروت

80۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب النھی عن الروایۃ عن الضعفاء، جلد 1، صفحہ 12، رقم الحدیث 17، داراحیاء التراث

81۔ الجامع الصحیح للترمذی، کتاب الایمان، صفحہ 622، رقم الحدیث 2641، دارالکتب العلمیہ بیروت۔

ایضاً سنن ابی داؤد، کتاب السنۃ، باب شرح السنہ، صفحہ 1051، رقم الحدیث 4597، شرکۃ دارارقم بیروت

مسند احمد بن حنبل، عن معاویہ رضی اللہ عنہ، جلد 4، صفحہ 102، المکتب الاسلامیہ، بیروت

82۔ اشعۃ اللمعات، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، جلد 1، صفحہ 140، مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر

83۔ اشعۃ اللمعات، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، جلد 1، صفحہ 141، مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر

84۔ غنیۃ الطالبین، فاصل ثلث و سبعین فرقۃ عشرۃ، صفحہ 151، نولکشور لاہور

85۔ مکتوبات امام ربانی، مکتوب 9، حصہ دوم، صفحہ 83 و مکتوب 75، حصہ دوم صفحہ 62۔ مکتبہ احمدیہ مجددیہ، کوئٹہ

ایضاً، مکتوبات امام ربانی، مکتوب 177، حصہ سوم، مکتبہ احمدیہ مجددیہ، کوئٹہ صفحہ 64، مکتوب 266، حصہ چہارم، مکتبہ احمد مجددیہ، کوئٹہ، صفحہ 106

86۔ مکتوبات امام ربانی مکتوب 67، حصہ ہفتم، مکتبہ احمدیہ مجددیہ، کوئٹہ، صفحہ 40

Marfat.com

دوسرا رکن

نماز پنجگانہ پابندی سے ادا کرنا

Marfat.com

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

دوسرارکن

وَاِقَامُ الصَّلٰوۃِ

نماز پنجگانہ پابندی سے ادا کرنا

توحید ورسالت پر سچے دل سے یقین وایمان لانے، اور کتاب وسنت کے احکام و تصریحات، اہل سنت وجماعت کے مطابق عقائد درست کرنے کے بعد...... سب سے اہم ترین فریضہ پنجگانہ نماز پابندی سے ادا کرنا ہے...... یہ دین اسلام کا دوسرا رکن ہے، اور اعمال وعبادات میں سب سے اہم اور افضل ترین عبادت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں مختلف انداز میں تقریباً ایک سو سے زائد بار پنجگانہ نماز پابندی سے ادا کرنے کی تاکید و ترغیب اور فضیلت واہمیت بیان فرمائی گئی ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی اپنے ارشادات میں نماز پنجگانہ کی بہت زیادہ تاکید واہمیت بیان فرمائی ہے اور نماز کو دین اسلام کی اساس و بنیاد قرار دیا ہے۔ نماز کے بارے چند ایک آیات قرآنی اور ارشادت نبوی ملاحظہ فرمائیں۔

نماز کے متعلق ارشادات ربانی

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں ایمان کے بعد سب سے زیادہ اور بار بار مختلف انداز میں نماز پنجگانہ پابندی سے ادا کرنے کی تاکید فرمائی ہے چنانچہ سورۃ البقرہ میں ارشاد ربانی ہے:

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ (سورۃ البقرہ)

''یہ قرآن پرہیزگاروں کے لیے سرچشمہ ہدایت ہے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز پابندی سے ادا کرتے ہیں اور ہم نے انہیں جو رزق عطا کیا ہے اس سے

Marfat.com

(راہ خدا میں) خرچ کرتے ہیں''۔

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝

''اور پابندی سے ادا کرو نماز، اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔ (یعنی جماعت کے ساتھ نماز ادا کرو)''۔ (سورۃ البقرہ)

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۗ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ۝

''سب نمازوں کی حفاظت کرو خصوصاً درمیانی نماز کی حفاظت کرو، اور اللہ کے سامنے (نماز میں) بڑے ادب سے کھڑے رہو''۔ (سورۃ البقرہ)

قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ۝ (سورۂ ابراہیم)

''اے نبی میرے ان بندوں سے فرمادو جو ایمان لاچکے ہیں کہ وہ نماز پابندی سے ادا کرتے رہیں اور ہمارے دیے ہوئے رزق سے کچھ (راہ خدا میں) خرچ کرتے رہیں اس دن کے آنے سے پہلے جس میں نہ خرید و فروخت ہوگی اور نہ دوستی''۔

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝

''بلاشبہ وہی ایمان والے کامیاب ہوئے جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں (خوف الٰہی کے ساتھ پوری توجہ سے نماز پڑھتے ہیں)''۔ (سورۃ المومنون)

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۝ (سورۃ الاعلیٰ)

''یقیناً وہ کامیاب ہوا جو پاک وصاف رہا اور اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی''۔

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ۗ (العنکبوت:45)

''بلاشبہ نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بری بات سے''۔

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ۗ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ۗ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۝ (سورۂ ہود)

''اور پابندی سے ادا کرو نماز، دن کے دونوں کناروں، اور رات کے حصوں میں،

Marfat.com

بے شک نیکیاں مٹا دیتی ہیں گناہوں کو۔ یہ نصیحت ہے نصیحت قبول کرنے والے کے لیے''۔

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَ اصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۖ لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا ۖ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ۗ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴿١٣٢﴾ (سورۃ طٰہٰ)

''اور حکم دو اپنے گھر والوں کو نماز کا اور خود بھی اس پر ثابت قدم رہو ہم تم سے روزی نہیں مانگتے روزی تو ہم تمہیں دیتے ہیں، اور بہتر انجام تقویٰ کا ہے''۔

نماز کے متعلق ارشادات نبوی

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

خَمْسُ صَلَوٰتٍ اِفْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالٰی مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْءَ هُنَّ وَ صَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَاَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَ خُشُوْعَهُنَّ كَانَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدًا اَنْ يُّغْفَرَ لَهٗ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اِنْ شَآءَ غُفِرَ لَهٗ وَاِنْ شَآءَ عَذَّبَهٗ (1)

''پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہیں جس نے اچھی طرح وضو کیا اور صحیح وقت پر ادا کیں اور ان کا رکوع وسجود پورا کیا تو اس کو بخشنے کا اللہ تعالیٰ نے عہد فرمایا ہے اور جس نے ایسا نہ کیا تو اس کے لیے کوئی عہد نہیں چاہے تو اللہ تعالیٰ اس کو عذاب دے چاہے معاف کر دے''۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں سوال کیا۔

اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (2)

''کون سا عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا وقت پر نماز پڑھنا، میں نے عرض کی پھر کون سا عمل ہے؟ فرمایا ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا، میں نے عرض

Marfat.com

کی اس کے بعد کون سا عمل ہے؟ فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے دن بندے سے، سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا اگر یہ درست ہوئی تو باقی اعمال کا حساب بھی اچھا رہے گا، اگر نماز کا حساب ٹھیک نہ ہوا تو باقی تمام اعمال کا حساب بھی درست نہ ہوگا۔ اور بندہ نامراد و ذلیل ہوگا (3)۔

حدیث قدسی میں ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اگر میرا بندہ صحیح وقت میں نماز پابندی سے پڑھتا رہے تو ایسے بندے کا میرے ذمہ کرم پر عہد ہے کہ اسے عذاب نہ دوں اور بلا حساب جنت میں داخل کروں (4)۔

صحیح مسلم شریف میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز جنت کی کنجی ہے اور نماز کی کنجی طہارت ہے (5)۔ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ اسلام میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب اور پیاری کون سی چیز ہے ارشاد فرمایا وقت پر نماز پڑھنا اور جس نے نماز چھوڑ دی اس کا کوئی دین نہیں نماز تو دین کا ستون ہے (6) جس نے نماز کو قائم رکھا اس نے دین کو قائم رکھا جس نے نماز کو چھوڑ دیا اس نے دین کو گرا دیا (7)۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز پڑھنے کا حکم دو اور جب دس سال کے ہو جائیں (اگر وہ نماز نہ پڑھیں) تو انہیں مار کر نماز پڑھاؤ اور اس عمر میں ان کے بستر جدا کر دو (8)۔

جس نے وضو کیا جیسا وضو کرنے کا حکم ہے اور نماز پڑھی جیسی نماز پڑھنے کا حکم ہے۔ تو جو کچھ پہلے کیا ہے (وہ اس نماز کی برکت سے) معاف ہو گیا ہے (9)۔

بخاری و مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا بتاؤ اگر کسی کے دروازے پر نہر ہو اور وہ روزانہ اس میں پانچ

Marfat.com

مرتبہ نہائے کیا اس کے بدن پر میل رہے گا؟ صحابہ نے عرض کیا اس کے بدن پر بالکل میل نہ رہے گا۔تو حضور نے ارشاد فرمایا یہی مثال ہے پانچ نمازوں کی، اللہ تعالیٰ ان کی برکت سے نمازی کی تمام خطاؤں کو مٹا دیتا ہے(10)۔

ایک بار سردی کے پت جھڑ کے موسم میں نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لے گئے اور ایک درخت کی دو ٹہنیوں کو پکڑ کر زور سے ہلایا تو پتے گرنے لگے حضور نے ابوذر سے فرمایا جب مسلمان بندہ خالص اللہ تعالیٰ کے لیے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ بھی اسی طرح گر جاتے ہیں جیسے درخت کے یہ پتے جھڑ رہے ہیں(11)۔

مسلم شریف میں نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے جو شخص اپنے گھر سے طہارت و وضو کر کے فرض ادا کرنے کے لیے مسجد کو جاتا ہے تو ایک قدم پر ایک گناہ معاف ہوتا ہے اور دوسرے قدم پر ایک درجہ بلند ہوتا ہے(12)۔ جو دو رکعت نماز ایسی پڑھے کہ اس کو سہو و غلطی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے پہلے تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے(13)۔

نیز فرمایا جو مسلمان (اپنے گناہوں کی پاداش میں) دوزخ میں جائے گا تو دوزخ کی آگ سجدہ والے اعضاء کے سوا باقی بدن کو جلائے گی۔ سجدہ والے اعضاء کو نہ جلا سکے گی کیونکہ ان کو جلانا اللہ تعالیٰ نے دوزخ کی آگ پر حرام کر دیا ہے(14)۔

بخاری و مسلم شریف میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور کی خدمت میں ایک آدمی آیا اور عرض کی مجھ سے گناہ سرزد ہوا ہے تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ (جس کا ترجمہ ہے) اور پابندی سے ادا کرو نماز دن کے کناروں اور رات کے حصوں میں بلاشبہ نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں یہ نصیحت ہے نصیحت قبول کرنے والوں کے لیے(15)۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے تم دوزخ کی آگ میں جلانے والے کام کرتے رہتے ہو لیکن جب صبح کی نماز پڑھتے ہو تو وہ تمہیں ٹھنڈا کر کے دوزخ سے دور کر دیتی ہے پھر ظہر تک وہی کام کرتے رہتے ہو لیکن ظہر کی نماز تمہیں دوزخ کی آگ سے دور کر کے ٹھنڈا کر دیتی ہے پھر عصر تک وہی کام کرتے ہو جس سے دوزخ کی آگ میں جلتے ہو لیکن

Marfat.com

عصر کی نماز اس آگ کو ٹھنڈا کر دیتی ہے۔ اسی طرح مغرب وعشاء کی نمازیں درمیانی وقت کے گناہوں کو مٹا کر تمہیں ٹھنڈا کر دیتی ہیں جب تم سو جاتے ہو تو تم پر نیند سے جاگنے تک پھر کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا (16)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے وقت آپ کی آخری وصیت یہ تھی۔

اَلصَّلٰوۃُ، اَلصَّلٰوۃُ اتقوا اللہ فی مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ (17)

''نماز، نماز کی پابندی اور غلاموں کے حقوق کا خیال رکھنا''۔

حضور اس ارشاد پاک کو کئی بار دھراتے رہے۔

نماز نہ پڑھنے والوں کے متعلق ارشادات ربانی

قرآن پاک اور احادیث مصطفوی میں نماز پنجگانہ ادا کرنے میں سستی وکوتاہی کرنے والوں، اور نہ پڑھنے والوں کے متعلق سخت عذاب الیم کی وعیدیں آئی ہیں سورۃ مریم میں ارشاد ربانی ہے:

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿۵۹﴾ (سورۂ مریم:59)

''پھر ان (پاکبازوں) کے بعد ان کی جگہ ایسے نالائق آئے جنہوں نے نماز کو چھوڑ دیا اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی عنقریب وہ دوزخ غیّ میں ڈالے جائیں گے''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں غیّ دوزخ میں ایک وادی کا نام ہے جس کے عذاب سے دوزخ کے دوسرے طبقے پناہ مانگتے ہیں۔ یہ ان لوگوں کے لیے ہے جو زانی، شرابی، جواری، سود خور، والدین کے نافرمان اور جھوٹی گواہی دینے والے ہیں۔

مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۳۱﴾

(سورۂ روم)

''اللہ کی بارگاہ میں جھکے رہو اور اس سے ہر وقت ڈرتے رہو اور نماز پابندی سے ادا

Marfat.com

کرتے رہو اور مشرکوں میں سے نہ بنو! (یعنی نماز نہ پڑھنا مشرکانہ فعل ہے)

سورۃ المدثر میں ہے قیامت کے دن جنتی دوزخیوں سے پوچھیں گے۔

مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ ۝ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ ۝ (سورۃ مدثر)

"تمہیں کس جرم نے دوزخ کی آگ میں ڈالا، تو وہ جواب دیں گے ہم نماز نہ پڑھتے تھے"۔

آخری پارے، سورۃ الماعون میں نماز پنجگانہ میں سستی و کوتاہی کرنے والوں، بے وقت پڑھنے والوں، رکوع و سجود صحیح طور پر ادا نہ کرنے والوں اور دکھاوا کرنے والوں کے متعلق ارشاد خداوندی ہے۔

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ۝ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ ۝ (سورۃ الماعون)

"ان نمازیوں کے لیے ہلاکت وخرابی ہے جو اپنی نماز سے سستی کرتے ہیں اور دکھاوا کے لیے پڑھتے ہیں"۔

وَیل، دوزخ کے ایک طبقہ کا نام ہے جس کے عذاب سے خود، دوزخ بھی پناہ مانگتا ہے۔ غور فرمائیں، یہ سزا ان نمازیوں کی ہے جو بلاوجہ نماز قضا کر دیتے ہیں اور نماز صحیح طور پر ادا نہیں کرتے، اور جو نماز پڑھتے ہی نہیں وہ کتنے سخت مجرم ہیں اور کس قدر ہولناک عذاب کے مستحق ہوں گے۔

تارک نماز کے متعلق ارشادات نبوی

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ وصیت فرمائی کہ اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا اگرچہ تجھے بوٹی بوٹی کر دیا جائے اور جلا دیا جائے، اور جان بوجھ کر فرض نماز نہ چھوڑنا، جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی وہ اللہ کے ذمہ بخشش سے خود ہی بری ہو گیا۔ اور شراب نہ پینا کیونکہ یہ ہر برائی کی کنجی ہے (18)۔

قصداً نماز ترک نہ کرو، کیونکہ جو قصداً نماز ترک کرتا ہے اس سے اللہ و رسول بری

Marfat.com

الذمہ ہیں (19)۔

جس کی نماز چھوٹ گئی گویا اس کے اہل وعیال اور گھر بار لٹ گیا (20)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے جان بوجھ کر ایک نماز چھوڑ دی دوزخ کے دروازے پر اس کا نام لکھ دیا جاتا ہے (21)۔

اسلام میں اس کا کوئی حصہ نہیں جو نماز نہیں پڑھتا (22)۔ جس نے نماز چھوڑ دی اس کا کوئی دین نہیں، نماز تو دین کا ستون ہے (23)۔ جس دین میں نماز نہیں اس میں کوئی بھلائی نہیں (24)۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا جس نے نماز کی پابندی اور حفاظت کی قیامت کے دن وہ نماز اس کے لیے نور برہان اور نجات ہوگی اور جس نے نماز کی حفاظت اور پابندی نہ کی، اس کے لیے قیامت کے دن نہ نور ہے نہ برہان اور نہ نجات، اور ان کا حشر قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا (25)، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی بینائی جاتی رہی تو لوگوں نے عرض کیا ہم آپ کا علاج کرنا چاہتے ہیں مگر چند دنوں تک آپ کو نماز چھوڑنی ہوگی تو آپ نے فرمایا ایسا نہیں ہوسکتا، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے تارک نماز قیامت کے دن اللہ سے اس حالت میں ملے گا کہ وہ اس پر سخت غضب ناک ہوگا (26)۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ عہد جو ہمارے اور کافروں کے درمیان ہے وہ نماز ہے جس نے جان بوجھ کر نماز کو چھوڑ دیا اس نے کفر کیا (27)۔ بندہ مومن اور کفر کے درمیان فرق ترک نماز کا ہے (28)۔ فرمایا تارک نماز دین اسلام سے خارج ہوگیا (29)۔ یعنی ترک نماز ایسا فعل ہے جو کفر سے قریب کر دیتا ہے اگر توبہ نہ کی اور ترک نماز پر اصرار کیا تو ہوسکتا ہے کہ ایسے شخص کا خاتمہ ایمان پر نہ ہو۔ بلکہ حضرت فاروق اعظم، عبدالرحمن بن عوف، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عباس، جابر بن عبداللہ، معاذ بن جبل، ابوہریرہ اور ابودرداء رضی اللہ عنہم کے نزدیک تو قصداً نماز کا ترک کفر ہے۔

Marfat.com

ترمذی شریف میں ہے صحابہ کرام کسی عمل کے ترک کو کفر نہیں سمجھتے تھے سوا نماز کے (30)۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنروں کے نام فرمان جاری کیا کہ میرے نزدیک تمہارا سب سے اہم کام نماز ہے جس نے نماز کی پابندی اور حفاظت کی اس نے اپنا دین محفوظ رکھا اور جس نے نماز کو ضائع کیا وہ دوسرے کاموں کو بدرجہ اولی ضائع کرے گا (31)۔

احکام نماز

ہر عاقل، بالغ، مسلمان مرد و عورت پر نماز پنجگانہ فرض عین ہے۔ نماز کی فرضیت کا منکر، بالاتفاق کافر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تارک نماز فاسق و فاجر ہے یعنی سخت گنہگار ہے اور کسی بھی معاملہ میں اس کی گواہی قبول و معتبر نہیں۔ اور تارک نماز کو قید رکھا جائے تاوقتیکہ سچے دل سے توبہ نہ کرے ورنہ اس طرح قید میں ہی مر جائے۔

اور امام احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ، عبداللہ بن مبارک اور امام نخعی رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک قصداً نماز کا تارک کافر ہے اور اس کو قید کر دیا جائے تاوقتیکہ سچے دل سے توبہ نہ کرے۔ اور امام مالک، امام شافعی اور امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک قصداً تارک نماز، اگر تائب نہ ہو تو حاکم اسلام کو اس کے قتل کر دینے کا حکم ہے۔

سات سال کے بچوں اور بچیوں کو نماز پڑھنے کا طریقہ سکھانا والدین پر واجب ہے۔ اور دس سال کی عمر میں، اگر بچے نماز پڑھنے میں کوتاہی اور سستی کریں تو انہیں مار کر نماز پڑھوانے کا حکم ہے۔

نماز کے فرض ہونے کا حقیقی سبب تو ''حکم الٰہی'' ہے اور اس کی ادائیگی کا ظاہری سبب نماز کا وقت ہے یعنی نماز پنجگانہ، بحکم الٰہی، ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے لیکن نماز ادا کرنا اس وقت فرض ہوگا جب ''نماز کا وقت آئے گا''۔ لہٰذا اس وقت سے پہلے اگر نماز پڑھی تو نہ ہوگی۔ اور وہ وقت گزر جانے کے بعد اگر پڑھی تو وہ نماز قضا ہوگی۔ وقت پہ ادا نہ

Marfat.com

کہلائے گی۔

اب آئندہ صفحات پر، نماز کے جملہ ضروری شرائط، فرائض وارکان، واجبات، سنتیں اور اداب و مستحبات اور نماز کے اہم اور کثیر الوقوع مسائل کی تشریح و تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔

نماز سے پہلے

نماز شروع کرنے سے پہلے پانچ ایسی شرطیں ہیں جن کو پورا کیے بغیر نماز ادا نہیں ہو سکتی۔ وہ پانچ شرطیں یہ ہیں:

(۱) طہارت (۲) ستر (۳) وقت (۴) استقبال قبلہ یعنی قبلہ کی طرف منہ کرنا (۵) اور نیت۔

نماز کے بیان سے پہلے مذکورہ پانچ شرطوں کا تفصیل سے ذکر کیا جاتا ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان مرد و عورت پر ان مسائل سے باخبر اور آگاہ ہونا فرض ہے تاکہ ہماری نمازیں قرآن حکیم اور سنت نبوی کے مطابق صحیح ادا ہو سکیں۔

طہارت کا بیان

نمازی کے جسم، لباس اور نماز کی جگہ کا پاک ہونا نماز کی پہلی شرط ہے حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی اور نہ حرام مال کا صدقہ قبول ہوتا ہے (32)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے وضو آدمی کی نماز قبول نہیں ہوتی جب تک کہ وضو کر کے نماز نہ پڑھے (33)۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی طہارت ہے (34)۔

فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ جان بوجھ کر بلا طہارت نماز پڑھنا کفر ہے، کیونکہ بے وضو اور بلا طہارت نماز پڑھنے والے نے نماز جیسی افضل عبادت الٰہی کی توہین اور بے ادبی کی ہے یہ اس عبادت کی بے ادبی اور توہین ہے۔ جو مومن اور کفر کے درمیان فرق بتانے والی

Marfat.com

(حد فاصل) ہے۔

طہارت کی قسمیں

طہارت کی دو قسمیں ہیں ایک طہارت صغریٰ اور دوسری طہارت کبریٰ۔ طہارت صغری وضو کو کہتے ہیں اور طہارت کبریٰ غسل کو کہتے ہیں۔ جن چیزوں سے صرف وضو کرنا فرض ہوتا ہے اس کو حدث اصغر کہتے ہیں۔ اور جن سے غسل کرنا فرض ہوتا ہے، اس کو حدث اکبر کہتے ہیں۔ اب ان سب کا تفصیلی بیان ملاحظہ فرمائیں۔

وضو اور اس کے مسائل

قرآن پاک کی سورۂ مائدہ میں وضو کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ
وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ

''اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو دھو لیا کرو اپنے چہروں کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت اور مسح کرو اپنے سروں کا اور دھو لیا کرو اپنے پیروں کو ٹخنوں سمیت''۔ (سورۃ المائدہ)

اس آیت قرآنی میں وضو کے چار فرض بیان کیے گئے ہیں۔ اول چہرے کا دھونا، دوم دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا، سوم سر کا مسح کرنا اور چہارم دونوں پیروں کو ٹخنوں سمیت دھونا۔ وضو میں ان سب اعضاء کا ایک ایک بار دھونا فرض ہے۔

اللہ تعالیٰ نے تین اعضاء کے دھونے اور سر کے مسح کا حکم دیا ہے۔ اس لیے یہ وضو کے چار فرض کہلاتے ہیں۔ اگر دھونے والے اعضاء میں ایک ناخن اور بال برابر بھی کہیں جگہ خشک رہ جائے تو وضو نہ ہوگا اور اس ناقص وضو سے پڑھی جانے والی نماز بھی نہ ہوگی۔ لہٰذا وضو کرتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیے لیکن عام دیکھا گیا ہے کہ نمازی اس کی مطلقاً پرواہ نہیں کرتے اور وضو کی سنتیں اور مستحبات پورے کرنا تو کجا، وضو کے فرض بھی پورے نہیں کرتے۔ لہٰذا وضو کے ان چار فرضوں کی مزید وضاحت اور تشریح کی جاتی ہے۔

Marfat.com

پہلا فرض

وضو کا پہلا فرض چہرے کا دھونا ہے۔ پیشانی میں سر کے بال اگنے کی جگہ سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک، اور ایک کان سے دوسرے کان تک کا حصہ چہرہ کہلاتا ہے۔ وضو کرتے وقت کانوں کے قریب اور ٹھوڑی کے نیچے پانی پہنچانا چاہیے۔ کیونکہ جلدی میں اور خاص کر سردیوں میں بے احتیاطی سے یہ جگہیں خشک رہ جاتی ہیں۔

دوسرا فرض

وضو میں دوسرا فرض کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا دھونا ہے بازو دھوتے وقت، بازوؤں پر پانی ڈال کر اچھی طرح ملنا چاہیے خصوصاً کہنیوں کو خوب ملنا چاہیے۔ صرف ایک بار ہاتھ پھیرنے سے کہنیاں خشک رہ جاتی ہیں۔ اس بات کا خاص خیال رکھنا از حد ضروری ہے اگر کہنی آگے پیچھے سے کہیں خشک رہ گئی تو وضو ہرگز نہیں ہوگا۔

تیسرا فرض

وضو کا تیسرا فرض سر کا مسح کرنا ہے سر کے چوتھے حصہ پر پانی سے تر ہاتھ پھیرنا، یعنی مسح کرنا فرض ہے اور سارے سر کا مسح کرنا سنت ہے۔ چوتھائی کی مقدار پیشانی کے برابر ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے۔ چنانچہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے کوڑے کے ایک ڈھیر کے پاس گئے اور آپ نے وہاں پیشاب فرمایا پھر آپ نے وضو فرمایا۔ اور پیشانی پر مسح کیا۔ (یعنی پیشانی پر جو بال لٹکے ہوئے تھے ان پر مسح کیا)۔ اور آپ نے موزوں پر بھی مسح کیا(35)۔

دوسری حدیث میں حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو وضو فرماتے دیکھا اس وقت آپ نے قطری عمامہ باندھا ہوا تھا۔ تو آپ نے پگڑی کے نیچے ہاتھ داخل کیا اور سر کے اگلے حصہ کا مسح کیا(36)۔

یہ سر کا چوتھائی حصہ بنتا ہے۔ مسح شریعت میں تازہ پانی سے ہاتھ تر کر کے جسم کے کسی حصہ پر پھیرنے کو کہتے ہیں اس لیے سر کا مسح کرنے کے لیے ہاتھ تازہ پانی سے تر کر لینے

Marfat.com

چاہیے۔ ہاتھ پر جو پہلے تری ہوتی ہے اس سے مسح کرنا جائز نہیں۔

چوتھا فرض

وضو کا چوتھا فرض، ٹخنوں سمیت دونوں پیروں کا دھونا ہے۔ پاؤں دھوتے وقت ٹخنوں اور ایڑھیوں کو اچھی طرح ملنا چاہیے ورنہ ایڑھیاں خشک رہ جائیں گی لہٰذا پاؤں دھوتے وقت اس بات کا بہت ہی خیال رکھنا چاہیے۔ ذرا سی بھی بے احتیاطی سے اگر کوئی جگہ ٹخنے اور ایڑی کی خشک رہ گئی تو وضو نہیں ہوگا۔ اکثر لوگ اس کا خیال نہیں رکھتے اور اپنی محنت اور نمازیں خراب اور ضائع کر دیتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے متعلق بڑی تاکید کی ہے اور سخت وعید فرمائی ہے۔ چنانچہ مسلم شریف کی حدیث میں ہے ایک بار نماز کھڑی ہوئی اور حضور نے بعض آدمیوں کی ایڑیاں دیکھیں کہ وہ خشک ہیں تو آپ نے فرمایا: وَیْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ (37) کہ وضو میں خشک رہ جانے والی ایڑیوں کو دوزخ کا عذاب ہوگا لہٰذا وضو صحیح اور پورا کیا کرو۔

وضو کی سنتیں

وضو میں یہ چیزیں سنت ہیں۔

اول نیت کرنا، یعنی وضو پر ثواب پانے اور حکم الٰہی ادا کرنے کی نیت سے وضو کرنا۔ اگر نیت نہ کی وضو تو ہو جائے گا لیکن ثواب نہ ملے گا نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں۔ (۲) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنا (۳) پھر پہلے دونوں ہاتھوں کو تین بار دھونا (۴) مسواک کرنا (۵) کلی کرنا (۶) تین بار ناک میں پانی ڈالنا (۷) داڑھی کا خلال کرنا (۸) سارے سر کا مسح کرنا (۹) کانوں کا مسح کرنا (۱۰) پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا (۱۱) ہر عضو تین بار دھونا (۱۲) ترتیب وار دھونا یعنی پہلے منہ دھونا پھر کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا، پھر سر کا مسح کرنا، پھر ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا (۱۳) پے در پے دھونا اس طرح کہ ایک عضو کے دھونے تک دوسرا عضو خشک نہ ہو جائے (۱۴) داہنی طرف سے شروع کرنا۔

Marfat.com

وضو کے مستحبات

وضو کرنے کے لیے قبلہ رخ بیٹھنا، پانی کا برتن لوٹا وغیرہ بائیں جانب رکھنا۔ اونچی جگہ بیٹھ کر وضو کرنا۔ ہاتھ دھوتے وقت انگوٹھی کو پھیرنا اگر ڈھیلی ہو تو اگر سخت ہو تو انگوٹھی پھیرنا فرض ہے کیونکہ اس کے نیچے جگہ خشک رہ جاتی ہے۔ دائیں ہاتھ سے کلی کے لیے منہ میں پانی ڈالنا اور ناک میں بھی دائیں ہاتھ سے پانی چڑھانا۔ بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا یا جھاڑنا دھونے والے ہر عضو کو پہلے تر ہاتھ سے ملنا۔ دونوں ہاتھوں سے منہ دھونا۔ (کیونکہ ایک ہاتھ سے منہ دھونا رافضیوں اور شیعوں کا طریقہ ہے) پانی کے چھینٹوں سے کپڑوں کو محفوظ رکھنا، گردن کا مسح کرنا، سر کے مسح کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ تازہ پانی سے تر کرے پھر انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کے سوا ہاتھ کی باقی انگلیوں کے سرے دونوں ہاتھ کی تین انگلیوں سے ملائیں پھر پیشانی کے بالوں پر رکھ کر گدی تک اس طرح لے جائیں کہ ہتھیلیاں سر سے جدا رہیں۔ پھر گدی سے ہتھیلیوں سے مسح کرتے ہوئے واپس لے جائیں۔ اس کے بعد شہادت کی انگلی کے پیٹ سے کان کے اندرونی حصہ کا مسح کریں پھر انگوٹھوں کے پیٹ سے کانوں کے بیرونی حصہ کا مسح کریں۔ اور اس کے بعد دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کریں۔

ہر عضو دھوتے یا مسح کرتے وقت بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھنا۔ درود پاک پڑھنا اور دوسرا کلمہ پڑھنا، پاؤں کو بائیں ہاتھ سے دھونا، پیروں کی انگلیوں کا بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے خلال کرنا اگر پیروں کی انگلیاں باہم ملی ہوں کہ پانی آسانی سے ان میں داخل نہ ہوتا ہو تو پھر انگلیوں کا خلال کرنا فرض ہے تاکہ انگلیوں کے درمیان کی جگہ خشک نہ رہ جائے، منہ اور ہاتھ اور پیروں کی نورانیت بڑھانا یعنی جتنا منہ اور ہاتھ اور پیروں کا دھونا فرض ہے، اس سے زیادہ دھونا مثلاً بازو و کہنیوں سے قدرے اوپر دھونا اسی طرح پاؤں میں پنڈلی کا کچھ حصہ بھی دھونا۔

وضو میں ہر عضو دھوتے یا مسح کرتے وقت یہ دعائیں پڑھنا بھی مستحب ہے۔

Marfat.com

کلی کرتے وقت

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ وَ ذِکْرِکَ وَ شُکْرِکَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِکَ(38)

''اے اللہ! قرآن پڑھنے تیرا ذکر اور شکر کرنے میں اور تیری اچھی عبادت کرنے میں میری مدد کر''۔

ناک میں پانی ڈالتے وقت

اَللّٰھُمَّ اَرِحْنِیْ رَآئِحَۃَ الْجَنَّۃِ وَلَا تُرِحْنِیْ رَآئِحَۃَ النَّارِ(39)

''اے اللہ! مجھے جنت کی خوشبو سنگھا اور دوزخ کی بدبو سے بچا''۔

منہ دھوتے وقت

اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّ تَسْوَدُّ وُجُوْہٌ(40)

''اے اللہ! میرا منہ روشن کر، جس دن کچھ منہ سفید ہوں گے اور کچھ منہ کالے ہوں گے''۔

داہنا ہاتھ دھوتے وقت

اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا(41)

''اے اللہ! میرا نامۂ اعمال میرے داہنے ہاتھ میں دینا اور میرا حساب آسان لینا''۔

بایاں ہاتھ دھوتے وقت

اَللّٰھُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَآءِ ظَھْرِیْ(42)

''اے اللہ! میرا نامہ اعمال میرے بائیں ہاتھ میں نہ دینا اور نہ پیٹھ کے پیچھے سے دینا''۔

Marfat.com

سر کا مسح کرتے وقت

اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ (43)

''اے اللہ! مجھے اپنے عرش کے نیچے سایہ عطا کرنا جس دن کہ تیرے عرش کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا''۔

کانوں کا مسح کرتے وقت

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ (44)

''اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں رکھ جو بات سنتے ہیں اور پھر اچھی بات کی پیروی کرتے ہیں''۔

گردن کا مسح کرتے وقت

اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ (45)

''اے اللہ! میری گردن کو دوزخ کی آگ سے آزاد کردے''

دایاں پاؤں دھوتے وقت

اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَى الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ (46)

''اے اللہ! مضبوط رکھنا میرے قدم پل صراط پر جس دن بہت سے قدم پھسلیں گے''۔

بایاں پاؤں دھوتے وقت

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَّ سَعْیِیْ مَشْكُوْرًا وَتِجَارَتِیْ لَنْ تَبُوْرَ (47)

''اے اللہ! میرے گناہوں کو بخش دے اور میری کوشش قبول فرما اور میری تجارت نفع والی بنادے''۔

وضو کے بعد پڑھی جانے والی دعائیں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو آدمی کامل وضو کرے۔ وضو کے بعد دوسرا کلمہ پڑھے۔

Marfat.com

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے (48)۔

مستحب یہ ہے کہ وضو کے ختم ہوتے ہی یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ (49)

اور پھر دوسرا کلمہ پڑھے اس کے بعد سورۃ انا انزلنا پڑھے۔

مکروہات وضو

وضو میں درج ذیل چیزیں مکروہ اور ناجائز ہیں۔

بائیں ہاتھ سے کلی کے لیے منہ میں پانی ڈالنا اور بائیں ہاتھ سے ہی ناک میں پانی ڈالنا۔ بلا عذر داہنے ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔ منہ پر زور سے پانی مارنا۔ منہ دھوتے وقت آنکھیں اور ہونٹ زور سے بند رکھنا اور پھونکیں مارنا۔ وضو میں پانی ضرورت سے کم یا ضرورت سے زیادہ استعمال کرنا۔ وضو کرتے وقت بلا ضرورت دنیا کی باتیں کرنا، تین بار مسح کرنا، ناپاک جگہ میں وضو کرنا، مسجد کے اندر وضو کرنا یعنی نماز والی جگہ پر، عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا۔ اسی پانی میں تھوکنا یا ناک جھاڑنا جس سے وضو کر رہا ہے۔ اگرچہ وہ پانی جاری ہی کیوں نہ ہو۔ پاؤں دھوتے وقت پاؤں قبلہ رخ کرنا۔ وضو کے بعد ہاتھ جھاڑنا نیز وضو کے بعد ہاتھ منہ کا پانی پونچھ کر مسجد میں گرانا سخت مکروہ ہے۔

نواقض وضو: وضو توڑنے والے اسباب

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر بہنے والے خون سے وضو کرنا چاہیے (50)۔

حضرت علی بن طلق فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کسی کی ہوا خارج ہو جائے) تو اس کا وضو نہ رہا لہٰذا اسے وضو کرنا چاہیے اور عورتوں کے پچھلے مقام میں جماع نہ کرو (51)۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اس آدمی پر وضو فرض

Marfat.com

ہے جو کروٹ پر سویا کیونکہ جب وہ کروٹ پر لیٹا تو اس کے بدن کے تمام جوڑ ڈھیلے ہو گئے (لہذا اس کا وضو ٹوٹ گیا) (52)۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے مذی (دھات) کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا مذی نکلنے سے وضو ہے اور منی نکلنے سے غسل فرض ہے (53)۔

مسائل فقہ

پیشاب اور پاخانہ کے مقام سے جو چیز نکلے اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ سہارا اور ٹیک لگا کر سونے، جسم کے اندر سے یا بدن کے کسی حصہ سے خون یا پیپ وغیرہ نکل کر بہہ جانے سے، منہ بھر کر قے آنے سے، نماز میں بالغ کا قہقہہ لگا کر ہنسنے سے، بے ہوشی سے، کان، ناک وغیرہ سے خون یا پیپ وغیرہ باہر نکل آنے سے، نکسیر جاری ہونے سے، وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

وضو کے متعلق ارشادات نبوی

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جس نے وضو کیا اور بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی تو بے شک ایسا وضو اس کے تمام بدن کو گناہوں سے پاک کر دے گا اور جس نے بسم اللہ پڑھ کر وضو نہ کیا تو اس سے صرف وہی جسم کے حصے پاک ہوں گے جن کو پانی سے دھویا (54)۔

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جب کوئی شخص نیند سے جاگے تو جب تک وہ اپنے ہاتھ تین بار دھو نہ لے پانی میں ہاتھ نہ ڈالے۔ کیونکہ اس کو معلوم نہیں رات کو اس کا ہاتھ کہاں رہا (55)۔

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی آدمی سو کر اٹھے اور وضو کرے تو اسے تین بار ناک جھاڑنا چاہیے اور اچھی طرح صاف کرنا چاہیے کیونکہ شیطان بندے کے ناک پر رات بسر کرتا ہے (56)۔

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم لباس پہنو اور وضو کرو تو ابتداء داہنی طرف سے کرو (57)۔

Marfat.com

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاں تک ہوسکتا اپنا ہر کام داہنی طرف سے شروع کرنا پسند کرتے تھے حتیٰ کہ وضو کرنے میں، کنگی کرنے میں اور جوتا پہننے میں بھی داہنی طرف سے ابتدا کرتے تھے (58)۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سعد کے قریب سے گزرے حضرت سعد اس وقت وضو کر رہے تھے تو آپ نے فرمایا اے سعد! یہ اسراف کیسا ہے؟ (یعنی پانی ضرورت سے زائد کیوں استعمال کر رہے ہو) حضرت سعد نے عرض کی: حضور! کیا وضو میں بھی اسراف ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں، اگرچہ تو جاری نہر پر ہی وضو کرے (59)۔

انگلیوں کا خلال

حضرت لقیط بن صبرہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے وضو کے مسائل بتایئے۔ تو آپ نے فرمایا۔ وضو اچھی طرح کیا کرو اور ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرو اور ناک میں پانی خوب چڑھا۔ مگر روزے کی حالت میں ایسا نہ کرنا (60)۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں۔ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تو وضو کرے تو اپنے ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کیا کر (61)۔

حضرت مستورد بن شداد فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا جب کہ آپ وضو فرما رہے تھے حضور اپنے پیروں کی انگلیوں کو بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے مَلتے تھے (62)۔

انگوٹھی ہلانا

حضرت ابو رافع فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز کے لیے وضو کرتے تو آپ اپنی انگشت مبارک میں پہنی ہوئی انگوٹھی پھیرا کرتے تھے (63)۔

Marfat.com

داڑھی کا خلال

حضرت انس فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ وضو فرماتے تو پانی کا ایک چلو لے کر ٹھوڑی کے نیچے داخل فرماتے پھر اس کے ساتھ داڑھی کا خلال کرتے اور ارشاد فرمایا میرے رب نے مجھے اسی طرح (داڑھی کا خلال) کرنے کا حکم دیا ہے (64)۔

کانوں کا مسح

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے (وضو کرتے وقت) سر کا مسح کیا اور دونوں کانوں کے اندرونی حصہ کا مسح شہادت کی انگلی سے اور دونوں کانوں کے بیرونی حصہ کا مسح دونوں انگوٹھوں (کے پیٹ) سے کیا (65)۔

سارے سر کا مسح

حضرت ربیع بنت معوذ روایت کرتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا کہ آپ نے آگے پیچھے سے سارے سر کا مسح اور دونوں کانوں کے اندر اور باہر سے صرف ایک بار مسح فرمایا دوسری روایت میں ہے کہ حضور نے وضو کیا تو آپ نے شہادت کی دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں داخل کر کے مسح فرمایا (66)۔

نبی مصطفیٰ ﷺ کا وضو

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ مقاعد میں وضو کرنے لگے تو آپ نے فرمایا اے لوگو! کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کا وضو دکھاؤں، تو اس کے بعد، آپ نے تین تین بار اعضائے وضو دھوئے (67)۔

حضرت ابو حیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا کہ پہلے آپ نے دونوں ہاتھوں کو اچھی طرح تین بار دھویا پھر آپ نے تین بار کلی کی، اور تین بار ناک میں پانی چڑھایا اس کے بعد آپ نے تین بار منہ دھویا پھر دونوں بازوؤں کو کہنیوں سمیت تین بار دھویا اور پھر صرف ایک بار سر کا مسح کیا اس کے بعد دونوں قدموں کو ٹخنوں سمیت تین

Marfat.com

بار دھویا، پھر کھڑے ہو کر وضو کا بچا ہوا پانی پیا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا میں نے یہ چاہا کہ تمہیں دکھاؤں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وضو کیسا تھا (68)۔

وضو سے گناہ دھلتے ہیں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس آدمی نے وضو کیا اور اچھا وضو کیا تو اس کے بدن کے گناہ جھڑ جاتے ہیں حتیٰ کہ ناخنوں کے نیچے تک کے گناہ جھڑ جاتے ہیں (69)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مومن، مسلمان آدمی وضو کرتا ہے تو جب وہ منہ دھوتا ہے تو پانی کے آخری قطرے کے ساتھ منہ کا وہ گناہ جھڑ جاتا ہے جس کی طرف اس نے دیکھا تھا اور جب وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو پانی کے آخری قطرے کے ساتھ اس کے دونوں ہاتھوں کے وہ گناہ جھڑ جاتے ہیں جو اس کے ہاتھوں نے کیے تھے۔ پھر جب وہ اپنے پیروں کو دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ وہ تمام گناہ جھڑ جاتے ہیں جن کی طرف اس کے قدم چلے تھے۔ حتیٰ کہ جب (وضو سے فارغ ہوتا ہے) تو وہ گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے (70)۔

قیامت کے دن اعضاء وضو سفید ہوں گے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن میری امت کو بلایا جائے گا اور وہ اس حال میں پیش ہوگی کہ اس کے وضو کے تمام اعضاء سفید چمک رہے ہوں گے۔ تو آج جو اپنی سفیدی اور نورانیت بڑھانا چاہتا ہے بڑھا لے (71)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں قیامت کے دن سب سے پہلے مجھے ہی سجدہ کی اجازت ہوگی اور سب سے پہلے مجھے ہی سجدہ سے سر اٹھانے کا ارشاد ہوگا تو میں اپنے سامنے دیکھوں گا تو سب امتوں کے درمیان میں سے اپنی امت کو پہچان لوں گا۔ اسی طرح دائیں بائیں دیکھوں گا تو اپنی امت کو پہچان لوں گا۔ ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ! (میدان حشر میں) آپ کی امت سے لے کر حضرت نوح علیہ السلام تک بے شمار امتوں میں سے اپنی امت کو کس طرح پہچانو گے؟ آپ نے فرمایا: میری امت کے وضو کے اعضاء سفید نورانی ہوں

Marfat.com

گے اور میری امت کے سوا اور کوئی ایسا نہ ہوگا (72)۔

مسواک کی فضیلت

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ نماز جو مسواک کر کے پڑھی جائے وہ اس نماز سے ستر درجہ افضل ہے جو بغیر مسواک کے پڑھی جائے (73)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسواک، منہ کی صفائی اور رب تعالیٰ کی رضامندی کا ذریعہ ہے (74)۔

حضرت عائشہ فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا دس چیزیں فطرت سے ہیں یعنی ان کا حکم ہر شریعت میں ہے وہ یہ ہیں۔ مونچھیں پست کرنا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی چڑھانا، ناخن کٹوانا، انگلیوں کے جوڑوں کو دھونا، بغل کے بال لینا، زیر ناف حجامت کرنا اور پانی سے استنجاء کرنا۔ راوی کہتے ہیں دسویں چیز یاد نہیں رہی۔ شاید وہ کلی کرنا ہے (75)۔

مسواک کی تاکید

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں پڑنے کا ڈر نہ ہوتا تو میں ان کو ہر نماز (کے وضو) کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ اور نماز عشاء کا وقت تہائی رات تک مؤخر کر دیتا (76)۔

مسائل واحکام

تین بار اوپر کے دانتوں اور تین بار نیچے کے دانتوں کو مسواک سے صاف کرنا وضو کی سنت ہے۔ مسواک کسی کڑوی اور نرم لکڑی کی ہونی چاہیے ایک بالشت لمبی اور چھوٹی انگلی جتنی موٹی ہونی چاہیے۔ بہت چھوٹی اور بالشت سے لمبی مسواک استعمال کرنا مکروہ ہے۔ مسواک داہنے ہاتھ سے کریں وہ اس طرح کہ چھوٹی انگلی اور انگوٹھا نیچے اور باقی تین انگلیاں مسواک کے اوپر رکھ کر مسواک پکڑیں۔ مسواک دانتوں کی چوڑائی میں کریں۔ لمبائی میں نہ کریں۔ ابتدا داہنی طرف سے کریں استعمال کے بعد مسواک دھو کر کھڑی رکھنی چاہیے۔

Marfat.com

فقہ کی کتاب درمختار میں ہے لیٹ کر مسواک کرنے سے تلی بڑھتی ہے اور مٹھی میں پکڑ کر مسواک کرنے سے بواسیر پیدا ہوتی ہے۔ مسواک چوسنے سے بینائی کم ہوتی ہے اور مسواک استعمال کرنے کے بعد کھڑی نہ رکھنے سے جنون ہوتا ہے نیز سخت اور گانٹھوں والی لکڑی جیسے بانس، انار اور ریحان وغیرہ کی لکڑی سے مسواک کرنا مکروہ ہے۔

بیت الخلاء جانے کے آداب

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بیت الخلاء میں تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ (77)۔

ترجمہ: ''اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں خبیث جنوں اور جنیوں سے''۔

قبلہ کی طرف منہ اور پیٹھ نہ کرو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم پاخانہ یا پیشاب کے لیے بیت الخلاء میں جاؤ تو نہ قبلہ کی طرف منہ کرو اور نہ قبلہ کی طرف پیٹھ کرو (78)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا بول و براز کی جگہ بیت الخلاء میں جن اور شیطان رہتے ہیں۔ اس لیے جب کوئی آدمی بیت الخلاء (پیشاب یا پاخانہ کے لیے جائے) تو یہ دعا پڑھ لیا کرے۔ اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ (79)۔

انگوٹھی اتار دینا چاہیے

حضرت انس فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بیت الخلاء میں جاتے تو اپنی انگوٹھی باہر اتار جایا کرتے تھے (کیونکہ آپ کی انگوٹھی پر ''محمد رسول اللہ'' لکھا ہوا تھا) (80)۔

مسئلہ

ایسی انگوٹھی جس پر قرآنی آیات یا کوئی دعا وغیرہ یا اللہ و رسول کا کوئی نام لکھا ہوا ہو تو وہ بیت الخلاء جانے سے پہلے اتار دینی چاہیے۔

لوگوں کی لعنت سے بچو

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین لعنت والی باتوں سے بچو اور یہ گھاٹ اور راستے

Marfat.com

میں، اور (لوگوں کے باہر بیٹھنے کی) سایہ دار جگہ میں پیشاب پاخانہ کرنا ہے (81)۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی آدمی کسی بل یا سوراخ میں ہرگز پیشاب نہ کرے (82)۔

وضو و غسل کی جگہ پیشاب نہ کرو

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے ہرگز کوئی آدمی غسل خانہ میں پیشاب نہ کرے۔ اور پھر وہ اس میں نہانے لگے یا وضو کرے بلا شبہ دلوں میں برے خیالات اور وسوسے زیادہ تر ایسا کرنے سے ہی پیدا ہوتے ہیں (83)۔

برہنہ ہو کر باتیں نہ کرو

حضرت ابو سعید فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، دو آدمی پیشاب پاخانہ کے لیے اس طرح نہ جائیں کہ وہ دونوں برہنہ ہو کر آپس میں باتیں کرنے لگیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ اس فعل کو پسند نہیں کرتا (84)۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انداز

حضرت جابر فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو اتنا دور جاتے یہاں تک کہ نظروں سے اوجھل ہو جاتے (85)۔

حضرت انس فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بیت الخلاء میں جاتے تو آپ زمین کے قریب ہونے سے پہلے کپڑا نہیں اٹھاتے تھے (86)۔

کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی ممانعت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا تو آپ نے فرمایا اے عمر! کھڑے ہو کر پیشاب نہ کر۔ تو اس کے بعد میں نے پھر کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا (87)۔ (رواہ الترمذی وابن ماجہ)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جو شخص تمہیں یہ کہے کہ نبی اکرم

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوکر پیشاب کرتے تھے تو تم اس کی تصدیق نہ کرو۔ کیونکہ حضور ہمیشہ بیٹھ کر پیشاب فرمایا کرتے تھے (88)۔

یہ اولاد کو سکھاؤ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہارے لیے باپ کی طرح ہوں میں تمہیں یہ ادب سکھاتا ہوں کہ جب تم پیشاب پاخانہ کے لیے جاؤ تو نہ قبلہ کی طرف منہ کرو اور نہ قبلہ کی طرف پیٹھ کرو اور آپ نے تین ڈھیلے استعمال کرنے کا حکم دیا۔ اور گوبر اور ہڈی استعمال کرنے سے منع فرمایا اور داہنے ہاتھ سے استنجاء کرنے سے منع فرمایا (89)۔

حضرت سلمان فارسی فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں قبلہ کی طرف منہ اور پیٹھ کر کے پیشاب پاخانہ کرنے، داہنے ہاتھ سے استنجاء کرنے اور تین ڈھیلوں سے کم ڈھیلے استعمال کرنے اور ہڈی اور گوبر سے استنجاء کرنے سے منع فرمایا ہے (90)۔

پیشاب کی چھینٹوں سے بچو

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو قبروں کے قریب سے گزرے تو آپ نے فرمایا ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے گناہ میں عذاب نہیں دیا جا رہا۔ بلکہ ان میں سے ایک تو پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کرتا تھا۔ پھر حضور نے ایک تر ٹہنی لے کر اس کے دو ٹکڑے کیے اور ہر قبر پر ایک ایک ٹکڑا گاڑ دیا۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ فرمایا کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں گی عذاب میں تخفیف رہے گی (91)۔

بیت الخلاء سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھے

حضرت انس فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بیت الخلاء سے باہر آتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ۔ (92) ترجمہ: ''سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے مجھ سے اذیت کو دور کیا اور مجھے عافیت دی''۔

Marfat.com

مسائل واحکام

بیت الخلاء میں جانا ہو تو اندر داخل ہونے والی دعا پڑھتے ہوئے پہلے بایاں پاؤں اندر رکھنا چاہیے اور نکلتے وقت مذکورہ دعا پڑھتے ہوئے پہلے دائیں پاؤں باہر رکھنا چاہیے۔ مسجد اور عید گاہ کے آس پاس چوپایوں کے درمیان جاری یا کھڑے پانی میں، پھل دار اور سایہ دار درخت کے نیچے اور راستوں میں پاخانہ پیشاب کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ پاخانہ پیشاب کرتے ہوئے باتیں کرنا، دیر تک بیٹھے رہنا، بلاضرورت شرمگاہ کو دیکھنا، آسمان کی طرف سر اٹھا کر دیکھنا، تھوکنا، ناک سنکنا، شرمگاہ سے کھیلنا، ہوا کی طرف پیشاب کرنا اور نیچی جگہ سے اوپر کو پیشاب کرنا یہ سب باتیں مکروہ اور بری ہیں۔

استنجا

ڈھیلے استعمال کرنے کی صورت میں تین سے کم ڈھیلے نہیں لینے چاہیے اس سے زائد جتنے ڈھیلوں سے طہارت اور پاکی حاصل ہو جائے استعمال کرنے چاہیے۔ پہلے پیشاب والی جگہ پھر پاخانہ والا مقام صاف کریں۔ مرد پاخانہ والی جگہ ڈھیلوں سے پاک کرتے وقت، سردیوں میں پہلا ڈھیلا آگے کی طرف اور دوسرا پیچھے کی طرف اور تیسرا پھر آگے کی طرف کھینچیں اور گرمیوں میں اس کا الٹ کریں۔

ڈھیلے استعمال کرنے کے بعد، پانی سے استنجاء کرنا سنت ہے اگر نجاست اصل جگہ سے نکلنے کے بعد تجاوز کر گئی ہو یعنی پھیل گئی ہو تو پھر پانی سے استنجاء کرنا فرض ہے پہلے پیشاب والی جگہ دھوئیں بعد میں پاخانہ والی جگہ پانی سے اچھی طرح پاک صاف کریں اور استنجاء بائیں ہاتھ سے کریں بلا عذر دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنا یا دائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو چھونا سخت مکروہ ہے، استنجاء کرنے کے بعد ہاتھ کو پاک زمین پر مل کر اچھی طرح صاف کرنا چاہیے۔

ہڈی، کوئلہ، گوبر، کاغذ اس پر کچھ لکھا ہو یا نہ ہو، جانوروں کا چارہ اور باعزت چیزوں سے استنجاء کرنا سخت منع اور مکروہ تحریمی ہے۔

Marfat.com

غسل کا بیان

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِىْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا (النساء:43)

''اے ایمان والو! مدہوشی کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ یہاں تک کہ سمجھنے لگو جو کہتے ہو اور نہ حالت جنابت میں جب تک غسل نہ کرلو مگر سفر میں (پانی نہ ملے تو تیمم کرلو)''۔

دوسری جگہ قرآن پاک میں ارشاد فرمایا: وَ اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا۔ (سورۃ المائدہ:6) ''اگر تم جنبی ہو تو اچھی طرح (نہا کر) پاک ہو جاؤ''۔ جب حدث اکبر سے سارا بدن ناپاک ہو جائے تو غسل کرنا اور نہانا فرض ہو جاتا ہے۔

غسل کب فرض ہوتا ہے

غسل فرض ہونے کے اسباب پانچ ہیں۔ اول شہوت کے ساتھ خاص پانی (منی) کا شرمگاہ سے باہر نکلنا۔ دوسرا احتلام ہونا۔ یعنی سوتے ہوئے کپڑے ناپاک ہو جانا، اور تیسرا جماع کرنا، چوتھا عورت کا ماہواری سے فارغ ہونا، پانچواں بچے کی ولادت کے بعد آنے والے خون سے عورت کا فارغ ہونا۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا

حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی مصطفیٰ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس گھر میں تصویر اور کتا اور جنبی یعنی ناپاک (مرد یا عورت) ہو(93)۔

غسل میں احتیاط نہ کرنا

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو آدمی غسل جنابت میں ایک بال جگہ بن دھوئے

Marfat.com

چھوڑ دے گا اس کے ساتھ آگ سے ایسا ایسا کیا جائے گا (یعنی اس کو عذاب دیا جائے گا)۔
حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اسی وجہ سے میں نے اپنے سر کے ساتھ دشمنی کر لی ہے۔ یہ آپ نے تین بار فرمایا (94) یعنی سر کے بال منڈوا دیتے تھے تاکہ بالوں کی وجہ سے کوئی جگہ خشک نہ رہ جائے۔

اس پر غسل فرض ہو گیا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جب کوئی آدمی اپنی بیوی سے مجامعت وصحبت کرے تو اس پر غسل فرض ہو گیا اگرچہ انزال نہ ہو (95)۔
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مرد کے ختنہ کی جگہ عورت کی شرمگاہ میں غائب ہو جائے تو غسل واجب ہو جائے گا (96)۔

ایک صحابیہ پوچھتی ہیں

حضرت ام سلمۃ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے حیا نہیں فرماتا تو کیا جب عورت کو احتلام ہو تو اس پر بھی نہانا فرض ہے۔ حضور نے فرمایا: ہاں جب کہ وہ پانی دیکھے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا (حضور کی بیوی صاحبہ) نے منہ ڈھانک لیا اور عرض کی یا رسول اللہ! کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں، اگر ایسا نہ ہو تو پھر کس وجہ سے بچہ ماں کی شکل وصورت پر جاتا ہے (97)۔

عورتیں بھی مردوں کی مثل ہیں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کوئی مرد (سو کر جاگے) اور کپڑوں پر تری پائے لیکن اس کو احتلام یاد نہ ہو۔ حضور نے فرمایا وہ غسل کرے پھر اس شخص کے متعلق پوچھا کہ جس نے خواب یقینی دیکھا ہے لیکن (جاگنے پر) کپڑوں پر تری اور احتلام کا اثر نہیں پایا حضور نے ارشاد فرمایا اس پر غسل فرض نہیں، حضرت ام سلمہ نے عرض کی اگر عورت اس کیفیت کو دیکھے تو اس پر غسل فرض ہے فرمایا ہاں، عورتیں مردوں کی مثل ہیں (98)۔

Marfat.com

غسل کے بعد وضو ضروری نہیں

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غسل کے بعد وضو نہیں فرماتے تھے (99)۔

غسل کے فرائض

غسل میں تین فرض ہیں۔ اگر ان میں سے ایک فرض میں بھی کمی ہوئی تو غسل نہ ہوگا۔ اور بندہ ناپاک ہی رہے گا۔

غسل کا پہلا فرض

کلی کرنا ہے وہ اس طرح کہ منہ کے ہر حصے ہونٹ سے گلے کی جڑ تک ہر جگہ پانی پہنچ جائے، اور اچھی طرح منہ بھر کر کلی کرے تاکہ زبان کے اوپر نیچے دانتوں اور داڑھوں کے پیچھے گالوں اور دانتوں اور داڑھوں کی جڑ اور درمیانی سوراخوں تک پانی بھر جائے۔ صرف منہ میں پانی ڈال کر اگل دینے کا نام کلی نہیں۔

غسل کا دوسرا فرض

ناک میں پانی ڈالنا یعنی جہاں تک ناک کے دونوں سوراخوں کی نرم جگہ ہے وہاں تک پانی پہنچانا تاکہ ناک کے اندر کوئی بال برابر جگہ خشک نہ رہ جائے، ناک میں اگر رینٹھ سوکھ گیا ہو تو اس کا صاف کرنا فرض ہے اور ناک کے بالوں کا بھی دھونا فرض ہے۔

غسل کا تیسرا فرض

تمام بدن پر سر کے بالوں سے پاؤں کے تلوؤں تک جسم کے ہر حصے اور بال کے ہر رونگٹے پر پانی بہانا، اس طرح کہ ظاہر بدن کی کہیں بال برابر بھی کوئی جگہ خشک نہ رہے، ورنہ غسل نہ ہوگا۔ جسم کے بعض حصے ایسے ہیں جب تک پوری توجہ اور احتیاط سے ان کو دھویا نہ جائے وہاں تک پانی نہیں پہنچتا۔ لہٰذا سارے جسم کو ایک بار پانی سے مل کر ہاتھ سے دھویا جائے اور پھر اوپر پانی بہایا جائے۔

Marfat.com

غسل کی سنتیں اور غسل کا سنت طریقہ

غسل کے فرضوں کا بیان گزر چکا ہے۔ غسل کا مسنون طریقہ جو حدیثوں میں نبی اکرم ﷺ سے بیان کیا گیا ہے۔ وہ یہ ہے۔

غسل کی نیت کر کے سب سے پہلے دونوں ہاتھ تین مرتبہ اچھی طرح دھونا پھر استنجاء کرنا چاہیے، استنجاء والی جگہ پر نجاست اور پلیدی ہو یا نہ ہو۔ پھر بدن پر جہاں نجاست اور پلیدی لگی ہو اس کو صاف کرنا، اس کے بعد وضو کرنا جیسے نماز کا وضو کیا جاتا ہے لیکن پاؤں نہ دھوئے۔ ہاں اگر چوکی تختے یا پتھر پر نہائے تو پاؤں بھی دھولے ورنہ بعد میں دھوئے۔

اس کے بعد سارے بدن پر تیل کی طرح پانی چپڑے خصوصاً سردیوں میں، تاکہ سارا بدن تر ہو جائے۔ پھر تین بار داہنے مونڈے پر پانی بہائے پھر تین بار بائیں مونڈے پر پانی بہائے پھر سر پر اور تمام بدن پر تین بار پانی اچھی طرح بہائے اور تمام بدن پر ہاتھ پھیرے اور اچھی طرح ملے پھر غسل کی جگہ سے الگ ہٹ کر، اگر پہلے وضو میں پاؤں نہ دھوئے ہوں تو اب پاؤں دھولے۔ کسی باپردہ جگہ میں نہائے جہاں کوئی نہ دیکھے اگر ایسا نہ ہو سکے تو ناف سے گھٹنوں تک جسم کو کپڑے سے چھپائے رکھنا فرض ہے اور نہاتے وقت قبلہ رخ نہ ہو، کسی قسم کی بات نہ کرے اور نہ کوئی دعا پڑھے۔ غسل کے بعد رومال یا تولیے وغیرہ سے بدن پونچھ ڈالے اگر تولیا استعمال نہ کرے تو بھی ٹھیک ہے لیکن نبی اکرم ﷺ غسل کے بعد کبھی تولیا رومال استعمال کرتے تھے اور کبھی آپ تولیا استعمال نہیں کیا کرتے تھے۔

عورتوں کے لیے بیٹھ کر نہانا بہتر ہے۔ غسل کے بعد فوراً کپڑے پہن لینے چاہیے نہاتے وقت اگر تہبند باندھا ہو تو قبلہ کی طرف منہ کرنے میں کوئی حرج نہیں باقی جو سنتیں اور مستحبات وضو کے ہیں وہی سنتیں اور مستحاب غسل کے بھی ہیں۔

ضروری مسائل

اگر جسم پر پٹی وغیرہ بندھی ہو کہ اس کے کھولنے میں تکلیف یا حرج ہوتا ہے یا جسم کے

Marfat.com

کسی حصہ کو بیماری یا درد کی وجہ سے پانی بہانا تکلیف دے تو جسم کے اس حصہ پر مسح کریں یعنی ہاتھ تر کر کے اوپر پھیر دیں اگر زخم پر باندھی ہوئی پٹی کھول کر ماسوائے زخم کے باقی جگہ کو پانی سے دھو لیں تو بہتر ہے اگر اس میں حرج ہے تو پٹی پر ہی مسح کر لیں۔عورت کا سر اگر کھلا ہو تو تمام بالوں کا جڑ سے نوک تک دھونا ضروری ہے اور گندھا ہو تو صرف بالوں کی جڑیں تر کرنا ضروری ہے ہاتھ میں انگوٹھی ہو تو اس کو پھیرنا چاہیے اسی طرح عورت پر ناک کی نتھ، پھول وغیرہ اور کان کی بالوں وغیرہ کو غسل میں حرکت دینا بھی ضروری ہے تاکہ نیچے سے جگہ خشک نہ رہ جائے۔آج کل عورتیں ناخن پالش وغیرہ استعمال کرتی ہیں یہ مانع غسل و طہارت ہے اگر ناخن پر یہ لگی ہو تو غسل ہرگز نہیں ہوگا کیونکہ یہ ایک قسم کا لیپ ہے جس کے نیچے پانی نہیں پہنچتا۔اسی طرح وضو بھی نہیں ہوگا۔

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا حیض والی عورت اور جنب (جس پر نہانا فرض ہے) وہ قرآن میں سے کچھ نہ پڑھیں (100)۔

جس پر نہانا فرض ہو اس کو اور حیض و نفاس والی عورت کو مسجد میں جانا، قرآن کو ہاتھ لگانا اور زبانی قرآن پاک پڑھنا یا کسی آیت کا لکھنا یا آیات قرآنی کا تعویز لکھنا یا ایسے تعویز کو چھونا وہ انگوٹھی جس پر آیت قرآنی لکھی ہو اس کو چھونا، مسجد سے گزرنا، طواف کرنا، ناجائز اور حرام ہے۔جس پر غسل فرض ہے اس کو نہانے میں اتنی دیر کرنا کہ ایک نماز کا وقت گزر جائے سخت گناہ ہے اور ایسی حالت میں کھانا پینا مکروہ اور محتاجی کا سبب ہے اگر رمضان پاک میں سحری ختم ہونے میں صرف اتنا وقت باقی ہے کہ نہائے تو سحری کا وقت ختم ہو جاتا ہے تو ایسی حالت میں وضو کر کے سحری کھائے اور بعد میں غسل کرے۔

احکام تیمم

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ تیمم کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا

Marfat.com

بِوُجُوهِكُمْ وَ اَيْدِيكُمْ مِّنْهُ (سورۃ المائدہ:6)

''اور اگر تم بیمار ہو، یا سفر میں ہو یا تم سے کوئی پاخانہ سے آیا یا عورتوں سے مباشرت جماع کیا اور پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کرو (وہ اس طرح کہ) اپنے منہ اور ہاتھوں کو اس سے مسح کرو''۔

ارشاد نبوی

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پاک مٹی سے مسلمان کا وضو ہو جاتا ہے اگرچہ دس سال پانی نہ پائے اور جب پانی ملے تو اپنے بدن کو پہنچائے یعنی وضو و غسل کرے کہ یہ اس کے لیے بہتر ہے (101)۔

حضرت عمران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں تھے حضور نے نماز پڑھائی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو دیکھا کہ ایک آدمی لوگوں سے علیحدہ بیٹھا ہوا ہے جس نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی۔ حضور نے اس سے پوچھا: ارے تجھے قوم کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکے رکھا؟ عرض کیا مجھے نہانے کی حاجت ہے اور پانی نہیں ہے۔ حضور نے فرمایا: پاک مٹی کو لے (کر اس سے تیمم کر) کہ وہ تجھے کافی ہے (102)۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ دو شخص سفر پر گئے اور نماز کا وقت آ گیا ان کے پاس پانی نہیں تھا تو انہوں نے پاک مٹی سے تیمم کر کے نماز پڑھ لی۔ پھر وقت کے اندر ہی پانی مل گیا۔ ایک صاحب نے تو وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھ لی اور دوسرے نے نہ پڑھی پھر جب وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس کا ذکر کیا۔ تو جس نے نماز کا اعادہ نہ کیا تھا اس سے فرمایا کہ تو سنت کو پہنچا اور تیری نماز ہو گئی اور جس نے وضو کر کے نماز دوبارہ پڑھی تھی اس سے فرمایا تجھے دگنا ثواب ملے گا (103)۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تیمم میں صرف دو بار زمین پر ہاتھ مارنا فرض ہے ایک بار ہاتھ زمین پر مارنا منہ کے لیے ہے اور دوسری بار کہنیوں تک دونوں ہاتھوں کے

Marfat.com

لیے ہے(104)۔

تیمم کے مسائل

جس آدمی کا وضو نہ ہو یا اس کو نہانے کی حاجت ہو اور وہ پانی پر قدرت نہ رکھتا ہو تو ایسا آدمی وضو اور غسل کی جگہ پاک مٹی سے تیمم کرے۔

تیمم کا معنی قصد اور ارادہ ہے اور شریعت میں اس قصد اور نیت کو تیمم کہتے ہیں جو پانی نہ ملنے کی حالت میں پاک مٹی سے طہارت حاصل کرنے کی غرض سے کیا جائے۔

تیمم کس چیز سے جائز ہے

تیمم اس چیز سے کرنا جائز ہے جو زمین کی جنس سے ہو اور پاک کرنے والی ہو، جو چیز آگ میں جل کر راکھ نہ ہو، نہ پگھلے نہ نرم ہو۔ وہ چیز زمین کی جنس سے ہے اس سے تیمم جائز ہے۔ مثلاً ریت، چونا، پتھر، اینٹ، ہڑتال، گندھک، یاقوت، زبرجد، فیروزہ، عقیق، نمک وغیرہ ان سب سے تیمم درست ہے۔ اگرچہ ان پر غبار وغیرہ نہ ہو۔ غلہ، گیہوں جو وغیرہ گھاس اور لکڑی شیشے پر اگر اتنا غبار ہو کہ ہاتھ پر لگ جاتا ہو تو اس سے تیمم جائز ہے۔ ورنہ نہیں اسی طرح اگر چٹائی، گدے، دری پر بھی اتنا غبار ہو کہ ہاتھ پر لگ جائے تو اس پر تیمم ہو سکتا ہے۔

تیمم کب جائز ہے

اول ایسی بیماری کہ وضو یا غسل کرنے سے اس بیماری کے زیادہ ہونے یا دیر سے اچھا ہونے کا صحیح اندیشہ ہو، یہ اندیشہ تجربہ سے ہو، یا کسی مسلمان لائق حکیم یا ڈاکٹر نے بتایا ہو کہ پانی کے استعمال سے نقصان ہوگا۔ ایسی حالت میں تیمم کرنا جائز ہے۔ اکثر اعضائے وضو یا جب کہ بدن کا اکثر حصہ زخمی ہے یا پھوڑے اور چیچک وغیرہ نکلی ہو اور پانی استعمال نہیں کرتا تو تیمم کرے۔

دوسرا سفر میں چاروں طرف ایک ایک میل تک پانی ملنے کا پتہ نہ ہو تو تیمم کر کے نماز پڑھنا جائز ہے۔

Marfat.com

تیسرا کسی دشمن کے سبب یا کسی درندے وغیرہ سے، جان اور آبرو جانے کا ڈر ہو تو تیمم جائز ہے۔

مسئلہ

اس گمان سے کہ وضو اور غسل کرنے تک عیدین کی نماز فوت ہو جائے گی یا نماز جنازہ سے امام فارغ ہو جائے گا تو دونوں صورتوں میں تیمم کر کے عید اور جنازہ کی نماز پڑھنا جائز ہے۔ اسی طرح نماز عید پڑھ رہا ہو یا نماز جنازہ پڑھ رہا ہو اور اثنائے نماز میں بے وضو ہو گیا اور وضو کرے گا تو نماز ہو چکے گی تو تیمم کر کے نماز پڑھنا جائز ہے۔

تیمم کے فرض

تیمم میں تین فرض ہیں۔ تیمم اس وقت درست ہو گا جب یہ تینوں فرض پورے ہوں گے ورنہ نہیں۔

تیمم کا پہلا فرض

تیمم کا پہلا فرض نیت ہے۔ نماز اسی تیمم سے پڑھنا جائز ہے جو پاک ہونے کی نیت سے، یا کسی ایسی عبادت مقصودہ کے لیے کیا گیا ہو جو بلا طہارت جائز نہ ہو۔ لہٰذا اگر بغیر نیت ہاتھ مٹی پر مار کر منہ اور ہاتھ پر پھیر لیے تو تیمم نہ ہو گا۔

دوسرا فرض

تیمم کا دوسرا فرض پاک مٹی پر دونوں ہاتھ مار کر سارے منہ پر پھیرنا ہے اس طرح کہ ایک بال برابر جگہ تیمم کے بغیر نہ رہے۔ ورنہ تیمم نہ ہو گا۔ داڑھی، مونچھوں، بھوؤں کے بالوں پر ہاتھ پھیرنا ضروری ہے اسی طرح بھوؤں کے نیچے آنکھوں کے اوپر والی جگہ ناک کے نیچے والی جگہ کا خاص خیال رکھا جائے اگر ان جگہوں پر ہاتھ نہ پھیرا تو تیمم درست نہ ہو گا۔ عورت نے اگر ناک میں پھول یا نتھ وغیرہ پہنی ہو تو اس بات کا خیال رکھے کہ ان کے نیچے جگہ باقی نہ رہ جائے۔

Marfat.com

تیسرا فرض

تیمم کا تیسرا فرض دو بار مٹی پر دونوں ہاتھ مار کر کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا مسح کرنا ہے اس میں بھی یہ خیال رہے کہ کہیں بال برابر جگہ باقی نہ رہ جائے ورنہ تیمم صحیح نہ ہوگا۔ اگر ہاتھ میں انگوٹھی چھلا وغیرہ پہنے ہوں تو ان کے نیچے بھی ہاتھ پھیرنا فرض ہے عورتوں کو اس میں سخت احتیاط کی ضرورت ہے کنگن، چوڑیاں وغیرہ جو زیور ہاتھ میں پہنے ہوں ان سب کو ہٹا کر یا اتار کر ہر حصے پر ہاتھ پھیریں عورتوں نے چونکہ زیور پہنے ہوتے ہیں اس لیے انہیں وضو غسل اور خصوصاً تیمم میں بڑی احتیاط کرنی چاہیے۔ تیمم میں سر اور پاؤں کا مسح نہیں۔

تیمم کی سنتیں

تیمم میں یہ امور سنت ہیں۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھنا، ہاتھوں کو زمین پر مارنا، انگلیوں کو کھلا رکھنا، زمین پر ہاتھ مار کر ملنا، ہاتھوں کو جھاڑنا تاکہ جو زیادہ مٹی لگی ہو وہ گر جائے۔ ہاتھ اس طرح جھاڑے کہ ایک ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ کو دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ پر مارے۔ پہلے منہ پھر ہاتھوں کا مسح کرنا، دونوں کا مسح پے در پے کرنا، پہلے داہنے ہاتھ کا پھر بائیں ہاتھ کا مسح کرنا، داڑھی کا خلال کرنا، ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال کرنا، اگر غبار انگلیوں کے درمیان پہنچ گیا ہو تو ورنہ انگلیوں کا خلال فرض ہے۔ یعنی پتھر وغیرہ کی کسی ایسی چیز پر ہاتھ مارا جس پر غبار نہ ہو تو پھر خلال فرض ہے۔ ہاتھوں کے مسح میں بہتر اور مستحب طریقہ یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے علاوہ، چار انگلیوں کا پیٹ داہنے ہاتھ کی پشت پر رکھیں اور انگلیوں کے سروں سے کہنی تک لے جائیں اور پھر وہاں سے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے داہنے ہاتھ کے پیٹ کا مسح کرتے ہوئے گٹے تک لائیں اور بائیں انگوٹھے کے پیٹ سے داہنے انگوٹھے کی پشت کا مسح کریں۔ اسی طرح داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ کا مسح کریں۔

غسل کا تیمم

وضو اور غسل کا ایک ہی تیمم ہے یعنی جو طریقہ وضو کے تیمم کا ہے وہی طریقہ غسل کے تیمم

Marfat.com

کا ہے۔ داڑھی اور انگلیوں کے خلال کے لیے ہاتھ دوبارہ مٹی پر مارنا ضروری نہیں۔ تیمم ہوتے ہوئے دوبارہ تیمم نہیں کرنا چاہیے۔ ایک تیمم سے کئی نمازیں پڑھ سکتے ہیں۔ جیسے ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھ سکتے ہیں۔

تیمم کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے

جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے یا جن اسباب سے غسل فرض ہوتا ہے ان چیزوں سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے، اس کے علاوہ پانی مل جانے یا پانی کے استعمال پر قادر ہونے سے بھی تیمم نہیں رہتا۔

موزوں پر مسح کے احکام

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب ہم مسافر ہوتے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں حکم فرماتے کہ تین دن رات ہم موزے نہ اتاریں، سوائے جنابت (نہانے کی حاجت) کے۔ لیکن پیشاب پاخانہ اور سونے کے بعد نہ اتاریں (105)۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو موزروں کی پشت پر مسح کرتے دیکھا (106)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسافر کو تین دن اور تین راتیں اور مقیم کو (صرف) ایک دن رات موزوں پر مسح کی اجازت دی جب کہ طہارت کے ساتھ پہنے ہوں (107)۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے موزوں پر مسح فرمایا۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ! آپ بھول گئے؟ حضور نے فرمایا میں نہیں بلکہ تو بھولا ہے میرے رب عزوجل نے مجھے اسی کا حکم دیا ہے (108)۔

مسائل واحکام

موزوں پر مسح کرنا سنت نبوی سے ثابت ہے۔ جو اس کو جائز نہ جانے وہ گمراہ ہے۔ جو آدمی موزے پہنے ہو وہ اگر وضو میں پاؤں دھونے کی بجائے مسح کرے تو جائز ہے لیکن بہتر

Marfat.com

اور ثواب پاؤں دھونے میں ہے جب کہ موزوں پر مسح کرنا جائز سمجھتا ہو۔ عورتیں بھی موزوں پر مسح کرسکتی ہیں۔ جس پر غسل فرض ہے وہ موزوں پر مسح نہیں کرسکتا۔

موزوں پر مسح کی شرائط

موزوں پر مسح کرنے کی چند ایک شرطیں ہیں جو یہ ہیں موزے ایسے ہوں کہ ٹخنے یعنی گٹے چھپ جائیں۔ اگر موزے ٹخنوں سے ایک آدھ انگل کم ہوں تو پھر بھی مسح درست ہے۔ بشرطیکہ ایڑھی کھلی نہ ہو۔ موزے چمڑے وغیرہ کے ہوں جس پر پانی اندر سرایت نہ کرے۔ اونی اور سوتی موزوں یعنی جرابوں پر مسح جائز نہیں۔ کیونکہ ان میں پانی سرایت کرجاتا ہے۔ موزے پاؤں کے ساتھ چپٹے ہوں کہ پہن کر آسانی کے ساتھ چل پھر سکیں۔ وضو کرنے کے بعد، موزے پہنے ہوں یعنی بے وضو نہ پہنے ہوں۔ نہ حالت جنابت (نہانے کی حاجت) میں پہنے ہوں اور نہ موزے پہننے کے بعد نہانے کی حاجت پیدا ہوئی ہو کیونکہ جس پر نہانا فرض ہو وہ موزوں پر مسح نہیں کرسکتا۔ بلکہ موزے اتار کر نہائے۔ موزوں پر مسح صرف مدت کے اندر جائز ہے مدت گزر جانے کے بعد ان پر مسح درست نہیں۔ دونوں میں سے کوئی موزہ پاؤں کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر پھٹا نہ ہو۔ یعنی چلتے وقت اتنا پھٹا ہوا نظر نہ آتا ہو۔

مسح کی مدت

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقیم کو صرف ایک دن ایک رات اور مسافر کو تین دن اور تین راتیں موزوں پر مسح کرنے کی اجازت دی ہے۔ لہٰذا مقیم آدمی یعنی جو مسافر نہیں وہ موزوں پر ایک دن ایک رات اور جو مسافر ہے وہ تین دن اور تین راتیں موزوں پر مسح کرسکتا ہے۔

موزہ پہننے کے بعد پہلی بار جو حدث ہو یعنی وضو ٹوٹے اس وقت سے مسح کی مدت شمار ہو گی مثلاً صبح کے وقت وضو کر کے موزہ پہنا اور گیارہ بجے پہلی بار بے وضو ہوا تو اب مقیم دوسرے دن کے گیارہ بجے تک، اور مسافر چوتھے دن کے گیارہ بجے تک موزوں پر مسح کرے۔ مقیم کو ایک دن رات پورا نہ ہوا تھا کہ سفر کیا تو اب وہ ابتدائے حدث سے تین دن اور تین راتیں مسح کرسکتا ہے اور مسافر نے اگر چوبیس گھنٹے (ایک دن رات) گزرنے سے

Marfat.com

پہلے اقامت کی نیت کر لی تو اب وہ چوبیں گھنٹے پورے کرے۔ ہاں اگر وہ اتنی مدت پوری کر چکا ہے اور پھر اقامت کی نیت کی ہے تو اسی وقت مسح ٹوٹ گیا اور اب اس پر پاؤں دھونے فرض ہو گئے۔ جب مسح کی مدت ختم ہو جائے اور پہلے وضو ہو تو اب موزے اتار کر صرف پاؤں دھونا کافی ہے پورا وضو کرنا ضروری نہیں۔

مسح کا طریقہ

موزوں پر مسح کرنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ سر کا مسح کرنے کے بعد تازہ پانی سے دونوں ہاتھوں کو تر کر کے دائیں ہاتھ کی انگلیاں ہتھیلی سمیت داہنے پاؤں کی پشت کے سرے پر یعنی پاؤں کی انگلیوں کے اوپر اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں ہتھیلی سمیت پاؤں کی پشت کے سرے پر رکھ کر، پنڈلی کی طرف مسح کرتا ہوا کھینچے، یہ مسح کا سنت طریقہ ہے۔

موزوں پر مسح کے دو فرض ہیں۔ اول ہر موزہ کا مسح ہاتھ کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر ہونا۔ دوم، موزے کی پشت پر مسح کرنا اور پوری تین انگلیوں کے پیٹ سے مسح کرنا اور پنڈلی تک کھینچنا اور مسح کرتے وقت انگلیاں کھلی رکھنا سنت ہے۔

مسح کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے

جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے ان سے موزوں کا مسح بھی جاتا رہتا ہے۔ اس کے علاوہ مسح کی مدت پوری ہو جانے، موزے اتار دینے، ایک پاؤں آدھے سے زیادہ موزے سے باہر نکال دینے اور موزہ اتارنے کی نیت سے صرف ایڑی باہر نکال دینے سے بھی مسح ٹوٹ جاتا ہے۔ ان تمام صورتوں میں مسح ٹوٹ جانے کے بعد صرف پاؤں دھونا کافی ہے پھر سے پورا وضو کرنے کی حاجت نہیں۔ ہاں پورا وضو کرنا زیادہ بہتر ہے۔

عورتوں کے مسائل

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دو اور جب حیض آنا بند ہو جائے تو خون دھو کر (غسل کرو اور نماز پڑھو (109)۔

Marfat.com

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ باکرہ (بالغ کنواری) ثیبہ (شادی شدہ) عورت کے حیض کی کم از کم مدت تین دن ہے، اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے۔ جب خون اس سے زیادہ ہو جائے تو وہ استحاضہ ہے (110)۔

مسائل واحکام

حیض اور نفاس کی حالت میں عورت پر نماز تو بالکل معاف ہے اسی طرح روزہ بھی ان دنوں معاف ہے لیکن بعد میں روزوں کی قضاء فرض ہے۔ کم سے کم مدت حیض تین دن ہے اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ جو خون آئے وہ حیض نہیں بلکہ ایک بیماری ہے جس کو استحاضہ کہتے ہیں۔ جس میں نماز روزہ ہرگز معاف نہیں۔

نفاس وہ خون ہے جو عورت کو بچے کی پیدائش کے بعد آتا ہے اس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے اور کم عرصہ کی کوئی حد معین نہیں۔ ایک گھنٹہ بھی ہو سکتا ہے۔ حیض ونفاس میں ہر عورت کی جدا مدت اور عادت ہے کسی کو تین دن، کسی کو پانچ دن، اسی طرح نفاس میں بھی ہر عورت کی جدا مدت وعادت خون آنے کی مقرر ہوتی ہے۔ لہٰذا جس عورت کی جو ہمیشہ سے حیض ونفاس کی مدت وعادت ہے وہی اس کے ایام ماہواری کہلائیں گے اور نماز وروزہ بھی اتنے ہی دنوں معاف ہوں گے جتنے دن جس عورت کی ماہواری اور نفاس کی جو عادت ہے۔

حیض ونفاس والی عورت کو قرآن مجید زبانی پڑھنا یا دیکھ کر پڑھنا اور قرآن مجید کو ہاتھ لگانا، مسجد میں جانا یا گزرنا، طواف کرنا ناجائز وحرام ہے۔ اسی طرح کسی کاغذ پر قرآن مجید کی آیت یا سورت لکھی ہو تو اس کو چھونا بھی حرام ہے۔ ہاں معلمہ عورت اس حالت میں ایک ایک کلمہ سانس توڑ کر پڑھا سکتی ہے اور ہجے کرنا بھی جائز ہے۔ قرآن پاک کے علاوہ تمام درود وظائف، کلمہ شریف، درود پاک اور اذان کا جواب دینا بلا کراہت جائز ہے بلکہ بہتر ہے کہ نماز کے وقت میں وضو کر کے اتنی دیر ذکر الٰہی اور درود شریف اور وظائف وغیرہ پڑھتی رہے تاکہ نماز کے وقتوں میں عبادت الٰہی کی عادت برقرار رہے۔

حیض ونفاس کی حالت میں آیت سجدہ، سننے سے اس پر سجدۂ تلاوت واجب نہیں ہوتا،

Marfat.com

اس حالت میں عورت سے ہمبستری جائز سمجھنا کفر ہے اور حرام جان کر کر لی تو سخت گنہگار رہوا، اس پر توبہ واستغفار فرض ہے۔ نیز اگر حیض کی ابتداء میں عورت سے ہمبستری کی تو دینار، اور حیض کے ختم ہونے کے قریب ہمبستری کی تو نصف دینار صدقہ دینا چاہیے۔

استحاضہ کے مسائل

عورت کو حیض ونفاس کے علاوہ جو خون آئے وہ استحاضہ ہے اس کے احکام شریعت میں جدا ہیں۔ لہٰذا اس کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات ملاحظہ ہوں۔

ایک صحابیہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ! مجھے استحاضہ آتا ہے اور میں پاک نہیں رہتی تو کیا میں نماز چھوڑ دوں۔ حضور نے فرمایا: نہیں یہ تو ایک رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے تو جب حیض کے دن آئیں۔ نماز چھوڑ دو اور جب جاتے رہیں تو خون دھوؤ اور نماز پڑھو (111)۔

ابوداؤد ونسائی کی روایت میں اس طرح ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جب حیض کا خون ہو تو وہ سیاہ ہوگا، پہچانا جائے گا (اپنی اس رنگت سے) جب یہ ہو تو نماز سے باز رہو اور جب دوسری قسم کا ہو تو وضو کر کے نماز پڑھو، کیونکہ یہ رگ کا خون ہے (112)۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ ایک عورت کو استحاضہ کا خون بہت آتا تھا تو میں نے اس کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مسئلہ پوچھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ خاتون اس بیماری میں مبتلا ہونے سے پہلے مہینے میں جتنے دن اور رات حیض آتا تھا اس کو گنے اور ہر مہینے میں اتنے دن رات نماز چھوڑ دے۔ پھر جب وہ دن گزر جائیں تو نہائے اور لنگوٹ باندھ کر نماز پڑھے (113)۔

ابوداؤد اور ترمذی شریف میں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: استحاضہ والی کو اپنی عادت کے مطابق (ہر ماہ) جتنے دن حیض آتا تھا اتنے دن نمازیں چھوڑ دے پھر نہائے اور ہر نماز کے وقت (تازہ) وضو کرے اور روزہ رکھے اور نماز پڑھے (114)۔

Marfat.com

مسائل واحکام

استحاضہ میں عورت کو نہ نماز معاف ہے اور نہ روزہ معاف ہے بلکہ ایسی عورت جس کو ہر وقت خون آتا رہتا ہو وہ معذور ہے وہ ایک وضو سے اس وقت میں جتنی نمازیں چاہے پڑھے۔خون آنے سے اس کا وضونہیں جائے گا اور نماز کا وقت ختم ہوتے ہی اس کا وضو جاتا رہے گا۔لہٰذا ایسی معذور عورت ہر نماز کے لیے تازہ وضو کر کے نماز پڑھے۔ایسی عورت کو مسجد میں جانا،قرآن پاک پڑھنا،قرآن پاک کو ہاتھ لگانا،طواف کرنا،اس سے ہمبستری کرنا اور وہ سب کام جو حیض ونفاس والی عورت پر حرام ہوتے ہیں استحاضہ والی عورت کے لیے جائز ہیں۔

معذور کا بھی یہی حکم ہے

ہر وہ آدمی جس کو کوئی ایسی بیماری ہے کہ نماز کا پورا ایک وقت باوضو نہ رہ سکے یعنی نماز فرض باوضو ادا نہ کر سکے وہ معذور ہے۔مثلاً پیشاب کے قطرے کا مرض، یا ہر وقت ہوا خارج ہوتے رہنا، یا پھوڑے یا ناسور سے ہر وقت پیپ بہتے رہنا، کان یا ناف یا پستان سے پانی نکلتے رہنا یا دست آنا یا دکھی آنکھ سے رطوبت بہتے رہنا، بواسیر وغیرہ، یہ سب بیماریاں وضوتوڑنے والی ہیں ان میں جب پورا ایک وقت ایسا گزر جائے کہ باوجود کوشش کے وضو اور طہارت کے ساتھ نماز نہ پڑھ سکے تو عذر ثابت ہو گیا یہ آدمی معذور ہے اس کا بھی یہی حکم ہے کہ وقت میں وضو کرے اور نماز کا وقت ختم ہونے تک جتنی نمازیں چاہے اس وضو سے پڑھے اس بیماری سے اس کا وضو نہیں جاتا۔لیکن فرض نماز کا وقت ختم ہوتے ہی معذور کا وضو جاتا رہے گا۔یہ یاد رہے کہ معذور کا وضو صرف اس چیز سے نہیں ٹوٹتا جس کے سبب وہ معذور ہے اگر کوئی دوسری چیز وضوتوڑنے والی پائی گئی تو وضو جاتا رہا مثلاً جس کو قطرے کا مرض ہے ہوا نکلنے سے اس کا وضو ٹوٹ جائے گا،اور جس کو ہوا نکلنے کی بیماری ہے قطرے سے اس کا وضو جاتا رہے گا۔

Marfat.com

وضو اور غسل کس پانی سے جائز ہے

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ (سورۃ انفال: 11)

''وہ اللہ آسمان سے تم پر پانی اتارتا ہے تاکہ تمہیں اس سے پاک کرے اور شیطان کی پلیدی تم سے دور کرے''۔

ارشادات نبوی

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم دریا کا سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی لے جاتے ہیں تو اگر ہم اس سے وضو کریں تو پیاسے رہ جائیں، کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر لیا کریں؟ آپ نے فرمایا سمندر اور دریا کا پانی پاک ہے اور اس کا مردہ جانور (یعنی مچھلی) حلال ہے (115)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی آدمی حالت جنابت (نہانے کی حاجت) میں رکے ہوئے پانی میں نہ نہائے۔ لوگوں نے پوچھا اے ابوہریرہ! تو وہ کیسے نہائے؟ کہا اس پانی سے لے لے (116)۔ (رواہ مسلم)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورت کے وضو (یا غسل) کے بچے ہوئے پانی سے مرد کو وضو کرنے سے منع فرمایا (117)۔

امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ دھوپ کے گرم پانی سے غسل نہ کرو کہ وہ برص (پھل بیری) پیدا کرتا ہے (118)۔

مسائل و احکام

بارش، ندی، نالوں، چشموں، سمندر، دریا، کنویں اور برف اور آولوں کے پانی سے وضو اور غسل جائز ہے۔ جس پانی سے وضو جائز ہے اس سے غسل بھی جائز ہے اور جس پانی سے وضو ناجائز ہے اس سے غسل کرنا بھی ناجائز ہے۔

Marfat.com

پانی دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک جاری پانی، اور دوسرا ٹھہرا اور رکا ہوا پانی، جاری اور بہتا پانی وہ ہے جس میں تنکا ڈالیں تو وہ بہالے جائے۔ یہ پانی پاک (طاہر) اور پاک کرنے والا (مطہر) ہے۔ اس پانی سے وضو اور غسل جائز ہے۔ یہ پانی نجاست اور گندگی وغیرہ پڑنے سے اس وقت ناپاک ہوگا جب کوئی نجاست اس کے مزہ رنگ اور بو کو بدل دے۔ جب نجاست کی وجہ سے پانی کی مذکورہ تین صفتوں میں سے ایک صفت بھی بدل جائے تو وہ جاری پانی ناپاک ہو جائے گا اس سے وضو اور غسل جائز نہیں۔

ٹھہرا اور رکا ہوا پانی اگر چالیس گز مربع، اور اڑتالیس گز گولائی میں ہو تو یہ بھی جاری پانی کی طرح ہے اور یہ اس وقت ناپاک ہوگا۔ جب نجاست اس کے مزہ، رنگ اور بو میں سے کسی ایک حالت کو بدل ڈالے۔ ورنہ یہ پانی پاک ہے اس سے وضو اور غسل سب جائز ہے۔ اگر ایسے پانی کا مزہ، یا رنگ یا بو صرف رکے رہنے یا درختوں کے پتے وغیرہ کے گرنے کی وجہ سے بدل جائے پھر بھی وہ پانی پاک ہے۔ ہاں اگر درختوں کے پتے پڑنے یا کائی وغیرہ پیدا ہو جانے سے اس کا پانی گاڑھا ہو جائے اور پتلا پن ختم ہو جائے تو پھر اس سے وضو اور غسل جائز نہیں۔

اگر ٹھہرا ہوا پانی، مذکورہ مقدار سے کم ہو تو تھوڑی نجاست گرنے سے ہی وہ ناپاک ہو جائے گا۔ اس کے لیے پانی کی تین صفتوں کے بدلنے کی شرط نہیں۔ کنویں میں آدمی یا کسی جانور کا پیشاب یا بہتا خون یا کسی قسم کی شراب کا قطرہ ناپاک لکڑی یا نجس کپڑا یا اور کوئی نجس اور ناپاک چیز گری ہو تو اس کنویں کا سارا پانی پلید ہو جائے گا اور وہ سارا پانی نکالنے سے ہی کنواں پاک ہوگا۔

مستعمل پانی یعنی وہ پانی جو وضو یا غسل کرنے میں بدن سے گرا وہ پاک تو ہے لیکن اس سے وضو اور غسل جائز نہیں۔ پاک ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مستعمل پانی اگر کپڑے یا بدن کو لگ جائے تو کپڑا اور بدن ناپاک نہیں ہوں گے۔ ہاں مستعمل پانی سے ناپاک کپڑے یا بدن کے کسی حصہ پر اگر نجاست لگی ہو تو اس کو پاک کرنا یہ جائز نہیں ہے۔

Marfat.com

نجاستوں کے احکام

ارشادات نبوی

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تمارے برتن میں سے کتا پانی پی لے تو اس کو سات بار دھولو (119)۔ مسلم شریف کی روایت میں ہے جب تمہارے کسی برتن میں کتا منہ ڈالے تو اس کا پاک ہونا یہ ہے کہ اس برتن کو سات بار دھوؤ اور پہلی بار مٹی سے مانجو (120)۔

ایک عورت نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! جب ہم میں سے کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو وہ کیا کرے۔ آپ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا کپڑا حیض کے خون سے آلودہ ہو جائے تو وہ اسے کھرچے پھر پانی سے دھوئے تب اس کپڑے میں نماز پڑھے (121)۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا چمڑا جب پکا لیا جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے (122)۔

نبی اکرم ﷺ نے حکم فرمایا کہ مردار کی کھالیں جب پکا لی جائیں تو ان سے فائدہ اٹھایا جائے (123)۔

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے درندوں کی کھالوں کو پہننے اور ان پر بیٹھنے سے منع فرمایا (124)۔

مسائل و احکام

نجاست یعنی پلیدی دو طرح کی ہے ایک وہ جس کا حکم شریعت میں بہت سخت ہے اس کو نجاست غلیظہ کہتے ہیں۔ دوسری نجاست اور پلیدی وہ ہے جس کا حکم شریعت میں ہلکا ہے اس کو نجاست خفیفہ کہتے ہیں۔

انسان کے بدن سے جو چیزیں خارج ہوں کہ جن کے نکلنے سے وضو یا غسل واجب ہوتا ہے سوائے ہوا کے۔ جیسے پاخانہ، پیشاب، منی، مذی، ودی، خون حیض، خون نفاس، خون استحاضہ، پیپ، کچلہو، جاری خون، منہ بھر کر تے، ان کے علاوہ ہر طرح کی شراب اور

Marfat.com

نیز پاخانہ اور پیشاب ان چوپایہ جانوروں کا جن کا گوشت حرام ہے جیسے کتا، شیر، بلی، لومڑی، گدھا، خچر، ہاتھی، خنزیر اور چوہا وغیرہ کے، اور بطخ اور مرغی کی بیٹ اور گائے، بھینس کا گوبر، گھوڑے کی لید، اونٹ اور بھیڑ، بکری کی مینگنی اور ہر حلال چوپایہ جانور کا پاخانہ، حرام پرندوں کا پیشاب اور مردار وغیرہ یہ سب پلیدیاں نجاست غلیظہ میں شامل ہیں۔ دودھ پیتے بچے اور بچی کا پیشاب نجاست غلیظہ ہے، عوام میں یہ جو مشہور ہے کہ دودھ پیتے بچوں کا پیشاب پاک ہے بالکل غلط ہے۔

چھپکلی یا گرگٹ کا خون، شیر، کتے، چیتے کا لعاب (منہ کا تھوک) اور دوسرے درندہ چوپایوں کے منہ کا لعاب، نیز ہاتھی کے سونڈ کی رطوبت نجاست غلیظہ ہیں۔

جن جانوروں کا گوشت حلال ہے جیسے گائے، بیل، بھینس، بھیڑ، بکری، اونٹ وغیرہ ان کا پیشاب اور گھوڑے کا پیشاب، اور حرام پرندے جیسے کوا، چیل، شکرا، باز وغیرہ ان کی بیٹ نجاست خفیفہ ہیں۔

نجاست غلیظہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن پر ایک درہم (روپے) سے زیادہ لگ جائے تو اس کا پاک اور صاف کرنا فرض ہے اگر بغیر پاک کئے نماز پڑھی تو نماز قطعاً نہیں ہو گی اور اگر جان بوجھ کر اس نجاست اور پلیدی کے ساتھ پڑھی تو سخت گناہ ہے اور بانیت استخفاف (توہین) پڑھی تو کفر ہوگا۔ اور اگر نجاست غلیظہ درہم کے برابر ہے تو اس کا پاک کرنا واجب اور ضروری ہے کہ اگر بغیر پاک کیے نماز پڑھی تو مکروہ تحریمی ہو گی۔ یعنی ایسی نماز کا دوبارہ پڑھنا واجب اور ضروری ہے اور اگر جان بوجھ کر پڑھی تو گناہ بھی ہوگا۔ اگر نجاست غلیظہ درہم سے کم ہے تو اس کا پاک اور صاف کرنا سنت ہے کہ ایسی نجاست کو پاک کئے بغیر اگر نماز پڑھی تو نماز تو ہو گی، لیکن خلاف سنت ہوئی جس کا اعادہ (دوبارہ پڑھنا) بہتر اور مستحب ہے۔

نجاست خفیفہ کا حکم یہ ہے کہ کپڑے کے جس حصہ یا بدن کے جس عضو پر لگی ہو اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے مثلاً آستین پر لگی ہے تو اس کی چوتھائی اسی طرح اگر ہاتھ پر لگی ہے تو

Marfat.com

ہاتھ کی چوتھائی سے کم ہے تو معاف ہے یعنی اس میں نماز ہو جائے گی، اور اگر نجاست خفیفہ پوری چوتھائی میں لگی ہو تو بن دھوئے اور پاک صاف کیے بغیر نماز نہ ہو گی۔

نجاست غلیظہ اور نجاست خفیفہ کے جدا جدا جو حکم بیان ہوتے ہیں یہ اس وقت ہیں کہ بدن یا کپڑے پر لگیں۔ اگر یہ نجاست کسی پتلی چیز پانی وغیرہ میں گرے تو نجاست غلیظہ ہو یا خفیفہ تو وہ سب ناپاک ہو جائے گا۔ اگرچہ ایک قطرہ ہی گرے۔ بشرطیکہ پانی حد کثرت پر یعنی دہ در دہ نہ ہو۔

نجاست غلیظہ، خفیفہ میں مل جائے تو کل غلیظہ ہو جائے گی۔ ہر چوپائے کی جوگالی کا وہی حکم ہے جو اس کے پاخانے کا ہے۔ ہر جانور کے پتے کا بھی وہی حکم ہے جو اس کے پیشاب کا ہے حرام جانوروں کا پتا نجاست غلیظہ ہے۔

مچھلی اور پانی کے دیگر جانوروں اور کھٹمل اور مچھر کا خون وغیرہ، نیز گدھے اور خچر کا لعاب یعنی منہ کا تھوک اور ان کا پسینہ پاک ہے۔ گوشت، تلی، کلیجی میں جو خون باقی رہ جاتا ہے وہ پاک ہے۔ حرام جانوروں کا دودھ نجس اور ناپاک ہے۔

اگر نماز پڑھی اور جیب میں شیشی ہے اور اس میں پیشاب یا خون یا شراب ہے تو نماز نہ ہو گی۔ کسی کپڑے یا بدن پر چند جگہ نجاست غلیظہ لگی۔ اگر کسی جگہ درہم کے برابر نہیں لیکن مجموعہ درہم کے برابر ہے تو وہ نجاست درہم کے برابر سمجھی جائے گی۔ اس کو پاک کیے بغیر نماز پڑھی تو نماز نہ ہو گی۔

ناپاک چیز کو پاک کرنے کا طریقہ

پاک چیز اگر نجاست اور پلیدی وغیرہ لگنے سے ناپاک ہو جائے تو اس کو پاک کرنے کے مختلف طریقے ہیں۔ اگر نجاست پتلی ہو جیسے پیشاب اور شراب وغیرہ تو کپڑا وغیرہ نچوڑی جانے والی چیز تین مرتبہ دھونے اور تینوں بار بقوت نچوڑنے سے پاک ہو جائے گا۔ نچوڑنے کے بعد ہر بار اپنے ہاتھ بھی ساتھ ساتھ دھونے لازمی ہیں۔ دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کا ایک ہی حکم ہے کہ ان کا پیشاب کپڑے کو لگا تو تین بار دھونا اور تین بار ہی اچھی طرح

Marfat.com

نچوڑنا پڑے گا۔ اگر بدن کو لگا تو تین بار دھونے سے بدن پاک ہوگا۔ جو چیز نچوڑنے کے قابل نہیں۔ جیسے چٹائی جوتا وغیرہ اس کو دھو کر چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا بند ہو جائے اسی طرح دو بار اور دھوئیں۔ تیسری بار جب پانی ٹپکنا بند ہو گیا وہ چیز پاک ہو گئی۔

اگر ایسی چیز ہو جس میں نجاست جذب نہ ہوتی ہو جیسے چینی یا لوہے، تانبے، پیتل وغیرہ کے برتن، تو وہ صرف تین بار دھونے سے پاک ہو جائیں گے۔ ہاں پہلی بار مٹی سے مانج لینا بہتر اور مستحب ہے۔ اگر کپڑے کا کوئی حصہ ناپاک ہو گیا اور اب یاد نہیں کہ وہ کون سی جگہ سے ناپاک ہوا تھا تو بہتر یہی ہے کہ پورا کپڑا ہی دھو ڈالیں۔ یعنی اگر بالکل ہی معلوم نہ ہو کہ نجاست کہاں لگی ہے، اگر اتنا معلوم ہو کہ نجاست کپڑے کے فلاں حصہ میں لگی ہے اور خاص نجاست والی جگہ معلوم نہیں جیسے قمیص کی آستین یا دامن میں نجاست لگی ہو تو آستین اور دامن کا دھونا ہی ساری قمیص کا دھونا ہے۔

لوہے کی چیز مثلاً چاقو چھری وغیرہ جس میں زنگ اور نقش و نگار وغیرہ نہ ہو، اگر یہ چیزیں ناپاک ہو جائیں تو اچھی طرح مٹی وغیرہ سے پونچھ ڈالنے سے پاک ہو جائیں گی اگر یہ چیزیں زنگ آلود اور نقش و نگار والی ہوں تو ان کا دھونا ضروری ہے۔ بن دھوئے پاک نہ ہوں گے۔

نجاست اگر پتلی نہ ہو بلکہ گاڑھی ہو جیسے گوبر، پاخانہ، خون وغیرہ، تو دھونے میں گنتی کی کوئی شرط نہیں بلکہ اس کا دور کرنا اور اچھی طرح صاف کرنا ضروری ہے تاکہ نجاست کا اثر رنگ و بو وغیرہ نہ رہے۔ اگر ایسی نجاست ایک بار دھونے سے دور ہو جائے تو ایک مرتبہ سے ہی پاک ہو جائے گا۔ اور اگر چار پانچ مرتبہ دھونے سے دور ہو تو اتنی بار ہی دھونا فرض ہے ہاں اگر نجاست تین بار سے کم میں دور ہو جائے تو تین بار پورا کر لینا مستحب اور بہتر ہے۔

اگر نجاست دور ہو گئی مگر اس کا اثر رنگ و بو وغیرہ باقی ہے تو اس کا زائل کرنا بھی لازم اور ضروری ہے۔ ہاں اگر اس کا اثر بدقت جائے تو اثر دور کرنے کی ضرورت نہیں، تین بار دھو لینے سے وہ پاک ہو گیا۔

Marfat.com

کپڑے یا بدن میں ناپاک تیل یا چکنائی والی چیز لگی تو تین مرتبہ دھو لینے سے پاک ہو جائے گا، ہاں اگر مردار کی چربی لگی تو جب تک اس کی چکنائی نہ جائے پاک نہ ہوگا۔

منی کپڑے یا بدن پر لگ کر خشک ہوگئی تو فقط مل کر جھاڑ دینے اور صاف کرنے سے کپڑا اور بدن پاک ہو جائے گا۔ مرد و عورت کا اس مسئلہ میں کوئی فرق نہیں۔ اگر منی کپڑے یا بدن پر لگی اور اب تک تر اور گیلی ہے تو کپڑا اور بدن دھونے سے ہی پاک ہوگا۔ موزے یا جوتے میں، گاڑھی نجاست گوبر، پاخانہ منی وغیرہ لگی تو اگرچہ وہ نجاست تر ہو، کھرچنے اور رگڑنے سے پاک ہو جائیں گے۔ اگر کوئی پتلی نجاست جیسے پیشاب و شراب وغیرہ لگی ہو اور اس پر مٹی ریتا یا راکھ وغیرہ ڈال کر رگڑ ڈالیں اور پونچھ دیں جب بھی وہ پاک ہو جائیں گے۔ اگر ایسا نہ کیا یہاں تک کہ وہ نجاست سوکھ گئی تو اب بن دھوئے پاک نہ ہوں گے۔

ناپاک زمین اگر خشک ہو جائے اور نجاست کا اثر یعنی رنگ و بو جاتا رہے وہ زمین پاک ہوگئی۔ خواہ ہوا سے سوکھی یا دھوپ یا آگ وغیرہ سے، اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں۔ ہاں اس سے تیمم جائز نہیں۔

خنزیر کے سوا ہر مردار جانور کی کھال سکھانے اور پکانے دباغت وغیرہ سے پاک ہو جاتی ہے اس پر نماز پڑھنا درست ہے۔ ہاں درندے کی کھال اگرچہ پکالی گئی ہو اس پر بیٹھنا اور نماز پڑھنا نہیں چاہیے کہ مزاج میں تکبر اور غرور پیدا ہوتا ہے۔ کتے کی کھال کا استعمال ممنوع ہے۔

جانماز میں، ہاتھ پاؤں، پیشانی اور ناک رکھنے کی جگہ کا نماز پڑھنے میں، پاک ہونا فرض ہے، باقی جگہ اگر نجاست ہو تو نماز میں حرج نہیں، لیکن نماز میں نجاست اور پلیدی کے قرب سے بچنا چاہیے۔ کپڑے کے ایک طرف نجاست لگی ہو تو کپڑے کی دوسری طرف جدھر نجاست نہیں لگی، نماز نہیں پڑھ سکتے، اگرچہ دوسری طرف نجاست کا اثر ظاہر نہ ہوا ہو اور کپڑا کتنا ہی موٹا کیوں نہ ہو۔

جو کپڑا دو تہہ کا ہو، اگر ایک تہہ اس کی نجس اور پلید ہو جائے تو اگر دونوں ملا کر سی لیے

Marfat.com

ہوں تو دوسری تہہ پر نماز جائز نہیں اور اگر سلے نہ ہوں تو نماز جائز ہے۔

جو زمین گوبر سے لیسی گئی اگرچہ سوکھ گئی ہو، اس پر نماز جائز نہیں ہاں اگر وہ سوکھ گئی ہو اور اوپر کوئی موٹا کپڑا بچھالیا تو اس کپڑے پر نماز پڑھ سکتے ہیں۔

کافروں کے استعمال شدہ کپڑے خاص کر ان کے پاجامہ شلوار، تہبند وغیرہ میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ یہی حکم فاسق و فاجر اور بے نماز لوگوں کے کپڑوں کا ہے کیونکہ بے نماز اور فاسق لوگ پیشاب پاخانہ میں لباس کی طہارت کا خیال نہیں رکھتے۔ لہٰذا کافروں، فاسق و فاجر اور بے نمازوں کے استعمال شدہ کپڑے بن دھوئے اور پاک کیے بغیر پہننا اور ان میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

نمازوں کے اوقات

اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان پر دن اور رات میں پانچ نمازیں خاص اور مقررہ وقتوں میں فرض کی ہیں۔ نماز اسی وقت صحیح اور عند اللہ قابل قبول ہوگی جب وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے مطابق اپنے صحیح وقت پر ادا کی جائے گی چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿۱۰۳﴾ (سورۃ النساء)

''بے شک نماز مسلمانوں پر فرض کی گئی ہے مقرر کیے گئے وقتوں (میں)''۔

نیز سورت روم اکیسویں پارے میں پنجگانہ نماز کے وقتوں کا وضاحت سے بیان فرمایا:

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَ حِیْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ لَهُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّ حِیْنَ تُظْهِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ (سورۃ الروم)

''اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھو جب تم شام کرو اور جب تم صبح کرو اور اسی کی تعریف ہے آسمانوں اور زمین میں۔ اور کچھ دن رہے اور (اللہ کی تسبیح پڑھو) جب تمہیں دوپہر ہو (دن ڈھلے ظہر کو)''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ کیا پنجگانہ نمازوں کا بیان قرآن پاک میں

Marfat.com

ہے تو آپ نے فرمایا ہاں۔ اور پھر یہ دو آیتیں تلاوت فرمائیں اور فرمایا ان میں پانچوں نمازیں اور ان کے وقتوں کا ذکر موجود ہے (125)۔

نماز کے اوقات کا اول و آخر

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز کے لیے اول و آخر ہے، اول وقت ظہر کا اس وقت ہے کہ جب سورج ڈھل جائے اور آخر وقت اس وقت ہے کہ عصر کا وقت آ جائے اور آخر وقت عصر کا اس وقت ہے کہ سورج پیلا پڑ جائے اور اول وقت مغرب کا، اس وقت ہے کہ سورج ڈوب جائے اور مغرب کا آخری وقت اس وقت تک ہے کہ جب شفق مغرب کی طرف (سرخی و سفیدی) ڈوب جائے اور اول وقت عشا کا اس وقت ہے کہ شفق ڈوب جائے اور آخری وقت عشاء کا اس وقت ہے کہ جب آدھی رات ہو جائے (126)۔

نماز فجر کا وقت

فجر کی نماز کا وقت، صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اور طلوع آفتاب تک رہتا ہے یعنی سورج کی کرن چمکنے تک۔

صبح، دو قسم کی ہے، ایک صبح کاذب یا صبح اول، اور دوسری صبح صادق اس کو صبح ثانی بھی کہتے ہیں۔ صبح کاذب جس کو صبح اول بھی کہتے ہیں اس میں نہ نماز کا وقت شروع ہوتا ہے اور نہ روزے کا، نماز فجر کا وقت دوسری صبح، صبح صادق یا صبح ثانی سے شروع ہوتا ہے اور روزہ بھی اسی وقت شروع ہوتا ہے۔

صبح کاذب

اس سفیدی کو کہتے ہیں جو مشرق کی جانب کنارہ آسمان پر طولاً (لمبائی) میں پھیلتی ہے اور جلدی غائب ہو جاتی ہے اور پھر اندھیرا سا ہو جاتا ہے اس سے فجر کا وقت شروع نہیں ہوتا۔

صبح صادق

صبح صادق یا صبح ثانی، اس روشنی و سفیدی کو کہتے ہیں جو آسمان کے کنارہ پر عرضاً

Marfat.com

(چوڑائی) میں پھیلتی ہے اور بڑھتی جاتی ہے حتیٰ کہ تمام آسمان پر پھیل جاتی ہے اور زمین پر روشنی اور اجالا ہو جاتا ہے اس سے نماز فجر کا وقت شروع ہوتا ہے اور سورج کی کرن چمکنے تک رہتا ہے۔

گھڑی کے حساب سے نماز فجر کا وقت ہمارے ملک (پاک و ہند) میں کم از کم ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ پنتیس منٹ ہے۔ اکیس مارچ کو فجر کے وقت ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ ہوتا ہے پھر بڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ 22 جون کو پورا ایک گھنٹہ پینتیس منٹ ہو جاتا ہے پھر کم ہونا شروع ہو جاتا ہے یہاں تک کہ 22 ستمبر کو ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ ہو جاتا ہے یہاں تک کہ 22 دسمبر کو ایک گھنٹہ چوبیس منٹ ہوتا ہے۔ پھر فجر کا وقت کم ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ 21 مارچ کو وہی ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ رہ جاتا ہے۔

فجر اُجالے میں پڑھنا

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ (127)

"فجر کی نماز اجالے اور روشنی میں پڑھو کہ اس میں بہت بڑا ثواب ہے"۔

(رواہ الترمذی و ابوداؤد والدارمی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت ہمیشہ فطرت یعنی دین حق پر رہے گی جب تک فجر کی نماز کو اجالے اور روشنی میں پڑھتی رہے گی (128)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فجر اجالے میں پڑھنے سے تمہاری مغفرت ہو جائے گی (129)۔ حضرت انس سے ہی دوسری روایت ہے کہ جو فجر کی نماز کو روشن کر کے یعنی اجالے میں پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی قبر اور دل کو روشن کرے گا اور اس کی نماز قبول فرمائے گا (130)۔

Marfat.com

مسائل واحکام

فجر کی نماز دیر اور تاخیر سے اجالے میں پڑھنا مستحب اور بہتر وافضل ہے یعنی جب خوب اجالا ہو جائے اور روشنی زمین پر پھیل جائے اس وقت فجر کی نماز پڑھنا زیادہ ثواب اور افضل ہے۔ لیکن ایسا وقت مستحب ہونا چاہیے کہ چالیس سے ساٹھ آیتیں ترتیل کے ساتھ پڑھ سکے۔ پھر سلام پھیرنے کے بعد اتنا وقت باقی ہو کہ اگر نماز میں کوئی نقص اور فساد ظاہر ہو جائے تو دوبارہ طہارت و وضو کر کے نماز میں چالیس سے ساٹھ آیتیں ترتیل سے دوبارہ پڑھ سکے۔ اتنی دیر اور تاخیر کرنا کہ سورج طلوع ہونے کا شک پیدا ہو جائے مکروہ ہے۔

حاجیوں کو مزدلفہ میں، فجر کی نماز اول وقت میں پڑھنا مستحب ہے۔ عورتوں کو ہمیشہ فجر کی نماز اول وقت (غلس اندھیرے) میں پڑھنا مستحب ہے اور باقی نمازوں میں بہتر یہ ہے۔ کہ مردوں کی جماعت کا انتظار کریں جب جماعت ہو چکے تو نماز پڑھیں۔

ظہر کا وقت

ظہر کی نماز کا وقت سورج کے دوپہر سے ڈھلنے (زوال) کے بعد شروع ہوتا ہے اور ہر چیز کے سایہ کے دوگنا ہونے تک رہتا ہے، سوائے اصلی سایہ کے، عین دوپہر کے وقت ہر چیز کا جو سایہ ہوتا ہے اس کو اصلی سایہ کہتے ہیں اور یہ موسم اور علاقوں کے مختلف ہونے سے مختلف ہوتا ہے۔ دن جتنا گھٹتا ہے اصلی سایہ بڑھتا جاتا ہے اور جتنا دن بڑھتا ہے اصلی سایہ کم ہوتا جاتا ہے۔ یعنی سردیوں میں سایہ اصلی زیادہ ہوتا ہے اور گرمیوں میں کم ہوتا ہے۔
جب سورج دوپہر سے ڈھلنے لگتا ہے تو یہ سایہ مشرق کی جانب بڑھنے لگتا ہے تو اسی لمحہ سے ظہر کا وقت شروع ہوتا ہے اور پھر ہر چیز کا سایہ دوگنا (دومثل) ہونے تک رہتا ہے۔ لیکن سنت اور بہتر وافضل یہ ہے کہ ظہر مثل اول میں پڑھی جائے۔

گرمیوں میں ظہر دیر سے پڑھنا

سردیوں میں ظہر کی نماز جلدی (اول وقت میں) پڑھنا مستحب اور بہتر ہے اور گرمیوں میں ظہر تاخیر سے اور ٹھنڈا کر کے پڑھنا مستحب اور افضل ہے، ہاں اگر گرمیوں کے دنوں

Marfat.com

میں ظہر کی جماعت اول وقت میں ہوئی ہو تو مستحب وقت کے لیے جماعت چھوڑنا ہرگز جائز نہیں۔ موسم ربیع یعنی موسم بہار، سردیوں کے حکم میں ہے اور موسم خریف یعنی پت جڑ کا موسم گرمیوں میں شمار ہوتا ہے۔ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گرمیوں میں ظہر کی نماز تاخیر سے پڑھنے کے متعلق فرمایا ہے چنانچہ آپ نے ارشاد فرمایا:

اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَاشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰى رَبِّهَا فَقَالَتْ يَا رَبِّ اَكَلَ بَعْضِىْ بَعْضًا فَاَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٌ فِى الشِّتَآءِ وَنَفَسٌ فِى الصَّيْفِ(131)

''جب گرمی تیز ہو جائے تو ظہر کی نماز ٹھنڈا کر کے پڑھو۔ کیونکہ سخت گرمی دوزخ کے جوش سے ہوتی ہے۔ دوزخ نے اپنے رب کے پاس شکایت کی کہ (الٰہی!) میرے شعلے ایک دوسرے کو کھائے جاتے ہیں تو اسے دو مرتبہ سانس لینے کی اجازت ہوئی ایک سردی میں اور ایک گرمی میں''۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَبْرِدُوْا بِالظُّهْرِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ(132)

''ظہر ٹھنڈا کر کے پڑھو کیونکہ گرمی کی یہ تیزی دوزخ کی جوش سے ہے''۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک مرتبہ سفر میں تھے کہ موذن نے ظہر کی اذان کہنی چاہی تو حضور نے فرمایا ٹھنڈا کر۔ پھر کچھ دیر بعد موذن نے اذان دینے کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا ٹھنڈا کر، کچھ دیر بعد پھر موذن نے اذان دینے کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا ٹھنڈا کر، حتیٰ کہ ہم نے سایہ ٹیلوں کے برابر دیکھا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا گرمی کی یہ تیزی دوزخ کے جوش سے پیدا ہوتی ہے لہٰذا جب گرمی تیز ہو جائے تو (ظہر کی) نماز ٹھنڈا کر کے پڑھو(133)۔

عصر کا وقت

عصر کا وقت، ظہر کا وقت ختم ہونے سے غروب آفتاب تک ہے یعنی ہر چیز کے سایہ کے

Marfat.com

دومثل (دگنا) ہونے کے بعد سے عصر کی نماز کا وقت شروع ہوتا ہے اور سورج ڈوبنے تک رہتا ہے۔ بلا عذر سفر وغیرہ کے عصر کی نماز پڑھنے میں اتنی دیر کرنا کہ سورج زرد ہو جائے مکروہ تحریمی ہے۔ بہتر وافضل یہ ہے کہ ظہر مثل اول میں پڑھیں اور عصر مثل ثانی کے بعد پڑھیں۔

عصر کی نماز میں ہمیشہ تاخیر مستحب اور افضل ہے مگر اتنی تاخیر اور دیر نہ کریں کہ سورج زرد ہو جائے۔ عموماً سورج میں زردی اس وقت آجاتی ہے جب غروب میں بیس منٹ رہتے ہیں تو اسی قدر وقت مکروہ ہے۔ تاخیر سے مراد یہ ہے کہ مستحب وقت کے دو حصے کیے جائیں اور دوسرے حصہ میں ادا کریں۔ ہاں بارش اور ابر والے دن عصر کی نماز پڑھنے میں جلدی (تعجیل) کریں۔ تاکہ عصر میں مکروہ وقت نہ آجائے۔

گھڑی کے حساب سے ہمارے ملک پاکستان اور ہندوستان میں عصر کا وقت کم از کم ایک گھنٹہ پینتیس منٹ اور زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے چھ منٹ ہے۔ وہ اس طرح کہ عصر کا وقت 24 اکتوبر سے آخر ماہ تک ایک گھنٹہ چھتیس منٹ ہوتا ہے پھر یکم نومبر سے اٹھارہ فروری یعنی پونے چار مہینے تک عصر کا وقت تقریباً ایک گھنٹہ پینتیس منٹ ہے ہمارے ملک میں سال میں یہ سب سے چھوٹا عصر کا وقت ہے۔

پھر انیس فروری سے مہینہ ختم ہونے تک عصر کا وقت ایک گھنٹہ چھتیس منٹ ہے پھر یکم مارچ سے مزید بڑھنا شروع ہو جاتا ہے حتیٰ کہ بائیس جون سے مہینہ ختم ہونے تک عصر کا وقت دو گھنٹے چھ منٹ پر ہو جاتا ہے اور یکم جولائی سے عصر کا وقت پھر کم ہونا شروع ہو جاتا ہے حتیٰ کہ تیئس اکتوبر کو عصر کا وقت، غروب آفتاب سے ایک گھنٹہ سینتیس منٹ پہلے شروع ہو جاتا ہے۔

منافق کی نماز

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ منافق کی نماز ہے کہ بیٹھا سورج ڈوبنے کا انتظار کرتا رہے یہاں تک کہ جب سورج زرد اور پیلا ہو جائے اور شیطان کے دو سینگوں کے درمیان جا پہنچے تو وہ اٹھے اور چار ٹھونگے مارے۔ وہ اللہ تعالیٰ کو

Marfat.com

اس نماز میں بہت تھوڑا یاد کرتا ہے(134)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس آدمی کی نماز عصر قضا ہوگئی تو یہ ایسا ہے گویا اس کا گھر بار لٹ گیا(135)۔(متفق علیہ عن ابن عمر)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے نماز عصر چھوڑ دی اس کے تمام نیک عمل ضائع ہو گئے (136)۔

مغرب کا وقت

مغرب کی نماز کا وقت، سورج غروب ہونے کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور شفق غائب ہونے تک رہتا ہے شفق اس سفیدی کا نام ہے جو مغرب کی جانب سرخی ڈوبنے کے بعد شمالاً جنوباً صبح صادق کی طرح پھیلی ہوئی رہتی ہے۔

نماز مغرب کا وقت ہمارے ملک پاکستان میں کم از کم ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ پینتیس منٹ ہوتا ہے ہر دن کے صبح اور مغرب، دونوں کی نماز کے وقت برابر ہوتے ہیں۔

بارش اور ابر والے دن کے سوا، مغرب کی نماز میں ہمیشہ تعجیل (جلدی) مستحب اور افضل ہے اور دو رکعت سے زیادہ تاخیر اور دیر کرنا مکروہ تنزیہی ہے، اور اگر بلا عذر سفر، بیماری وغیرہ کے نماز مغرب میں اتنی تاخیر اور دیر کی کہ ستارے گتھ گئے تو یہ مکرہ تحریمی ہے۔

ارشاد نبوی

حضرت ابوایوب اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت ہمیشہ خیر (اور فطرت اسلامیہ) پر قائم اور ثابت قدم رہے گی۔ جب تک مغرب کی نماز پڑھنے میں اتنی دیر نہ کرے کہ ستارے گتھ جائیں(137)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا (بارش اور) ابر والے روز، دن کی نماز عصر پڑھنے میں جلدی کرو اور مغرب کی نماز میں تاخیر اور دیر کرو(138)۔

Marfat.com

عشاء کا وقت

عشاء کی نماز کا وقت، مغرب کی طرف سفیدی (شفق) ڈوبنے سے شروع ہوتا ہے اور صبح صادق تک رہتا ہے۔

نماز عشاء میں تہائی رات تک تاخیر اور دیر کرنا مستحب اور افضل ہے اور آدھی رات تک دیر کرنا مباح یعنی جائز ہے اور بغیر عذر سفر وغیرہ کے عشاء میں آدھی رات سے زیادہ تاخیر اور دیر کرنا مکروہ ہے۔ کیونکہ یہ باعث تقلیل جماعت ہے یعنی جماعت میں لوگوں کے کم شامل ہونے کا سبب ہے۔

بارش اور ابر والے روز عشاء کی نماز پڑھنے میں تعجیل اور جلدی کرنا مستحب اور افضل ہے کیونکہ تاخیر اور دیر کرنے سے لوگ بارش اور اندھیرے کی وجہ سے جماعت میں نہ آسکیں گے۔

ارشادات نبوی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر مجھے اپنی امت کی تکلیف کا احساس وخوف نہ ہوتا تو میں ان کو عشاء کی نماز تہائی رات یا آدھی رات تک دیر سے پڑھنے کا حکم دیتا (139)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس نماز (عشاء) کو تاخیر (دیر) سے پڑھا کرو پس بے شک تمہیں اس نماز کے ساتھ باقی تمام امتوں پر فضیلت دی گئی ہے اور تم سے پہلے اس نماز کو کسی امت نے نہیں پڑھا (140)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر یہ بات نہ ہوئی کہ میری امت پر مشقت ہو جائے گی تو میں ان کو حکم دیتا کہ ہر وضو کے ساتھ مسواک کریں، اور عشاء کی نماز تہائی یا آدھی رات تک مؤخر کر دیتا۔ کیونکہ رب تبارک وتعالیٰ آسمان پر خاص تجلی رحمت فرماتا ہے اور صبح تک فرماتا رہتا ہے کہ ہے کوئی مانگنے والا کہ اسے دوں، ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ اس کی مغفرت وبخشش کروں، ہے کوئی دعا کرنے والا کہ اس کی دعا قبول کروں (141)۔

Marfat.com

عشاء کی نماز سے پہلے سونا اور عشاء کی نماز کے بعد، دنیا کی باتیں کرنا، قصے کہانیاں کہنا سننا سخت مکروہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ ہاں عشاء کی نماز کے بعد، ضروری باتیں، تلاوت قرآن پاک، ذکر الٰہی، دینی مسائل اور صالحین نیک بندوں کے حالات و قصے اور وعظ و نصیحت کہنا سننا اور مہمان سے بات چیت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

وتروں کا وقت

وتر کی نماز کا وقت عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد شروع ہوتا ہے اور طلوع فجر تک رہتا ہے۔ عشاء اور وتر کی نماز میں ترتیب فرض ہے پہلے عشاء اور پھر وتر کی نماز پڑھی جائے اگر پہلے وتر پڑھے اور پھر عشاء کی نماز پڑھی تو وتر کی نماز نہیں ہوگی۔

ارشاد نبوی

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کو یہ اندیشہ ہو کہ وہ رات کے آخری حصہ میں نہ اٹھ سکے گا تو وہ وتر رات کے پہلے حصہ میں پڑھ لے۔ اور جس کو یہ امید ہو کہ وہ رات کے آخری حصہ میں جاگ اٹھے گا تو پھر وہ وتر رات کے آخری حصہ (سحری) کے وقت پڑھے۔ کیونکہ رات کے آخری حصہ والی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ افضل ہے (142)۔

لہٰذا جو شخص جاگنے پر اعتماد رکھتا ہو، اس کو آخر رات میں وتر پڑھنا مستحب اور افضل ہے ورنہ سونے سے قبل وتر پڑھ لے۔ پھر اگر رات کے پچھلے پہر کو آنکھ کھلی تو تہجد پڑھے وتر دوبارہ پڑھنے جائز نہیں۔

دو نمازوں کا ایک وقت میں پڑھنا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے دو نمازوں کو بلا عذر (شرعی اجازت) کے جمع کیا، یعنی ایک وقت میں پڑھا وہ کبیرہ گناہوں کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر جا گھسا (143)۔

حج کے دنوں میں، عرفہ اور مزدلفہ کے سوا، کسی اور عذر سفر اور بیماری وغیرہ کے دو نمازوں کا ایک وقت میں جمع کرنا حرام ہے۔ خواہ یوں ہو کہ دوسری نماز، پہلی نماز کے وقت میں

Marfat.com

پڑھے، یا اس طرح کہ پہلی نماز کو اس قدر مؤخر کرے کہ اس کا وقت جاتا رہے اور دوسری نماز کے وقت میں پڑھے۔ پہلی صورت میں دوسری نماز بالکل نہ ہوگی۔ اور فرض ذمہ پر باقی رہے گا اور دوسری صورت میں پہلی نماز بصورت قضاء ہو جائے گی اور ساتھ ہی نماز قصا کرنے کا کبیرہ گناہ بھی سر پر ہوگا۔

ہاں اگر کسی عذر، سفر، بیماری وغیرہ کے، صورۃً دو نمازوں کو اس طرح جمع کر کے پڑھے کہ پہلی نماز کو اس کے آخری وقت میں اور دوسری نماز اس کے اول وقت میں، تو جائز ہے کوئی حرج نہیں، کیونکہ دونوں نمازیں حقیقۃً اپنے اپنے وقت میں پڑھی گئی ہیں۔

حج کے دنوں میں عرفہ میں ظہر اور عصر کی نماز جماعت کے ساتھ ظہر کے وقت میں پڑھی جاتی ہے اور مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز، عشاء کے وقت میں پڑھنے کا حکم ہے۔

اوقات مکروہہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سورج شیطان کے سینگ کے ساتھ طلوع ہوتا ہے جب سورج بلند ہوتا ہے تو جدا ہو جاتا ہے پھر جب سورج سر کی سیدھ پر آتا ہے تو شیطان اس سے قریب ہو جاتا ہے جب سورج دوپہر سے ڈھل جاتا ہے تو ہٹ جاتا ہے پھر جب سورج غروب ہونے لگتا ہے تو شیطان اس کے قریب ہو جاتا ہے۔ جب ڈوب جاتا ہے تو جدا ہو جاتا ہے لہذا تم ان تینوں وقتوں میں نماز نہ پڑھو (144)۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تین وقتوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں نماز پڑھنے اور مردے دفن کرنے (یعنی نماز جنازہ پڑھنے) سے منع فرمایا کرتے تھے۔ جب سورج طلوع ہو رہا ہو یہاں تک کہ بلند ہو جائے، اور جس وقت سورج عین سر کے اوپر قائم ہو، یہاں تک کہ ڈھل جائے اور جس وقت سورج غروب ہو رہا ہو حتیٰ کہ ڈوب جائے (145)۔

طلوع، غروب اور نصف النہار، یہ تین وقت ایسے ہیں جس میں کوئی نماز جائز نہیں۔ نہ فرض نہ واجب، نہ نفل نہ ادا، نہ قضاء۔ اسی طرح سجدۂ تلاوت وسجدہ سہو بھی ان وقتوں میں نا

Marfat.com

جائز ہے۔ ہاں اگر آج اسی دن کی عصر کی نماز نہیں پڑھی تو اگرچہ سورج ڈوب رہا ہو پڑھ لے نماز ہو جائے گی مگر اتنی دیر کرنا حرام ہے اور حدیث میں اس کو منافق کی نماز فرمایا گیا ہے۔

طلوع آفتاب سے مراد سورج کا کنارہ ظاہر ہونے سے اس وقت تک ہے کہ سورج پر نگاہ نہ ٹھہرے جس کی مقدار سورج کا کنارہ چمکنے سے بیس منٹ ہے اور جب سورج پر نگاہ ٹھہرنے لگے، اس وقت سے سورج ڈوبنے تک وقت غروب ہے یہ وقت بھی بیس منٹ ہے۔ نصف النہار سے مراد، نصف النہار شرعی سے نصف النہار حقیقی یعنی عین سر کی سیدھ پر سے سورج ڈھلکنے تک ہے اس وقت میں ہر نماز کی ممانعت ہے۔

اگر ان اوقات ممنوعہ میں جنازہ لایا گیا تو اسی وقت پڑھیں اس میں کوئی کراہت نہیں کراہت اس صورت میں ہے کہ جنازہ پہلے سے تیار موجود ہے پھر اتنی دیر کی کہ مکروہ وقت آ گیا۔ کیونکہ حدیث میں ہے کہ جب جنازہ تیار ہو جائے تو پھر دیر نہ کرو (146)۔

ان وقتوں میں قضاء نماز پڑھنا بھی ناجائز ہے۔ اگر کسی نے قضاء شروع کر لی تو واجب ہے کہ وہ توڑ دے اور صحیح وقت میں پڑھے اور اگر توڑی نہیں اور پڑھ لی تو فرض ذمہ سے ساقط ہو جائے گا اور گنہگار بھی ہوگا۔

ان وقتوں میں اگر کسی نے نفل نماز شروع کی تو وہ نماز اب واجب ہو گئی۔ مگر اس وقت پڑھنا جائز نہیں۔ لہٰذا واجب ہے کہ نماز توڑ دے اور صحیح وقت میں قضاء کرے اور اگر نماز پوری کر لی تو گنہگار ہوگا۔ لیکن اب اس پر قضا واجب نہیں۔

بہتر یہ ہے کہ ان وقتوں میں قرآن پاک کی تلاوت بھی نہ کی جائے۔ بلکہ تلاوت کی بجائے ان وقتوں میں ذکر اور درود شریف پڑھنے میں مصروف رہے۔

ایسے اوقات جن میں نفل پڑھنا مکروہ ہے

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: صبح کے بعد کوئی نفل نماز نہیں تا وقتیکہ سورج طلوع ہو کر بلند ہو جائے اور عصر کے بعد، کوئی نفل نماز نہیں تا آنکہ سورج ڈوب جائے (147)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب فجر طلوع ہو

Marfat.com

جائے تو کوئی نفل نماز پڑھنا جائز نہیں، سوائے دو رکعت (سنت) فجر کے (148)۔

مسائل واحکام

بارہ اوقات ایسے ہیں جن میں نفل پڑھنا منع ہے۔(۱) طلوع فجر سے، طلوع آفتاب تک، کہ اس درمیان میں سوا دو رکعت سنت فجر کے کوئی نفل نماز جائز نہیں۔

نماز فجر کے بعد سے طلوع آفتاب تک اگرچہ وقت کتنا ہی وسیع باقی ہو اگر فجر کی سنتیں فرض سے پہلے نہیں پڑھی تھیں، اور اب پڑھنا چاہتا ہو تو یہ جائز نہیں۔ فرض سے پہلے فجر کی سنتیں شروع کر کے توڑ دیں۔ تو فرض پڑھنے کے بعد بھی ان کی قضا جائز نہیں۔

(۲) اپنے مسلک کی جماعت کے لیے اقامت ہوئی، تو اقامت سے جماعت ختم ہونے تک نفل وسنت پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ ہاں اگر جماعت کھڑی ہوگئی اور یہ یقین ہو کہ سنت فجر پڑھ کر جماعت مل جائے گی۔ اگرچہ قعدہ (التحیات) میں ہی شرکت ہوگی۔ تو حکم یہ ہے کہ جماعت سے الگ اور دور سنت فجر پڑھ کر جماعت کے ساتھ شامل ہو اور اگر یہ معلوم ہے کہ سنت پڑھے گا تو جماعت جاتی رہے گی تو سنت پڑھنے کے لیے جماعت کا چھوڑنا ناجائز اور سخت گناہ ہے۔ سنت فجر کے سوا باقی نمازوں میں اگرچہ جماعت ملنے کا یقین ہو پھر بھی سنتیں وغیرہ پڑھنا جائز نہیں۔

(۳) نماز عصر کے بعد سے سورج غروب ہونے تک نفل پڑھنا منع ہے۔ اگر نفل نماز شروع کر کے اب توڑ دی تو اس کی قضاء بھی اس وقت جائز نہیں۔ اور اگر قضا پڑھ لی تو نا کافی ہے۔ قضاء اس کے ذمہ سے ساقط نہ ہوگی۔

(۴) غروب آفتاب سے، مغرب کے فرض پڑھنے تک کوئی نفل نماز جائز نہیں۔ ہاں اگر اذان کے بعد، اقامت سے پہلے اتنا وقفہ ہو کہ دو رکعت خفیف سی پڑھی جا سکیں تو اس قدر جائز ہے ورنہ نہیں۔

(۵) جس وقت امام خطبہ جمعہ پڑھنے کے لیے کھڑا ہو، اس وقت سے جمعہ کے فرض ختم ہونے تک نفل نماز مکروہ ہے یہاں تک کہ جمعہ کی سنتیں پڑھنا بھی جائز نہیں۔

Marfat.com

(۶) عین خطبہ کے وقت، ہر نماز نفل ہو یا سنت حتیٰ کہ قضا نماز بھی پڑھنا ناجائز اور مکروہ ہے۔ خطبہ جمعہ کا ہو یا عیدین کا نماز کسوف و استسقاء کا یا حج کا کوئی نماز جائز نہیں۔ ہاں صاحب ترتیب کے لیے جمعہ کے خطبہ کے وقت، قضا کی اجازت ہے۔ جمعہ کی سنتیں شروع کی تھیں کہ امام خطبہ جمعہ کے لیے کھڑا ہوا تو اب چار رکعتیں پوری کر لی جائیں۔

(۷) دونوں عیدوں کی نماز سے پہلے عیدگاہ اور مسجد میں نفل پڑھنا مکروہ ہے۔

(۸) دونوں عیدوں کی نماز کے بعد بھی عیدگاہ اور مسجد میں نفل پڑھنا مکروہ ہے۔ ہاں گھر میں نفل پڑھنا مکروہ نہیں۔

(۹) عرفات میں جو دو نمازیں ظہر و عصر کو ملا کر پڑھتے ہیں ان کے درمیان میں اور بعد میں بھی نفل و سنت پڑھنا مکروہ ہے۔

(۱۰) مزدلفہ میں جو دو نمازیں مغرب و عشاء ملا کر پڑھتے ہیں ان کے درمیان میں نفل و سنت پڑھنا مکروہ ہے۔ بعد میں مکروہ نہیں۔

(۱۱) فرض نماز کا وقت جا رہا ہو یعنی اتنا وقت باقی ہے کہ اس میں صرف فرض ہی ادا ہو سکتے ہیں تو ہر نماز، یہاں تک کہ سنت فجر و ظہر بھی پڑھنا مکروہ ہے۔

(۱۲) جس بات سے دل ہٹے اور اس کو دور کر سکتا ہو، تو اس رکاوٹ کو دور کیے بغیر ہر نماز مکروہ ہے۔ مثلاً کھانا سامنے آ گیا اور کھانے کی خواہش اور بھوک ہو یا پیشاب، پاخانہ یا پیٹ میں ہوا کا غلبہ وغیرہ ہو۔ ہاں اگر نماز کا وقت جا رہا ہو تو اس وقت پڑھ لی جائے، اور بعد میں نماز لوٹا لیں، الغرض کوئی ایسا امر درپیش ہو، جس کی وجہ سے دل ہٹے اور نماز کے اندر خشوع و خضوع میں فرق آئے ان وقتوں میں بھی نماز پڑھنا مکروہ اور ناجائز ہے۔

اذان اور اقامت کے مسائل

حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اذان کے پندرہ اور اقامت کے سترہ کلمے ہیں (149)۔

اذان کا معنی ہے آگاہ اور خبردار کرنا۔ اور شریعت میں فرض نمازوں کے لیے ایک

Marfat.com

خاص طریقہ سے چند معینہ اور مرتبہ کلموں کے ساتھ نماز کی ادائیگی کے واسطے مسلمانوں کو آگاہ کرنے کو اذان کہتے ہیں۔ اور وہ پندرہ کلمات یہ ہیں:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ، اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اقامت اور فجر کی اذان میں دو کلمے اور زیادہ کیے جاتے ہیں لہٰذا ان دونوں میں سترہ کلمے ہوتے ہیں۔ فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد دو مرتبہ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اور زیادہ کہے جاتے ہیں اور اقامت میں جس کو عوام تکبیر بھی کہتے ہیں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد دوبار قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کہا جاتا ہے۔

جمعہ سمیت پنجگانہ فرض نمازیں جب صحیح وقت پر مسجد میں ادا کی جائیں تو ان کے لیے اذان سنت موکدہ ہے اور اس کا حکم واجب کی مانند ہے کہ اگر نہ کہی تو وہاں کے سب لوگ گنہگار ہوں گے بلکہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگر کسی شہر کے سب لوگ اذان چھوڑ دیں تو میں ان سے جنگ کروں گا اور ایک شخص اذان چھوڑ دے تو میں اس کو سزا دوں گا اور قید کروں گا۔

مسجد میں بغیر اذان و اقامت کے جماعت پڑھنا مکروہ ہے۔ اگر کوئی شخص شہر میں گھر میں نماز پڑھے اور اذان نہ کہے تو کوئی کراہت نہیں کہ وہاں کسی مسجد کی اذان ہی اس کے لیے کافی ہے۔ اور اذان کہہ لینا مستحب اور افضل ہے۔

گاؤں میں مسجد ہے اور اس میں اذان و اقامت کہی جاتی ہے تو وہاں گھر میں نماز پڑھنا بغیر اذان کے جائز ہے۔ وہاں نماز پڑھنے والے کا وہی حکم ہے جو شہر میں ہے۔

قضاء نماز مسجد میں پڑھیں تو اذان نہ پڑھی جائے۔ ہاں اگر جنگل وغیرہ میں اکیلا ہو تو اذان اور اقامت کہنا جائز ہے۔ کیونکہ قضاء کا اظہار گناہ ہے۔ لیکن اگر پوری جماعت کی نماز قضا ہوگئی تو اذان و اقامت سے پڑھیں۔

Marfat.com

شہر یا گاؤں سے باہر، کھیتی یا باغ وغیرہ میں جماعت سے نماز پڑھی جہاں شہر یا گاؤں کی اذان کی آواز پہنچتی ہو تو وہاں شہر یا گاؤں کی اذان ہی کافی ہے پھر بھی اذان کہہ لینا بہتر ہے اور اقامت چھوڑنا مکروہ ہے۔

مسافر بھی جنگل میں اذان و اقامت سے نماز پڑھیں۔ ایسی حالت میں اگر انہوں نے اذان چھوڑ دی تو گنہگار نہیں ہوں گے ہاں اقامت کا چھوڑنا مکروہ ہے۔

جس مسجد میں امام معین ہو اور پنجگانہ نماز باقاعدہ ہوتی ہو، اس میں جب پہلی جماعت بطریق مسنون ہو چکی تو دوسری جماعت کے لیے دوبارہ اذان کہنا مکروہ ہے اور دوسری جماعت کے امام کو محراب میں کھڑا ہونا بھی مکروہ ہے۔

اذان کا مستحب وقت وہی ہے جو نماز کا ہے۔ وقت شروع ہونے سے پہلے اذان کہنا جائز نہیں، اگر وقت سے پہلے کہہ دی تو وقت شروع ہونے کے بعد اب دوبارہ کہی جائے۔

جمعہ اور فرضوں کے علاوہ باقی نمازوں مثلاً وتر، عیدین، تراویح، کسوف، خسوف، اشراق، چاشت، استسقاء اور دیگر نفلوں کے لیے اذان نہیں۔

عورتوں پر اذان و اقامت نہیں خواہ وہ نماز تنہا پڑھیں یا اپنی جماعت کے ساتھ، ادا ہو یا قضا۔ عورتوں کا اذان و اقامت کہنا مکروہ تحریمی ہے، مستورات کا اپنی علیحدہ جماعت کرانا بھی مکروہ ہے۔

فاسق و فاجر، خنثیٰ، پاگل، نشے والے اور ناسمجھ بچے اور جنبی کی اذان مکروہ ہے ان سب کی اذان دوبارہ پڑھی جائے، سمجھدار بچے، غلام اور اندھے کی اذان درست ہے۔

شہر میں جمعہ کے دن ظہر کی نماز کے لیے اذان ناجائز ہے۔ اگرچہ ظہر کی نماز پڑھنے والے معذور ہوں یعنی جن پر جمعہ فرض نہ ہو۔

اذان میں قبلہ کی طرف منہ نہ کرنا، اقامت کی طرح جلدی جلدی ٹھہرے بغیر کہنا، ترجیع کرنا، یعنی چاروں شہادتین آہستہ آہستہ کہنا۔ پھر چاروں شہادتین کو زور سے کہنا، حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کہتے وقت دائیں بائیں منہ نہ پھیرنا، بیٹھ کر اذان کہنا، ایک

Marfat.com

شخص کو دو مسجدوں میں اذان کہنا اور بلا وضو اذان کہنا مکروہ ہے۔

اذان اور اقامت میں مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ کی دال کو پیش کے ساتھ پڑھنا غلط ہے۔ اور کلمات اذان میں لحن حرام ہے مثلاً اَللہُ اَکْبَرُ کے ہمزہ کو آاللہ یا آکبرُ اسی اکبر میں (ب) کے بعد الف بڑھا کر اکبار پڑھنا حرام ہے یونہی کلمات اذان کو قواعد موسیقی پر گانا بھی لحن اور نا جائز ہے۔

اذان کہنے کا مسنون طریقہ

سنت یہ ہے کہ موذن خارج مسجد کسی بلند جگہ (میذنہ) اذان دینے کی مخصوص جگہ پر قبلہ رخ کھڑا ہو، اور اپنے دونوں کانوں میں شہادت کی انگلیاں ڈال کر با آواز بلند ٹھہر ٹھہر کر پہلے چار مرتبہ اللہ اکبر ایک آواز میں دو بار، اور پھر دوسری آواز میں دو بار کہے۔ پھر شہادتین کو چار بار چار آوازوں کے ساتھ کہے۔ پھر دائیں طرف منہ کر کے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ دو آواز میں دو بار کہے، پھر اسی طرح بائیں طرف منہ کر کے دو آواز میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہے پھر ایک آواز میں دو بار اللہ اکبر کہے اور آخر میں ایک بار، ایک آواز میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہہ کر اذان ختم کرے۔ فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد دو آواز میں، دائیں بائیں منہ پھیرے بغیر اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ زیادہ کہے۔

اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر ادا کرے، اور درمیان میں سکتہ کرے۔ تاکہ اذان کا جواب دینے والا جواب دے سکے اور سکتہ کا چھوڑنا مکروہ ہے۔ ایسی اذان کا دوبار کہنا مستحب ہے۔ کلمات اذان یا اقامت میں اگر کوئی کلمہ آگے پیچھے کر دیا یا بھول گیا تو جہاں سے یاد آئے وہاں سے ہی لوٹ جائے شروع سے پڑھنے کی ضرورت نہیں مثلاً حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ پہلے کہہ دیا اور بعد میں حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کہا تو اب اس کلمے کے بعد پھر حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہہ لے۔ یا اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہنا بھول گیا تو اب پھر اسی کلمہ کو کہہ کر آگے شروع کر دے۔

Marfat.com

اذان کا اہل

اذان کہنے کا وہ اہل ہے جو نماز کے وقتوں کو پہچانتا ہو۔ مرد، عقلمند، نیک، پرہیز گار، سنت نبوی سے واقف اور ذی وجاہت ہو، جو لوگ جماعت سے رہ جائیں ان کو تنبیہ کرنے والا ہو۔ اذان پابندی اور مداومت سے دیتا ہو، اور بلا اجرت محض ثواب اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اذان کہتا ہو۔ اگر موذن نابینا ہو اور صحیح وقت بتانے والا ہے تو اس کا اور آنکھ والے کا اذان کہنا برابر ہے۔ اگر موذن ہی امام بھی ہو تو بہت بہتر ہے۔

اذان کا جواب اور اس کا ثواب

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اذان سنو تو تم بھی وہی الفاظ کہو جو موذن کہتا ہے(150)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جب موذن اذان دے تو جو آدمی (جواب میں) اس کی مثل کہے اور جب موذن حی علی الصلاۃ اور حی علی الفلاح کہے تو وہ (اس کے جواب میں) لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا(151)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عورتوں کے گروہ! جب تم بلال کو اذان و اقامت کہتے سنو، تو جس طرح وہ کہتا ہے تم بھی اسی طرح کہو، کیونکہ (ایسا کرنے پر) اللہ تعالیٰ تمہارے ہر لفظ کے بدلے میں ایک لاکھ نیکی لکھے گا اور ہزار درجے بلند فرمائے گا اور ہزار گناہ مٹائے گا۔ عورتوں نے عرض کی یہ تو عورتوں کے لیے ہے مردوں کے لیے کتنا ثواب ہے فرمایا مردوں کے لیے دگنا ثواب ہے(152)۔

طبرانی میں سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اذان کا جواب دینے پر عورتوں کے لیے اذان کے ہر لفظ کے بدلے دس لاکھ درجے بلند کیے جائیں گے۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یہ تو عورتوں کے لیے ہے۔ مردوں کے لیے کیا ہے، فرمایا مردوں کے لیے دگنا ثواب ہے(153)۔

Marfat.com

یہ بدبختی ہے

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مومن کی بدبختی کے لیے یہ کافی ہے کہ موذن کو اذان و تکبیر کہتے سنے اور اس کا جواب نہ دے (154)۔

معاذ بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ ظلم ہے پورا ظلم اور کفر ہے اور نفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ کے منادی (موذن) کو اذان کہتے سنے اور مسجد میں حاضر نہ ہو (155)۔

مسائل واحکام

جب اذان سنو تو ارشاد نبوی کے مطابق جواب دینے کا حکم ہے اور یہ دو قسم کا ہے ایک فعلی جواب اور دوسرا قولی جواب۔

اذان کا فعلی جواب تو یہ ہے کہ جو شخص اذان سنے اس پر واجب ہے کہ اذان سنتے ہی سب کام چھوڑ دے یہاں تک کہ قرآن پاک کی تلاوت بھی چھوڑ کر، نماز پڑھنے کے لیے مسجد میں حاضر ہو جائے۔

دوسرا قولی جواب یہ ہے کہ مؤذن جو لفظ کہے اس کے بعد سننے والا بھی وہی لفظ اور کلمہ کہے مگر حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کے جواب میں لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہے اور صبح کی اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم کے جواب میں صَدَقْتَ وَ بَرِرْتَ وَ بِالْحَقِّ نَطَقْتَ کہے۔

جب اذان ہو تو اتنی دیر کے لیے سلام، کلام اور سلام کا جواب اور تمام کام موقوف کر دے یہاں تک کہ قرآن پاک کی تلاوت بھی اتنی دیر موقوف کر دے۔ اگر راستہ پر چل رہا ہے تو اتنی دیر کھڑا ہو جائے اور اذان کو غور سے سنے اور اس کا جواب دے اور یہی حکم اقامت میں بھی ہے۔ جمعہ کے خطبہ کی اذان کا جواب دینا مقتدیوں کو جائز نہیں جنبی (یعنی جس پر غسل فرض ہے) وہ بھی اذان کا جواب دے۔ اگر کئی اذانیں سنے تو پہلی اذان کا جواب دینا ضروری ہے اور سب کا جواب دینا بہتر ہے۔

Marfat.com

جو شخص اذان کے وقت باتوں میں مشغول رہے بزرگوں نے فرمایا ہے کہ معاذ اللہ خاتمہ برا ہونے کا ڈر ہے۔ (اللہ تعالیٰ بچائے)

جب مؤذن اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے تو یہ الفاظ کہنے کے بعد درود شریف پڑھے اور مستحب اور بہتر ہے کہ انگوٹھوں کو بوسہ دے کر آنکھوں سے لگائے اور کہے قُرَّةُ عَيْنِيْ بِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ (156)۔

حیض ونفاس والی عورت، خطبہ سننے والے، نماز جنازہ پڑھنے والے، جماع کرنے والے، پیشاب پاخانہ کرنے والے اور علم دین سیکھنے اور سکھانے والے پر اذان کا جواب نہیں۔

اذان کی دعا اور اس کا ثواب

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اذان سن کر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ وَاجْعَلْنَا وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ

تو اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو گئی (157)۔

طبرانی کی روایت میں، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس دعا کے بعد وَاجْعَلْنَا فِيْ شَفَاعَتِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (158) کے الفاظ بھی ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تم اذان سنو تو تم بھی وہی کہو جو مؤذن کہتا ہے۔ پھر (اذان کے بعد) مجھ پر درود پڑھو۔ بلاشبہ جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر سات بار درود (ورحمت) بھیجتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ (اذان کی دعا) مانگو اور وسیلہ جنت میں ایک مرتبہ ہے جو اللہ کے خاص بندوں سے صرف ایک مقبول بندے کو ملے گا، اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہوں تو جس نے میرے لیے وسیلہ یعنی اذان کی

Marfat.com

(دعا) مانگی۔اس کی شفاعت جائز ہوگی (159)۔

جب اذان ختم ہو جائے تو ارشاد نبوی یہ ہے کہ مؤذن اور اذان سننے والے ایک بار درود پاک پڑھیں اور پھر یہ دعا مانگیں

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادِ

تثویب

متاخرین فقہاء اسلام نے تثویب مستحسن رکھی ہے یعنی اذان کے بعد، نماز کے لیے دوبارہ اعلان کرنا اور اس کے لیے کوئی خاص الفاظ مقرر نہیں کیے بلکہ جو الفاظ وہاں کے عرف میں مشہور ہوں وہی الفاظ بطور تثویب کہے جائیں مثلاً اَلصَّلٰوةُ اَلصَّلٰوةُ یا قَامَتْ قَامَتْ، یا اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ۔ہاں مغرب کی اذان کے بعد تثویب نہیں۔

اقامت

نبی اکرم ﷺ نے بلال کو فرمایا جب تو اذان دے تو ٹھہر ٹھہر کر وقفہ وقفہ سے کہہ، اور جب اقامت (تکبیر) پڑھے تو جلدی جلدی پڑھ، اور اذان و اقامت میں اتنا وقفہ رکھ کہ کھانا کھانے والا اور پانی پینے والا (فارغ ہو جائے) اور پیشاب پاخانہ کرنے والا جب بیت الخلاء میں جائے تو وہ اپنی ضرورت سے فارغ ہو جائے اور جب تک مجھے دیکھ نہ لو کھڑے نہ ہوا کرو (160)۔

حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے مجھے فجر کی اذان دینے کا حکم فرمایا تو میں نے اذان پڑھی۔ پھر حضرت بلال اقامت (تکبیر) پڑھنے لگے تو آپ نے ارشاد فرمایا صدائی نے اذان کہی ہے لہٰذا جس نے اذان کہی ہے وہی اقامت بھی کہے (161)۔

حضرت ابوامامہ یا کوئی اور صحابی بیان فرماتے ہیں کہ حضرت بلال اقامت (تکبیر)

Marfat.com

کہنے لگے۔ جب انہوں نے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کہا تو رسول اکرم ﷺ نے (اس کے جواب میں) اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا فرمایا اور اقامت کے باقی کلمات کے جواب میں آپ نے وہی فرمایا جیسا اذان میں ہے (162)۔ (رواہ ابوداؤد)

مسائل واحکام

فرضوں کے لیے اقامت جس کو عوام تکبیر کہتے ہیں۔ سنت مؤکدہ ہے بلکہ اقامت کا سنت ہونا اذان کی بہ نسبت زیادہ مؤکد اور افضل ہے۔ جس نے اذان کہی، اقامت کہنا بھی اسی کا حق ہے اور مؤذن کی اجازت ورضامندی کے بغیر کسی دوسرے کا اقامت کہنا مکروہ ہے۔ ہاں اگر اذان کہنے والا موجود نہ ہو تو پھر جو چاہے اقامت کہہ لے۔

اذان اور اقامت میں وقفہ کرنا سنت ہے اذان کہتے ہی اقامت کہہ دینا مکروہ ہے۔ وقفہ اتنا ہو کہ جو لوگ پابند جماعت ہیں وہ آجائیں۔ مگر اتنا انتظار نہ ہو کہ مکروہ وقت آجائے۔ ہاں مغرب کی نماز میں یہ وقفہ تین چھوٹی آیتوں یا ایک بڑی آیت کے برابر ہو۔ یعنی مغرب کی اذان کے بعد سنت کے مطابق درود پاک اور اذان کی دعا مانگنے کے بعد اتنا وقفہ ہونا چاہیے۔ اس سے زیادہ وقفہ بلا عذر شرعی مکروہ ہے۔

اقامت اذان کی مثل ہے یعنی جو احکام اذان کے ہیں وہی اقامت کے بھی ہیں صرف چند باتوں میں فرق ہے اس میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ دوبار کہیں، اس میں بھی آواز بلند ہو مگر اذان جتنی بلند نہ ہو بلکہ اتنی کہ حاضرین تک آواز پہنچ جائے اقامت کے کلمات جلدی جلدی کہیں درمیان میں سکتہ اور وقفہ نہ کریں۔ اقامت میں نہ ہاتھ کانوں پر رکھنا ہے اور نہ کانوں میں انگلیاں رکھنا ہے۔ اقامت کے لیے اذان کی طرح مسجد سے باہر اور بلند جگہ ہونا سنت نہیں اور نہ صبح کی اقامت میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ہے اگر امام نے اقامت کہی تو قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے وقت آگے بڑھ کر مصلی پر چلا جائے اور اقامت میں بھی حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ وَحَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے وقت دائیں بائیں منہ پھیرا جائے۔

چاروں اماموں کے نزدیک اقامت کھڑے ہو کر سننا مکروہ ہے۔ اس لیے اقامت

Marfat.com

کے وقت جو آدمی آئے تو اسے کھڑے انتظار نہیں کرنا چاہیے بلکہ بیٹھ جائے اور جو لوگ مسجد میں موجود ہیں وہ بھی بیٹھے رہیں اور اس وقت اٹھیں جب مکبر حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ پر پہنچے۔ امام کے لیے بھی یہی حکم ہے۔ آج کل اکثر دیکھا گیا ہے کہ اقامت کے وقت لوگ کھڑے رہتے ہیں۔ بلکہ جب تک امام مصلی پر کھڑا نہ ہو تکبیر نہیں کہی جاتی۔ یہ باتیں خلاف سنت ہیں۔

مسافر نے اذان واقامت دونوں نہ کہی یا اذان کہی مگر اقامت نہ کہی تو یہ مکروہ ہے اور اگر صرف اقامت کہی تو مکروہ نہیں۔ مگر بہتر یہ ہے کہ اذان بھی کہے اگرچہ تنہا ہو یا اس کے ساتھ اور ہمراہی مسافر بھی ہوں۔ شہر سے باہر کسی جگہ جماعت قائم کی اور اقامت نہ کہی تو مکروہ ہے اور اذان نہ کہی تو کوئی حرج نہیں۔ ہاں خلاف اولیٰ ضرور ہے۔

اقامت کا جواب دینا مستحب ہے اور اس کا جواب بھی اذان کی طرح ہے فرق اتنا ہے کہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے جواب میں اَقَامَهَا اللهُ وَاَدَامَهَا کہا جائے۔

اذان کی فضیلت

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن موذنوں کی گردنیں سب سے زیادہ دراز ہوں گی (163)۔ (رواہ مسلم واحمد وابن ماجہ عن معاویۃ)

حدیث کے معنی یہ بیان کیے گئے ہیں کہ موذن اللہ کی رحمت کے بہت امیدوار ہوں گے۔ کیونکہ جس کو جس چیز کی امید ہوتی ہے وہ اس کی طرف گردن دراز کرتا ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ اس کو ثواب بہت ملے گا۔ تیسرا معنی یہ ہے کہ وہ شرمندہ نہ ہوں گے اس لیے کہ جو شرمندہ ہوتا ہے اس کی گردن جھک جاتی ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا موذن کی جہاں تک آواز پہنچتی ہے اس کے لیے بخشش کر دی جاتی ہے اور ہر خشک و تر چیز جس نے اس کی آواز سنی وہ اس کی تصدیق کرتی ہے (164)۔ دوسری روایت میں ہے کہ ہر خشک و تر چیز جس نے اس کی آواز سنی وہ اس کی گواہی دے گی (165)۔ تیسری روایت میں ہے کہ ہر ڈھیلا اور پتھر اس کے حق میں (قیامت کو) گواہی دے گا (166)۔

Marfat.com

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شیطان جب اذان سنتا ہے تو اتنی دور بھاگ جاتا ہے جتنا یہاں سے روحا دور ہے۔ (روحا مدینہ سے 36 میل کے فاصلہ پر ہے) (167)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اذان دینے والا جو محض ثواب کا طلبگار ہے اس شہید کی مانند ہے جو خون میں آلود ہے اور جب مرے گا تو قبر میں اس کے بدن میں کیڑے نہ پڑیں گے (168)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤذن جب اذان دیتا ہے تو رب تعالیٰ عزوجل اذان سے فارغ ہونے تک اس کے سر پر اپنا دست رحمت رکھے رہتا ہے، اور اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے جہاں تک اس کی آواز پہنچے جب وہ اذان سے فارغ ہوتا ہے تو رب عزوجل فرماتا ہے میرے بندے تو نے سچ کہا اور تو نے حق گواہی دی لہٰذا تجھے بشارت ہو (میری رحمت کی) (169)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس بستی میں اذان دی جائے اللہ تعالیٰ اسے اس دن امن دیتا ہے (170)۔

معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس قوم میں صبح کو اذان ہوئی ان کے لیے عذاب الٰہی سے شام تک امان ہے، اور جس میں شام کو اذان ہوئی ان کے لیے عذاب الٰہی سے صبح تک امان ہے (171)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: میں جنت میں گیا تو اس میں موتی کے گنبد دیکھے جن کی مٹی مشک کی ہے فرمایا اے جبرائیل یہ کس کے لیے ہیں عرض کی یہ آپ کی امت کے مؤذنوں اور اماموں کے لیے ہیں (172)۔

ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اذان کہنے میں کتنا ثواب ہے تو اس پر آپس میں تلوار چلتی (173)۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے سات سال ثواب

Marfat.com

کے لیے اذان کہی۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے (دوزخ کی) آگ سے براءت لکھ دے گا(174)۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بارہ سال اذان کہی اس کے لیے جنت واجب ہوگئی اور روزانہ اس کی اذان کے بدلہ میں ساٹھ نیکیاں اور اقامت کے بدلہ میں تیس نیکیاں لکھی جائیں گی (175)۔

نیز ارشاد فرمایا جس نے سال بھر اذان پر محافظت اور پابندی کی اس کے لیے جنت واجب ہوگئی (176)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی سال بھر اذان کہے اور اس پر معاوضہ نہ مانگے، قیامت کے دن اسے بلایا جائے گا اور جنت کے دروازے پر کھڑا کر کے کہا جائے گا جس کے لیے تو چاہے شفاعت کر (177)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤذنوں کا حشر یوں ہوگا کہ جنت کی اونٹنیوں پر سوار ہوں گے۔ ان کے آگے حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہوں گے سب کے سب بلند آواز سے اذان کہتے آئیں گے لوگ ان کو دیکھیں گے اور پوچھیں گے یہ کون لوگ ہیں؟ کہا جائے گا یہ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے مؤذن ہیں (آج) لوگ خوف زدہ ہیں اور ان کو کوئی خوف نہیں لوگ غم میں ہیں اور ان کو کوئی غم نہیں (178)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اذان واقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی (179)۔

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو دعائیں رد نہیں ہوتی یا بہت کم رد ہوتی ہیں۔ اذان کے وقت اور جہاد کی شدت کے وقت (180)۔

ستر، لباس پہننا

نماز کے اندر یا نماز سے باہر، لباس ہر اعتبار سے انسان کے لیے بہت بڑی نعمت اور زینت ہے۔ لباس ہی انسان کو انسان بناتا ہے اور لباس کے بغیر انسان حیوان نظر آتا ہے۔

Marfat.com

دین اسلام نے لباس کے معاملہ میں بھی ہماری بڑی عمدہ رہنمائی فرمائی ہے اور ہر شخص کو اپنی حیثیت کے مطابق صاف ستھرا اور پاکیزہ لباس پہننے کی ہدایت دی ہے اور ایسے لباس کی سخت ممانعت فرمائی ہے جس سے عریانی (ننگاپن) تکبر اور غرور کی جھلک نظر آتی ہو یا جس سے کسی دشمن اسلام،قوم کے ساتھ مشابہت پیدا ہوتی ہو لباس کے معاملہ میں یہ بات ضرور یادرہے کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اسراف یعنی فضول خرچ اور بے فائدہ نمود ونمائش کرنے والوں کو شیطان کا بھائی کہا ہے۔

وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا ﴿٢٦﴾ إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ

''بے فائدہ خرچ نہ کرو بلاشبہ بے فائدہ خرچ کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں''۔(بنی اسرائیل:26-27)

نماز کے اندر

نماز جو کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضری کا ایک وقت ہے اسلام نے اس کے لیے نہایت اہتمام سے پاکیزہ اور عمدہ لباس پہننے کا حکم دیا ہے اور مرد وعورت کے لیے لباس کی، کم سے کم حد بھی مقرر فرمادی ہے۔چنانچہ مرد پر ناف سے لے کر گھٹنوں تک اور عورت پر سر سے پاؤں تک سارے جسم کا پاک کپڑے سے چھپانا فرض ہے اس کے بغیر نماز ہرگز نہیں ہوگی۔اور یہ (ستر عورت) نماز کی تیسری شرط ہے۔اب اس کے بارے کتاب وسنت اور فقہ حنفی کے ضروری مسائل واحکام ملاحظہ ہوں۔

ارشاد ربانی

پنجگانہ نماز کی ادائیگی کے وقت لباس کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

خُذُوا زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ (سورۂ اعراف:31)

''ہر نماز کے وقت اپنا اچھا لباس پہنو۔

ارشادات نبوی

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب نماز پڑھو،

Marfat.com

تہبند باندھ لو اور چادر اوڑھ لو، اور یہودیوں کی مشابہت نہ کرو (181)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ناف کے نیچے سے گھٹنے تک (مرد کے لیے بدن کا یہ حصہ) چھپانے کے قابل ہے (182)۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پگڑیاں باندھا کرو۔ کیونکہ یہ فرشتوں کا نشان ہے اور اس کا شملہ پیچھے اپنی پشت کی طرف لٹکایا کرو (183)۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارے اور مشرکوں کے پگڑی باندھنے کے درمیان فرق ٹوپیوں کے اوپر پگڑی باندھنا ہے۔ یعنی ہم ٹوپی پر پگڑی باندھتے ہیں اور کافر و مشرک ٹوپی کے بغیر پگڑی باندھتے ہیں (184)۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بالغہ عورت کی نماز دوپٹے کے بغیر قبول نہیں ہوتی (185)۔ (رواہ ابوداؤد والترمذی)

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کیا عورت ازار بند (پاجامہ وشلوار) کے بغیر صرف ایک دوپٹے اور کرتے میں نماز پڑھ سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا جب کرتا اتنا لمبا ہو کہ دونوں قدموں کی پشت کو چھپا لے (186) (تو نماز ہو جائے گی)

عورت کا باریک لباس

حضرت عائشہ صدقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اسماء بنت ابوبکر باریک لباس پہنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آئیں تو آپ نے منہ دوسری طرف پھیر لیا اور فرمایا: اے اسماء! عورت جب بالغ ہو جائے تو اس کے بدن کا کوئی حصہ سوائے منہ اور ہتھیلیوں کے دکھائی نہیں دینا چاہیے (187)۔

حضرت حفصہ بنت عبدالرحمن رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں باریک دوپٹہ اوڑھے آئیں تو آپ نے ان کا دوپٹہ پھاڑ ڈالا اور ان پر موٹا دوپٹہ اوڑھا دیا (188)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا عورت پردہ میں رکھنے کی چیز ہے جب بے پردہ نکلتی

Marfat.com

ہے تو شیطان اس کی طرف جھانکتا ہے(189)۔

سونا اور ریشم پہننا

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سونا اور ریشم میری امت کی عورتوں کو پہننا حلال ہے اور مردوں پر حرام ہے(190)۔

رسول خدا کی لعنت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مرد پر لعنت کی جو عورتوں کا لباس پہنتا ہے اور اس عورت پر لعنت کی جو مردانہ لباس پہنتی ہے(191)۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان عورتوں پر لعنت کی ہے جو مردوں سے مشابہت کرتی ہیں اور ان مردوں پر بھی لعنت کی ہے جو عورتوں سے مشابہت کریں(192)۔

مسائل واحکام

پنجگانہ نماز میں، مرد پر ناف سے لے کر گھٹنے تک، عورت پر، سوا منہ، ہتھیلیوں اور پیروں کے باقی تمام بدن کا سر سے پاؤں تک کسی پاک کپڑے سے چھپانا فرض ہے۔ اگر پاک کپڑے کے ہوتے ہوئے ننگے یا ناپاک کپڑا پہن کر نماز پڑھی تو نماز قطعاً نہ ہوگی۔

ستر عورت ہر حال میں واجب ہے خواہ نماز میں ہو یا نہ ہو، تنہا ہو یا کسی کے سامنے ہو۔ بلا کسی غرض صحیح کے تنہائی میں بھی ستر (پردہ) کھولنا جائز نہیں، اور لوگوں کے سامنے یا نماز میں تو ستر یعنی جسم کا وہ حصہ مرد وعورت پر جس کا چھپائے رکھنا واجب ہے اس کو چھپانا بالاجماع فرض ہے یہاں تک کہ اگر اندھیرے مکان میں بھی نماز پڑھی۔ اگر وہاں کوئی نہ ہو اور اس کے پاس اتنا پاک کپڑا موجود ہے جو ستر کا کام دے اور اور پھر اس نے ننگے نماز پڑھی تو بالاتفاق نہ ہوگی۔

مگر عورت کے لیے خلوت (تنہائی میں) جب کہ وہ نماز میں نہ ہو تو سارا بدن چھپانا

Marfat.com

واجب نہیں بلکہ صرف ناف سے گھٹنے تک چھپانا واجب ہے اور محرم (وہ مرد جس کے ساتھ اس کا نکاح قطعاً جائز نہیں) اس کے سامنے پیٹ، چھاتی اور پیٹھ کا چھپانا بھی واجب ہے، اور غیر محرم (جس کے ساتھ نکاح ہوسکتا ہے) اس کے سامنے اور نماز کے لیے اگرچہ تنہا اندھیری کوٹھڑی میں ہو سوا منہ اور دونوں ہتھیلیوں اور دونوں پیروں کے باقی تمام بدن کا چھپانا فرض ہے۔

اتنا باریک کپڑا جس سے بدن نظر آئے ستر کے لیے کافی نہیں۔ ایسا کپڑا پہن کر نماز پڑھی تو نماز ہرگز نہ ہوگی۔ اسی طرح اگر چادر میں سے عورت کے بالوں کی سیاہی چمکے تو اس میں نماز نہ ہوگی، اور ایسا کپڑا پہننا جس سے ستر عورت نہ ہوسکے علاوہ نماز کے بھی حرام ہے۔

ایسا موٹا کپڑا جس سے بدن کا رنگ نہ چمکتا ہو مگر بدن کے ساتھ ایسا چپکا ہوا، چست اور تنگ ہے کہ دیکھنے سے جسم کے اعضاء کی ساخت اور ہیئت معلوم ہوتی ہے اس میں نماز تو ہو جائے گی مگر دوسروں کو اس کے مقام ستر کی طرف دیکھنا جائز نہیں۔ لہٰذا ایسے تنگ اور چست لباس کا لوگوں کے سامنے پہننا منع ہے اور مستورات کے لیے تو ایسا تنگ اور چست لباس پہننا بدرجہ اولیٰ منع اور ناجائز ہے۔

مرد پر ہر حالت میں ناف کے نیچے سے گھٹنوں تک بدن کا حصہ چھپانا فرض ہے ناف اس حکم میں داخل نہیں، اور گھٹنے اس میں داخل ہیں۔ آج کل بعض بے باک قسم کے مرد ایسے ہیں کہ لوگوں کے سامنے گھٹنے بلکہ ران تک کھولے رکھتے ہیں یہ سخت حرام ہے اور اس کی اگر عادت ہے تو فاسق ہے۔ لہٰذا مرد پر گھٹنے اور رانوں کا ننگا کرنا گناہ اور حرام ہے۔

جن اعضاء کا نماز میں چھپانا فرض ہے ان میں سے کوئی عضو چوتھائی سے کم کھل گیا تو نماز ہوگئی۔ یا چوتھائی عضو کھل گیا اور فوراً چھپالیا تو پھر بھی نماز ہوگئی۔ ہاں اگر باندازہ ایک رکن یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کے چوتھائی عضو کھلا رہا یا جان بوجھ کر کھولا اگرچہ فوراً چھپالیا تو نماز ٹوٹ گئی۔ اگر نماز شروع کرتے وقت چوتھائی عضو کھلا تھا اور اس حالت میں اللہ اکبر کہہ لیا تو نماز منعقد نہ ہوگی۔

Marfat.com

مرد کو تین کپڑوں شلوار پاجامہ وغیرہ، کرتا اور عمامہ ٹوپی وغیرہ میں نماز پڑھنا مستحب ہے، اور ایک کپڑے میں بھی نماز جائز ہے جب کہ تمام بدن ڈھک جائے صرف تنہا پاجامہ تہبند وغیرہ میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

عورت کو بھی تین کپڑوں شلوار پاجامہ وغیرہ، کرتا اور دوپٹہ میں نماز پڑھنا مستحب ہے اور اگر دو کپڑوں میں نماز پڑھے تو بھی جائز ہے اور ایک کپڑے میں بھی نماز جائز ہے۔ بشرطیکہ سر سے پاؤں تک تمام بدن ڈھک جائے ورنہ نہیں۔

عورتوں کا سارا بدن سوائے چہرہ، ہتھیلیوں اور پیروں کے عورت ہے یعنی اس کا چھپانا فرض ہے۔ سر کے لٹکے ہوئے بال اور گردن اور کلائیوں کا چھپانا بھی فرض ہے۔ مستورات کا سارا بدن جس کا چھپانا فرض ہے اور وہ تیس اعضاء پر مشتمل ہے۔ ان میں سے کوئی عضو اگر باندازہ ایک رکن کے چوتھائی عضو کھل گیا یا جان بوجھ کر کھولا اگرچہ فوراً چھپالیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

عورت کا سر لٹکے ہوئے بال دونوں کان، گردن گلے سمیت، دونوں کندھے، دونوں بازوں کہنیوں سمیت، کہنی کے نیچے سے گٹے تک دونوں کلائیوں، سینہ گلے کے جوڑ سے پستانوں کے نیچے تک اور دونوں پستان اور دونوں پنڈلیاں گٹوں سمیت یہ سب ایک ایک علیحدہ عضو ہیں۔ ان میں سے کوئی عضو اگر باندازہ ایک رکن کے چوتھائی عضو نماز میں کھل گیا یا خود کھولا تو نماز جاتی رہی۔

عورت کا چہرہ اگرچہ عورت نہیں ہے یعنی اس کا چھپانا ضروری نہیں۔ مگر بوجہ فتنہ کے غیر محرم کے سامنے منہ کھولنا منع ہے۔ یونہی غیر محرم مردوں کو اس کی طرف دیکھنا بھی جائز نہیں۔

مردوں کو ریشمی کپڑا پہننا حرام ہے۔ ہاں اگر کسی مرد کے پاس ستر کے لیے جائز کپڑا نہیں اور ریشمی کپڑا ہے تو فرض ہے کہ اسی سے ستر کرے اور اسی میں نماز پڑھے۔ اگر کسی کے پاس بالکل کپڑا نہیں تو وہ شرمگاہ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ کر نماز پڑھے۔ دن ہو یا رات اور رکوع و سجود اشارے سے کرے۔ تاکہ زیادہ بے پردگی نہ ہو اور ایسے شخص کے لیے بیٹھ کر

Marfat.com

نماز پڑھنا قیام سے افضل ہے اور اشارہ رکوع وسجود سے افضل ہے۔ اگر کل کپڑا یا چوتھائی اس کپڑے کا ناپاک ہے تو ایسی حالت میں اسی کپڑے میں نماز پڑھنا افضل ہے۔ برہنہ ہرگز نہ پڑھے۔ اگر برہنہ شخص کو کہیں سے کپڑا مل جانے کی امید ہو تو وہ نماز کے آخر وقت تک انتظار کرے۔ جب دیکھے نماز جا رہی ہے تو برہنہ ہی نماز پڑھے۔ اگر برہنہ شخص کو چٹائی یا بوریا وغیرہ مل جائے تو اس سے ستر کرے ننگا نہ پڑھے اسی طرح گھاس اور پتوں سے ستر کر سکتا ہے تو یہی کرے۔

استقبال قبلہ

نماز کی چوتھی شرط استقبال قبلہ ہے یعنی نماز میں قبلہ یعنی کعبہ کی طرف منہ کرنا، چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۠ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ (سورۂ بقرہ:144)

ترجمہ: ''ہم دیکھ رہے ہیں تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا، تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے پس ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجد حرام کی طرف، اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں ہو (نماز میں) اپنا منہ اسی کی طرف کرو''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتدا میں سولہ یا سترہ مہینے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی لیکن حضور کو پسند یہ تھا کہ کعبہ، قبلہ ہو چنانچہ آپ کی رضا کے مطابق اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو قبلہ بنانے کا یہ مذکورہ حکم نازل فرمایا اور نماز میں کعبہ کی طرف منہ کرنا فرض ہو گیا۔

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوتے تو کعبہ کی طرف منہ کرتے اور (کانوں تک) ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہتے (193)۔

Marfat.com

مسائل واحکام

نماز میں کعبہ کی طرف منہ کرنا فرض ہے اور یہ نماز کی چوتھی شرط ہے نماز خاص اللہ تعالیٰ ہی کے لیے پڑھی جائے اور اسی کو سجدہ کیا جائے۔ صرف منہ کعبہ کی طرف ہونا چاہیے۔ اگر کسی نے کعبہ کو سجدہ کیا تو یہ حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ اگر نماز میں عبادت کعبہ کی نیت کی، تو ایسا کرنے والا مشرک اور کھلا کافر ہے کیونکہ غیر اللہ کی عبادت کفر و شرک ہے۔

خاص مکہ مکرمہ میں رہنے والوں کے لیے، جنہیں بیت اللہ بآسانی نظر آسکے۔ انہیں بعینہ کعبہ شریف کی طرف منہ کرنا فرض ہے اور دوسروں کے لیے صرف اس جہت کو منہ کرنا فرض ہے۔ جیسے پاکستان کے رہنے والوں پر مغرب کی طرف منہ کرنا ضروری ہے یہاں کعبہ اسی جہت میں ہے اور یہاں برطانیہ میں قبلہ جنوب مشرق کی سمت میں واقع ہے اور اگر کعبہ کے اندر نماز پڑھی تو جس طرف چاہے منہ کر کے پڑھے کعبہ کی چھت پر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ اگر صرف حطیم کی طرف منہ کر کے اس طرح نماز پڑھی کہ کعبہ شریف سامنے نہ آیا تو نماز نہ ہوگی۔

کعبہ شریف صرف عمارت کا ہی نام نہیں بلکہ زمین کے نیچے تحت الثریٰ سے عرش تک، اس مقدس فضا کا نام ہے۔ اس لیے گہرے سمندر کی تہہ، پہاڑ کی بلند ترین چوٹی اور ہوائی جہاز میں بھی صرف کعبہ کی سمت اور جہت کی طرف نماز پڑھنا جائز ہے۔ چلتی کشتی یا ریل وغیرہ میں نماز پڑھے تو نماز شروع کرتے وقت قبلہ کو منہ کرنا فرض ہے پھر جیسے وہ گھومتی جائے یہ بھی قبلہ کو منہ پھیرتا جائے۔

شہروں اور آبادی میں قبلہ پہچاننے کی علامتیں اور نشانیاں مسجدیں، جنگلوں اور دریاؤں میں ستارے اور آدمی ہیں لہٰذا اگر کوئی شخص ایسے موقعہ پر، کسی آدمی سے قبلہ دریافت نہ کرے اور ستاروں وغیرہ دوسری نشانیوں سے بھی قبلہ کی شناخت نہ کرے اور صرف اپنی سوچ اور اندازے سے نماز پڑھے تو یہ جائز نہیں۔ ہمارے ملک پاکستان اور ہندوستان کے اکثر شہروں میں قطب ستارہ نمازی کے داہنے کندھے کی سیدھ پر ہو تو بالکل منہ کے سامنے

Marfat.com

کعبہ ہوتا ہے۔

جہاں قبلہ پہچاننے کی کوئی علامات نہ پائی جائیں، جیسے جنگل وغیرہ اور نہ کوئی ایسا آدمی قریب ہو جو قبلہ کی سمت بتائے اور کسی طریقہ سے بھی معلوم نہ ہو سکے کہ قبلہ کس طرف ہے تو ایسی جگہ آدمی پر یہ فرض ہے کہ وہ تحری کرے یعنی سوچے اور اپنی رائے اور قیاس سے جس طرف قبلہ ہونا دل میں آئے ادھر ہی منہ کر کے نماز پڑھے اگر تحری کیے بغیر نماز پڑھی تو نماز نہ ہوگی۔

اگر تحری کر کے یعنی خوب سوچ بچار کر کے ایک طرف کو قبلہ سمجھ کر نماز پڑھ رہا تھا کہ نماز کے درمیان معلوم ہوا کہ قبلہ اس طرف نہیں بلکہ اس دوسری طرف ہے تو اس پر واجب ہے کہ وہ نماز کے اندر فوراً اسی طرف پھر جائے پہلے جو نماز پڑھی وہ بالکل درست ہے اسی طرح اگر چاروں رکعتیں، تحری سے چاروں طرف منہ کر کے پڑھیں تو جائز ہے ہاں اگر وہ رائے بدلنے کے ساتھ ہی فوراً اس طرف نہ پھرا بلکہ تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار دیر کی تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

نمازی نے بلا عذر جان بوجھ کر قبلہ سے سینہ پھیر دیا، اگر چہ فوراً ہی قبلہ کی طرف پھیر لیا پھر بھی نماز فاسد ہو گئی ہاں اگر بلا قصد غلطی سے قبلہ سے سینہ پھیرا اور پھر فوراً ہی قبلہ کی طرف پھیر لیا تو نماز ہو جائے گی۔ اور اگر قبلہ کی طرف سینہ پھیرنے میں تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار دیر کی تو نماز ٹوٹ جائے گی۔

اگر نمازی نے صرف منہ قبلہ سے پھیرا تو واجب ہے کہ وہ جلدی منہ قبلہ کی طرف کر لے اور نماز ہو جائے گی۔ لیکن بلا عذر ایسا کرنا مکروہ ہے۔

جو شخص استقبال قبلہ یعنی نماز میں قبلہ کی طرف منہ کرنے سے عاجز ہو۔ مثلاً بیمار ہے اور وہ خود قبلہ کی طرف منہ نہیں کر سکتا، اور کوئی اس کے پاس بھی نہیں جو اس کا منہ قبلہ کی طرف کر دے۔ یا اس قبلہ کی طرف منہ کرنے سے تکلیف ہوتی ہے تو ایسی صورت میں وہ جس طرف منہ کر کے نماز پڑھ سکے پڑھے۔ یہ جائز ہے اور اس پر نماز کا اعادہ یعنی لوٹانا بھی ضروری نہیں۔

Marfat.com

نیت

پانچویں شرط نماز کی نیت کرنا ہے۔ نیت کا معنی لغت میں قصد و ارادہ ہے اور شریعت میں کسی عمل کو خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے واسطے ادا کرنے کے پختہ دلی ارادہ کو نیت کہتے ہیں اور یہاں نماز کے بیان میں نیت صرف اللہ تعالیٰ کے لیے نماز شروع کرنے کے مضبوط دلی ارادہ کو کہا جاتا ہے۔ چنانچہ قرآن پاک میں ہے:

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ (سورۃ البینہ:5)

''اور انہیں تو یہی حکم دیا گیا کہ وہ اللہ ہی کی عبادت کریں۔ اس کی عبادت کو خالص رکھتے ہوئے''۔

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَلِكُلِّ امْرِءٍ مَّانَوٰى (194)

''تمام اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جو اس نے نیت کی''۔ (متفق علیہ عن عمر)

مسائل و احکام

نماز کی نیت کے الفاظ زبان سے ادا کرنے فرض نہیں۔ لیکن مستحب یہ ہے کہ زبان سے بھی نیت کے الفاظ ادا کیے جائیں تا کہ دل اور زبان میں موافقت ہو جائے اور زبان سے دلی ارادے اور نیت کی تصدیق بھی ہو جائے۔

نماز میں نیت کا معمولی درجہ یہ ہے کہ اگر کوئی پوچھے کون سی نماز پڑھتا ہے تو فوراً بلا تامل بتا دے۔ اگر ایسی حالت ہے کہ سوچ کر بتائے گا تو نماز نہ ہوگی۔ کیونکہ اگر نماز شروع کرتے وقت دل حاضر ہوگا تو فوراً بتائے گا کہ میں آج کی نماز ظہر کے فرض پڑھتا ہوں۔

نیت چونکہ پختہ دلی ارادہ کا نام ہے۔ اس لیے نیت میں زبان کا اعتبار نہیں۔ مثلاً اگر دل میں ظہر کا ارادہ ہے اور زبان سے عصر کا لفظ نکل گیا تو ظہر کی نماز ہو گئی اور الفاظ میں نیت بصیغہ ماضی کرنی چاہیے۔ جیسے نیت کی میں نے، زبان سے نیت کے الفاظ ادا کرنے میں

Marfat.com

عربی عبارت ضروری نہیں۔ ہر زبان میں نیت کے الفاظ ادا کیے جا سکتے ہیں۔

نیت نماز شروع کرنے سے پہلے کرنی فرض ہے۔ اگر نماز شروع کرنے کے بعد یعنی تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد نیت کی تو نماز نہ ہوگی اگر نیت کرنے کے بعد اور نماز شروع کرنے سے پہلے، درمیان میں کوئی منافی نماز فعل، مثلاً کھانا پینا وغیرہ پایا گیا تو نماز نہ ہوگی۔ اگر وضو کرنے سے پہلے دل میں نماز کی نیت کرلی اور پھر بعد میں نماز کے لیے مسجد کی طرف چلنا پایا گیا تو نماز ہو جائے گی۔ کیونکہ وضو اور نماز کے لیے چلنا یہ کام منافی نماز (فاصل اجنبی) نہیں ہاں احتیاط اور زیادہ بہتر ہے کہ اللہ اکبر کہتے وقت نماز کی نیت حاضر رہے۔

فرض اور واجب نمازوں کی نیت، فرض اور واجب کا یہ تعین کرنا بھی فرض ہے کہ میں جس نماز کو پڑھتا ہوں یہ فرض ہے یا واجب، اگر یہ تعین نہ کیا تو نماز نہ ہوگی۔ مثلاً آج کی نماز ظہر یا آج کی نماز عصر کے فرض، اور واجب نمازوں میں، جیسے عید الفطر، عید قربان، نذر، نماز بعد طواف، یا وہ نفل جن کو قصداً توڑا، کیونکہ ان کی قضا بھی واجب ہوتی ہے یونہی سجدۂ تلاوت میں بھی نیت کا تعین ضروری ہے۔ ان کے علاوہ باقی سنت اور نفل نمازوں میں صرف نماز کی نیت ہی کافی ہے مگر بہتر ہے کہ ان میں بھی تعین کیا جائے۔

نیت میں رکعتوں کی تعداد کا تعین ضروری نہیں بلکہ بہتر و افضل ہے اگر رکعتوں کی تعداد میں غلطی ہوگئی مثلاً تین رکعتیں ظہر یا چار رکعتیں مغرب، کی نیت کی تو نماز ہو جائے گی۔

مقتدی کے لیے امام کی اقتداء کی نیت کرنا بھی ضروری ہے اور امام کے لیے امامت کی نیت کرنا ضروری نہیں، ہاں امام کو جماعت کا ثواب ملنا، امامت کی نیت پر موقوف ہے۔ لہٰذا امام دل میں امامت کی نیت کرے۔ کعبہ شریف کی جانب منہ کرنے کی نیت کرنا شرط نہیں۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ کعبہ شریف سے اعراض کی نیت نہ ہو۔

زبان سے نیت کے الفاظ اس طرح ادا کرنے چاہیے۔ نیت کی میں نے آج کے دو رکعت فرض نماز فجر کی یا چار رکعت فرض ظہر کی، خاص اللہ تعالیٰ کے واسطے منہ میرا طرف خانہ کعبہ شریف کے۔ (اگر جماعت سے پڑھتا ہو تو یہ کہے، پیچھے اس امام صاحب کے، اللہ

Marfat.com

اکبر)اور تکبیر تحریمہ کہتے وقت دل میں نیت حاضر ہونی چاہیے۔

وتر کی نیت اس طرح کرے۔نیت کی میں نے تین رکعت نماز وتر واجب، خاص اللہ تعالیٰ کے واسطے،منہ طرف کعبہ شریف کے۔اللہ اکبر۔

سنت نمازوں میں اس طرح نیت کرے۔نیت کی میں نے چار رکعت سنت ظہر کی متابعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے،منہ میرا طرف کعبہ شریف کے،اللہ اکبر۔

فرائض نماز

نماز کے اندر سات فرض ہیں اور انہی سات فرضوں کو نماز کے سات رکن بھی کہتے ہیں اور وہ یہ ہیں:

(۱)تکبیر تحریمہ،یعنی اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کرنا۔

(۲)قیام۔یعنی نماز میں سیدھا کھڑا ہونا۔

(۳)قراءت یعنی قرآن پاک پڑھنا۔

(۴)رکوع کرنا۔

(۵)سجدہ کرنا۔

(۶)قعدۂ اخیرہ،یعنی آخری تشہد پڑھنے بیٹھنا۔

(۷)خروج بصنعہ،یعنی اپنے ارادہ واختیار سے نماز سے باہر آنا۔

فرائض نماز کا حکم

نماز کے ان سات فرائض یا ارکان میں سے،اگر ایک فرض بھی بھول کر،یا جان بوجھ کر رہ جائے تو ساری نماز فاسد ہو جاتی ہے اور اس نماز کا اعادہ یعنی دوبارہ از سرنو پڑھنا فرض ہوتا ہے۔اب قرآن پاک اور سنت نبوی کی روشنی میں فقہ حنفی کے مطابق نماز کے ہر رکن اور فرض کا تفصیل سے بیان کیا جاتا ہے۔

پہلا فرض

نماز کا پہلا فرض تکبیر تحریمہ ہے یعنی اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کرنا۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

Marfat.com

قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ تَزَكّٰى ۙ﴿۱۴﴾ وَ ذَكَرَ اسۡمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿ؕ۱۵﴾ (سورۃ الاعلیٰ)

''یقیناً اس نے فلاح پائی جس نے خود کو پاک رکھا اور اپنے رب کا نام لیا پھر نماز پڑھی''۔

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے تو قبلہ کی طرف منہ کرتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے اور اللہ اکبر کہتے (195)۔

وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا جب کہ آپ نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے آپ نے (تکبیر تحریمہ کے لیے) ہاتھ اٹھائے حتیٰ کہ آپ کی دونوں ہتھیلیاں دونوں کندھوں کے برابر ہو گئیں اور دونوں انگوٹھوں کو کانوں کے برابر کیا پھر آپ نے اللہ اکبر کہا (196)۔ دوسری روایت میں بیان کرتے ہیں کہ آپ نے دونوں انگوٹھوں کو کانوں کے نرموں تک اٹھایا (197)۔

تکبیر تحریمہ کا طریقہ

تکبیر تحریمہ کہنے کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر دونوں انگوٹھے کانوں کے نرموں سے ملائے جائیں اور ہتھیلیاں قبلہ رخ ہوں۔ انگلیاں نہ بالکل ملی ہوئی ہوں اور نہ زیادہ کھلی ہوں بلکہ درمیانی حالت میں ہوں۔ پھر اللہ اکبر کہا جائے۔

مسائل واحکام

نماز کی جن پانچ شرطوں کا پہلے ذکر ہو چکا ہے یعنی طہارت، استقبال قبلہ، ستر، وقت اور نیت، ان کا تکبیر تحریمہ ختم ہونے تک پایا جانا ضروری اور اس کی شرائط میں سے ہے اگر اللہ اکبر کہا اور کوئی ایک شرط ان میں سے موجود نہیں، تو نماز نہ ہوگی۔

جو نماز کھڑے ہو کر پڑھنا فرض ہے اس میں تکبیر تحریمہ بھی کھڑے ہو کر پڑھنا فرض ہے اگر بیٹھ کر اللہ اکبر کہا اور پھر کھڑا ہو گیا تو نماز نہ ہوگی۔ اگر کسی نے امام کو رکوع میں پایا تو تکبیر تحریمہ قیام کی حالت میں ہی پوری کہہ کر رکوع میں جانا چاہیے۔ اگر ہاتھ گھٹنوں کے قریب پہنچنے کے بعد تکبیر ختم کی، تو نماز نہ ہوگی۔ بعض لوگ رکعت پانے کے لیے جلدی سے

Marfat.com

ایسا کر گزرتے ہیں۔ ان کی وہ نماز نہ ہوئی۔ لہٰذا اس کو دوبارہ پڑھیں کیونکہ نماز کا پہلا فرض اور رکن صحیح ادا نہیں ہوا۔

دوسرا فرض

نماز کا دوسرا فرض قیام ہے یعنی فرض نماز، وتر، دونوں عیدوں کی نماز اور سنت فجر کھڑے ہو کر پڑھنا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ﴿۲۳۸﴾ (سورۃ البقرہ)

''اور کھڑے رہو (نماز میں) اللہ ہی کے فرمانبردار بن کر''۔

مسائل واحکام

بلا عذر شرعی فرض، وتر دونوں عیدوں کی نماز اور فجر کی سنتیں اگر بیٹھ کر پڑھیں تو نہ ہوں گی۔ کیونکہ یہ نمازیں کھڑے ہو کر پڑھنا فرض ہے۔ ان نمازوں میں قیام (کھڑا ہونا) اتنی دیر تک فرض ہے جتنی مقدار میں قراءت فرض ہے یعنی باندازہ قراءت فرض، (ایک آیت کے) قیام فرض ہے اور سورت فاتحہ اور چھوٹی سورت ملا کر پڑھنے کی مقدار قیام واجب ہے اور اس سے زیادہ قیام سنت ہے۔

عذر شرعی جس کی وجہ سے نماز میں قیام معاف ہو جاتا ہے۔ وہ تین ہیں۔ اول بیماری، دوسرا برہنگی یعنی ستر کے لیے کپڑا نہ ملنا اور تیسرا بڑھاپا۔

معمولی بیماری اور تکلیف کوئی ایسا عذر نہیں، جس سے قیام کی فرضیت معاف ہو جائے۔ بلکہ قیام اس وقت معاف ہوگا جب کہ بالکل کھڑا ہو ہی نہ سکے، یا کھڑا تو ہو سکتا ہے لیکن تکلیف ایسی ہے کہ سجدہ نہیں کر سکتا۔ یا کوئی ایسا زخم ہے جس سے کھڑے ہونے یا سجدہ کرنے میں، خون، پیپ وغیرہ نکلتی ہے یا کھڑے ہونے سے پیشاب کا قطرہ آجاتا ہے۔ یا کھڑا ہو سکتا ہے مگر قیام سے بیماری زیادہ ہو جاتی ہے۔ یا اس بیماری سے بوجہ قیام دیر سے صحت یاب ہوگا۔ یا کھڑا ہونے سے ناقابل برداشت تکلیف ہوتی ہے ان تمام صورتوں میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے۔

Marfat.com

اگر دیوار یا لاٹھی یا خادم کے سہارے کھڑا ہوسکتا ہے تو نماز کھڑے ہوکر پڑھنا فرض ہے اگر تھوڑی دیر بھی کھڑا ہونا ممکن ہو اگرچہ تکبیر تحریمہ کہنے کی مقدار ہی کھڑا ہوسکے یعنی اتنی دیر جتنا وقت نیت باندھ کر اللہ اکبر کہنے میں لگتا ہے تو فرض ہے کہ کھڑے ہوکر اللہ اکبر، کہہ کر پھر بیٹھ جائے۔ اگر اتنا کمزور ہے کہ مسجد میں جماعت کے لیے جانے کے بعد، کھڑے ہوکر نہ پڑھ سکے گا اور گھر میں پڑھے تو کھڑے ہوکر پڑھ سکتا ہے تو وہ گھر پر ہی نماز کھڑے ہوکر پڑھے، کیونکہ قیام فرض ہے اور جماعت واجب، اور واجب کے لیے فرض چھوڑنا جائز نہیں۔

بعض نمازی معمولی سی تکلیف، سردرد یا بخار وغیرہ ہوجائے تو وہ بیٹھ کر نماز پڑھنا شروع کردیتے ہیں۔ وہ نماز میں قیام کی فرضیت اور اہمیت کو سمجھیں، اور مذکورہ بالا مسائل سامنے رکھیں، اور جتنی نمازیں کھڑے ہونے کی طاقت و ہمت کے باوجود بیٹھ کر پڑھی ہیں ان کو دوبارہ پڑھیں۔ کیونکہ ان کا اعادہ فرض ہے۔ قیام چھوڑ دینے کی وجہ سے جو نماز کا ایک اہم رکن اور فرض ہے۔

تیسرا فرض

نماز کا تیسرا فرض اور رکن قراءت ہے یعنی قرآن پاک پڑھنا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ (سورۂ مزمل: 20)

''پس پڑھو تم (نماز میں) جتنا تمہیں قرآن آسان ہو''۔

اس آیت میں نماز کے اندر صرف قرآن پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے اس میں سورۂ فاتحہ کی کوئی تخصیص نہیں نماز میں سورۃ فاتحہ کا پڑھنا حدیث نبوی کے مطابق واجب ہے فرض نہیں۔ لہٰذا ثناء تعوذ و بسم اللہ پڑھنے کے بعد، فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں اور وتر، سنتوں اور نفلوں کی سب رکعتوں میں قرآن پاک کی کم از کم ایک آیت پڑھنا فرض ہے۔ یہ حکم امام اور منفرد، یعنی اکیلے نماز پڑھنے والے کے لیے ہے۔ امام کے پیچھے، مقتدی پر قرآن پڑھنا، سورۃ فاتحہ ہو یا کوئی اور آیت قطعاً جائز نہیں بلکہ مقتدی پر امام کے پیچھے خاموش رہنا فرض

Marfat.com

ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۲۰۴﴾

''جب قرآن پاک پڑھا جائے تو اس کو سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے''۔ (سورۃ الاعراف)

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک ہے:

مَنْ كَانَ لَهٗ اِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ (198)

''جو امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہو، تو پس امام کا قرآن پڑھنا اسی کا قرآن پڑھنا ہے۔ (مؤطا امام محمد، طحاوی، دار قطنی)

مسائل واحکام

نماز میں قرآن پاک پڑھنے میں یہ فرض ہے کہ تمام حروف اپنے مخارج سے ادا کیے جائیں تاکہ ہر حرف صحیح طور پر دوسرے حرف سے ممتاز اور جدا ہو جائے اگر باوجود قدرت کے صحیح حروف ادا نہ کرے گا تو قراءت جائز نہ ہوگی۔

آہستہ قراءت میں بھی یہ ضروری ہے کہ خود سنے، اگر حروف صحیح مخارج سے ادا تو کیے مگر اس قدر آہستہ قراءت کی کہ بلا عذر بہرہ پن اور شور وغل وغیرہ کے خود نہ سن سکا تو نماز درست نہ ہوگی۔ توتلا اور ہکلا چونکہ صحیح قراءت سے معذور ہے لہٰذا اس کو معاف ہے۔

چوتھا فرض

نماز کا چوتھا فرض رکوع کرنا ہے۔ لغت میں رکوع کا معنی جھکنا ہے اور شریعت میں نماز کے اندر قیام کی حالت میں قراءت کی ادائیگی کے بعد، اتنا جھکنا کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں اور پیٹھ سیدھی بچھ جائے۔

مسائل

ایسا کبڑا آدمی جس کی پیٹھ اس قدر جھکی ہوئی ہو کہ اس کے ہاتھ ہر وقت گھٹنوں تک پہنچ رہے ہوں تو وہ رکوع کے لیے سر سے اشارہ کرے۔ بیٹھ کر رکوع کرنے میں پیشانی زانو

Marfat.com

کے سامنے ہو اس طرح کہ نہ سر زانوؤں کے ساتھ لگا ہوا ہو اور نہ پچھلا حصہ اٹھا ہوا ہو۔

پانچواں فرض

نماز کا پانچواں فرض، ہر رکعت میں دو سجدے کرنا ہے۔ شریعت میں عبادات کی نیت سے انتہائی عاجزی اور انکساری سے اپنی پیشانی زمین پر رکھنے کو سجدہ کہتے ہیں۔ سجدہ میں پاؤں کی انگلیوں کے پیٹ کا زمین کے ساتھ اچھی طرح لگنا، سجدہ کی لازمی شرط ہے۔

ارشاد نبوی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں جسم کے سات حصوں کے ساتھ سجدہ کروں (۱) پیشانی کے ساتھ (۲) اور دونوں ہاتھوں (۳۔۴) اور دونوں گھٹنوں (۵۔۶) اور دونوں پیروں کی انگلیوں کے ساتھ (سجدہ کروں) اور سجدہ میں نہ ہم کپڑے سمیٹیں اور نہ بال سمیٹیں (199)۔

مسائل واحکام

سجدہ میں زمین پر، پیشانی ناک سمیت، دونوں ہتھیلیاں، دونوں پیروں کی انگلیوں کے پیٹ اچھی طرح زمین کے ساتھ لگنے چاہیے۔ سجدہ میں ناک اور پیشانی دونوں زمین کے ساتھ لگانا ضروری ہے۔ اگر کسی نے بلا عذر صرف پیشانی پر سجدہ کیا اور ناک زمین پر نہ رکھی تو یہ مکروہ ہے۔ اور اگر سجدہ میں صرف ناک زمین پر رکھی اور پیشانی نہ رکھی تو سجدہ بالکل نہیں ہوگا۔ ہاں عذر کے ساتھ صرف پیشانی یا صرف ناک پر بھی سجدہ جائز ہے، اور اگر ناک اور پیشانی دونوں میں کوئی ایسا عذر اور تکلیف ہو جس کی وجہ سے ان پر سجدہ نہ ہو سکے تو ایسا شخص سجدہ کے لیے صرف اشارہ کرے۔

گھاس، روئی اور قالین جیسی نرم چیزوں پر سجدہ کیا تو اگر پیشانی جم گئی یعنی اتنی دبی کہ دوبارہ دبانے سے نہ دبے تو جائز ورنہ نہیں۔ کمانی دار یا فوم کے گدے پر، سجدے میں پیشانی خوب نہیں دبتی اس لیے ان پر سجدہ جائز نہیں۔ بعض جگہ سردیوں میں مسجد میں پیال بچھاتے ہیں۔ وہاں اس مسئلہ کا لحاظ رکھنا بہت ضروری ہے۔ کیونکہ اگر زمین پر پیشانی اچھی

Marfat.com

طرح نہ لگے تو نماز ہی نہ ہوئی اور اگر ناک ہڈی تک نہ لگی تو مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔

پگڑی وغیرہ کے پیچ پر سجدہ کیا اگر ماتھا اچھی طرح زمین کے ساتھ لگ گیا تو سجدہ ہو گیا ورنہ نہیں۔ کسی چھوٹے پتھر پر سجدہ کیا۔ اگر پیشانی کا اکثر حصہ لگ گیا تو سجدہ ہو گیا ورنہ نہیں ہوگا۔ ایسی جگہ پر سجدہ کیا جو قدموں کی جگہ سے ایک بالشت اونچی ہے تو سجدہ ہو گیا۔ اگر وہ جگہ ایک بالشت سے زیادہ اونچی ہو تو سجدہ نہ ہوگا۔ اگر سجدہ کرنے کے بعد ناک یا پیشانی کو کنکر یا کانٹا چبھنے کی وجہ سے اٹھا کر دوبارہ سجدہ کیا تو یہ ایک ہی سجدہ ہوگا۔ اور نماز ہو جائے گی۔ اسی طرح اگر مقتدی نے رکوع یا سجدہ میں امام سے پہلے سر اٹھا کر دوبارہ پھر سجدہ یا رکوع کیا تو رکوع اور سجدہ ہو گیا اور نماز درست ہوگی۔ اگر سجدہ کی حالت میں دونوں پاؤں زمین سے اٹھے رہے تو نماز نہ ہوگی۔ سجدہ میں کم از کم پاؤں کی ایک انگلی کے پیٹ کا زمین کے ساتھ لگا رہنا سجدہ کے صحیح ہونے کی شرط ہے۔

چھٹا فرض

نماز کا چھٹا رکن اور فرض آخری قعدہ ہے یعنی نماز کی ساری رکعتیں پوری کرنے کے بعد، اتنی دیر تک بیٹھنا کہ التحیات عبدہ ورسولہ تک پڑھ لی جائے فرض ہے۔ قعدہ کا معنی ہے التحیات پڑھنے کے لیے بیٹھنا۔

مسائل واحکام

نماز دو رکعت والی ہو یا تین اور چار رکعت والی، فرض، واجب ہو یا سنت اور نفل سب میں آخری قعدہ یعنی آخری التحیات پڑھنے کے لیے بمقدار تشہد پڑھنے کے بیٹھنا فرض ہے۔ اگر پورا آخری قعدہ سوتے میں گزر گیا تو جاگنے کے بعد، بقدر تشہد (التحیات) پڑھنے کے بیٹھنا فرض ہے ورنہ نماز نہ ہوگی۔ اسی طرح اگر رکوع وسجود میں اول سے آخر تک سوتا رہا تو جاگنے کے بعد ان کا اعادہ (لوٹانا) فرض ہے اور آخر میں سجدہ سہو بھی کرے ورنہ نماز نہ ہوگی، اگر پوری رکعت سوتے ہوئے پڑھ لی تو نماز ٹوٹ گئی۔

چار رکعت والی نماز فرض میں اگر چوتھی رکعت کے بعد قعدہ نہ کیا تو جب تک پانچویں

Marfat.com

رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائے اور سجدہ سہو کر کے نماز پوری کرے نماز ہو جائے گی اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کرلیا یا فجر میں دوسری رکعت کے بعد نہیں بیٹھا اور تیسری رکعت کا سجدہ کرلیا یا مغرب میں تیسری رکعت کے بعد نہ بیٹھا اور چوتھی رکعت کا سجدہ کرلیا تو ان تمام صورتوں میں فرض باطل ہو گئے اور یہ نمازیں نفل ہو گئیں۔ لہٰذا مغرب کے سوا باقی نمازوں میں ایک رکعت اور ملا کر آخر میں سجدہ سہو کیا جائے۔

بقدر تشہد پڑھنے کے یعنی التحیات...... عبدہ ورسولہ تک پڑھنے کے بعد، یاد آیا کہ سجدۂ تلاوت یا نماز کا کوئی ایک سجدہ رہ گیا ہے اور پھر سجدہ کرلیا تو فرض ہے کہ سجدہ کے بعد پھر بقدر تشہد بیٹھے وہ پہلا قعدہ جاتا رہا قعدہ نہ کرے گا تو نماز نہ ہوگی۔

ساتواں فرض

نماز کا ساتواں فرض خروج بصنعہ ہے۔ یعنی اپنے ارادہ اور فعل سے (سلام کے ساتھ) نماز سے باہر آنا۔

مسائل واحکام

سلام کے سوا کسی اور طریقہ اور فعل سے اگر قصداً نماز سے باہر آیا تو نماز واجب الاعادہ ہے یعنی اس کا دوبارہ پڑھنا فرض ہے اور اگر بلا ارادہ کسی قول وفعل سے باہر آیا تو نماز باطل ہے۔

قیام، رکوع وسجود اور آخری قعدہ میں ترتیب فرض ہے یعنی پہلے قیام پھر رکوع پھر دو سجدے اور آخر میں قعدہ ہو۔ اگر قیام سے پہلے رکوع کرلیا پھر قیام تو وہ رکوع جاتا رہا اب قیام کے بعد پھر رکوع کرے گا تو نماز ہو جائے گی ورنہ نہیں۔ اسی طرح رکوع سے پہلے سجدہ کرلیا۔ تو اب اگر سجدہ کے بعد رکوع کیا اور پھر سجدہ کیا تو نماز ہو جائے گی ورنہ نہیں۔

نماز میں جو چیزیں فرض ہیں ان میں امام کی متابعت و پیروی مقتدی پر فرض ہے یعنی ان فرضوں میں سے کوئی فرض اگر مقتدی نے امام سے پہلے ادا کرلیا اور پھر امام کے ساتھ یا امام کے ادا کرنے کے بعد دوبارہ ادا نہ کیا تو نماز نہ ہوگی، مثلاً مقتدی نے امام سے پہلے رکوع

Marfat.com

یا سجدہ کرلیا اور امام کے رکوع یا سجدہ میں آنے سے پہلے ہی سر اٹھا لیا تو اب مقتدی نے امام کے ساتھ یا بعد میں رکوع وسجدہ کرلیا تو نماز ہوگئی ورنہ نہیں۔ اور مقتدی پر یہ بھی فرض ہے کہ وہ امام کی نماز کو اپنے خیال میں صحیح سمجھتا ہو۔ اور اگر مقتدی اپنے نزدیک امام کی نماز کو باطل سمجھتا ہو تو اس کی نماز نہ ہوگی اگرچہ امام کی نماز صحیح ہوگی۔

نماز کے واجبات

نماز کے اندر کل اٹھارہ واجب ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی واجب نماز میں چھوٹ جائے تو آخر میں سجدہ سہو کرنے سے نماز ہو جائے گی ورنہ نہیں۔ للہٰذا ہر مسلمان مرد وعورت کے لیے فرض ہے کہ وہ نماز کے فرائض اور واجبات کو اچھی طرح ذہن نشین کر کے یاد رکھیں کہ سجدہ سہو عام طور پر واجب رہ جانے سے ہی کرنا پڑتا ہے۔۔ واجبات نماز یہ ہیں۔

فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں کو قرأت (فاتحہ وسورت پڑھنے) کے لیے مخصوص کرنا۔ ایک بار پوری سورت فاتحہ پڑھنا۔ فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں، اور واجب اور سنتوں کی سب رکعتوں میں سورت فاتحہ کے بعد کوئی سورت ملانا، یعنی ایک چھوٹی سورت جیسے سورت اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ۔ یا سورت اخلاص یا ایک بڑی آیت یا دو آیتیں جو تین چھوٹی آیتوں کے برابر ہوں، بہرحال تین آیتوں سے کم ہرگز نہ ہو۔ سورت فاتحہ پہلے پڑھنا اور اس کے بعد سورت ملانا۔ قومہ، یعنی رکوع کرنے کے بعد سیدھا کھڑا ہونا حتیٰ کہ کمر سیدھی ہو جائے۔ جلسہ، یعنی دو سجدوں کے درمیان اطمینان کے ساتھ سیدھا بیٹھنا۔ تعدیل، یعنی رکوع وسجود اور قومہ اور جلسہ میں ایک بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار ٹھہرنا۔ قعدہ اولیٰ، یعنی تین یا چار رکعت والی نمازوں میں خواہ فرض اور واجب ہوں یا سنت ونفل سب میں دو رکعت پڑھنے کے بعد التحیات، عبدہ ورسولہ تک پڑھنے کی مقدار بیٹھنا۔ قعدہ اولیٰ اور قعدہ اخیرہ، دونوں میں تشہد یعنی التحیات عبدہ ورسولہ تک پڑھنا۔ وتروں میں دعائے قنوت پڑھنا۔ دعائے قنوت پڑھنے کے لیے تکبیر پڑھنا۔ لفظ السلام کے ساتھ نماز سے باہر آنا۔ دونوں عیدوں کی نماز میں چھ تکبیریں پڑھنا۔

Marfat.com

امام کا، ظہر اور عصر کی نمازوں میں آہستہ قراءت کرنا اور فجر، مغرب وعشاء، جمعہ، عیدین، تراویح اور ماہ رمضان کے وتروں میں اونچی آواز سے پڑھنا۔ امام جب قراءت کرے بلند آواز سے کرے یا آہستہ، اس وقت مقتدی کا خاموش رہنا۔ نماز میں سہو ہوا تو سجدۂ سہو کرنا۔ آیت سجدہ پڑھی ہو تو سجدۂ تلاوت کرنا۔ سوائے قراءت کے مقتدی کا تمام واجبات میں امام کی پیروی کرنا۔

ارشادات نبوی

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورت فاتحہ اور دو سورتیں ملا کر پڑھتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورت فاتحہ ہی پڑھا کرتے تھے اور کبھی ہمیں آیت سنا دیا کرتے تھے اور پہلی رکعت جتنی لمبی کرتے تھے دوسری رکعت اتنی لمبی نہ کرتے تھے۔ اسی طرح نماز عصر اور صبح میں بھی کرتے تھے (200)۔

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کی نماز (کامل) نہیں جس نے سورت فاتحہ اور اس پر کچھ اور (قرآن) نہ پڑھا۔ سفیان بن عیینہ راوی حدیث فرماتے ہیں یہ حکم اس کے بارے میں ہے جو اکیلا نماز پڑھے (201)۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہو، تو امام کا قرآن (سورت فاتحہ) وغیرہ پڑھنا اسی کا پڑھنا ہے (202)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ امام اس لیے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے۔ لہٰذا جب امام اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو، اور جب وہ قرآن پڑھے تو تم خاموش رہو (203)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رکوع وسجود پورے کیا کرو، اللہ کی قسم میں تمہیں اپنی پشت کی طرف سے بھی دیکھتا ہوں (204)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ عزوجل بندے کی اس نماز کی طرف دیکھتا بھی نہیں جس کے رکوع وسجود کے درمیان وہ اپنی کمر سیدھی نہ کرے (205)۔

Marfat.com

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرد کی وہ نماز صحیح نہیں جس کے رکوع وسجود میں وہ اپنی پیٹھ سیدھی نہیں کرتا (206)۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے نماز کے اول و آخر میں تشہد (التحیات) پڑھنا سکھایا۔ حضور جب درمیانی قعدہ میں بیٹھتے تو تشہد سے فارغ ہو کر کھڑے ہو جاتے اور جب نماز کے آخری (قعدہ) میں بیٹھتے تو (تشہد پڑھنے کے بعد) اپنے لیے جو چاہتے دعا مانگتے (207)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی (نماز کے) قعدہ میں بیٹھے تو یہ پڑھے۔ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ جب اس نے یہ پڑھا تو زمین و آسمان میں جہاں کہیں کوئی صالح بندہ ہو اس کو یہ سلام پہنچتا ہے۔ (پھر پڑھے) اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اس کے بعد، اپنے لیے جو دعا اس کو اچھی معلوم ہو وہ پڑھے (208)۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (نماز پوری کرنے کے بعد) دائیں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے ہوئے منہ پھیرتے یہاں تک کہ آپ کے داہنے رخسار کی سفیدی (پچھلوں کو) صاف دکھائی دیتی اور پھر بائیں طرف بھی اسی طرح السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے ہوئے سلام پھیرتے۔ یہاں تک کہ آپ کے بائیں رخسار کی سفیدی نظر آجاتی (209)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں ایک آدمی آیا اور نماز پڑھی اور پھر آپ کی خدمت میں آکر سلام عرض کیا۔ حضور نے فرمایا وعلیک السلام، جاؤ نماز پڑھو کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ گیا اور نماز پڑھی دوبارہ حاضر خدمت ہو کر سلام عرض کیا تو حضور نے فرمایا وعلیک السلام جاؤ نماز پڑھو کہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ تیسری بار آیا اس کے بعد اس نے عرض کی یارسول اللہ! مجھے نماز سکھایئے تو

Marfat.com

آپ نے ارشاد فرمایا جب نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہونا چاہو تو کامل وضو کرو۔ پھر قبلہ کی طرف منہ کر کے اللہ اکبر کہو۔ پھر جتنا قرآن میسر ہو پڑھو، پھر رکوع کرو۔ یہاں تک کہ رکوع میں تمہیں اطمینان ہو جائے پھر اٹھو یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدہ میں اطمینان ہو جائے۔ پھر اٹھو یہاں تک کہ بیٹھنے میں اطمینان ہو جائے پھر (دوسرا) سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدہ میں اطمینان ہو جائے۔ پھر اٹھو اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر اسی طرح باقی نماز میں کرو (210)۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ نماز میں رکوع و سجود پوری طرح ادا نہیں کر رہا۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو آپ نے اسے کہا کہ تو نے نماز نہیں پڑھی، اور غالباً آپ نے اسے یہ بھی فرمایا اگر تو (اسی طرح نماز پڑھتا ہوا) مرا تو تیری موت اس فطرت پر نہ ہوگی جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا فرمایا ہے (211)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بدترین چور وہ ہے جو اپنی نماز سے چوری کرتا ہے صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! اپنی نماز کی چوری کیسے ہوگی؟ آپ نے فرمایا وہ اس طرح کہ نمازی رکوع و سجود پورا اور مکمل نہ کرے (212)۔

نماز کی سنتوں کا بیان

فرائض اور واجبات کے علاوہ، نماز میں باقی تمام افعال یا تو سنت ہیں یا پھر مستحب ہیں۔ پہلے چند احادیث نبوی نماز کی سنتوں کے بارے ملاحظہ ہوں۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا جب کہ آپ نماز پڑھنے کے لیے تشریف لائے۔ آپ نے نماز شروع کرتے وقت ہاتھ کندھوں تک اٹھا کر، انگوٹھوں کو کانوں کے برابر کیا، اس کے بعد آپ نے اللہ اکبر کہا۔ ابو داؤد کی دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے دونوں ہاتھوں کو کانوں کے نرم حصوں تک اٹھایا (213)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو اللہ اکبر کہتے پھر ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ اپنے انگوٹھوں کو کانوں کے برابر کرتے (214)۔

Marfat.com

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ (نماز میں) داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر ناف کے نیچے باندھتے (215)۔

حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔نماز میں سنت، دائیں ہاتھ کا بائیں ہاتھ کے اوپر ناف کے نیچے رکھنا ہے (216)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نماز میں دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو پکڑ کر ناف کے نیچے باندھنا چاہیے (217)۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (تکبیر تحریمہ کے بعد) نماز شروع فرماتے تو یہ پڑھتے۔ سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالٰی جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُكَ (218)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان (رضی اللہ عنہم) کے پیچھے نماز پڑھی، میں نے کسی ایک کو بھی بسم اللہ، اونچی آواز سے پڑھتے نہیں سنا (219)۔

وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب آپ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَ لَا الضَّآلِّیْنَ پر پہنچے تو آپ نے آمین فرمایا اور آہستہ آواز کے ساتھ آمین کہی (220)۔

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں پانچ چیزوں کو امام پوشیدہ کہے۔ یعنی آہستہ پڑھے (۱) ثناء (۲) اعوذ باللہ (۳) بسم اللہ (۴) آمین (۵) اور اللھم ربنا لك الحمد (221)۔

وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما نہ بسم اللہ اونچی آواز میں پڑھتے تھے اور نہ آمین اونچی آواز میں پڑھتے تھے (222)۔

حضرت ابومعمر فرماتے ہیں۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امام چار چیزیں آہستہ پڑھے (۱) اعوذ باللہ (۲) بسم اللہ (۳) آمین (۴) اور ربنا لك الحمد (223)۔

Marfat.com

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب امام غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ کہے تو تم ''آمین'' کہو۔ سو جس کا آمین کہنا فرشتوں کی آمین کہنے کے مطابق ہو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے (224)۔

حضرت علقمہ تابعی بیان کرتے ہیں کہ ہمیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں؟ پس انہوں نے نماز پڑھی اور نہ رفع یدین کیا مگر ایک بار صرف تکبیر تحریمہ کے ساتھ (225)۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کرتا تھا آپ نے اس کو فرمایا: ایسا نہ کرو۔ کیونکہ یہ (رفع یدین) وہ فعل ہے جو رسول اللہ ﷺ نے پہلے کیا تھا اور بعد میں چھوڑ دیا (226)۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا بات ہے کہ میں تمہیں رفع یدین کرتے دیکھتا ہوں سرکش گھوڑوں کے دموں کی طرح۔ نماز میں سکون واطمینان کیا کرو (227)۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب رکوع فرماتے تو نہ تو سر اوپر اٹھا رکھتے اور نہ نیچے جھکاتے بلکہ سر اس حالت کے درمیان (پیٹے کے برابر) رکھتے (228)۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، جب امام تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب امام رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو۔ جب وہ رکوع سے سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ۔ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لك الحمد کہو (229)۔

وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ سجدہ فرماتے تو اپنے گھٹنوں کو زمین پر ہاتھوں سے پہلے رکھتے اور جب سجدہ سے اٹھتے تو اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے (230)۔

یہی راوی فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی جب آپ سجدہ

Marfat.com

فرماتے تو اپنا چہرہ اقدس دونوں ہتھیلیوں کے درمیان رکھتے (231)۔

براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تو سجدہ کرے تو ہتھیلیاں زمین پر رکھ اور کہنیاں (زمین سے) اوپر اٹھا رکھ (232)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سجدہ میں اطمینان کرو اور تم میں سے کوئی شخص (سجدہ میں) زمین پر کتے کی طرح بازو نہ بچھائے (233)۔

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو رسول اللہ کی نماز پڑھ کر دکھائی۔ انہوں نے جب سجدہ کیا تو ناک اور پیشانی دونوں کو زمین پر لگایا اور دونوں بازوؤں کو پہلوؤں سے جدا رکھا (234)۔ اور ہاتھوں کی انگلیوں کو اپنی حالت پر رکھا اور دونوں پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ رخ کیا (235)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ سجدہ میں ناک زمین پر نہیں لگاتا تو آپ نے فرمایا اس کی نماز ہی نہیں جو (سجدہ میں) ناک کو اس زمین کے ساتھ نہیں لگاتا جس کے ساتھ اس نے اپنی پیشانی لگائی ہوتی ہے (236)۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم سے کوئی آدمی رکوع کرے تو وہ اس میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ پڑھے اور یہ بہت کم ہیں اور جب سجدہ کرے تو تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھے اور یہ بہت کم ہیں (237)۔

حضرت ابوساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (پہلے سجدہ سے) سر اٹھاتے تو بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھتے (اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے) اور پھر برابر ہو کر بیٹھتے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی اپنی جگہ برابر ہو جاتی۔ اس کے بعد آپ دوسرا سجدہ فرماتے (238)۔ اور جب (رکعت کے لیے) اٹھتے تو گھٹنوں پر اٹھتے اور دونوں ہاتھوں سے زانوں پر ٹیک لگا کر اٹھتے (239)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (نماز میں دوسری یا تیسری رکعت کے لیے) اپنے قدموں کے کناروں پر (سیدھے) کھڑے ہو جاتے تھے یعنی آرام کے

Marfat.com

لیے بیٹھتے نہیں تھے(240)۔

حضرت نعمان بن عیاش فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے کئی صحابہ کو پایا (اور دیکھا کہ) جب پہلی اور تیسری رکعت کے دوسرے سجدہ سے اٹھتے تھے تو سیدھے کھڑے ہوجاتے اور بیٹھتے نہیں تھے(241)۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ ہر دو رکعت کے بعد التحیات پڑھا کرتے تھے اور آپ (قعدہ میں) بایاں پاؤں بچھاتے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے تھے(242)۔ اور اپنا دایاں ہاتھ داہنے ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھتے اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے(243)۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ بات نماز کی سنتوں میں ہے کہ (التحیات پڑھتے وقت) دایاں پاؤں کھڑا رکھنا اور اس کی انگلیوں کو قبلہ رخ کرنا اور بائیں پاؤں پر بیٹھنا(244)۔

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی یارسول اللہ! (ہم) آپ پر اور آپ کی اہل بیت پر درود (صلوٰۃ) کس طرح پڑھیں؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر (التحیات میں) سلام پڑھنا تو سکھا دیا ہے تو آپ نے فرمایا یہ درود پڑھا کرو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔(245)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ! مجھے کوئی دعا سکھائیں جو میں نماز میں پڑھا کروں تو آپ نے فرمایا یہ دعا پڑھا کرو۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ

Marfat.com

مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔(246)

حضرت عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو نماز سے سلام پھیرتے دیکھا کرتا تھا کہ آپ دائیں اور بائیں منہ پھیر کر سلام پھیرتے حتیٰ کہ آپ کے رخسار مبارک کی سفیدی نظر آتی تھی (247)۔

مسائل واحکام

ان حدیثوں میں نماز کی اکثر سنتوں کا بیان موجود ہے اس کے علاوہ نماز میں یہ افعال بھی سنت ہیں۔ تکبیر تحریمہ کے لیے مرد کا دونوں ہاتھوں کو کانوں کی لوتک اٹھانا۔ عورت تکبیر تحریمہ میں ہاتھ صرف کندھوں تک اٹھائے، ہاتھوں کی انگلیوں کو اپنے حال پر رکھنا، یعنی نہ بالکل ملی ہوتی ہوں اور نہ زیادہ کھلی ہوتی ہوں۔ ہتھیلیوں کا پیٹ قبلہ رخ رکھنا۔ تحریمہ کے وقت سر نہ جھکانا۔ رفع یدین تکبیر سے پہلے کرنا۔ قنوت اور عید کی تکبیروں میں بھی کانوں تک ہاتھ لے جانے کے بعد تکبیر کہنا سنت ہے۔ امام کا بلند آواز سے اللہ اکبر کہنا، اسی طرح باقی تمام انتقالی تکبیریں امام کو بقدر ضرورت بلند آواز سے کہنا اور عورت کو ہاتھ سینے پر باندھنا۔ ثناء یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ اور تعوذ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ اور تسمیہ یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھنا۔ الحمد شریف کے بعد، متصل ہی آمین کہنا۔ ان سب کو آہستہ پڑھنا اور اسی ترتیب سے پڑھنا۔ قراءت مسنونہ پڑھنا۔ ہر رکعت میں الحمد شریف سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا۔ تعوذ صرف پہلی رکعت میں سنت ہے۔ رکوع میں جانے کے لیے اللہ اکبر کہنا۔ مرد کا رکوع میں گھٹنوں کو ہاتھوں کی انگلیاں کشادہ کر کے مضبوطی سے پکڑنا۔ عورتوں کے لیے سنت صرف گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا ہے اور انگلیاں ملی ہوئی رکھنا ہے۔ حالت رکوع میں ٹانگیں سیدھی رکھنا۔ مرد کا رکوع میں پیٹھ خوب بچھا کر رکھنا۔ رکوع میں سر نہ جھکا ہوا ہو اور نہ اونچا ہو۔ بلکہ پیٹھ کے برابر رکھنا۔ عورت کا رکوع میں تھوڑا جھکنا صرف اتنا کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔ رکوع میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ پڑھنا۔ رکوع سے اٹھتے وقت ہاتھ لٹکائے رکھنا۔ رکوع سے سر اٹھاتے وقت، منفرد (تنہا) کا سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ

Marfat.com

حَمِدَہٗ اور رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ دونوں کا کہنا۔ امام کا صرف سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا۔ اور مقتدی کا رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ۔ سجدہ میں جانے اور اٹھنے کے لیے اللہ اکبر کہنا۔ سجدہ میں ہاتھوں کا زمین پر رکھنا۔ سجدہ سے رکعت کے لیے اٹھتے وقت اس کا الٹ کرنا۔ یعنی پہلے پیشانی، پھر ناک، پھر ہاتھ اور پھر گھٹنے اٹھانا۔ مرد کا سجدہ میں، بازو کروٹوں سے اور پیٹ رانوں سے جدا رکھنا اور کلائیاں زمین سے اٹھا رکھنا، عورت کا سجدہ میں سارے بدن کو سمیٹ کر رکھنا یعنی بازو پہلوں سے، پیٹ رانوں سے، اور ران پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے ملا کر رکھنا، سجدہ میں ہاتھوں کی انگلیوں کا قبلہ رخ اور ملے ہوئے رکھنا۔ سجدہ میں دونوں پاؤں کی تمام انگلیوں کے پیٹ کا زمین پر لگانا۔ (ہر پاؤں کی تین انگلیوں کا پیٹ زمین پر لگانا واجب ہے اور سب کا سنت ہے) دونوں سجدوں میں تین تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنا۔ دونوں سجدوں کے درمیان تشہد کی طرح بیٹھنا۔ یعنی بایاں قدم بچھانا اور داہنا قدم کھڑا رکھنا اور ہاتھوں کا رانوں پر رکھنا۔

دوسری رکعت کے لیے پنجوں کے بل گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر اٹھنا۔ دوسری رکعت میں ثناء اور تعوذ نہ پڑھنا۔ دوسری رکعت مکمل کرنے کے بعد، مرد کا بایاں قدم بچھا کر اس پر دونوں سرین رکھ کر بیٹھنا۔ اور داہنا قدم کھڑا رکھنا اور اس کی انگلیوں کا قبلہ رخ قبلہ ہونا۔ عورت کا دونوں پاؤں داہنی طرف نکال کر سرین پر بیٹھنا۔ داہنا ہاتھ داہنی ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھنا۔ انگلیوں کو اپنی حالت پر رکھنا یعنی نہ بالکل کھلی ہوئی ہوں اور نہ ملی ہوئی ہوں۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتے وقت شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا۔ فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف الحمد شریف پڑھنا۔ آخری قعدہ میں بھی پہلے قعدہ کی طرح بیٹھنا، تشہد کے بعد درود شریف پڑھنا۔ درود شریف کے بعد کوئی مسنون دعا پڑھنا۔ سلام کے وقت پہلے دائیں طرف اور پھر بائیں طرف منہ پھیرنا۔ دوبار السلام علیکم و رحمۃ اللہ کہنا۔ امام کا دونوں سلام بلند آواز سے کہنا۔ دوسرا سلام پہلے کی نسبت کم آواز سے کہنا۔

Marfat.com

نماز کے مستحبات

ہر نماز میں یہ چیزیں مستحب ہیں۔ اول دونوں قدموں کے درمیان چار انگلیوں کا فاصلہ رکھنا۔ مرد کا تکبیر تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھ آستینوں یا چادر وغیرہ سے باہر نکالنا۔ عورت کے لیے کپڑے کے اندر ہاتھ رکھنا بہتر ہے۔ اکیلے نمازی کا رکوع وسجود میں طاق عدد کو ملحوظ رکھ کر تین بار سے زیادہ تسبیح پڑھنا۔ حالت قیام میں نگاہ سجدہ کی جگہ پر اور رکوع میں قدموں کی پشت پر۔ سجدہ میں ناک کی طرف۔ قعدہ میں گود کی طرف۔ پہلے سلام میں داہنے کندھے کی طرف، اور دوسرے میں بائیں کندھے کی طرف نظر رکھنا۔ جماہی آئے تو منہ بند رکھنا۔ جماہی نہ رکے تو ہونٹ دانت کے نیچے دبانا۔ اور اس سے بھی نہ رکے تو قیام میں داہنے ہاتھ کی پشت سے اور قیام کے علاوہ بائیں ہاتھ کی پشت سے منہ ڈھانک لینا جہاں تک ممکن ہو کھانسی روکنا۔

حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے مطابق نماز پڑھنے کا صحیح طریقہ

نماز کے صحیح وقت پر، باوضو قبلہ کی طرف منہ کر کے دونوں قدموں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ رکھ کر کھڑے ہوں۔ پھر دل سے نیت کریں، اور نیت کے مطابق زبان سے الفاظ ادا کرنا بھی مستحب اور بہتر ہے یعنی اس طرح کہیں کہ نیت کی میں نے چار رکعت نماز ظہر کی واسطے اللہ تعالیٰ کے، منہ میرا طرف کعبہ شریف کے، اگر جماعت کے ساتھ پڑھتے ہوں تو کہیں پیچھے اس امام کے، پھر مرد دونوں ہاتھ کانوں تک اس طرح اٹھائیں کہ ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں اور انگلیاں اپنے حال پر ہوں نہ بالکل ملی ہوئی ہوں اور نہ زیادہ کھلی ہوئی ہوں اور انگوٹھے کانوں کے نرموں سے چھو جائیں۔ اس وقت تکبیر تحریمہ، یعنی اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ فوراً ناف کے نیچے اس طرح باندھیں کہ داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر ہو، اور داہنے ہاتھ کے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں ہاتھ کے گٹے کو اغل بغل کر کے پکڑیں اور باقی تین انگلیاں بائیں ہاتھ کی کلائی پر رکھیں۔ عورتیں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھا کر سینے پر اس طرح باندھیں کہ داہنی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر ہو۔ پھر نگاہ سجدہ کی جگہ پر رکھ کر

Marfat.com

ثناء پڑھیں۔

ثناء

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ

''پاک ہے تو اللہ اور تیری میں تعریف کرتا ہوں اور برکت والا ہے نام تیرا اور بلند ہے شان تیری اور نہیں کوئی معبود سوا تیرے''۔

اگر امام کے پیچھے جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے ہوں تو ثناء پڑھ کر بالکل خاموش رہیں۔ اور امام کی قراءت سنیں اور اگر تنہا نماز پڑھتے ہوں تو ثناء کے بعد، تعوذ، تسمیہ، سورۃ فاتحہ اور کوئی چھوٹی سورت یا تین آیتیں پڑھیں جو یہ ہیں۔

تعوذ و تسمیہ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

''میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی، شیطان مردود سے۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے''۔

سورۃ الفاتحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ﴿﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ﴿﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ﴿﴾ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ؕ﴿﴾ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ﴿﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ۬ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿﴾ۧ۔ آمین

''سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو سارے جہاں کا رب ہے۔ بڑا مہربان رحم کرنے والا ہے۔ قیامت کے دن کا مالک ہے۔ الٰہی! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔ دکھا ہمیں سیدھا راستہ۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا نہ ان لوگوں کا راستہ جن پر تیرا غضب ہوا اور نہ گمراہوں کا''۔

Marfat.com

سورۂ اخلاص

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۚ

ترجمہ: ''اے نبی! کہہ دو وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا۔ اور نہ وہ کسی سے جنا گیا۔ اور نہیں ہے اس کا ہمسر کوئی بھی''۔

پھر اللہ اکبر، کہتے ہوئے رکوع میں جائیں مرد دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو اس طرح پکڑیں کہ ہتھیلیاں گھٹنوں پر ہوں اور انگلیاں خوب پھیلی ہوئی ہوں۔ پیٹھ برابر بچھی ہوئی ہو۔ سر نہ جھکا ہوا ہو اور نہ اوپر کو اٹھا ہوا ہو بلکہ کمر کے برابر ہو، ٹانگیں سیدھی ہوں۔ اور بازو پہلوؤں سے جدا ہوں اور نگاہ قدموں کی پشت پر ہو، پھر کم از کم تین بار پڑھیں۔ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ۔ (پاک ہے میرا رب عظمت والا)

عورتیں رکوع میں تھوڑا جھکیں صرف اتنا کہ ہاتھ گھٹنوں پر پہنچ جائیں۔ انگلیاں ملی ہوئی ہوں اور ہتھیلیاں گھٹنوں پر ہوں۔

پھر منفرد سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ (سن لی اللہ نے اس کی جس نے اس کی تعریف کی) کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جائیں اور پھر قومہ میں کہیں رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔ (اے ہمارے رب! سب تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں) اگر جماعت کے ساتھ ہوں تو امام صرف تسمیع یعنی سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ۔ کہے اور مقتدی صرف تحمید یعنی رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہے۔

پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ میں جائیں اس طرح کہ زمین پر پہلے دونوں گھٹنے رکھیں پھر دونوں ہاتھ، پھر ناک اور پھر پیشانی زمین پر رکھیں۔ پیشانی سجدہ میں دونوں ہتھیلیوں کے درمیان اس طرح رکھیں کہ انگوٹھے کان کے نرموں کے برابر، انگلیاں ملی ہوئی قبلہ رخ ہوں اور مرد سجدہ میں بازوؤں کو کروٹوں سے اور پیٹ کو رانوں سے، اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھیں، اور کہنیاں زمین سے اٹھی ہوئی ہوں اور دونوں پیروں کی انگلیوں کے پیٹ زمین کے ساتھ اچھی طرح لگے ہوئے ہوں اور انگلیوں کے سرے قبلہ رو ہوں۔ اور سجدہ

Marfat.com

میں نظر ناک کی طرف رکھیں، پھر بڑے اطمینان سے کم از کم تین بار تسبیح پڑھیں۔ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی (پاک ہے میرا رب اونچی شان والا)

عورتیں سجدہ، مردوں کے برعکس سمٹ کر کریں۔ اس طرح کہ کہنیاں زمین سے، بازو پہلوؤں سے، پیٹ رانوں سے، ران پنڈلیوں سے، اور پنڈلیاں زمین کے ساتھ ملی رہیں اور دونوں پاؤں دائیں طرف زمین کے ساتھ بچھے ہوئے ہوں۔

پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ سے سر اٹھائیں، اس طرح کہ زمین سے پہلے پیشانی پھر ناک، پھر دونوں ہاتھ اٹھائیں۔ پھر داہنا پاؤں کھڑا کر کے، اس کی انگلیاں قبلہ رخ کریں بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بالکل سیدھے بیٹھ جائیں۔ اور ہتھیلیاں رانوں پر بچھا کر اس طرح رکھیں کہ انگلیاں ملی ہوئی قبلہ رخ ہوں اور ان کے سرے گھٹنوں کے قریب ہوں۔ (گھٹنوں کو پکڑنا ہرگز نہیں) اور اس حالت جلسہ میں کم از کم ایک بار سبحان اللہ، کہنے کی مقدار اطمینان کریں، اور نظر گود کی طرف رہے۔ عورتیں جلسہ میں دونوں قدم داہنی طرف نکال کر بیٹھیں۔

پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اسی طرح دوسرا سجدہ بھی کریں اور سجدہ کے بعد پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ سے پہلے سر اٹھائیں۔ پھر ہاتھ گھٹنوں پر رکھ کر پنجوں کے بل سیدھے کھڑے ہو جائیں۔ (بلا عذر ہاتھ زمین پر ٹیک کر نہ اٹھیں)

پھر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر دوسری رکعت کی قراءت شروع کریں جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے ہوں تو قراءت نہ کریں بلکہ خاموش رہیں اور امام کی قراءت سنیں۔ قراءت کرنے یعنی سورت فاتحہ اور کوئی چھوٹی سورت پڑھنے کے بعد پہلے کی طرح رکوع کریں پھر دو سجدے کرنے کے بعد داہنا قدم کھڑا کر کے، بایاں قدم بچھا کر اس پر اس طرح بیٹھیں جیسے دو سجدوں کے درمیان جلسہ میں بیٹھے تھے۔ اور یہ التحیات پڑھیں اس میں کوئی حرف کم و بیش نہ کریں۔ اس کو تشہد کہتے ہیں۔

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّا

Marfat.com

اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ (248)

ترجمہ: ''تمام قولی، فعلی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے سب نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں''۔

تشہد میں جب کلمہ ''لا'' کے قریب پہنچیں تو داہنے ہاتھ کی شہادت کی انگلی اٹھا کر اشارہ کریں۔ اس طرح کہ داہنے ہاتھ کی چھوٹی اور اس کے ساتھ والی انگلی کو ہتھیلی سے ملائیں (جیسے مٹھی میں ملاتے ہیں) اور درمیانی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائیں اور لفظ ''لا'' پر شہادت والی انگلی اٹھائیں اور الا پر گرادیں۔ اور پھر فوراً سب انگلیاں سیدھی کرلیں۔

اگر دو رکعت والی نماز ہو تو پھر تشہد پڑھنے کے بعد، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دیں۔ اور اگر چار رکعت والی نماز ہو تو یہ تشہد پڑھنے کے بعد، سیدھے اسی طرح کھڑے ہو جائیں جیسے دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تھے۔ اگر نماز فرض ہو تو باقی دو رکعتوں میں صرف بسم اللہ اور سورت فاتحہ پڑھ کر حسب دستور رکوع و سجود کریں۔ لیکن اگر جماعت کے ساتھ ہوں تو بسم اللہ اور سورت فاتحہ ہرگز نہ پڑھیں بلکہ خاموش کھڑے رہیں۔ اگر نماز سنت یا نفل ہو تو بسم اللہ، سورت فاتحہ اور کوئی سورت ساتھ ملا کر پڑھیں اور چار رکعتیں پوری کرنے کے بعد تشہد پڑھیں اور اس کے بعد، یہ درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (249)۔ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَاءِ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ

ترجمہ: ''اے اللہ! درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر

Marfat.com

جس طرح درود بھیجا تو نے ابراہیم علیہ السلام پر اور ابراہیم علیہ السلام کی آل پر، بے شک تو تعریف والا بڑی شان والا ہے۔ الٰہی! برکت دے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جس طرح برکت دی ابراہیم علیہ السلام کو اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل کو بے شک تو تعریف والا بڑی شان والا ہے۔ اے میرے رب! بنا دے مجھ کو نماز کا پابند اور میری اولاد کو بھی۔ اے ہمارے رب! میری دعا قبول فرما۔ اے ہمارے رب! بخش دے مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور سب ایمان والوں کو بھی اس دن جب عملوں کا حساب ہوگا''۔

اور اگر چاہو تو رب اجعلنی کی بجائے یہ دعا بھی پڑھ سکتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ (250)

''میرے اللہ! بے شک میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا اور تیرا سوا کوئی گناہوں کو معاف کرنے والا نہیں۔ سو مجھے اپنی خاص مغفرت سے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما بے شک تو ہی بخشنے والا بڑا مہربان ہے''۔

نماز ختم کرنے کے لیے پہلے ایک بار دائیں طرف پھر ایک بار بائیں طرف منہ کر کے اس طرح سلام کہو کہ پورا منہ پہلے دائیں طرف اور نظر کندھے کی طرف رہے اور پھر سلام پھیر کر پورا منہ بائیں طرف پھیر دو اور نظر کندھے کی طرف رہے۔ سلام کے الفاظ یہ ہیں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ (سلام ہو تم پر اور اللہ کی رحمت)

مسئلہ

داہنی طرف سلام پھیرتے ہوئے دائیں طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کو سلام کہنے کی نیت کرنی چاہیے۔ بائیں طرف کے سلام میں، بائیں طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کو سلام کہنے کی نیت کرنی چاہیے۔ مقتدی جس طرف امام ہو اس طرف کے سلام میں امام کی نیت بھی کرے۔ اور امام دونوں طرف کے سلام میں فرشتوں اور مقتدیوں کو سلام کہنے کی نیت کرے اور تنہا نماز پڑھنے والا دونوں طرف کے سلام میں فرشتوں کو سلام کہنے کی نیت کرے۔

Marfat.com

نماز کے بعد ذکر و وظائف

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام پھیر کر بلند آواز سے یہ پڑھا کرتے تھے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ (251)

نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا سنت نبوی ہے اور منع کرنا سنت رسول کی مخالفت اور بدعت ہے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد یہ پڑھتے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَادَّ لِمَا قَضَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔ (252)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ہر نماز کے بعد 33 بار سبحان اللہ، 33 بار الحمد للہ اور 33 بار اللہ اکبر پڑھے یہ کل ننانوے ہوئے اور پھر یہ کلمہ پڑھ کر سو پورا کرے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں (253)۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسی منبر پر یہ فرماتے سنا کہ جو آدمی ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے اس کو جنت میں جانے سے کوئی روک نہیں سوا موت کے۔ یعنی وہ مرتے ہی جنت میں چلا جائے گا اور جو سوتے وقت اسے پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے اور اس کے پڑوسی کے گھر کو اور آس پاس کے گھروں کو شیطان اور چور سے امن میں

Marfat.com

رکھے گا (254)۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا اے معاذ! میں تجھے محبوب رکھتا ہوں، میں نے عرض کی میں بھی آپ کو محبوب رکھتا ہوں۔ پھر آپ نے فرمایا اے معاذ! ہر نماز کے بعد یہ وظیفہ پڑھنا کبھی نہ چھوڑنا۔ رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَ شُکْرِكَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِكَ (255)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے سلام پھیرتے تو تین بار استغفار پڑھتے اور پھر یہ دعا مانگتے۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ (256)۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب (فرض نماز کا) سلام پھیرتے تو یہ (اوپر والی) دعا مانگنے کی مقدار سے زیادہ نہ بیٹھتے (257)۔

مسائل واحکام

جن نمازوں میں فرضوں کے بعد، سنتیں ہیں جیسے ظہر و مغرب اور عشاء ان میں سنتوں کے بعد، یہ مذکورہ اوراد اور وظیفے نہیں پڑھنے چاہیے۔ بلکہ سنتوں سے پہلے چھوٹی سی ایک دعا مانگ کر، جلدی سنتیں ادا کرنی چاہیے۔ ورنہ ثواب کم ہو جائے گا اور باقی دو نمازوں فجر و عصر میں سلام پھیرتے ہی سنت نبوی کے مطابق اوراد اور ذکر و اذکار میں مشغول ہو جائیں احادیث میں وظیفے اور دعا کے متعلق جو تعداد بتائی گئی ہے اس میں کمی بیشی ہرگز نہ کریں کیونکہ جو فضائل ان وظائف واذکار کے بتائے گئے ہیں وہ اسی عدد کے ساتھ مخصوص ہیں۔ ہاں اگر شمار میں شک واقع ہو جائے تو زیادہ کر سکتے ہیں اور یہ زیادتی نہیں بلکہ اس عدد کی تکمیل ہے۔

ہر نماز کے بعد تین بار یہ استغفار پڑھیں۔

اَسْتَغْفِرُ اللہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ

اور سات بار اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ۔ اور ایک بار یہ آیۃ الکرسی پڑھیں۔

اَللہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَہٗ مَا

Marfat.com

فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ

پھر 33 بار سبحان اللہ، 33 بار الحمد للہ اور 33 بار اللہ اکبر اور آخر میں ایک بار لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پڑھیں۔

پنجگانہ نماز کے بعد پڑھی جانے والی دعائیں

نسائی شریف میں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جس شخص نے فجر اور مغرب کی نماز کے بعد سات بار اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ پڑھ لیا تو وہ دن اور رات میں جس وقت مرا جنت میں داخل ہوگا (258)۔ اور ترمذی شریف میں ہے جس نے فجر کی نماز کے بعد، اسی طرح نماز کی حالت میں بیٹھے ہوئے دس مرتبہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پڑھا تو وہ دن بھر شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا اس کے دس درجے بلند ہوتے ہیں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس گناہ معاف کردیے جاتے ہیں اور جس نے مغرب کی نماز کے بعد بھی دس مرتبہ یہی وظیفہ پڑھا تو رات بھر فرشتے، شیطان سے اس کی حفاظت کرتے ہیں اور دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس گناہ معاف کیے جاتے ہیں اور اس کو دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے (259)۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا۔ یا رسول اللہ! کون سی دعا جلدی قبول ہوتی ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا: رات کے آخری حصہ میں اور فرض نمازوں کے بعد مانگی جانے والی دعا جلدی قبول ہوتی ہے (260)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا اکثر مانگا کرتے تھے:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (261)

Marfat.com

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دعا عبادت ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ، تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا(262)۔

دعا عبادت کی روح ہے(263)۔ اللہ کے ہاں دعا سے زیادہ کوئی چیز عزت والی نہیں ہے(264)۔ تقدیر کو صرف دعا ہی ٹال سکتی ہے(265)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا قبولیت کا پختہ یقین رکھ کر اللہ سے دعا مانگو، یاد رکھو اللہ تعالیٰ غافل دل کی دعا قبول ہی نہیں فرماتا(266)۔ جب اللہ سے دعا مانگو تو اپنی ہتھیلیوں کے پیٹ پھیلا کر مانگو الٹے ہاتھوں سے دعا نہ مانگو اور جب دعا سے فارغ ہو جاؤ تو ہاتھوں کو منہ پر ملو(267)۔ حضور جب دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے تو دعا پوری کرنے کے بعد، ہاتھوں کو رخ انور پر ملے بغیر نہیں چھوڑتے تھے(268)۔ اور دعا میں ہاتھوں کی انگلیاں کندھوں کے برابر سامنے رکھ کر دعا مانگا کرتے تھے(169)۔ یعنی دعا میں ہاتھ کندھوں اور سینے کے برابر رکھنا سنت ہے اور اس سے زیادہ اونچے اٹھا کر دعا مانگنا خلاف سنت ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں۔ حضور جامع دعاؤں کو پسند فرماتے تھے اور غیر جامع دعا کو چھوڑ دیتے تھے(270)۔ جامع دعا یعنی جس کے الفاظ تھوڑے اور معانی دین و دنیا کی بہتری اور بھلائی پر مشتمل ہوں۔

مسائل دعا

رزق حلال، صدق مقال، تقویٰ و طہارت اور سنت نبوی کی اتباع، قبولیت دعا کے بنیادی رکن ہیں۔ عاجزی و انکساری حضور قلب، سوز دروں، طلب صادق اور قبولیت کا پختہ یقین، دعا کے اہم شرائط ہیں۔ مذکورہ ارشادات نبوت کو سامنے رکھ کر کتاب و سنت، آثار صحابہ و سلف صالحین سے منقول دعاؤں کے ذریعہ، ہاتھ اٹھا کر نہ کندھوں سے اوپر نہ بالکل نیچے بلکہ متوسط انداز میں، ہاتھ پھیلا کر اپنے اللہ سے دعا مانگیں اور دعا سے فراغت کے بعد

Marfat.com

ہاتھوں کو منہ پر ملیں۔ قرآن حکیم کی چند ایک مختصر اور جامع دعائیں یہ ہیں۔

قبولیت عمل کی دعا

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۖ إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿١٢٧﴾ (سورۃ البقرہ)

''اے ہمارے پرودگار! قبول فرما اس عمل کو ہم سے بلاشبہ تو سب کچھ سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے''۔

دعائے جامع

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

''اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی اچھائی عطا فرما۔ اور ہمیں (دوزخ کی) آگ کے عذاب سے بچا''(271)۔

دعائے استقامت

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ ﴿٨﴾ (سورۂ آل عمران)

''ہمارے رب! نہ ٹیڑھے کر ہمارے دلوں کو ہمیں ہدایت عطا کرنے کے بعد، اور ہمیں اپنی خاص رحمت عطا فرما بلاشبہ تو ہی بہت زیادہ عطا کرنے والا ہے''۔

حسن خاتمہ کی دعا

رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ ﴿١٩٣﴾

''اے ہمارے رب! ہمارے گناہوں کو بخش دے اور مٹا دے ہماری برائیاں اور ہمیں نیکوں کے ساتھ موت عطا فرما''۔ (سورۂ آل عمران: 193)

ایک عظیم دعا

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا

Marfat.com

بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۗ وَاغْفِرْ لَنَا ۗ وَارْحَمْنَا ۗ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾ (سورۃ البقرہ)

''اے رب نہ پکڑ ہمیں اگر ہم بھولیں یا خطا کریں۔ اے ہمارے رب! نہ ڈال ہم پر بھاری بوجھ جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے ہمارے رب! نہ ڈال ہم پر وہ بوجھ جس کے اٹھانے کی ہمیں طاقت نہیں اور درگزر فرما ہم سے اور بخش دے ہمیں اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا مددگار ہے، مدد فرما ہماری کافر قوم پر''۔

مفسدات نماز، یعنی نماز کو توڑنے والی چیزیں

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز میں آدمیوں کا بات کرنا درست نہیں۔ نماز میں تو صرف تسبیح و تکبیر اور قرآن پڑھنا ہے (272)۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نماز میں ہوتے اور ہم آپ کو سلام کیا کرتے تو آپ جواب دے دیا کرتے تھے مگر جب ہم نجاشی کے یہاں سے واپس آئے تو آپ کو سلام عرض کیا تو جواب نہ دیا۔ عرض کی: یا رسول اللہ! ہم پہلے آپ کو سلام کرتے تھے اور آپ جواب دیتے تھے (اور اب آپ نے جواب نہیں دیا) آپ نے فرمایا: نماز میں مشغولیت ہے (273)۔ (متفق علیہ)

ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جو حکم چاہتا ہے ظاہر فرماتا ہے اور جو حکم ظاہر فرمایا ہے اس میں سے ایک حکم یہ ہے کہ نماز میں کلام نہ کرو۔ اس کے بعد آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا نماز قرآن پڑھنے اور اللہ کے ذکر کے لیے ہے لہٰذا جب نماز میں ہو تو تمہاری یہی شان ہونی چاہیے (274)۔

مسائل و احکام، مفسدات نماز

یعنی نماز کو فاسد اور توڑنے والی چیزیں یہ دو طرح کی ہیں۔ اول یعنی کلام گفتگو وغیرہ اور دوم افعال یعنی خلاف نماز کوئی کام اور حرکت وغیرہ کرنا۔ یہ دونوں چیزیں نماز کو توڑنے والی ہیں۔

Marfat.com

قسم اول

اقوال، یعنی نماز میں کسی سے بات کرنا، مفسد نماز ہے یہ بات جان بوجھ کر ہو یا بھول سے ہو، تھوڑی ہو یا زیادہ بیداری میں ہو یا نماز کی حالت میں، نیند آ جانے کی وجہ سے، کسی کو نماز میں قصداً یا بھول کر سلام کرنا یا کسی کے سلام کا قصداً یا سہواً جواب دینا، نماز میں کسی کو چھینک کا جواب دینا یعنی یَرْحَمُكَ اللہُ کہنا بری خبر سن کر اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ یا کوئی اور لفظ کہنا، اچھی خبر سن کر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ یا اور کوئی لفظ کہنا، اللہ کا نام سن کر جَلَّ جَلَالُہٗ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام سن کر جواب کی نیت سے درود شریف پڑھنا۔ تعجب والی بات سن کر سُبْحَانَ اللہِ یا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللہُ کہنا۔ اپنے امام کے سوا دوسرے کو نماز میں لقمہ دینا۔ درد یا تکلیف کی وجہ سے آہ، اوہ یا اف کہنا۔ اگر بیماری سے بلا اختیار آہ، اوہ وغیرہ آواز نکلی تو معاف ہے۔ نماز کے اندر دعا میں ایسی چیز مانگنا، جو عام طور آدمیوں سے مانگتے ہیں نماز پوری ہونے سے پہلے قصداً سلام پھیرنا اگر بھول کر سلام پھیر دیا تو کوئی حرج نہیں آخر میں سجدہ سہو کر لے۔ قرآن پاک سے دیکھ کر پڑھنا، قرآن پاک غلط پڑھنا ان سب باتوں سے نماز ٹوٹ جائے گی۔

بلا عذر کھنکارنے اور مٹھارنے سے بھی نماز ٹوٹ جائے گی۔ ہاں اگر امام نے آواز صاف کرنے یا مقتدی نے امام کو غلطی پر آگاہ کرنے یا دوسرے کو اپنا نماز میں ہونا بتانے کے لیے کھنکارا تو نماز ہو جائے گی۔

قرآن پاک غلط پڑھنے سے اس وقت نماز فاسد ہو گی جب کہ قراءت قرآن میں ایسی غلطی ہوئی جس سے معنی بگڑ جائیں۔ اعرابی غلطیاں یعنی زیر، زبر، پیش وغیرہ، اگر ایسی ہوں جن سے قرآن پاک کے معنی نہ بگڑتے ہوں تو یہ مفسد نماز نہیں۔ قراءت قرآن میں غلطیاں چار طرح کی ہیں۔ اول غلطی اعراب کی یعنی زیر، زبر، پیش، جزم، شد و مد اور قصر وغیرہ کو غلط پڑھنا۔ دوسری غلطی حرفوں کو تبدیل کر دینا یا حرفوں میں کمی بیشی یا ان کو آگے پیچھے پڑھ دینا۔ تیسری غلطی۔ کلمہ یا جملہ کی تبدیلی ہے۔ یعنی ایک لفظ کی جگہ دوسرا لفظ، یا ایک جملہ کی جگہ

Marfat.com

دوسرا جملہ پڑھنا۔ یا ان میں کمی بیشی یا ان کو آگے پیچھے کر دینا۔ چوتھی غلطی وقف کی ہے یعنی وقف کی جگہ وصل اور وصل کی جگہ وقف کرنا۔ اب ان تمام غلطیوں میں قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ اگر اس غلطی سے ایسے معنی تبدیل ہو گئے کہ جن کا اعتقاد کفر ہے تو نماز مطلقاً فاسد ہو جائے گی۔

مثلاً وَعَصٰی آدَمُ رَبَّهٗ (نافرمانی کی آدم نے اپنے رب کی) میں میم کو زبر سے اور رب کو پیش سے پڑھا۔ تو نماز فاسد ہوگی کیونکہ زبر اور پیش کے بدلنے سے معنی ہوئے "اور نافرمانی کی آدم کی اس کے رب نے" یا اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ۔ "جو لوگ ایمان لائے اور عمل کیے اچھے وہ ساری مخلوق سے اچھے ہیں"۔ میں الصّٰلِحٰتُ کو اَلطّٰلِحَاتُ پڑھا یا خَیْرُ الْبَرِیَّه کی بجائے شَرُّ الْبَرِیَّه تو نماز فاسد ہوگئی۔ کیونکہ "ص" کو "ط" پڑھنے سے معنی یہ بن گئے بے شک جو لوگ ایمان لائے اور عمل کیے برے وہ سارے مخلوق سے بہتر ہیں۔ اور جملہ خیر البریہ کو بدل کر شر البریۃ پڑھنے سے معنی یہ بن جائیں گے کہ "بے شک جو لوگ ایمان لائے اور عمل کیے اچھے وہ ساری مخلوق سے برے ہیں"۔ لہٰذا ایسی غلطیوں اور تبدیلیوں سے ان کے ایسے معنی ہو گئے ہیں جن کا اعتقاد رکھنا کفر ہے۔ ہاں اگر ایسی غلطی نہیں ہے جس کے معنی کا اعتقاد موجب کفر ہو تو صرف اعراب یعنی زیر، زبر، پیش وغیرہ کی غلطی سے نماز فاسد نہ ہوگی۔ مثلاً لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ یا اِیَّاكَ نَعْبُدُ میں "ت" کو پیش سے اور "ب" کو زبر سے پڑھ دیا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ اگر مفسد نماز اور واضح غلطی کرنے کے بعد، پھر اسی وقت لوٹا کر صحیح پڑھ لیا تو نماز نہ ٹوٹے گی۔

حرف زیادہ کرنے سے اگر معنی نہ بگڑیں تو نماز نہ ٹوٹے گی جیسے وَانْهُ عَنِ الْمُنْكَرِ میں "ر" کے بعد "ی" پڑھ دی۔ یا هُمُ الَّذِیْنَ کو هُمُ الَّذِیْنَ یعنی الف زیادہ پڑھ دیا۔ اور اگر حرف زیادہ کرنے سے معنی غلط ہو جائیں جیسے زَرَابِیُّ کو زَرَابِیْبُ اور مَثَانِیْ کو مَثَانِیْنَ پڑھا تو نماز ٹوٹ جائے گی۔ یوں ہی اگر حرف کم کرنے سے معنی غلط ہو گئے تو نماز فاسد ہو جائے گی ورنہ نہیں۔

اگر کلمہ زیادہ کر دیا تو اگر معنی بگڑ جائیں تو نماز ٹوٹ جائے گی اور اگر معنی غلط نہ ہوں تو

Marfat.com

اب دیکھنا یہ ہے کہ ویسا کلمہ یا لفظ قرآن پاک میں ہے تو نماز ہو جائے گی اگر وہ لفظ یا کلمہ قرآن پاک میں نہیں تو نماز نہ ہوگی۔ اسی طرح اگر کوئی کلمہ یا لفظ چھوٹ جائے اور معنی غلط نہ ہو تو نماز ہو جائے گی۔ جیسے جَزَآءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا۔ میں دوسرا سیئۃ نہ پڑھا۔ اور اگر معنی غلط ہو جائیں تو نماز جاتی رہے گی مثلاً فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ میں ''لا'' نہ پڑھا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

اگر ایک لفظ کے بدلے میں دوسرا لفظ پڑھا اگر معنی غلط نہ ہو تو نماز ہو جائے گی جیسے عَلِيْمٌ کی جگہ حَكِيْمٌ، خَبِيْرٌ کی جگہ بَصِيْرٌ وغیرہ اور اگر معنی غلط ہو جائے تو نماز ٹوٹ جائے گی۔ جیسے وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ میں فَاعِلِيْنَ کی جگہ غَافِلِيْنَ پڑھ دینا۔

ایک حرف کی تقدیم وتاخیر، اور ایک لفظ یا کلمہ کی تقدیم تاخیر یعنی آگے پیچھے پڑھنے میں بھی یہی دیکھا جائے گا کہ معنی غلط ہو جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی ورنہ نہیں اور یہی قاعدہ کسی لفظ اور کلمہ کو مکرر یعنی دوبار پڑھنے میں بھی ملحوظ رکھا جائے گا، کسی حرف کو دوسرے لفظ یا کلمہ سے وصل کر دینے یعنی ملا دینے سے نماز نہیں ٹوٹتی جیسے اِيَّاكَ نَعْبُدُ، اسی طرح ایک لفظ کو قطع کر دینے یعنی توڑ دینے اور بے موقع وقف اور ابتداء کرنے سے بھی نماز نہیں ٹوٹتی۔ اگرچہ وقف لازم ہو مگر جان بوجھ کر اس طرح قرآن پاک پڑھنا بہت قبیح اور برا ہے۔

ایسے حروف جن میں تمیز مشکل سے ہوتی ہے جیسے ت، ط، س، ث، ص، ذ، ز، ظ، ا، ء، ع، ہ، ح، ض، ذ، ظ۔ اگر دانستہ بدلے گا تو نماز نہ ہوگی اور اگر بے اختیار زبان سے نکل گیا یا ان حرفوں میں تمیز کرنا نہیں جانتا تو نماز ہو جائے گی۔ لحن (راگنی) کے ساتھ قرآن پاک پڑھنا اور سننا حرام اور مفسد نماز ہے۔ ہاں حرف مدولین کو اگر لحن اور راگنی سے پڑھا اور حد سے تجاوز نہ کیا تو نماز ہو جائے گی۔ واؤ، ی، الف ساکن کے ماقبل کی حرکت موافق ہو تو اس کو حرف مد کہتے ہیں۔ یعنی واؤ کے پہلے پیش، ی کے پہلے زیر اور الف کے پہلے زبر ہو، اور واؤ اور ی سے پہلے حرکت غیر موافق ہو یعنی زبر ہو تو اس کو حروف لین کہتے ہیں جیسے قول اور خالدین۔

Marfat.com

دوسری قسم

مفسدات نماز کی دوسری قسم افعال کی ہے یعنی نماز توڑنے والے فعل، اور وہ یہ ہیں۔
اول عمل کثیر نماز کو توڑ دیتا ہے۔ عمل کثیر اس عمل کو کہتے ہیں جو نہ نماز کے افعال سے ہو اور نہ نماز کی اصلاح و درستگی کے لیے کیا جائے اور اس کام کے کرنے والے کو دور سے دیکھنے والا، نماز میں نہ سمجھے، اور اگر دور سے دیکھنے والا شک وشبہ میں ہو کہ نماز میں ہے یا نہیں تو یہ عمل قلیل ہے اس سے نماز نہیں ٹوٹتی۔

نماز کے اندر قصداً یا بھول کر کھانے پینے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ دانتوں میں کھانے کی کوئی چیز رہ گئی تھی اس کو نگل گیا۔ اگر وہ چنے سے کم ہے تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ ہاں مکروہ ہو جائے گی اور اگر چنے کے برابر ہے تو نماز ٹوٹ جائے گی۔ دانتوں سے خون نکلا تو اگر نگلنے سے خون کا مزہ محسوس ہو تو نماز ٹوٹ جائے گی ورنہ نہیں۔ نماز سے پہلے کوئی میٹھی چیز کھائی تھی اب صرف منہ میں اس کی مٹھاس وغیرہ کا اثر باقی رہ گیا ہے تو اس کے نگلنے سے نماز نہ ٹوٹے گی۔

نماز میں بلا ضرورت قبلہ کی طرف ایک بار دو صفوں کی مقدار چلنے، بلا عذر قبلہ کی طرف سے سینہ پھیر دینے۔ امام سے آگے بڑھ جانے، نماز کے اندر تین لفظ لکھنے، درد اور مصیبت سے رونے، جماعت میں عاقل و بالغ عورت (محرم ہو یا غیر محرم) کے محاذی یعنی دائیں بائیں یا پیچھے کھڑے ہونے سے نماز ٹوٹ جائے گی۔ بالغ کا نماز میں قہقہہ لگا کر یعنی آواز سے ہنسنے سے نماز اور وضو دونوں ٹوٹ جائیں گے۔ نماز میں بلا خیال مسئلہ شرعی کے غیر نمازی کا کہا ماننے سے بھی نماز جاتی رہے گی۔ اگر غیر نمازی کے کہنے سے مسئلہ شرعی اور اطاعت رسول اللہ ﷺ کا خیال کر کے اپنی جگہ سے ہٹا تو نماز نہ ٹوٹے گی۔ جماعت میں امام کا ایسے شخص کو خلیفہ بنانے سے جو امامت کے اہل نہ ہو۔ امام کا بغیر خلیفہ بنانے کے مسجد سے باہر چلے جانا اور نمازی کا بے وضو ہونے کے بعد، اسی جگہ ایک رکن کی ادائیگی کی مقدار کھڑے رہنے سے نماز ٹوٹ جائے گی۔ یعنی اس پر اب بِنا جائز نہیں۔

نماز کی حالت میں سانپ یا بچھو کو مارنے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔ جب کہ نہ تین قدم اپنی

Marfat.com

جگہ سے چلے اور نہ تین بار مارنا پڑے ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی لیکن ان کو مارنے کی بہر حال اجازت ہے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ دو کالے رنگ کی چیزوں سانپ اور بچھو کو نماز میں مارو (275)۔ سانپ اور بچھو کو نماز کی حالت میں مارنے کی اس وقت اجازت ہے جب کہ وہ سامنے سے گزریں اور ان کے ایذاء دینے اور کاٹ کھانے کا خوف ہو اور اگر ان کے تکلیف پہنچانے کا اندیشہ نہ ہو تو مکروہ ہے۔

نماز میں ایک رکن میں تین بار کھجانے اور ہر بار ہاتھ اٹھانے سے نماز ٹوٹ جائے گی۔ اور ایک بار ہاتھ اٹھانا اور کھجانا بلا عذر مکروہ ہے۔ نماز کے اندر کرتا یا پاجامہ پہنا یا تہبند باندھا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ اگر نمازی سجدہ میں جاتے وقت دونوں ہاتھوں سے پاجامہ یا تہبند وغیرہ اوپر چڑھا لیتے ہیں یہ سخت مکروہ ہے بلکہ ایک قول کے مطابق یہ عمل کثیر ہے جو مفسد نماز ہے۔

مکروہات نماز

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ سے نماز کے اندر ادھر ادھر دیکھنے کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا یہ چھین لینا ہے کہ بندے کی نماز سے شیطان کچھ چھین لیتا ہے (276)۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو بندہ نماز میں ہوتا ہے تو اللہ عزوجل کی رحمت خاصہ اس کی طرف متوجہ رہتی ہے جب تک وہ ادھر ادھر نہ دیکھے جب وہ منہ پھیرتا ہے تو اللہ کی رحمت بھی اس سے منہ پھیر لیتی ہے (277)۔

آپ نے فرمایا جب بندہ نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ عزوجل اپنی رحمت کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور جب وہ ادھر ادھر دیکھتا ہے تو فرماتا ہے اے ابن آدم! کس کی طرف دیکھتا ہے؟ کیا مجھ سے کوئی بہتر ہے جس کی طرف التفات کرتا ہے پھر جب دوبارہ التفات کرتا ہے تو ایسا ہی فرماتا ہے پھر جب وہ تیسری بار التفات کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت خاص کو اس کی طرف پھیر لیتا ہے (278)۔

Marfat.com

ایک بار نبی اکرم ﷺ نے انس بن مالک سے فرمایا اے بیٹے! نماز میں ادھر ادھر دیکھنے سے بچ کیونکہ نماز میں ادھر ادھر دیکھنا ہلاکت ہے(279)۔

آپ نے فرمایا جولوگ نماز میں آسمان کی طرف دیکھتے ہیں وہ اس حرکت سے باز رہیں ورنہ ان کی بینائی چھین لی جائے گی(280)۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب نماز میں کسی کو جماہی آئے تو جہاں تک ہو سکے روکے ''ہا'' نہ کہے کیونکہ یہ شیطان کی طرف سے ہے شیطان اس سے ہنستا ہے(281)۔اور شیطان اس کے منہ میں داخل ہوتا ہے(282)۔ (اگر نہ رکے تو) فرمایا منہ پر ہاتھ رکھ دے(283)۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز میں ہو تو وہ کنکری نہ چھوڑے کیونکہ رحمت اس کے سامنے ''مواجہ'' میں ہے یعنی سجدہ کی جگہ میں(284)۔اور فرمایا (سجدہ والی جگہ سے) کنکری نہ چھو اور اگر تجھے کنکری ہٹانا ہی ہے تو صرف ایک بار ایسا کر(285)۔ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہمارا افلح نامی ایک غلام تھا جب وہ نماز میں سجدہ کرتا تو پھونکتا اسے حضور نے فرمایا اے افلح! اپنا منہ مٹی میں آلودہ کر(286)۔

عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے (نماز میں) کوے کی طرح ٹھونگے مارنے اور درندوں کی طرح پاؤں پھیلانے سے منع فرمایا اور اس سے بھی منع فرمایا کہ کوئی آدمی مسجد میں اپنے لیے ایک جگہ مخصوص کرلے جیسے اونٹ اپنے بیٹھنے کی جگہ مقرر کر لیتا ہے(287)۔

حضور فرماتے ہیں مجھے یہ حکم ہوا ہے کہ میں سات ہڈیوں پر سجدہ کروں اور (نماز میں) بال اور کپڑے نہ سمیٹوں(288)۔آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا اے علی! میں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں وہی تمہارے لیے پسند کرتا ہوں اور جو اپنے لیے مکروہ سمجھتا ہوں وہ تمہارے لیے مکروہ سمجھتا ہوں دونوں سجدوں کے درمیان اقعاء نہ کر (یعنی اس طرح نہ بیٹھ کہ سرین زمین پر ہوں اور گھٹنے کھڑے)(289)۔

Marfat.com

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ مرد صرف پاجامہ پہن کر نماز پڑھے اور چادر نہ اوڑھے (290)۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نافع کو دو کپڑے پہننے کے لیے دیئے اور یہ اس وقت ابھی لڑکے تھے۔ جب آپ مسجد میں گئے تو نافع کو ایک کپڑے میں لپٹے نماز پڑھتے دیکھا تو آپ نے فرمایا تمہارے پاس دو کپڑے نہیں کہ وہ پہن کر نماز پڑھتے، عرض کی ہاں ہیں، پھر فرمایا اچھا بتاؤ اگر میں گھر سے باہر تمہیں بھیجوں تو دونوں کپڑے پہنو گے؟ عرض کی ہاں، تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے دربار کے لیے زینت زیادہ مناسب ہے یا آدمیوں کے لیے، عرض کی اللہ تعالیٰ کے لیے (291)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص نماز میں تکبر سے تہبند لٹکائے اس کے لیے اللہ کی رحمت حِل میں ہے نہ حرم میں (292)۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی ٹخنوں سے نیچے تہبند لٹکائے نماز پڑھ رہا تھا۔ حضور نے اسے فرمایا جاؤ وضو کرو، وہ گیا اور وضو کر کے واپس آیا تو کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہوا کہ آپ نے وضو کا حکم فرمایا۔ آپ نے فرمایا وہ تہبند لٹکائے نماز پڑھ رہا تھا اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز قبول نہیں فرماتا جو ٹخنوں کے نیچے تہبند لٹکائے ہوئے ہو (293)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی نماز پڑھے تو داہنی طرف جوتیاں نہ رکھے اور بائیں طرف بھی نہ رکھے کہ کسی اور کی داہنی طرف ہوں گی، مگر جب کہ بائیں طرف کوئی نہ ہو، بلکہ جوتیاں دونوں پیروں کے درمیان رکھے (294)۔

مسائل واحکام

نماز میں یہ حرکات مکروہ تحریمہ ہیں جن سے اجتناب از حد ضروری ہے۔ اول نماز میں عبث یعنی بے فائدہ کپڑوں یا داڑھی اور جسم کے ساتھ کھیلنا۔ سجدہ میں جاتے وقت کپڑوں کا آگے پیچھے سے سمیٹنا یا اٹھانا اگرچہ مٹی سے بچانے کے لیے ہو۔ سدل کرنا، یعنی سر اور کندھے پر اس طرح چادر اور رومال ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے رہیں ہاں اگر کپڑے کا ایک کنارا دوسرے کندھے پر ڈال لیا تو یہ جائز ہے۔ کنکری وغیرہ کو سجدہ والی جگہ سے بلا عذر

Marfat.com

ہٹانا۔ کوئی ایک آستین آدھی کلائی سے زیادہ چڑھائے یا دامن سمیٹ کر نماز پڑھنا، پیشاب پاخانہ کی حاجت اور پیٹ میں غلبہ ریاح کے وقت نماز پڑھنا۔ ہاں اگر وقت تنگ ہو تو ایسی حالت میں نماز پڑھ سکتا ہے ورنہ نہیں۔ جوڑھا باندھے نماز پڑھنا، نماز میں انگلیاں چٹکانا یا ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں ڈالنا۔ جس کو تشبیک کہتے ہیں۔ یہ نماز کے انتظار میں بھی مکروہ تحریمی ہے۔ نماز میں کولہے یا کمر پر ہاتھ رکھنا۔ یہ نماز کے علاوہ بھی مکروہ ہے۔ منہ پھیر کر ادھر ادھر دیکھنا، آسمان کی طرف نظر اٹھانا، دونوں سجدوں کے درمیان یا تشہد میں کتے کی طرح بیٹھنا یعنی گھٹنوں کو سینہ سے ملا کر، دونوں ہاتھ زمین پر رکھ کر، سرین کے بل بیٹھنا مرد کا سجدہ میں کلائیوں کو بچھانا۔ کسی شخص کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا۔ اسی طرح دوسرے شخص کو بھی نمازی کی طرف منہ کر کے بیٹھنا مکروہ ہے۔ چادر وغیرہ اس طرح لپیٹنا کہ ہاتھ باہر نہ ہو۔ اعتجار، یعنی پگڑی اس طرح باندھنا کہ درمیان سے سر ننگا رہے۔ کپڑے سے منہ اور ناک چھپانا یعنی ڈھاٹا باندھ کر نماز پڑھنا، بلا ضرورت کھنکار نکالنا، نماز میں اپنے آپ جماہی لینا خود آئے تو حرج نہیں لیکن اس کو روکنا مستحب ہے۔ جاندار کی تصویروں والے کپڑے میں نماز پڑھنا، نمازی کے سر کے اوپر، یا دائیں بائیں یا سامنے تصویروں کا ہونا۔ ہاں جیب یا تھیلے وغیرہ میں تصویر پڑی ہو تو نماز مکروہ نہیں۔ رکوع و سجود اور قومہ و جلسہ میں اطمینان نہ کرنا۔ قیام کے علاوہ اور کسی جگہ میں قرآن پڑھنا یا رکوع میں قراءت کرنا۔ امام سے پہلے مقتدی کا رکوع و سجود وغیرہ میں جانا، یا اس سے سر اٹھانا۔ دوسرا کپڑا ہوتے ہوئے صرف پاجامہ یا تہبند باندھ کر نماز پڑھنا۔ تنہا امام کا ایک ہاتھ اونچے چبوترے پر اور مقتدیوں کا نیچے بلا عذر کھڑا ہونا، امام کا کسی آنے والے کی خاطر نماز کو لمبا کرنا۔ ہاں اگر نماز میں اس کی شمولیت کی نیت سے ایک دو تسبیح کی مقدار لمبا کیا تو کوئی حرج نہیں۔ جلدی میں صف کے پیچھے ہی اللہ اکبر کہہ کر شامل ہونا اور پھر صف میں بعد میں شامل ہونا۔ غصب شدہ زمین اور پرائے کھیت میں جس میں فصل موجود ہو یا ہل جوتے ہوئے کھیل میں نماز پڑھنا، کسی قبر کے سامنے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے کافروں کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنا، الٹا کپڑا پہن

Marfat.com

کراور کرتے یا اچکن وغیرہ کے بند اور بٹن کھلے چھوڑ کر نماز پڑھنا بھی مکروہ ہے۔

مکروہات تنزیہی

نماز میں درج ذیل چیزیں مکروہ تنزیہی ہیں۔

اول رکوع وسجود میں بلا عذر تین تسبیح سے کم پڑھنا۔ ہاں اگر وقت تنگ ہو یا امام نے سجدہ سے سر اٹھالیا تو امام کی متابعت میں۔ یا ریل وغیرہ کے چلے جانے کا خوف ہو تو کوئی حرج نہیں، صاف کپڑوں کے ہوتے، کام کاج کے میلے کچیلے کپڑوں میں نماز پڑھنا، گرمی یا سستی اور کپڑوں کو بوجھ سمجھنے کی وجہ سے ننگے سر نماز پڑھنا، نماز میں ٹوپی وغیرہ سر سے گر جائے تو ایک بار عمل قلیل سے اٹھا کر رکھ لینا افضل ہے۔ بار بار ہو تو نہ اٹھایا جائے، منہ میں کوئی چیز لیے نماز پڑھنا جو مانع قراءت ہو، نماز میں پیشانی سے مٹی، گھاس یا پسینہ وغیرہ پونچھنا، ہاں اگر ناک سے پانی بہے تو اس کا پونچھ لینا بہتر ہے اور اگر مسجد میں گرنے کا اندیشہ ہو تو ضرور پونچھے، نماز میں انگلیوں پر تسبیحوں کا شمار کرنا بھی مکروہ ہے نماز نفل ہو یا سنت و فرض، ہاتھ یا سر کے اشارہ سے نماز میں کسی کے سلام کا جواب دینا، نماز میں بلا عذر چار زانوں (چوکڑی) بیٹھنا، دامن یا آستین سے ہوا پہنچانا، یعنی پنکھا جھلنا، اسبال یعنی حد سے زیادہ کپڑے دراز رکھنا، جمائی کے وقت منہ کھلا رکھنا، قصداً انگڑائی لینا، کھانسنا یا کھنکارنا اور تھوکنا بھی مکروہ ہے۔ مقتدی کو صف کے پیچھے اکیلے کھڑا ہونا اور منفرد کا صف میں کھڑا ہونا، بلا عذر ایک رکعت میں ایک ہی آیت یا سورت کو بار بار پڑھنا۔ سجدہ میں جاتے وقت بلا عذر گھٹنوں سے پہلے ہاتھ رکھنا اور اٹھتے وقت ہاتھوں سے پہلے گھٹنے اٹھانا اور اٹھتے وقت آگے پیچھے پاؤں اٹھانا، رکوع میں سر کو پشت سے اونچا یا نیچا کرنا، بلا عذر نماز میں دیوار یا عصا لاٹھی وغیرہ پر ٹیک لگانا، رکوع میں گھٹنوں پر اور سجدہ میں زمین پر ہاتھ نہ رکھنا، نماز میں آستین بچھا کر اس پر سجدہ کرنا، سجدہ میں پاؤں اور ہاتھوں کی انگلیوں کو قبلہ رخ سے پھیرنا، دائیں بائیں جھومنا۔ ہاں تراوح یعنی آرام کے لیے کبھی ایک پاؤں پر زور دینا اور کبھی دوسرے پاؤں پر زور دینا سنت ہے۔ نماز میں آنکھیں بند رکھنا ہاں خشوع وخضوع کی نیت سے آنکھیں بند

Marfat.com

رکھنا جائز ہے۔ مکھی اور مچھر کو بلا ضرورت اڑانا، ہاں مچھر یا جوں اگر تکلیف دیتے ہوں، تو عمل قلیل سے ان کو مارنا بھی جائز ہے تلوار، کمان یا بندوق وغیرہ حمائل کئے ہوئے نماز پڑھنا بھی مکروہ ہے اگر ان کی حرکت سے توجہ ہٹے۔ اسی طرح ہاتھ میں کوئی چیز لیے نماز پڑھنا بھی مکروہ ہے۔ ہاں اگر اس کی حفاظت بغیر اٹھائے نہ ہو سکے تو جائز ہے۔ مرد کا سجدہ میں پیٹ کو رانوں سے چپکانا مکروہ ہے، نماز میں خوشبو وغیرہ سونگھنا بھی مکروہ ہے۔

امام کا تنہا محراب کے اندر کھڑا ہونا بھی مکروہ ہے ہاں اگر امام محراب سے باہر کھڑا ہو اور سجدہ محراب کے اندر ہو تو مکروہ نہیں۔ امام کا تنہا اونچی جگہ کھڑا ہونا، امام کا نیچے کھڑا ہونا اور مقتدیوں کا بلند جگہ پر کھڑا ہونا بھی مکروہ اور خلاف سنت ہے۔ مسجد میں اپنے لیے نماز پڑھنے کی جگہ مخصوص کر لینا بھی مکروہ ہے۔ امام کا اس قدر جلدی نماز کے ارکان میں کھڑا ہونا کہ مقتدی مسنونہ اذکار ادا نہ کر سکیں اور امام کو جمعہ اور ظہر وعصر اور عید کی نمازوں میں ان سورتوں کا پڑھنا بھی مکروہ ہے جن میں سجدۂ تلاوت ہے۔

نماز توڑنے کے اسباب

سانپ بچھو وغیرہ مارنے کے لیے جب کہ ایذاء کا صحیح اندیشہ ہو یا سواری کا جانور وغیرہ بھاگ جائے تو اس کے پکڑنے کے لیے، یا بکریوں اور مال مویشی پر بھیڑیے اور کسی درندے کے حملہ کے خوف سے نماز توڑ دینا جائز ہے۔ اسی طرح اپنے یا پرائے کے درہم بھر چیز کے نقصان ہو جانے، مثلاً دودھ اُبل جانے، سالن یا روٹی کے جل جانے اور چور کے اتنی ہی قیمت کی کسی چیز کے چرا لینے، یا گاڑی کے چلے جانے کے ڈر سے بھی نماز توڑ دینا جائز ہے۔ پیشاب پاخانہ کی حاجت اور بدن یا لباس پر نجاست لگی معلوم ہو جانے، اجنبی عورت کے ہاتھ لگا دینے کی وجہ سے بھی نماز توڑ دینا مستحب ہے۔ ہاں اگر جماعت اور نماز کے وقت کے فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو تو نماز نہ توڑے۔ پیشاب پاخانہ کی شدید حاجت میں اگر وقت کے قضاء ہونے کا خوف ہو تو نہ توڑے۔ ہاں جماعت کے چھوڑ دینے کی اجازت ہے۔

Marfat.com

کوئی مصیبت زدہ امداد کے لیے پکار رہا ہے یا کوئی ڈوب رہا ہے یا آگ میں جل جائے گا، یا اندھا مسافر کنوئیں میں گر جائے گا تو ان سب صورتوں میں اگر وہ نمازی اس کو بچانے پر قادر ہو تو نماز توڑ دینا واجب ہے۔ اگر ماں باپ، دادا، دادی بلائیں اور انہیں معلوم نہ ہو کہ نماز پڑھ رہا ہے تو اگر نفل نماز ہو تو توڑ دے اور جواب دے، اگرچہ معمولی طور پر بلائیں۔ اگر انہیں نماز پڑھنا معلوم ہو تو معمولی بلانے پر نماز نہ توڑے۔

نماز میں بے وضو ہو جانا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی نماز میں بے وضو ہو جائے تو وہ ناک پر ہاتھ رکھے اور وضو کرنے چلا جائے (295)۔

دوسری روایت میں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کو (نماز میں) قے آئے یا نکسیر پھوٹے یا مذی نکلے تو وہ چلا جائے اور وضو کرکے، اسی پر بنا کرے، (بشرطیکہ بات نہ کی ہو) (296)۔

مسائل و احکام

سلام پھیرنے سے پہلے نماز کے کسی حصہ میں، جس کا وضو ٹوٹ جائے تو وہ وضو کرکے، جہاں نماز چھوڑی تھی وہیں سے باقی نماز پوری کرسکتا ہے۔ اس کو "بنا" کہتے ہیں۔ مگر افضل یہ ہے کہ نماز سرے سے پڑھے۔ اس کو استیناف کہتے ہیں۔ اس مسئلہ میں مرد و عورت برابر ہے۔ بنا میں جس رکن میں وضو ٹوٹا ہو اس کو دوبارہ پڑھے۔

بنا کے لیے دس شرطیں ہیں اگر ان میں سے ایک شرط بھی موجود نہ ہو تو بنا جائز نہیں۔

(۱) حدث (وضو توڑنے والا سبب) ایسا ہو جس سے وضو فرض ہوتا ہے یعنی ایسا سبب نہ ہو جس سے غسل فرض ہوتا ہے اور یہ سبب اپنے اختیار سے بھی نہ ہو۔

(۲) وہ حدث نمازی کے بدن سے ہو۔ یعنی باہر سے بدن پر کوئی پلیدی وغیرہ مانع نماز نہ آ لگے کیونکہ ایسی صورت میں نماز از سر نو پڑھنی پڑتی ہے۔

(۳) یہ حدث کثیر الوقوع ہو نادر الوقوع نہ ہو جیسے بے ہوشی وغیرہ کہ یہ حدث نادر

Marfat.com

الوقوع ہے۔

(۴) نمازی کا بے وضو ہو جانے کی حالت میں کسی رکن کا ادا نہ کرنا یعنی اگر رکوع میں وضو ٹوٹا اور با نیت ادا سر اٹھالیا ہے تو نماز فاسد ہوگئی اب اس پر بنا نہیں کر سکتا۔

(۵) چلتے ہوئے کوئی رکن ادا نہ کرے مثلاً وضو کرنے کے بعد واپس آتے ہوئے قراءت پڑھتا ہوا آیا تو اب بنا صحیح نہیں۔

(٦) کوئی فعل اور حرکت منافی نماز نہ کرے جیسے کھانا پینا اور بات کرنا اگر کوئی حرکت ایسی کر بیٹھا تو نماز فاسد ہو جائے گی اب اس پر بنا درست نہ ہوگی۔

(۷) بلا ضرورت نہ چلے۔ یعنی پانی نزدیک ہوتے ہوئے دور نہ جائے ورنہ بنا نہ ہوگی۔

(۸) بلا عذر ادائیگی نماز میں دیر بھی نہ لگائے۔

(۹) کوئی پہلا حدث ظاہر نہ ہو جائے۔ جیسے وضو کے دوران موزہ کی مدت مسح ختم ہوگئی یا صاحب عذر کو وضو کرتے ہوئے نماز کا وقت جاتا رہے تو اب بنا صحیح نہ ہوگی۔

(۱۰) امام اور مقتدی کے درمیان کوئی ایسی آڑ نہ ہو جو جواز اقتداء کے لیے مانع ہو یہ وہ شرطیں ہیں جن کی موجودگی میں دوران نماز وضو ٹوٹ جانے کی وجہ سے بنا درست ہوتی ہے۔

نمازی کے آگے سے گزرنا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: کہ اگر کوئی یہ جانتا ہے کہ اپنے بھائی کے سامنے سے نماز میں آڑے ہو کر گزرنے میں کتنا گناہ ہے تو وہ سو برس کھڑا رہنے کو اس ایک قدم چلنے سے بہتر سمجھتا(297)۔ (رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ)

ایک اور حدیث میں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والا جانتا کہ اس میں کتنا گناہ ہے تو وہ چالیس تک کھڑا رہنے کو، گزرنے سے بہتر سمجھتا۔ راوی کہتے ہیں مجھے نہیں معلوم کہ حضور نے چالیس دن فرمایا چالیس مہینے یا چالیس سال اس حدیث میں چالیس کا تذکرہ آیا ہے ساتھ ہی راوی وضاحت فرماتے ہیں(298)۔ بزار کی روایت میں چالیس سال کی وضاحت موجود ہے(299)۔ حضرت کعب احبار فرماتے ہیں،

Marfat.com

نمازی کے آگے سے گزرنے والا، اگر جانتا کہ اس پر کتنا گناہ ہے تو وہ زمین میں دھنس جانے کو گزرنے سے بہتر جانتا(300)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں آگے گزرنے والی کوئی چیز نماز کو نہیں توڑتی۔ آگے گزرنے والے کو جہاں تک ہوسکے روکو(301)۔

ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مکہ میں ابطح میں چمڑے کے ایک سرخ قبہ میں دیکھا، اور بلال رضی اللہ عنہ آپ کے وضو کا پانی بطور تبرک لے رہے ہیں، اور لوگ بھی وہ پانی جلدی جلدی لے رہے ہیں۔ پھر اس پانی کو اپنے منہ اور سینہ پر ملتے ہیں جس کو وہ پانی نہیں ملتا تو وہ دوسرے کے ہاتھ سے تری ہی لے لیتا ہے۔ پھر حضرت بلال نے ایک نیزہ کھڑا کیا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سرخ دھاریدار جوڑا پہنے تشریف لائے اور نیزہ کی طرف منہ کر کے دو رکعت نماز پڑھائی اور میں نے آدمیوں اور چوپایوں کو نیزہ کے آگے سے گزرتے دیکھا(302)۔

مسائل واحکام

میدان اور بڑی مسجد میں نمازی کے قدم سے، موضع سجود تک گزرنا سخت ناجائز اور گناہ ہے موضع سجود کا مطلب یہ ہے کہ نماز میں قیام کی حالت میں سجدہ کی جگہ پر نظر کریں تو جتنی دور تک نگاہ پھیلے وہ موضع سجود ہے۔ اس کے درمیان سے گزرنا ناجائز اور گناہ ہے۔ ہاں نمازی کے آگے سترہ ہو تو اب سترہ کے آگے سے گزرنے میں کوئی گناہ نہیں۔ سترہ ایسی چیز کو کہتے ہیں جو نمازی کے سامنے آڑ بن جائے۔

سُترہ کم از کم ایک ہاتھ اونچا اور انگلی کے برابر موٹا ہونا چاہیے۔ اور زیادہ سے زیادہ تین ہاتھ اونچا ہو۔ امام اور منفرد جب کسی میدان میں یا کسی ایسی جگہ نماز پڑھیں جہاں سے لوگوں کے گزرنے کا اندیشہ ہو تو سنت ہے کہ سترہ گاڑیں جو تین ہاتھ کے فاصلہ پر دائیں یا بائیں ابرو کے سامنے ہو اگر سترہ کھڑا نہ ہوسکے تو طولاً آگے ڈال دیا جائے۔ اگر سترہ کے لیے ایسی چیز نہ ہو اور نمازی کے پاس کپڑا یا کتاب وغیرہ ہو تو اسی کو آگے رکھ لے، یہ بھی نہ ہو تو طولاً یا عرضاً

Marfat.com

آگے ایک خط کھینچ دیں۔ سترہ آگے رکھنے کا مقصد یہ ہے کہ نمازی کی توجہ نماز سے نہ ہٹے اور گزرنے والا گنہگار بھی نہ ہو۔ ستون، درخت، جانور اور قبلہ رخ بیٹھے آدمی کا سترہ ہوسکتا ہے۔

چھوٹی مسجدوں اور گھروں میں موضع سجود یعنی جائے نظر کا اعتبار نہیں بلکہ نمازی کے سامنے سے دیوار قبلہ تک جس جگہ بھی گزرے گا گنہگار ہوگا۔ یہ جو لوگوں میں مشہور ہے کہ تین صفیں چھوڑ کر گزر سکتے ہیں بے اصل ہے۔ آدمی کے قد سے زائد بلند اور اونچی جگہ پر نماز پڑھنے والے کے سامنے سے گزرنا جائز ہے۔ اس سے کم بلندی کہ جس سے گزرنے والے کا کوئی عضو نمازی کے سامنے ہو اس کے آگے سے گزرنا جائز نہیں۔ اگلی صف میں جگہ تھی اسے چھوڑ کر پیچھے کھڑا ہو گیا تو آنے والا شخص اس کی گردن پھلانگتا ہوا جا سکتا ہے کیونکہ اس نے اپنی عزت خود کھوئی ہے اگر نمازی ایسی جگہ کھڑا ہوا ہے کہ راستہ صرف وہی تھا تو اس صورت میں گزرنے والے پر کوئی گناہ نہیں بلکہ وہ نمازی گنہگار ہوگا۔

نمازی اپنے آگے سے گزرنے والے کو ہاتھ کے اشارے یا اونچی آواز سے سبحان اللہ یا قراءت کر کے روک سکتا ہے اس سے زیادہ کی اجازت نہیں۔ تسبیح اور اشارہ دونوں کا بلا ضرورت، جمع کرنا مکروہ ہے۔ عورت تصفیق سے منع کرے۔ یعنی داہنے ہاتھ کی انگلیاں بائیں ہاتھ کی پشت پر مارے۔ کعبہ شریف میں نمازی کے آگے سے طواف کرتے ہوئے گزرنا جائز ہے۔

مسجد کے مسائل وفضائل

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب مسجدیں ہیں اور سب سے زیادہ ناپسند بازار ہیں (303)۔ (رواہ مسلم)

حضور ﷺ فرماتے ہیں مرد کا گھر میں نماز پڑھنا صرف ایک نماز ہے اور محلہ کی مسجد میں نماز پڑھنا گھر کی نماز سے پچیس درجے زیادہ ثواب رکھتی ہے اور جامع مسجد میں ایک نماز پڑھنا پانچ سو نماز کا ثواب ہے اور مسجد اقصیٰ میں ایک نماز پڑھنا پچاس ہزار نماز کے برابر ہے اور میری مسجد میں ایک نماز پڑھنا بھی پچاس ہزار نماز کے برابر ہے۔ اور مرد کا

Marfat.com

مسجد حرام (بیت اللہ شریف) میں ایک نماز پڑھنا ایک لاکھ نماز کے برابر ہے (304)۔

نسائی کی حدیث میں ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں جو اچھی طرح وضو کر کے فرض نماز کے لیے مسجد میں گیا اور مسجد میں نماز پڑھی اس کی مغفرت ہو جائے گی (305)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں سب سے بڑھ کر نماز میں اس کا ثواب ہے جو زیادہ دور سے چل کر آئے (306)۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں تکلیف میں پورا وضو کرنا اور مسجد کی طرف چلنا، اور ایک نماز کے بعد، دوسری نماز کا انتظار کرنا گناہوں کو اچھی طرح مٹا دیتا ہے (307)۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جو لوگ اندھیروں میں مسجدوں کو جانے والے ہیں انہیں قیامت کے دن کامل نور کی خوشخبری سنا دو (308)۔ آپ فرماتے ہیں تین شخص اللہ کی ضمانت میں ہیں اگر زندہ رہیں تو ان کو روزی دے اور کفایت کرے مر جائیں تو ان کو جنت میں داخل کرے۔ جو شخص گھر میں داخل ہوتے وقت گھر والوں پر سلام کرے وہ اللہ کی ضمانت میں ہے جو مسجد میں جائے وہ اللہ کی ضمانت میں ہے (309)۔ جو اللہ کی راہ میں نکلے وہ بھی اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: جب کوئی مسجد میں جائے تو یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

''اے میرے اللہ! اپنی رحمت کے دروازے میرے لیے کھول دے''۔

اور مسجد سے نکلے تو یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَ رَحْمَتِكَ (310)

''اللہ میں تجھ سے تیرے فضل اور تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں''۔ (رواہ مسلم)

امام احمد اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ حضور مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت (پہلے یہ) پڑھتے: بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، اور اس کے بعد وہ اوپر والی دعا پڑھتے (311)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب تم کسی کو دیکھو کہ وہ مسجد کا عادی ہے تو اس کے

Marfat.com

ایمان کے گواہ ہو جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں (312)۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں میرے سامنے میری امت کے اچھے اور برے تمام اعمال پیش کیے گئے تو نیک کاموں میں راستہ سے کسی تکلیف دہ چیز کا ہٹانا پایا گیا اور برے کاموں میں مسجد میں تھوک پایا گیا جس کو صاف نہیں کیا گیا (313)۔ آپ فرماتے ہیں جو مسجد سے کسی اذیت والی چیز کو نکالے اللہ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا (314)۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا مسجدوں کو (ناسمجھ) بچوں اور پاگلوں، خرید و فروخت، لڑائی جھگڑے، آواز اونچی کرنے، حدود قائم کرنے اور تلوار کھینچنے سے بچاؤ (315)۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں جب تم کسی کو مسجد میں خرید و فروخت کرتے دیکھو تو کہو اللہ تیری تجارت میں نفع نہ دے (316)۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مسجدوں میں دنیا کی باتیں ہوں گی تم ان کے ساتھ نہ بیٹھنا کیونکہ ان کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں (317)۔

نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں جو قبلہ کی طرف تھوکے گا قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کا تھوک، دونوں آنکھوں کے درمیان ہوگا۔ یعنی اس کے منہ پر ہوگا (318)۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں جب تم دیکھو کہ کوئی آدمی گم شدہ چیز مسجد میں تلاش کرتا ہے تو کہو اللہ اس کو تمہارے پاس واپس نہ کرے، مسجدیں اس لیے تو نہیں بنیں (319)۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان دو سبزیوں کچا پیاز اور تھوم کھانے سے منع فرمایا اور آپ نے فرمایا جس نے ان کو کھایا ہو وہ ہماری مسجد کے قریب ہرگز نہ آئے آپ نے فرمایا اگر تم نے ان کو ضروری کھانا ہو تو پکا کر کھاؤ (320)۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں ساری زمین مسجد ہے سوا قبرستان اور حمام کے (321)۔

مسائل و احکام

مردوں کا اپنے محلہ کی مسجد میں ایک فرض نماز پڑھنا گھر میں پچیس نمازیں پڑھنے کے برابر ہے اور جامع مسجد میں ایک نماز کا ثواب پانچ سو نماز کے برابر ہے۔ اور مسجد اقصیٰ بیت

Marfat.com

المقدس میں ایک نماز پچاس ہزار نماز کے برابر ہے اور مسجد نبوی شریف مدینہ منورہ میں بھی ایک نماز پچاس ہزار نماز کے برابر ہے اور کعبہ شریف میں ایک نماز پڑھنے کا ثواب ایک لاکھ نماز کے برابر ہے۔ عورتوں کو مسجد کی بجائے گھر میں نماز پڑھنا زیادہ ثواب ہے۔

قبلہ کی طرف قصداً پاؤں پھیلانا مکروہ ہے۔ مسجد میں سوال کرنا حرام ہے اور اس سائل کو دینا بھی منع ہے مسجد میں گمشدہ چیز تلاش کرنا سخت منع ہے۔ مسجد میں لغو اشعار پڑھنا، آواز بلند کرنا، چیخنا وغیرہ، وضو کرنا، معتکف اور مسافر کے سوا کھانا پینا اور سونا لہسن اور پیاز وغیرہ کوئی بدبودار چیز کھا کر آنا، خرید و فروخت کرنا، دنیاوی باتیں کرنا، مسجد کو راستہ بنانا، ناپاک تیل جلانا، مسجد میں وضو کا پانی پونچھ کر گرانا، گندگی پھیلانا، مسجد میں تھوکنا، ناک سنکنا، مسجد میں نجاست لے کر جانا، ناسمجھ بچوں اور پاگلوں کو مسجد میں لانا جن سے مسجد کی بے حرمتی کا اندیشہ ہو، مسجد کا دروازہ بند کرنا ہاں اگر مسجد کے اسباب کے چوری ہونے کا اندیشہ ہو تو اوقات نماز کے علاوہ بند رکھنا جائز ہے۔ بلاضرورت مسجد کی چھت پر جانا مسجد میں جوتیاں پہنے جانا، گندے پاؤں مسجد میں جانا، مسجد میں بلاضرورت درخت وغیرہ لگانا، مسجد کی اشیاء کو گھر میں استعمال کرنا۔ یہ سب باتیں مسجد کے ادب کے خلاف ہیں لہٰذا ممنوع اور مکروہ ہیں۔

اپنے محلہ کی مسجد میں نماز پڑھنا جامع مسجد میں نماز پڑھنے سے افضل و بہتر ہے۔ اگرچہ اپنے محلہ کی مسجد میں جماعت نہ ہوتی ہو یا جماعت تھوڑی ہوتی ہو جب دو تین مسجدیں برابر ہوں تو اس مسجد میں نماز پڑھیں جس کا امام زیادہ علم و تقویٰ والا ہو، اگر اس میں برابر ہوں تو جو زیادہ قدیم ہو یا زیادہ قریب ہو۔ ہاں اپنے محلہ کی مسجد کے امام میں اگر کوئی شرعی عیب ہو یا بدعقیدہ ہو جس کی وجہ سے اس کے پیچھے نماز منع ہو تو محلہ کی مسجد کو چھوڑ کر دوسری مسجد میں جانا چاہیے۔

فرض نمازوں کے علاوہ باقی نفلی نمازیں گھر پڑھنا سنت اور افضل ہیں۔ مسجد کے علاوہ ہر پاک و صاف جگہ نماز پڑھنا جائز ہے۔ ایسی چیز کے سامنے جو دل کو اپنی طرف مشغول رکھے، نماز پڑھنا مکروہ ہے، مثلاً زیب و زینت، لہو و لعب وغیرہ۔ اور عام راستے، کوڑا ڈالنے

Marfat.com

کی جگہ، مذبح، قبرستان، غسل خانہ، حمام، نالا، مویشی خانہ خصوصاً اونٹ باندھنے کی جگہ، اصطبل، پاخانہ کی چھت اور کھلے میدان میں بلاسترہ کے جب کہ آگے سے گزرنے کا اندیشہ ہو، ان تمام جگہوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

امامت

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: امامت کرانے کا زیادہ حق دار وہ ہے جو زیادہ قرآن پڑھا ہوا ہو یعنی قرآن کا علم زیادہ رکھتا ہو (322)۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں تم میں سے اچھے لوگ اذان کہیں اور قرآن کا زیادہ علم رکھنے والے امامت کرائیں (323)۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں قیامت کی ایک نشانی یہ ہے کہ مسجدوں والے امامت ایک دوسرے پر ڈالیں گے اور کسی کو امام نہیں پائیں گے جو ان کو نماز پڑھائے یعنی کوئی امامت کے قابل نہیں ملے گا (324)۔ حضور فرماتے ہیں تین آدمیوں کی نماز سر سے ایک بالشت بھی اوپر نہیں جاتی یعنی قبول نہیں ہوتی۔ ایک وہ آدمی جو لوگوں کی امامت کرے اور لوگ اس کو برا جانتے ہوں، اور وہ عورت جو اس حالت میں رات گزارے کہ اس کا خاوند اس پر ناراض ہو اور تیسرے وہ مسلمان بھائی جو ایک دوسرے سے کسی دنیاوی وجہ سے دور اور ناراض ہوں (325)۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ جب کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو وہ نماز میں تخفیف کرے یعنی بہت لمبی نہ کرے کیونکہ (پیچھے) کوئی بیمار کوئی کمزور اور کوئی بوڑھا ہوتا ہے، اور جب اپنی پڑھے تو جتنا چاہے نماز لمبی پڑھے (326)۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن نبی اکرم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی جب پڑھ چکے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں۔ رکوع وسجود اور قیام اور نماز سے سلام پھیرنے میں مجھ سے آگے نہ بڑھو۔ کیونکہ میں تم کو آگے اور پیچھے سے دیکھتا ہوں (327)۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں جو آدمی امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے کیا وہ اس سے ڈرتا نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کا سر بنا دے (328)۔

Marfat.com

مسائل واحکام

امام کے لیے چھ شرطیں ضروری ہیں (۱) مسلمان ہونا (۲) مرد ہونا (۳) بالغ ہونا (۴) عقل مند ہونا (۵) قراءت مسنونہ کا جاننا (۶) اور معذور نہ ہونا۔ جس کے اندر یہ چھ شرطیں پائی جائیں وہ امامت کرا سکتا ہے ورنہ نہیں، نابالغ، بالغوں کا امام نہیں ہوسکتا۔ نہ فرض میں نہ نفل تراویح میں۔ ہاں سمجھدار نابالغ، نابالغوں کی امامت کرا سکتا ہے۔

سب سے زیادہ امامت کے لائق وہ شخص ہے جو طہارت اور نماز کے صحت وفساد، کے مسائل واحکام کو سب سے زیادہ جانتا ہو۔ متقی ہو، قراءت مسنونہ یعنی سنت کے مطابق قرآن پڑھنا جانتا ہو اور صحیح پڑھتا ہو یعنی حروف مخارج سے ادا کرسکتا ہو، بدعقیدہ اور بد مذہب نہ ہو۔ اس کے بعد وہ شخص امامت کا حق دار ہے جو علم تجوید، قرآن پڑھنے کا علم زیادہ رکھتا ہو اور قرآن پاک اس کے مطابق پڑھتا ہو۔ اگر ایسے کئی آدمی ملتے ہوں تو صاحب ورع یعنی مشتبہ چیزوں سے پرہیز کرنے والا امامت کرائے اگر اس میں برابر ہوں تو زیادہ عمر والا، پھر اچھے اخلاق والا مستحق امامت ہے اگر اس میں بھی کئی افراد برابر ہوں۔ تو پھر زیادہ مالدار اور عزت والا، پھر صاف ستھرے لباس والا امامت کا حق دار ہے۔ الغرض ایسی حالت میں جس کو شرعی ترجیح حاصل ہو وہ امامت کے لائق ہے یا جس کو لوگ پسند کریں۔

معین امام ہی امامت کا حق دار ہے اگرچہ حاضرین میں کوئی اس سے زیادہ علم اور اچھا قرآن پڑھنے والا ہو، بشرطیکہ وہ امام جامع شرائط امامت ہو۔ امام کو چاہیے کہ مقتدیوں کی رعایت کرے اور قدر مسنون سے زیادہ لمبی قراءت نہ کرے، کیونکہ ایسا کرنا مکروہ اور خلاف سنت ہے۔ جو رکوع وسجود نہیں کرسکتا اس کے پیچھے رکوع وسجود پر قادر آدمی کی نماز نہ ہو گی۔ ہاں بیٹھ کر رکوع وسجود کرنے والے کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نماز ہو جائے گی۔ فرض نماز، نفل پڑھنے والے کے پیچھے اور ایک فرض والے کی دوسرے فرض پڑھنے والے کے پیچھے نہیں ہوسکتی۔ مثلاً ظہر کے فرض عصر پڑھنے والے کے پیچھے یا کل کی ظہر، آج کی ظہر پڑھنے والے کے پیچھے نہیں ہوسکتی۔ ہاں اگر دونوں کی ایک وقت کی نماز قضا

Marfat.com

ہوگئی ہے تو ایک دوسرے کے پیچھے پڑھ سکتے ہیں۔ وضو والا، تیمم والے اور پاؤں دھونے والا، موزہ پر مسح کرنے والے اور وضو کے اعضاء دھونے والے پٹی پر مسح کرنے والے کی اقتداء میں نماز پڑھ سکتا ہے۔ یوں ہی کھڑا ہو کر نماز پڑھنے والا بیٹھ کر نماز پڑھنے والے اور کبڑے شخص کے پیچھے بھی نماز پڑھ سکتا ہے اگرچہ اس کا کُب حد رکوع کو پہنچا ہو۔ نفل پڑھنے والا، فرض پڑھنے والے کی اقتداء میں نماز پڑھ سکتا ہے۔ معذور آدمی یعنی جس کا وضو نہ رہتا ہو وہ طاہر اور وضو کرنے والے کی امامت نہیں کرسکتا۔

وہ بدمذہب جس کی بدمذہبی کفر تک پہنچتی ہو، جیسے رافضی اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت اور صحابیت کا انکار کرنے والا یا صدیق اکبر اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی شان میں تبرا کہنے والا، قدری، جہمی، مشبہ اور قرآن پاک کو مخلوق ماننے والا، انبیاء کرام کا گستاخ اور شفاعت انبیاء یا دیدار خداوندی او عذاب قبر، یا کراما کاتبین کا انکار کرنے والے کے پیچھے نماز نہیں ہوسکتی۔ اور جس بدمذہب کی بدمذہب کفر تک نہ پہنچی ہو جیسے تفضیلیہ وغیرہ، اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے یعنی واجب الاعادہ ہے۔ اسی طرح کھلا فاسق یعنی شرابی، زانی، سود خور، جواری اور چغل خور وغیرہم۔ جو کبیرہ گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں ان کو امام بنانا بھی سخت گناہ ہے اور ان کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے یعنی اس نماز کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔

نماز باجماعت کی اہمیت وفضیلت

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں باجماعت نماز تنہا پڑھنے سے ستائیس درجہ فضیلت رکھتی ہے (329)۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جس نے کامل وضو کیا پھر نماز فرض کے لیے (مسجد کی طرف) چلا اور امام کے ساتھ نماز پڑھی۔ اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے (330)۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: اگر یہ نماز جماعت سے پیچھے رہ جانے والا جانتا کہ جماعت کے لیے مسجد میں اس جانے والے کو کیا ثواب ملتا ہے تو وہ پیٹ کے بل گھسٹتا ہوا حاضر ہو جاتا (331)۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جو صرف اللہ کی رضا کے لیے چالیس دن متواتر نماز باجماعت پڑھے اور تکبیر اولیٰ پائے اس کے لیے دو آزادیاں لکھ دی جائیں

Marfat.com

گی۔ ایک آزادی دوزخ کی آگ سے اور دوسری نفاق سے(332)۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں جو شخص اچھی طرح وضو کر کے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے مسجد کو جائے اور پھر وہ لوگوں کو اس حالت میں پائے کہ وہ نماز پڑھ چکے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے بھی جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے والوں کی مانند ثواب دے گا اور ان کے ثواب سے کچھ کم نہ ہو گا(333)۔ حضور فرماتے ہیں جس نے عشاء کی نماز با جماعت پڑھی گویا اس نے آدھی رات تک قیام کیا اور جس نے فجر کی نماز با جماعت پڑھی گویا اس نے پوری رات قیام کیا یعنی رات بھر عبادت کی (334)۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں عورت کا گھر کے برآمدہ میں نماز پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور کوٹھڑی کے اندر نماز پڑھنا برآمدہ میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے(335)۔

دو آدمی بھی جماعت کریں

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب مسجد میں آئے اور اس وقت نبی اکرم ﷺ نماز پڑھ چکے تھے۔ آپ نے فرمایا ہے کوئی جو اس پر صدقہ کرے یعنی اس کے ساتھ نماز پڑھے تا کہ اسے جماعت کا ثواب مل جائے تو ایک صحابی (ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) نے ان کے ساتھ نماز پڑھی (336)۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں دو آدمی اور دو سے زیادہ جماعت ہے یعنی دو آدمی بھی جماعت سے پڑھیں (337)۔

پہلی صف کی فضیلت

نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: اگر لوگ یہ جانتے کہ اذان اور صف اول میں کیا ثواب ہے تو پھر بغیر قرعہ ڈالے نہ بنتی تو اس پر قرعہ اندازی کرتے (238)۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں تم میں سے جو عقلمند ہیں وہ (پہلی صف میں) میرے قریب کھڑے ہوں یہ آپ نے تین بار فرمایا، اور بازاروں کی چیخ و پکار سے بچو(239)۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف والوں پر درود پڑھتے ہیں لوگوں نے عرض کی اور دوسری صف پر تو آپ نے فرمایا اللہ اور اس کے فرشتے صف اول پر درود پڑھتے ہیں لوگوں نے

Marfat.com

عرض کی دوسری پر تو تیسری بار حضور نے فرمایا دوسری پر بھی درود پڑھتے ہیں اور فرمایا صفوں کو برابر کرو اور کندھوں کو برابر رکھو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ اور کشادگیوں کو بند کرو کیونکہ شیطان بھیڑ کے بچے کی طرح تمہارے درمیان داخل ہو جاتا ہے(340)۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں: لوگ ہمیشہ پہلی صف سے پیچھے ہوتے رہیں گے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت سے دور کر کے آگ میں ڈال دے گا(341)۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں: مردوں کی سب صفوں سے بہتر پہلی صف ہے اور سب سے کم تر پچھلی اور عورتوں کی سب صفوں میں بہتر پچھلی صف ہے اور کم تر پہلی صف ہے(342)۔

صفیں سیدھی رکھنے کی تاکید

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ ہماری صفیں تیر کی طرح سیدھی کرتے حتیٰ کہ آپ نے خیال فرمایا کہ ہم سمجھ گئے ہیں پھر ایک دن حضور تشریف لائے اور (مصلّٰی پر) کھڑے ہو گئے اور تکبیر کہنے ہی لگے تھے کہ ایک آدمی کا سینہ صف سے نکلا دیکھا تو آپ نے فرمایا اے اللہ کے بندو! صفیں برابر کرو، ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلاف ڈال دے گا(343)۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں: جماعت میں صفیں سیدھی اور برابر رکھو کیونکہ صفیں سیدھی اور برابر رکھنا بھی نماز پوری اور مکمل کرنے سے ہے(344)۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ صف کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک جاتے اور صف سیدھی کرنے کے لیے ہمارے کندھے یا سینے پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے ٹیڑھے میڑھے کھڑے نہ ہوا کرو، ورنہ تمہارے دل ٹیڑھے ہو جائیں گے(345)۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں (تم جماعت میں) اس طرح صف کیوں نہیں باندھتے جس طرح فرشتے اپنے رب کے سامنے صفیں باندھتے ہیں۔ عرض کی یا رسول اللہ! فرشتے اپنے رب کے حضور کس طرح صف باندھتے ہیں آپ نے فرمایا وہ پہلی صفیں پوری کرتے ہیں اور صف میں مل کر کھڑے ہوتے ہیں(346)۔

Marfat.com

صفیں پوری کرنے کی تاکید

نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں پہلی صف کو پورا کرو پھر اس کو پورا کرو جو اس کے پیچھے ہے اگر کچھ کمی ہو تو وہ آخری صف میں ہونی چاہیے (347)۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں جو صف میں کشادگی کو پورا کرے اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند فرمائے گا (348)۔ طبرانی کی روایت میں یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں اس کے بدلے ایک گھر بنائے گا (349)۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں اس قدم سے زیادہ کسی قدم کو ثواب نہیں جو اس لیے چلا اور اٹھا تاکہ صف میں کشادگی کو بند کر کے صف پوری کرے (350)۔ اور بزار کی روایت میں ہے جو صف کی کشادگی کو بند کرے اس کی بخشش ہو جائے گی (351)۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں جو مسجد کی بائیں طرف کو اس لیے آباد کرے یعنی صرف ادھر کھڑا ہوا کہ ادھر لوگ کم ہیں اسے دگنا ثواب ہے (352)۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: جو صف کو ملائے گا اللہ تعالیٰ اسے ملائے گا اور جو صف کو توڑے گا اللہ تعالیٰ بھی اسے توڑے گا (353)۔

نماز باجماعت نہ پڑھنے والے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے اپنے آپ کو اس حالت میں دیکھا کہ نماز سے پیچھے نہیں رہتا مگر وہی جو کھلا منافق یا بیمار ہے اور بیمار کی بھی یہ حالت ہوتی کہ دو آدمیوں کے سہارے اس کو چلا کر نماز کے لیے (مسجد میں) لاتے۔ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سنن الہدیٰ کی تعلیم دی ہے اور جس مسجد میں اذان ہوتی ہے اس میں نماز پڑھنا سنن الہدیٰ ہے (354)۔ دوسری روایت میں ہے کہ جسے یہ اچھا معلوم ہو کہ کل خدا سے مسلمان ہونے کی حالت میں ملے تو وہ پانچوں نمازوں پر محافظت اور پابندی کرے جب ان کی اذان پڑھی جائے اور اگر تم نے اپنے گھروں میں پڑھ لی جیسے یہ پیچھے رہ جانے والا اپنے گھر میں پڑھ لیا کرتا ہے تو تم نے اپنے نبی کی سنت چھوڑ دی اور اپنے نبی کی سنت چھوڑو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے (355)۔ ابوداؤد کی روایت میں ہے کافر ہو جاؤ گے (356) اور

Marfat.com

جو آدمی اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد کو جائے تو جو قدم اٹھاتا ہے ہر قدم کے بدلے اللہ تعالیٰ نیکی لکھتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیتا ہے (357)۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں جس نے اذان سنی اور (مسجد میں) آنے سے کوئی عذر مانع نہیں تو اس کی وہ نماز قبول نہیں (جو گھر پڑھی ہے) لوگوں نے عرض کیا، عذر کیا ہے؟ فرمایا خوف یا بیماری (358)۔ اور ابن حبان و حاکم کی روایت میں ہے جو اذان سنے اور بلا عذر (مسجد میں) حاضر نہ ہو وہ نماز ہی نہیں (359) (جو اس نے گھر پڑھی ہے) حضور ﷺ فرماتے ہیں جس گاؤں یا آبادی میں تین شخص ہوں اور پھر نماز با جماعت قائم نہ کی گئی تو ان پر یقیناً شیطان مسلط ہو گیا۔ لہٰذا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کو لازم جانو، کیونکہ بھیڑیا اسی بکری کو کھاتا ہے جو ریوڑ سے دور ہو (360)۔

حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! مدینہ میں موذی جانور بہت ہیں اور میں نابینا ہوں تو کیا مجھے اجازت ہے کہ نماز گھر پر پڑھ لوں فرمایا حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح کی آواز سنتے ہو، عرض کی ہاں تو آپ نے فرمایا تو پھر (مسجد میں) حاضر ہوا کرو (361)۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں منافقوں پر سب سے زیادہ بھاری نماز عشاء و فجر ہے اور اگر جانتے کہ ان میں کیا اجر و ثواب ہے تو گھسٹتے ہوئے (مسجد میں) آتے (362)۔ بلا شبہ میں نے یہ ارادہ کیا نماز قائم کرنے کا حکم دوں، پھر کسی کو حکم دوں کہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں اپنے ہمراہ کچھ لوگوں کو جن کے پاس لکڑیوں کے گھٹے ہوں لے کر ان کے پاس جاؤں جو نماز پڑھنے کے لیے مسجد میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کو ان کے گھروں سمیت آگ لگا کر جلا دوں (363)۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں نماز عشاء قائم کرتا اور جوانوں کو حکم دیتا کہ (جو نماز پڑھنے مسجد میں نہیں آئے اور گھروں میں بیٹھے ہیں) ان کے گھروں کو جلا دیں (364)۔

Marfat.com

مسائل واحکام

عقل مند، بالغ و آزاد اور تندرست مرد پر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا واجب ہے۔ بلا عذر ایک وقت کی بھی نماز چھوڑنے والا گنہگار اور مستحق سزا ہے، اور کئی بار جماعت چھوڑنے والا فاسق مردود الشہادت ہے اس کو سخت سزا دی جائے۔ اگر پڑوسیوں نے ایسے تارک نماز و جماعت کے بارے خاموشی اختیار کی تو وہ بھی گنہگار ہوں گے۔

جمعہ اور دونوں عیدوں میں جماعت شرط ہے، اور تراویح میں جماعت سنت کفایہ ہے کہ سب محلہ والوں نے اگر تراویح کی جماعت چھوڑ دی تو سب گنہگار ہوں گے اگر کچھ نے جماعت قائم کر لی تو دوسروں کے ذمہ سے جماعت ساقط ہو گئی۔ رمضان شریف میں وتر کی جماعت مستحب ہے۔ سورج گہن میں جماعت سنت ہے اور چاند گہن میں نہیں۔ نفلوں میں جماعت بطور تداعی مکروہ ہے، تین سے زیادہ مقتدی ہوں تو اس کو تداعی کہتے ہیں۔

اگر وضو میں تین تین بار اعضاء دھونے سے جماعت کی رکعت جاتی رہے گی۔ تو پھر افضل یہ ہے کہ تین تین بار نہ دھوئے بلکہ صرف ایک ایک بار دھو کر جماعت کے ساتھ شامل ہو جائے اور رکعت نہ جانے دے، اور اگر یہ معلوم ہو کہ جماعت کی رکعت تو مل جائے گی مگر تکبیر اولیٰ نہ ملے گی تو تین تین بار دھوئے۔ محلہ کی مسجد میں جس کے لیے امام مقرر ہے۔ امام محلہ نے اذان و اقامت کے ساتھ حسب دستور نماز پڑھ لی ہو تو پہلی جماعت کی طرح دوسری جماعت، اذان و اقامت کے ساتھ قائم کرنا مکروہ ہے، ہاں محراب سے ہٹ کر، بلا اذان دوسری جماعت کرانا جائز ہے۔

عورتوں کو دن رات کی کسی بھی نماز میں جماعت کے لیے مسجد میں حاضر ہونا واجب نہیں۔ اسی طرح جمعہ اور عیدین کی نماز میں بھی ان کو جانا واجب نہیں، خواہ وہ جوان ہوں یا بوڑھیاں۔ گھر میں اگر صرف عورتیں ہی ہوں تو اس میں مرد کو ان کی امامت جائز نہیں۔ ہاں اگر ان عورتوں میں اس کی نسبی محارم ہوں یا بیوی ہو، یا وہاں کوئی مرد بھی ہو تو پھر ان کی امامت جائز ہے۔

Marfat.com

اکیلا مقتدی مرد اگرچہ لڑکا ہی ہو امام کے برابر داہنی طرف سے اس طرح کھڑا ہو، کہ اس کے پاؤں کا گٹا امام کے گٹے سے آگے نہ ہو، اور نہ برابر ہو بلکہ اس سے پیچھے ہو۔ دو مقتدی ہوں تو امام کے پیچھے صف میں کھڑے ہوں۔ ایک مرد اور دوسرا لڑکا ہو تو پھر بھی وہ دونوں صف میں پیچھے کھڑے ہوں۔ عورت ایک ہو یا زیادہ ہوں امام کے پیچھے صف میں کھڑی ہوں۔ دو مقتدی ہوں ایک مرد اور ایک عورت تو مرد امام کے برابر داہنی طرف کھڑا ہو اور عورت پیچھے صف میں کھڑی ہو۔ ایک شخص امام کے برابر کھڑا تھا پھر ایک اور آ گیا۔ تو امام آگے بڑھ جائے اور وہ آنے والا اس مقتدی کے برابر کھڑا ہو جائے یا وہ مقتدی خود پیچھے ہٹ جائے یا آنے والا اس کو کھینچ لے، دونوں طرح جائز ہے۔ مگر امام یا مقتدی حکم شرع کو بجا لانے کی نیت سے ایسا کریں اگر آنے والے کا کہنا ماننے کی نیت سے امام آگے بڑھا یا مقتدی پیچھے ہٹا تو نماز ٹوٹ جائے گی۔

جماعت میں صف بندی اس طرح ہونی چاہیے کہ پہلے مردوں کی صف ہو، پھر بچوں کی صف ہو اور آخر میں عورتوں کی صف ہو۔ بچہ اگر اکیلا ہو تو بائیں طرف مردوں کی صف میں شامل ہو جائے صفیں اچھی طرح باہم مل کر کھڑی ہوں، بیچ میں کشادگی ہرگز نہ رہے، اور سب کے کندھے برابر ہونے چاہیے امام کو وسط میں کھڑا ہونا چاہیے۔ دائیں بائیں کھڑا ہونا خلاف سنت ہے، نیز امام کا ستونوں کے درمیان کھڑا ہونا بھی مکروہ ہے۔ مردوں کی سب سے افضل پہلی صف ہے، پھر دوسری، اس کے بعد تیسری افضل ہے علیٰ ہذا القیاس، مقتدی کو امام کے قریب کھڑا ہونا زیادہ افضل ہے۔ عورتوں کی سب سے افضل صف آخری ہے۔

پہلی صف میں جگہ ہوتے ہوئے پچھلی صف میں کھڑا ہونا مکروہ ہے بلکہ اگر پہلی صف میں جگہ ہو اور پچھلی بھر گئی ہو تو اس کو چیر کر جانا چاہیے۔ اور اس خالی جگہ میں کھڑا ہونا چاہیے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے جو صف میں کشادگی دیکھ کر اسے پر کردے اس کی بخشش ہو جائے گی۔ مسجد کے صحن میں جگہ ہوتے ہوئے گیلری وغیرہ دوسری منزل پر اقتداء کرنا مکروہ ہے۔ اسی طرح صف میں جگہ ہوتے ہوئے صف کے پیچھے کھڑا ہونا بھی منع ہے۔

Marfat.com

مقتدی کی چار قسمیں ہیں، مدرک، مسبوق، لاحق اور مسبوق لاحق۔

مدرک۔ اس مقتدی کو کہتے ہیں جس نے اول سے آخر تک امام کے ساتھ نماز پڑھی ہو۔ مسبوق، اس مقتدی کو کہتے ہیں جو امام کے ایک دو رکعت پڑھنے کے بعد شامل ہوا اور آخر تک رہا ہو۔ اور لاحق اس مقتدی کو کہتے ہیں جس نے امام کے ساتھ پہلی رکعت میں اقتداء کی لیکن بعد میں اس کی ساری یا بعض رکعتیں چھوٹ گئیں۔ اور مسبوق لاحق اس کو کہتے ہیں جو امام کے ایک دو رکعتیں پڑھنے کے بعد شامل ہوا اور بعد میں لاحق ہو گیا۔

مسبوق مقتدی جو کہ ایک دو رکعت کے بعد جماعت کے ساتھ شامل ہوا ہے وہ امام کے بائیں طرف سلام پھیرنے کے بعد باقی نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوتا کہ اگر امام نے سجدہ سہو کرنا ہو تو وہ بھی کر سکے۔ اگر ایسے مقتدی نے بھول کر امام کے ساتھ سلام پھیر دیا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ فوراً اٹھ کر باقی نماز ادا کرے۔

آٹھ چیزیں ایسی ہیں کہ اگر امام نہ کرے تو مقتدی اس کی پیروی نہ کرے۔

(۱) تکبیر تحریمہ میں ہاتھ اٹھانا	(۲) ثناء پڑھنا
(۳) رکوع وسجود کی تکبیریں	(۴) تسبیحیں پڑھنا
(۵) تسمیع یعنی سمع اللہ لمن حمدہ پڑھنا	(۶) تشہد پڑھنا
(۷) سلام پھیرنا	(۸) تکبیرات تشریق

پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ اگر امام چھوڑ دے تو مقتدی بھی نہ کرے اور امام کی متابعت کرے۔ (۱) عید کی تکبیریں (۲) پہلا قعدہ (۳) سجدۂ سہو (۴) سجدۂ تلاوت (۵) اور دعاء قنوت۔ چار چیزیں ایسی ہیں کہ اگر امام ان کو ادا کرے تو مقتدی ان کے ادا کرنے میں امام کی پیروی نہ کرے۔ (۱) عید کی تکبیروں میں زیاتی کرنا (۲) جنازہ کی چار سے زیادہ تکبیریں کہنا (۳) زائد سجدہ یا رکوع کرنا (۴) اور پانچویں رکعت کے لیے بھول کر کھڑا ہو جانا۔ اس صورت میں اگر امام آخری قعدہ ادا کرنے کے بعد پانچویں رکعت کے لیے کھڑا ہوا تو مقتدی امام کی پیروی نہ کریں بلکہ بیٹھے رہیں اور دیکھیں کہ اگر واپس آ جائے تو اس

Marfat.com

کے ساتھ سجدہ سہو کرلیں اور سلام پھیریں۔ اگر امام نے آخری قعدہ نہیں کیا تھا اور پانچویں رکعت کا سجدہ کرلیا تو امام اور مقتدی سب کی نماز ٹوٹ گئی۔

بیمار جو مسجد تک نہ جاسکے، اپاہج جس کا پاؤں کٹ گیا ہو۔ جس پر فالج گرا ہو۔ بہت بوڑھا جو مسجد میں نہ جاسکے۔ اندھا، سخت بارش، کیچڑ کا زیادہ ہونا، سخت سردی، بہت اندھیرا، شدید آندھی، مال یا کھانے وغیرہ کی چیز کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہونا، قرض خواہ کا ڈر، جب کہ وہ تنگ دست ہو، کسی ظالم کا ڈر، پیشاب، پاخانہ، ریاح یعنی ہوا کی شدید حاجت ہونا، کھانے کی موجودگی میں جب کہ اس کی خواہش بھی ہو، قافلہ چلے جانے کا اندیشہ ہو، بیمار کی تیارداری کرنا جب کہ اور کوئی اس کی خبر گیری کرنے والا موجود نہ ہو۔ ان تمام صورتوں میں جماعت ترک کرنے میں کوئی گناہ نہیں۔ بلکہ مذکورہ تمام عذر ترک جماعت کے عذر ہیں۔

پنجگانہ نماز کی رکعتوں کی تعداد

نماز فجر: پہلے دو رکعت سنت مؤکدہ، پھر دو رکعت فرض۔

نماز ظہر: پہلے چار رکعت سنت مؤکدہ، پھر چار رکعت فرض، بعد میں دو رکعت سنت مؤکدہ، پھر آخر میں دو رکعت نفل۔

نماز عصر: پہلے چار رکعت سنت غیر مؤکدہ، پھر چار رکعت فرض۔

نماز مغرب: اول تین رکعت فرض، پھر دو رکعت سنت مؤکدہ، آخر میں دو رکعت نفل۔

نماز عشاء: اول چار رکعت سنت غیر مؤکدہ، پھر چار رکعت فرض، بعد میں دو رکعت سنت مؤکدہ، پھر دو رکعت نفل، پھر تین رکعت وتر، اور آخر میں دو رکعت نفل۔

نماز وتر

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں (نماز) وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔ (یہ آپ نے تین بار فرمایا)(365)۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے ایک نماز سے تمہاری مدد فرمائی جو سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے وہ نماز وتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے عشاء و فجر کے درمیان رکھا

Marfat.com

ہے(366)۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں سویا تھا (رات کو) حضور بیدار ہوئے مسواک کی اور وضو کیا اور اسی حالت میں آیت اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ختم سورت تک پڑھی۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں جن میں قیام رکوع وسجود بہت لمبا کیا پھر پڑھ کر آپ سو گئے اس طرح تین بار آپ سو کر اٹھے اور چھ رکعتیں پڑھیں ہر بار مسواک اور وضو کرتے اور ان آیتوں کو پڑھتے پھر آپ نے وتر کی تین رکعتیں پڑھیں (367)۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور دوسری میں قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور تیسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے (368)۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں رات کی نمازوں کے آخر میں وتر پڑھو، اور صبح سے پہلے پڑھو (369) اور فرماتے ہیں جسے اندیشہ ہو کہ پچھلی رات نہ اٹھے گا وہ اول رات پڑھ لے اور جسے امید ہو کہ رات کے پچھلے پہر اٹھے گا وہ پچھلی رات میں پڑھے کیونکہ پچھلی رات کی نماز مشہود ہے، یعنی اس میں ملائکہ رحمت حاضر ہوتے ہیں اور یہ افضل ہے (370)۔

مسائل واحکام

نماز وتر واجب ہے اور یہ تین رکعت ہے اور پہلا قعدہ واجب ہے وتر کی تینوں رکعتوں میں قراءت فرض ہے اور سورت فاتحہ کے بعد سورت ملانا واجب ہے یعنی تینوں رکعتیں پوری پڑھنا واجب ہے۔ تیسری رکعت میں قراءت سے فارغ ہونے کے بعد رکوع سے پہلے کانوں تک ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہیں پھر ناف کے نیچے ہاتھ باندھ کر دعائے قنوت پڑھیں۔ وتروں میں دعا قنوت کا پڑھنا واجب ہے مشہور دعائے قنوت یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَ نُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَ نَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَ نَخْلَعُ وَ نَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ

Marfat.com

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَ نَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَ نَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ

امام ہو یا منفرد یا مقتدی، وتر ادا پڑھے، یا قضاء رمضان ہو یا اور دونوں میں دعائے قنوت آہستہ پڑھیں جو دعائے قنوت نہ پڑھ سکے وہ یہ دعا پڑھے۔ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ وتر کے سوا اور کسی نماز میں قنوت نہ پڑھے۔ ہاں اگر کوئی بڑی مصیبت واقع ہو تو نماز فجر میں بھی رکوع سے پہلے قنوت پڑھنا جائز ہے۔ وتر کی نماز قضاء ہوگئی تو قضاء بھی اسی طرح پڑھنا واجب ہے اگرچہ کتنا ہی زمانہ ہو گیا ہو۔ ہاں اگر لوگوں کے سامنے پڑھتا ہو تو تکبیر قنوت کے لیے ہاتھ نہ اٹھائے کیونکہ اس طرح لوگ اس کے گناہ پر مطلع ہوں گے۔

اگر دعائے قنوت پڑھنا بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا تو نہ قیام کی طرف لوٹے اور نہ رکوع میں پڑھے، اور اگر قیام کی طرف لوٹ آیا اور قنوت پڑھا اور رکوع نہ کیا تو نماز تو ہو جائے گی مگر ساتھ گنہگار بھی ہوگا۔ ہاں اگر الحمد یا سورت بھول گیا تو لوٹے اور الحمد و سورت قنوت پڑھ کر رکوع کرے اور آخر میں سجدۂ سہو کرے، اگر بھول کر پہلی یا دوسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھ لی تو تیسری رکعت میں بھی پڑھے۔

وتروں کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا افضل ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ جو رات میں نہ جاگا تو یہ نفل تہجد کی جگہ ہوں گے ان نفلوں کی پہلی رکعت میں اِذَا زُلْزِلَتِ دوسری میں قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ پڑھنا سنت ہے (371)۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتروں کے بعد، تین بار سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ پڑھتے اور تیسری بار اونچی آواز سے پڑھتے (372)۔

مؤکدہ سنتوں کا بیان اور ان کی فضیلت

ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے دن رات میں (فرضوں کے علاوہ) بارہ رکعتیں پڑھیں۔ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا۔ چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو رکعتیں اس کے بعد اور دو رکعتیں مغرب کے

Marfat.com

بعد، اور دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں نماز فجر سے پہلے (373)۔

صحیح مسلم کی روایت میں ہے آپ فرماتی ہیں کہ میں نے خود سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس مسلمان بندے نے روزانہ فرضوں کے علاوہ یہ بارہ رکعتیں تطوع (نفل و سنت) کی پڑھیں اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک مکان بنائے گا (374)۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ان (بارہ سنتوں) کو پابندی سے ہمیشہ پڑھے گا۔ جنت میں داخل ہوگا (375)۔

فجر کی سنتوں کی فضیلت واہمیت

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فجر کی سنتیں نہ چھوڑو اگرچہ تم پر دشمنوں کے گھوڑے ہی چڑھ آئیں (376)۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی جتنی محافظت و پابندی فرماتے کسی اور نفل (وسنت) کی نہیں کرتے تھے (377)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا فجر کی دو رکعتیں سنت دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں (378)۔ (رواہ مسلم عن عائشہ) ایک صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جس سے اللہ تعالیٰ مجھے بہت نفع دے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: فجر کی سنت کی دونوں رکعتوں کو لازم کرلو ان میں بڑی فضیلت ہے (379)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، تہائی قرآن کے برابر ہے اور قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ، چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ اور حضور ان دونوں کو فجر کی سنتوں میں پڑھتے اور فرماتے ان میں زمانہ کی رغبتیں ہیں (380)۔

ظہر کی سنتوں کی فضیلت واہمیت

ام المومنین حضرت ام حبیبہ فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ظہر سے پہلے چار اور بعد میں چار رکعتوں کی محافظت و پابندی کی اللہ تعالیٰ اس کو (دوزخ کی) آگ پر حرام فرمادے گا (381)۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ظہر سے

Marfat.com

پہلے چار رکعتیں (سنت پڑھنا) جن کے درمیان سلام نہ پھیرا جائے (یعنی ایک سلام سے پڑھی جائیں) ان کے لیے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں (382) (یعنی جلدی قبول ہوتی ہیں) (رواہ ابوداؤد، ابن ماجہ) عبداللہ بن سائب فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سورج ڈھلنے کے بعد (ظہر کے فرضوں سے پہلے) چار رکعت سنت پڑھتے اور فرماتے یہ ایسی گھڑی ہے کہ اس میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ لہٰذا میں پسند کرتا ہوں کہ اس میں میرا کوئی اچھا عمل بلند کیا جائے (383)۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوپہر کے بعد، (ظہر کے فرضوں سے پہلے) چار رکعت پڑھنے کو بہت محبوب رکھتے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ! میں دیکھتی ہوں کہ آپ اس وقت میں نماز کو بڑا محبوب رکھتے ہیں آپ نے فرمایا: اس وقت آسمان کے دروازے (یعنی رحمتوں کے دروازے) کھولے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ مخلوق کی طرف نظر رحمت فرماتا ہے، اور اس نماز پر حضرت آدم، نوح، ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام نے پابندی اور محافظت کی (384)۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں گویا اس نے تہجد کی چار رکعتیں پڑھیں۔ اور جس نے عشاء کے (فرضوں کے) بعد چار رکعتیں پڑھیں تو یہ شب قدر میں چار رکعتوں کی مثل ہیں (385)۔

عصر کی سنتوں کی فضیلت واہمیت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جس نے عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں (386)۔ حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے (387)۔ اور ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ (کبھی) دو رکعتیں بھی پڑھتے تھے (388)۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو (دوزخ کی) آگ پر حرام فرمادے گا (389)۔

Marfat.com

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ کرام کے مجمع میں جس میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی تھے ارشاد فرمایا جو عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے اسے (دوزخ کی) آگ نہ چھوئے گی (390)۔

مغرب کی سنتوں کی فضیلت واہمیت

حضرت مکحول سے مرسلاً روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مغرب کے بعد، کلام کرنے سے پہلے دو رکعت پڑھے دوسری روایت میں ہے کہ چار رکعت پڑھے تو اس کی نماز علیین میں اٹھائی جاتی ہے یعنی بہت جلدی قبولیت پاتی ہے (391)۔ نیز حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ بھی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ مغرب کے بعد کی دونوں رکعتیں جلدی پڑھو کہ وہ فرضوں کے ساتھ بارگاہ الٰہی میں پیش ہوتی ہیں (392)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اِدْبَارِ نُجُوْم، فجر کے پہلے کی دو رکعتیں ہیں اور اِدْبَارِ سُجُوْد مغرب کے بعد کی دو رکعت ہیں (393)۔

عشاء کے سنت ونفل

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم عشاء کی نماز فرض پڑھ کر میرے گھر تشریف لاتے تو چار یا چھ رکعتیں پڑھتے (394)۔

مسائل واحکام

سنتیں دو قسم کی ہیں۔ ایک سنت مؤکدہ ہے اور دوسری سنت غیر مؤکدہ۔

مؤکدہ سنت، وہ ہے جس کو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیشہ کیا ہو یا اس کے کرنے کی تاکید فرمائی ہو۔ اس کو سنن الہدیٰ بھی کہتے ہیں۔ اس کا چھوڑنا گناہ اساءت ہے اور کرنا ثواب ہے اور کبھی کبھار چھوڑ دینے پر عتاب ہے، اور سنت مؤکدہ کو چھوڑ دینے کی ہمیشہ عادت بنالینا عذاب الٰہی کا موجب ہے۔

Marfat.com

پنجگانہ نماز کے ہمراہ پڑھی جانے والی مؤکدہ سنتوں کی شریعت میں بہت تاکید آئی ہے بلا عذر ایک بار چھوڑنے والا مستحق ملامت ہے اور بطور عادت نہ پڑھنے والا، فاسق و مردود الشہادت اور مستحق عذاب ہے اور بعض آئمہ دین نے ایسے شخص کو گمراہ بھی ٹھہرایا ہے، بلکہ ایسے شخص کا شفاعت سے محروم ہونے کا اندیشہ ہے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ جو میری سنت کو چھوڑ دے گا اسے میری شفاعت نہ ملے گی۔

سنت مؤکدہ یہ ہیں (۱) دو رکعت نماز فجر سے پہلے (۲) چار ظہر سے پہلے (۳) اور دو بعد (۴) دو رکعت مغرب کے بعد (۵) اور دو عشاء کے بعد (۶) چار رکعت نماز جمعہ سے پہلے (۷) اور چھ بعد۔ جمعہ کے بعد چونکہ نبی اکرم ﷺ نے چار بھی پڑھی ہیں اور دو بھی پڑھی ہیں۔اس لیے افضل یہ ہے کہ جمعہ کے بعد پہلے چار پڑھے اور پھر دو پڑھے تاکہ دونوں پر عمل ہو جائے۔ سب سنتوں میں قوی تر سنت فجر ہے حتیٰ کہ بعض نے ان کو واجب بھی کہا ہے۔ان کے بعد زیادہ تاکید ظہر کی سنتوں کی ہے پھر مغرب و عشاء کی سنتوں کی ہے۔

سنت غیر مؤکدہ، نبی اکرم ﷺ کا وہ فعل ہے جس پر شرعاً تاکید نہ فرمائی ہو، اس کو سنن الزوائد بھی کہتے ہیں۔ فقہاء کبھی اس کو "مستحب اور مندوب" بھی کہتے ہیں اس کا کرنا ثواب ہے اور اس کا چھوڑنا اچھا تو نہیں لیکن موجب عتاب و عذاب بھی نہیں۔

پنجگانہ نماز کے ساتھ پڑھی جانے والی غیر مؤکدہ سنتیں بہت فضیلت والی ہیں اور وہ یہ ہیں۔ظہر کے بعد چار رکعتیں، حدیث میں ارشاد ہے جس نے ظہر کے بعد چار رکعتوں کی پابندی اور محافظت کی اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام فرما دے گا (395)۔

علامہ سید طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ سرے سے آگ میں داخل ہی نہ ہوگا اور اس کے گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور اس پر جو دوسروں کے حقوق ہیں اللہ تعالیٰ اس کے فریق کو راضی کر دے گا (396)، یا حدیث کا یہ معنی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے ایسے کاموں کی توفیق دے گا جن پر سزا نہ ہو۔ اور علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کے لیے بشارت ہے کہ اس کا خاتمہ ایمان و سعادت پر ہوگا اور دوزخ سے محفوظ رہے گا (397)۔

Marfat.com

عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھنا بھی مستحب اور سنت غیر مؤکدہ ہے اور مغرب کی دو سنتوں کے بعد، دو یا چار رکعت یا چھ رکعتیں پڑھنا مستحب و سنت غیر مؤکدہ ہیں اس کو نماز اوّابین کہتے ہیں۔ عشاء کے پہلے چار رکعت، نیز عشاء کے بعد بھی چار رکعت مستحب ہیں اور دو رکعت پڑھنے سے بھی مستحب اور سنت غیر مؤکدہ ادا ہو جائے گی۔

سنت و فرض کے درمیان کلام کرنے سے سنت باطل تو نہیں ہوتی لیکن ثواب یقیناً کم ہو جاتا ہے۔

تہجد کا ثواب

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ رات کا جاگنا بہت مشکل اور گراں ہوتا ہے۔ لہٰذا تم وتر پڑھنے کے بعد دو رکعت پڑھ لیا کرو۔ اگر پچھلی رات کو تہجد پڑھ لی تو فبہا ورنہ یہی دو نفل تہجد کے بجا ہوں گے (398)۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتروں کے بعد دو رکعت نفل پڑھا کرتے تھے (399)۔ جن کی پہلی رکعت میں سورت زلزال، دوسری میں قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھتے (400)۔

نوافل کی اہمیت وضرورت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے سنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ قیامت کے روز بندے کے جس عمل کا سب سے پہلے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے اگر اس کی نماز درست ہوئی تو وہ کامیاب و بامراد ہو کر نجات پا جائے گا پس اگر نماز صحیح نہ ہوئی تو بندہ ناکام و محروم ہو جائے گا اور اگر نماز میں کوئی خامی یا کسی چیز کی کمی ہوئی تو اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائے گا دیکھو! میرے بندے کے نامہ اعمال میں نفل ہیں؟ پس فرض نماز کی کمی نفلوں سے پوری کی جائے گی۔ پھر اسی طرح باقی اعمال زکوٰۃ وغیرہ کا حساب لیا جائے گا (401)۔

آدھا ثواب

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کھڑے ہو کر (نفل) نماز پڑھنا بہت افضل

Marfat.com

ہے اور جس نے بیٹھ کر (نفل) پڑھے اس کو کھڑے ہو کر پڑھنے والے سے آدھا ثواب ہے (402)۔

مسائل واحکام

پنجگانہ نماز کے ساتھ جو نفل پڑھے جاتے ہیں وہ دراصل سنت غیر مؤکدہ ہی ہیں کیونکہ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ان کا حکم موجود ہے لیکن فضیلت میں مؤکدہ سنتوں سے کم ہیں۔ مگر بہت اجر وثواب حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں۔ بلکہ جیسا کہ پیچھے حدیث میں گزر چکا ہے کہ قیامت کے دن اگر فرض نماز میں کوئی کمی اور خامی نکلی تو وہ نفلوں سے پوری کی جائے گی۔ لہٰذا فرض نمازوں کے اول یا آخر جس قدر نفل اور سنتیں بیان کی گئی ہیں۔ ان کو بغیر کسی عذر کے ہرگز نہیں چھوڑنا چاہیے۔

کھڑے ہو کر پڑھنے کی طاقت کے باوجود، نفل بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے۔ مگر کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے۔ جیسا کہ حدیث بیان ہو چکی ہے کہ بیٹھ کر پڑھنے والے کو کھڑے ہو کر پڑھنے والے سے آدھا ثواب ہے۔ ہاں کسی عذر یا تکلیف کی وجہ سے بیٹھ کر پڑھیں تو ثواب میں کمی نہیں ہوگی۔ یہ جو آج کل عام رواج پڑ گیا ہے کہ نفل بیٹھ کر پڑھتے ہیں اگر اس خیال سے بیٹھ کر پڑھتے ہیں کہ یہ افضل ہے تو یہ خیال قطعاً غلط ہے۔

قصداً نفل شروع کر کے توڑ دینے سے، ان کی قضا واجب ہو جاتی ہے بلا عذر شرعی نفل شروع کر کے توڑ دینا حرام ہے۔ طلوع وغروب اور نصف النہار کے وقت نماز نفل شروع کی تو اس کو توڑ دینا واجب ہے اور دوبارہ صحیح وقت میں ان کی قضا بھی واجب ہے۔

مسنون نوافل اور ان کی فضیلت

نوافل تو بہت ہیں اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے تو اوقات ممنوعہ کے علاوہ آدمی جس قدر چاہے نفل پڑھے، لیکن یہاں صرف چند ایک مشہور نوافل جو حضور سید العالمین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صحیح ومستند احادیث سے مروی ہیں بیان کیے جاتے ہیں۔

Marfat.com

تہجد

نماز تہجد کی کم از کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ اور درمیانہ اور اوسط آٹھ رکعت ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تہجد آٹھ رکعت تک پڑھی ہے۔ تہجد کے لیے رات کو سونا شرط ہے اور تہجد کا افضل وقت رات کا آخری حصہ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن لوگ ایک میدان میں جمع کیے جائیں گے پھر ایک منادی پکارے گا کہاں ہیں وہ جن کے پہلو رات کو بستروں سے جدا رہتے ہیں وہ لوگ کھڑے ہوں گے اور وہ تھوڑے ہوں گے یہ جنت میں بغیر حساب داخل ہوں گے پھر اور لوگوں کے لیے حساب کا حکم ہوگا (403)۔

نیز آپ نے ارشاد فرمایا: قیام اللیل یعنی تہجد کی نماز کو اپنے اوپر لازم کرلو یہ پہلے نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور تمہارے رب کے قرب کا ذریعہ ہے، خطاؤں کو مٹانے والا اور گناہوں سے روکنے والا ہے اور بدن سے بیماری دفع کرنے والا ہے (404)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ ہر رات کے پچھلے تہائی حصہ میں پہلے آسمان پر اپنی خاص تجلی ظاہر فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے۔ ہے کوئی دعا مانگنے والا کہ اس کی دعا قبول کروں، ہے کوئی مانگنے والا کہ اسے دوں، ہے کوئی مغفرت کا طلب گار کہ اس کو بخش دوں (405)۔

نماز اشراق

نماز اشراق کی دو رکعت بھی ہیں اور چار رکعت بھی منقول ہیں۔ اس کا وقت طلوع آفتاب کے بیس منٹ بعد شروع ہوتا ہے اور سورج کے گرم ہونے تک رہتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھے اور پھر بیٹھا ذکر الٰہی میں مصروف رہا یہاں تک کہ سورج بلند ہوگیا پھر وہ دو رکعتیں پڑھے تو اسے پورے حج اور عمرے کا ثواب ملتا ہے (406)۔ اور تمام گناہ اس کے بخش دیے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں (407)۔

Marfat.com

نماز چاشت

نماز چاشت بہت فضیلت والی نماز ہے۔اس کی کم سے کم دو،اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت ہیں۔اس کا وقت آفتاب بلند ہونے سے زوال تک ہے اور بہتر یہ ہے کہ چوتھائی دن چڑھے۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھیں اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں سونے کا محل بنائے گا(408)۔

آپ نے ارشاد فرمایا آدمی پر اس کے بدن کے ہر جوڑ کے بدلے صدقہ ہے (اور کل تین سو ساٹھ جوڑ ہیں) ہر تسبیح صدقہ ہے ہر حمد صدقہ ہے۔لا الٰہ الا اللہ پڑھنا صدقہ ہے۔ اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے اور اچھی بات کا حکم کرنا صدقہ ہے اور بری بات سے روکنا صدقہ ہے اور ان سب کی طرف سے دو رکعت چاشت کی کافی ہیں (409)۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے چاشت کی دو رکعتیں پڑھیں وہ غافلین میں نہیں لکھا جائے گا اور جو چار پڑھے وہ عابدوں میں لکھا جائے گا۔اور جو چھ پڑھے اس دن اس کو کافی ہوں گی اور جو آٹھ پڑھے اللہ تعالیٰ اسے قانتین میں لکھے گا اور جو بارہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک محل بنائے گا اور ہر دن رات میں اللہ تعالیٰ بندوں پر احسان وصدقہ کرتا ہے اور اس سے بڑھ کر کسی بندے پر احسان نہ کیا جسے اپنے ذکر کا الہام کیا (410)۔

حدیث قدسی میں ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اے ابن آدم! شروع دن میں میرے لیے چار رکعتیں (چاشت) پڑھ لے میں آخر دن تک تیری کفایت کروں گا (411)۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو چاشت کی دو رکعتوں پر محافظت کرے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں (412)۔

نماز اوّابین

اوابین کی کم سے کم دو، درمیانہ چھ اور زیادہ سے زیادہ بیس رکعت ہیں۔ یہ نماز مغرب

Marfat.com

کے بعد پڑھی جاتی ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو آدمی مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھے اور ان کے درمیان میں کوئی بری بات نہ کرے تو یہ بارہ سال کی عبادت کے برابر کی جائیں گی (413)۔ نیز ارشاد فرمایا اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں (414)۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو مغرب کے بعد بیس رکعتیں پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں مکان بنائے گا (415)۔

تحیۃ الوضو

وضو کے بعد اعضاء خشک ہونے سے پہلے دو رکعت تحیۃ الوضو پڑھنا مستحب ہے بشرطیکہ وقت مکروہ نہ ہو، ایسے وقت میں وضو کے بعد جو فرض و سنت پڑھے جائیں وہی قائم مقام تحیۃ الوضو کے بھی ہو جائیں گے۔ تحیۃ الوضو کی پہلی رکعت میں سورت الکافرون اور دوسری میں سورت اخلاص پڑھنا مستحب ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص وضو کرے اور بہت اچھا وضو کرے اور پھر ظاہر و باطن کے ساتھ اللہ کی طرف متوجہ ہو کر دو رکعت پڑھے، اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے (416)۔ دوسری حدیث میں ہے: آپ نے ارشاد فرمایا جس نے میرے وضو کی طرح وضو کیا پھر پوری توجہ (اور حضور قلب) کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے (417)۔

تحیۃ المسجد

تحیۃ المسجد نماز کی دو رکعت ہیں اور یہ مسجد میں داخل ہونے کے بعد، بیٹھنے سے پہلے پڑھنا سنت ہے اگر بھول کر بیٹھنے کے بعد پڑھے تو بھی درست ہے۔ روزانہ صرف ایک بار تحیۃ المسجد پڑھنا کافی ہے اگر کوئی آدمی بے وضو مسجد میں گیا یا ایسے وقت گیا جس میں نفل نماز مکروہ

Marfat.com

ہے مثلاً طلوع فجر یا نماز عصر کے بعد تو وہ چار بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھ لے مسجد کا حق ادا ہو جائے گا۔ تحیۃ المسجد نماز کی چار رکعت بھی منقول ہیں۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مسجد میں داخل ہو وہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھ لے (418)۔

نماز سفر

سفر میں جاتے وقت، روانگی سے پہلے اپنے گھر میں دو رکعتیں نماز سفر پڑھنا سنت ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی نے اپنے گھر والوں میں دو رکعتوں سے بہتر (نائب و محافظ) نہ چھوڑا جن کو وہ سفر کے ارادہ کے وقت اپنے گھر والوں میں پڑھتا ہے (419)۔

نماز واپسی سفر

سفر سے واپس ہو کر بھی مسجد میں دو رکعت نفل پڑھنا سنت ہے۔ چنانچہ صحیح مسلم شریف میں حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر سے واپس دن میں چاشت کے وقت تشریف لاتے (رات میں نہ تشریف لاتے) اور پہلے مسجد میں تشریف لاتے اور دو رکعت نفل پڑھتے پھر وہیں مسجد میں (کچھ دیر) تشریف رکھتے (420)۔

صلوٰۃ التسبیح

صلوٰۃ التسبیح کی چار رکعت ہیں جو ایک سلام کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں۔ چونکہ اس کی ہر رکعت میں یہ تسبیح سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پچھتر بار پڑھی جاتی ہے اس لیے اس کا نام صلوٰۃ التسبیح ہے اس نماز میں بے انتہا ثواب ہے بزرگان دین فرماتے ہیں کہ اس نماز کی فضیلت کو سننے کے بعد وہی شخص اس کو ترک کرے گا جو دین میں سستی کرنے والا ہے۔ اس نماز کی برکت سے اللہ تعالیٰ نمازی کے تمام گناہ اگلے اور پچھلے، نئے اور پرانے، دانستہ اور نادانستہ، چھوٹے اور بڑے، پوشیدہ اور ظاہر سب گناہ بخش دیتا ہے۔

Marfat.com

یہ نماز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے چچا کیا میں تم کو عطا نہ کروں، کیا میں تم کو بخششیں نہ کروں، کیا میں تم کو نہ دوں، کیا میں تمہارے ساتھ احسان نہ کروں۔ دس خصلتیں ہیں کہ جب تم ان کو کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے اگلے پچھلے، پرانے نئے، جو بھول کر کیے یا جان بوجھ کر کیے، صغیرہ اور کبیرہ اور پوشیدہ اور ظاہری سب گناہ بخش دے گا۔ اس کے بعد حضور نے آپ کو صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کا طریقہ بتانے کے بعد ارشاد فرمایا۔ اگر تم سے ہو سکے تو یہ نماز روزانہ ایک بار پڑھو۔ اگر روزانہ نہ پڑھ سکو تو ہر جمعہ کو ایک بار پڑھو۔ یہ بھی نہ کر سکو تو ہر مہینہ میں ایک بار پڑھو، اور یہ بھی نہ کر سکو تو عمر میں ایک بار (ضرور) پڑھو(421)۔

یہ نماز پڑھنے کا طریقہ

صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کی ترکیب سنن ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق اس طرح ہے کہ چار رکعت نفل کی نیت سے شروع کریں۔ اللہ اکبر کہنے کے بعد پہلی رکعت میں ثناء یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ وَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالٰی جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑھیں پھر یہ تسبیح سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، پندرہ بار پڑھیں پھر اَعُوْذُ اور بِسْمِ اللّٰهِ اور اَلْحَمْدُ و سورت پڑھ کر رکوع میں جانے سے پہلے، یہی تسبیح دس بار پڑھیں پھر رکوع کریں اور رکوع میں پہلے تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِيْمِ پڑھیں پھر دس بار یہی تسبیح پڑھیں پھر رکوع سے سر اٹھائیں اور تسمیع و تحمید پڑھنے کے بعد، دس بار یہی تسبیح پڑھیں پھر سجدہ کو جائیں اور تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھنے کے بعد پھر دس بار یہی تسبیح پڑھیں پھر جلسہ میں دس بار یہی تسبیح پڑھیں پھر دوسرے سجدہ کو جائیں اور سجدہ کی تسبیح پڑھنے کے بعد پھر دس بار یہی تسبیح پڑھیں۔ اسی طرح چاروں رکعتیں پڑھیں ہر رکعت میں پچھتر پچھتر بار یہ تسبیح پڑھیں کل تین سو ہو جائیں گی۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نماز کی پہلی رکعت میں سورت تکاثر، دوسری میں والعصر، تیسری میں قُلْ يَآ اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور چوتھی میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ

Marfat.com

اَحَدٌ پڑھنی چاہیے۔

یہ نماز دن اور رات کے ہر غیر مکروہ وقت میں پڑھنا جائز ہے لیکن ظہر سے پہلے پڑھنا افضل ہے۔ تسبیح انگلیوں پر گننا مکروہ ہے بلکہ ہو سکے تو دل میں شمار کریں ورنہ انگلیاں دبا کر پڑھیں۔ اگر کسی جگہ بھول کر دس بار سے کم پڑھی ہیں تو دوسری جگہ پڑھ لیں تاکہ تین سو کی مقدار پوری ہو جائے مثلاً رکوع یا قومہ میں بھولا تو سجدہ میں پڑھے پہلے سجدہ میں بھولا تو جلسہ میں نہ پڑھے بلکہ دوسرے سجدہ میں ہی پڑھے کیونکہ قومہ اور جلسہ کی مقدار پہلے رکن سے تھوڑی ہوتی ہے اگر سجدہ سہو واجب ہو تو ان سجدوں میں یہ تسبیحات نہ پڑھی جائیں۔ کیونکہ عمداً تین سو سے زیادہ تسبیح پڑھنا اس نماز میں جائز نہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اس نماز میں التحیات کے بعد سلام پھیرنے سے پہلے یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ تَوْفِيْقَ اَهْلِ الْهُدٰى وَاَعْمَالَ اَهْلِ الْيَقِيْنِ وَ مُنَاصَحَةَ اَهْلِ التَّوْبَةِ وَ عَزْمَ اَهْلِ الصَّبْرِ وَ جِدَّ اَهْلِ الْخَشْيَةِ وَ طَلَبَ اَهْلِ الرَّغْبَةِ وَ تَعَبُّدَ اَهْلِ الْوَرَعِ وَ عِرْفَانَ اَهْلِ الْعِلْمِ حَتّٰى اَخَافَكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مَخَافَةً تَحْجُزُنِیْ عَنْ مَعَاصِيْكَ حَتّٰى اَعْمَلَ بِطَاعَتِكَ عَمَلًا اَسْتَحِقُّ بِهٖ رِضَاكَ وَ حَتّٰى اُنَاصِحَكَ بِالتَّوْبَةِ خَوْفًا مِّنْكَ وَ حَتّٰى اُخْلِصَ لَكَ النَّصِيْحَةَ حُبًّا لَكَ وَ حَتّٰى اَتَوَكَّلَ عَلَيْكَ فِی الْاُمُوْرِ حُسْنَ ظَنٍّ بِكَ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ (422)

''اے میرے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں، ہدایت والوں کی توفیق، اور یقین والوں کے اعمال اور توبہ والوں کی خیر خواہی، اور اہل صبر کا عزم اور خوف والوں کی کوشش اور رغبت والوں کی طلب اور پرہیز گاروں کی عبادت اور علم والوں کی معرفت تاکہ میں تجھ سے ڈروں۔ اے اللہ میں تجھ سے ایسا خوف مانگتا ہوں جو مجھے تیری نافرمانیوں سے روکے، تاکہ میں تیری طاعت کے ساتھ ایسا عمل کروں

Marfat.com

جس کی وجہ سے تیری رضا کا مستحق ہو جاؤں، اور تیرے خوف سے خالص توبہ کروں اور تیری محبت کی وجہ سے خیر خواہی کو تیرے لیے خالص کروں، اور تاکہ تمام کاموں میں تجھ ہی پر بھروسہ کروں تجھ پر اچھا گمان کرتے ہوئے، پاک ہے تو نور کا پیدا کرنے والا"۔

نماز استخارہ

نماز استخارہ کی دو رکعت ہیں، جب کوئی مہم پیش آئے اور اس کے کرنے اور نہ کرنے میں تردد ہو تو اس وقت یہ نماز پڑھنا سنت ہے۔ پاک وصاف لباس پہن کر، تازہ وضو کر کے دو رکعت نماز استخارہ پڑھی جائے۔ پہلی رکعت میں سورت کافرون اور دوسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھنا مستحب ہے نماز ختم کرنے کے بعد، یہ دعا پڑھی جائے اور اس دعا کے اول و آخر میں الحمد شریف اور درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔ دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَ اَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ (423)

"اے اللہ! میں تجھ سے خیر مانگتا ہوں تیرے علم کے ساتھ، اور قدرت مانگتا ہوں تیری قدرت کے وسیلہ سے اور تجھ سے فضل عظیم مانگتا ہوں اس لیے کہ تو قادر ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیبوں کا جاننے والا ہے۔ الٰہی! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے بہتر ہے میرے دین، میری معیشت میرے انجام کار یا اس وقت اور آئندہ میں بھی بہتر ہے تو اس کو میرا مقدر

Marfat.com

بنادے اور میرے لیے آسان کردے پھر اس میں میرے لیے برکت دے اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے برا ہے میرے دین میری معیشت، میرے انجام کار کے لیے یا اس وقت میں اور آئندہ میں میرے لیے برا ہے تو اس کو مجھ سے دور کردے اور مجھے اس سے دور کردے اور میرے لیے بھلائی مقدر کردے جہاں بھی ہو پھر مجھے اس پر راضی کردے"۔

دعا کے بعد اپنی حاجت کا نام لے یا لفظ ھذا الامر کہتے وقت اپنی حاجت کو دل میں یاد رکھے۔ بہتر یہ ہے کہ استخارہ سات بار کرے، کیونکہ حدیث شریف میں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے انس! جب تو کسی کام کا ارادہ کرے تو اپنے رب سے اس کے متعلق سات بار استخارہ کر، پھر دیکھو تیرے دل میں کیا گزرا، بے شک خیر اسی میں ہے۔

استخارہ کے متعلق ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں تمام کاموں میں استخارہ کرنے کی تعلیم دیتے تھے اور ہمیں استخارہ اس طرح سکھاتے جیسے قرآن پاک کی سورت سکھاتے تھے آپ فرماتے ہیں جب کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو وہ دو رکعت نفل پڑھے پھر یہ دعا پڑھے (پھر آپ نے مذکورہ دعا ارشاد فرمائی) اور اس دعا کے آخر میں اپنی حاجت کا نام لے (424)۔

بعض مشائخ عظام سے منقول ہے کہ دعائے مذکورہ پڑھ کر پاک صاف بستر پر باوضو قبلہ کی طرف منہ کر کے سو رہے اگر خواب میں سفیدی یا سبزی نظر آئے تو یہ کام بہتر ہے اور اگر سیاہی یا سرخی نظر آئے تو وہ کام اچھا نہیں ہے اس سے بچے۔

نماز حاجت

حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو کوئی حاجت اللہ تعالیٰ سے ہو یا کسی انسان سے تو وہ اچھی طرح وضو کرے اور پھر دو رکعت

Marfat.com

نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھے پھر یہ دعا پڑھے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَ عَزَائِمِ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ(425)

ترجمہ: ''نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو حلیم وکریم ہے، پاک ہے اللہ وہ مالک ہے عرش عظیم کا۔ اور سب تعریف اللہ رب العالمین کے لیے ہے، الٰہی! میں تجھ سے تیری رحمت کے اسباب مانگتا ہوں اور تیری بخشش کے ذرائع مانگتا ہوں، اور ہر نیکی سے غنیمت اور ہر گناہ سے سلامتی مانگتا ہوں، الٰہی! میرے ہر گناہ کو بخش دے اور میرے ہر غم کو دور کر دے اور میری ہر حاجت وضرورت کو جو تیری رضا کے موافق ہو پورا کر دے، اے سب سے زیادہ مہربان اللہ''۔

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی حضور اللہ سے دعا فرمایئے کہ مجھے عافیت (آنکھیں) دے، آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تو چاہے تو دعا کروں اور چاہے تو صبر کر، اور یہ صبر تیرے لیے بہتر ہے اس نے عرض کی حضور دعا فرمائیں آپ نے ارشاد فرمایا اچھی طرح وضو کر اور پھر دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا پڑھ:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَسَّلُ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰى لِيْ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ

ترجمہ: ''الٰہی! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور توسل کرتا ہوں، اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے جو نبی رحمت ہیں یا رسول اللہ!

Marfat.com

میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں تا کہ میری یہ حاجت پوری ہو۔ الٰہی! حضور کی شفاعت کو میرے حق میں قبول فرما''۔

عثمان بن حنیف فرماتے ہیں اللہ کی قسم ہم اپنی جگہ سے ابھی اٹھے بھی نہیں تھے ہم آپس میں باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ نابینا ہمارے پاس (یہ نماز و دعا پڑھ کر) آئے تو ایسے بینا تھے گویا کبھی اندھے تھے ہی نہیں (426)۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کوئی مشکل اور اہم کام پیش آتا تو نماز پڑھتے تھے (427)۔ نماز حاجت کی دو رکعت پڑھیں یا چار رکعت پڑھیں اگر چار رکعت پڑھیں تو حدیث شریف میں ہے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور تین بار آیۃ الکرسی پڑھیں اور باقی تین رکعتوں میں سورت فاتحہ کے بعد قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ایک ایک بار پڑھیں نماز کے بعد مذکورہ دعائیں پڑھیں) تو یہ چار رکعتیں ایسی ہیں گویا شب قدر میں چار رکعتیں پڑھیں۔ مشائخ عظام فرماتے ہیں کہ ہم نے یہ نماز پڑھی اور تمام حاجتیں اللہ تعالیٰ نے پوری فرمائیں۔

نماز توبہ

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سنا اور حضرت ابوبکر نے بالکل سچ ارشاد فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا جب کسی آدمی سے کوئی گناہ ہو جائے تو وہ اچھی طرح وضو کر کے نماز پڑھے پھر توبہ و استغفار کرے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا۔ پھر حضور نے یہ آیت تلاوت فرمائی: وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ اور جنہوں نے کوئی برا کام کیا یا اپنی جانوں پر ظلم کیا پھر انہوں نے اللہ کو یاد کیا اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگی (اور اللہ کے سوا کون گناہ بخشتا ہے اور وہ اپنے کیے پر جان بوجھ کر ہٹ نہیں کرتے) یہ پوری آیت کا ترجمہ ہے (428)۔

Marfat.com

صلوٰۃ خسوف (نماز گہن)

نبی اکرم ﷺ کے زمانہ پاک میں ایک بار سورج کو گہن لگا تو آپ مسجد میں تشریف لائے اور طویل قیام ورکوع وسجود کے ساتھ نماز پڑھی کہ ایسی طویل نماز پڑھتے کبھی نہ دیکھا گیا نماز کے بعد حضور ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل کسی کی موت وحیات کے سبب اپنی یہ نشانیاں (گہن) ظاہر نہیں فرماتا بلکہ ان سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے لہٰذا جب تم ان میں سے کچھ دیکھو تو ذکر ودعا اور استغفار کے لیے گھبرا کر اٹھو(429)۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے گہن کی نماز پڑھائی اور ہم آپ کی آواز نہیں سنتے تھے یعنی قراءت آہستہ فرمائی(430)۔ نیز آپ نے سورج گہن میں غلام آزاد کرنے کا حکم فرمایا(431)۔

مسائل واحکام

سورج گہن کو کسوف کہتے ہیں اور چاند گہن کو خسوف کہتے ہیں سورج گہن کی نماز سنت مؤکدہ ہے یہ نماز بلا اذان واقامت جماعت کے ساتھ پڑھنی مستحب ہے اور تنہا بھی پڑھی جا سکتی ہے اگر جماعت سے پڑھی جائے تو خطبہ کے سوا، تمام شرائط جمعہ اس کے لیے بھی شرط ہیں، اور قراءت آہستہ کرنا بہتر ہے۔

سورج گہن کی کم از کم دو رکعت ہیں اور چار بھی ہیں بلکہ اس سے زیادہ بھی ہیں گہن کی نماز اس وقت پڑھی جائے جب سورج کو گہن لگے اور اس نماز کو طوالت ارکان کے ساتھ پڑھیں حتیٰ کہ سورج صاف ہو جائے۔ ہاں اگر گہن اوقات ممنوع ومکروہ میں لگے تو ان وقتوں میں نماز نہ پڑھیں بلکہ دعا واستغفار پڑھتے رہیں اگر اسی حالت میں سورج ڈوب جائے تو دعا ختم کر دیں اور مغرب کی نماز پڑھیں۔

یہ نماز نفلوں کی طرح ہے ہر رکعت میں ایک رکوع اور دو سجدے ہیں اور ہر دو رکعت پر قعدہ ہے بہتر یہ ہے کہ اس نماز کی جماعت مسجد یا عیدگاہ میں ادا کی جائے۔ اور لوگوں کو اکٹھا کرنے کے لیے اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ کے الفاظ پکارے جائیں۔ سورۃ بقرہ اور سورت آل

Marfat.com

عمران کی مثل بڑی بڑی سورتیں پڑھیں اور رکوع و سجود بھی لمبے کریں۔ اور نماز کے بعد دعا میں مشغول رہیں تا آنکہ سورج پورا کھل کر صاف ہو جائے۔

خسوف یعنی چاند گہن کی نماز مستحب ہے اس کی دو رکعت ہیں تنہا بغیر جماعت کے پڑھی جائے یہ نماز بھی طوالت ارکان کے ساتھ پڑھی جائے۔ امام کے علاوہ دو تین آدمی جماعت سے پڑھ سکتے ہیں۔ نماز کسوف اور نماز خسوف تنہا اپنے اپنے گھروں میں پڑھنا بھی جائز ہے اگر یہ نہ ہو سکے تو صرف دعا و ذکر میں مشغول رہنا بھی جائز و کافی ہے۔

خوفناک آندھی آنے، دن میں سخت اندھیرا چھا جانے، رات میں ہیبت ناک روشنی ظاہر ہونے، لگاتار بارش برسنے اور سخت اولے پڑنے، آسمان سرخ ہو جانے، بجلیاں گرنے، بکثرت تارے ٹوٹنے، طاعون یا کسی وبا کے پھیلنے، زلزلے آنے، دشمن کے خوف یا اور کسی دہشت ناک وقت اور مصیبت میں بھی دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے۔

نماز استسقاء

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ لوگوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں قحط بارش کی شکایت کی تو آپ نے عیدگاہ میں منبر بچھانے کا حکم دیا اور سب لوگوں سے ایک دن کا وعدہ فرمایا کہ اس دن سب لوگ عیدگاہ چلیں۔ جب سورج کا کنارہ چمکا تو آپ اس وقت تشریف لائے۔ اور منبر پر بیٹھے تکبیر پڑھی اللہ کی حمد فرمائی پھر آپ نے فرمایا تم لوگوں نے اپنے ملک میں قحط کی شکایت کی ہے کہ بارش اپنے وقت سے موخر ہو گئی ہے اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ مجھ سے دعا کرو اور اللہ نے دعا قبول فرمانے کا وعدہ کیا ہے اس کے بعد آپ نے یہ پڑھا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ يَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يُرِيْدُ۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِيُّ وَ نَحْنُ الْفُقَرَاءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ قُوَّةً وَ بَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ (432)

''سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ بڑا مہربان رحم کرنے والا،

Marfat.com

روز جزا کا مالک۔ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے۔ وہ کرتا ہے جو چاہتا ہے۔ الٰہی! تو اللہ ہے نہیں کوئی معبود سوا تیرے، تو غنی ہے اور ہم سب محتاج ہیں۔ نازل کر ہمارے اوپر بارش، اور جو کچھ تو اتارے اسے ہمارے لیے قوت اور ایک وقت تک پہنچنے کا سبب بنا دے''۔

پھر آپ نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ بغل کی سفیدی نظر آئی پھر لوگوں کی طرف پیٹھ کی اور چادر مبارک الٹ دی، پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور منبر سے اتر کر دو رکعت نماز پڑھی۔ اللہ تعالیٰ نے اسی وقت ابر ظاہر فرمایا۔ وہ گرجا اور چمکا اور برسا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ابھی مسجد سے واپس بھی تشریف نہ لائے تھے کہ پرنالے بہنے لگے۔

بخاری شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب لوگ قحط بارش میں مبتلا ہوتے تو امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے بارش کے لیے دعا مانگتے، اور اس طرح دعا مانگتے الٰہی! ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی کا وسیلہ پیش کیا کرتے تھے اور تو بارش برساتا تھا۔ اب ہم تیری بارگاہ میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کا وسیلہ پیش کرتے ہیں تو بارش برسا۔ حضرت انس فرماتے ہیں جب آپ یوں دعا مانگتے تو بارش نازل ہوتی۔ یعنی حضور کی حیات ظاہری میں حضور آگے ہوتے اور ہم صف بستہ پیچھے دعا مانگتے تھے اب حضور کے چچا کو آپ کے وصال کے بعد آگے کر کے ان کے وسیلہ سے دعا کرتے ہیں (433)۔

مسائل واحکام

خشک سالی، کے وقت اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعا مانگنے کو استسقاء کہتے ہیں۔ استسقاء کی نماز دو رکعت ہیں اور یہ نماز بلا اذان واقامت، خطبہ اور جماعت کے ساتھ پڑھنا مسنون ومستحب ہے، امام بلند آواز سے قراءت کرے اور پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ اور دوسری میں هَلْ اَتٰكَ پڑھے نماز کے بعد زمین پر کھڑا ہو کر پچھلی حدیث والا خطبہ پڑھے دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھے۔ صرف ایک خطبہ پڑھنا بھی جائز ہے جو دعا وتسبیح واستغفار پر مشتمل ہو اور اثنائے خطبہ میں چادر الٹ دے یعنی اوپر کا کنارہ نیچے اور نیچے کا اوپر کر

Marfat.com

دے (یہ حال بدلنے کا فال ہے) خطبہ سے فارغ ہو کر لوگوں کی طرف پیٹھ اور قبلہ کو منہ کر کے مسنون دعائیں پڑھے۔ دعا میں ہاتھوں کو خوب بلند کرے اور ان کی پشت آسمان کی طرف رکھے۔ استسقاء کے لیے مسنون دعائیں یہ ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَ بَھِیْمَتَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَ اَحْیِ بَلَدَكَ الْمَیِّتَ(434)

''الٰہی! تو اپنے بندوں اور چوپاؤں کو سیراب کر، اور اپنی رحمت کو پھیلا اور اپنی مردہ زمین کو زندہ کر''۔

اَللّٰھُمَّ اَسْقِنَا غَیْثًا مُغِیْثًا مَرِیْئًا مُرِیْعًا نَافِعًا غَیْرَ مِدْرَارٍ عَاجِلًا غَیْرَ اٰجِلٍ(435)

''الٰہی! ہمیں ایسی بارش سے سیراب کر، جو پوری خوشگوار تازگی لانے والی نفع بخش ہو، نقصان نہ دے، جلد ہو دیر میں نہ ہو''۔

بہتر و مسنون یہ ہے کہ استسقاء کے لیے پرانے کپڑے پہن کر نہایت عاجزی و انکساری کے ساتھ پیدل ننگے سر، ننگے پاؤں آبادی سے باہر تین دن متواتر جائیں۔ غیر مسلموں کو ہرگز ساتھ نہ لے جائیں جانے سے پیشتر صدقہ و خیرات کریں، توبہ اور استغفار کریں، نیز اپنے ہمراہ تمام کمزور، ناتواں اور بچوں اور بوڑھوں اور بوڑھیوں حتیٰ کہ مویشیوں کو بھی لے جائیں اور دعا کے وقت مائیں بچوں کو علیحدہ کر دیں۔ کمزوروں اور ضعیفوں کے وسیلہ سے دعا کریں۔ اسی طرح تین روز متواتر باہر جنگل کو جائیں اور دعا کریں نیز اگر ایسا نہ ہو سکے تو ہر گھر اور ہر محلہ میں اکٹھے ہو کر گٹھلیوں وغیرہ پر لاتعداد بار استغفار پڑھیں۔ انشاء اللہ ضرور بارش ہوگی۔

اگر بارش بہت زیادہ ہونے کی وجہ سے جانی و مالی نقصان کا اندیشہ ہو تو بارش روکنے کے لیے حدیث میں یہ دعا ماثور ہے۔

اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا اَللّٰھُمَّ عَلَی الْاٰکَامِ وَالظَّرَبِ وَ بُطُوْنِ الْاَوْدِیَةِ وَ

Marfat.com

مَنَابِتِ الشَّجَرِ(436)

''الٰہی! ہمارے آس پاس برسا ہم پر نہ برسا، الٰہی! بارش کو ٹیلوں پہاڑوں پر نالوں اور جنگلوں پر برسا''۔ (متفق علیہ)

قضا نماز پڑھنے کا طریقہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سوتے میں (اگر نماز قضا ہو جائے) تو اس میں کوئی گناہ اور قصور نہیں گناہ تو بیداری میں نماز قضا کرنے میں ہے، سو جب کوئی تم سے نماز پڑھنا بھول جائے یا سو جائے تو جب اسے یاد آئے پڑھ لے (کہ وہی اس کا وقت ہے) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ''میری یاد کے لیے نماز قائم کر'' (437)۔

غزوۂ خندق میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کئی نمازیں مشرکین کی وجہ سے قضا ہو گئیں حتیٰ کہ رات کا ایک حصہ گزر گیا تو آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انہوں نے اذان واقامت کہی تو اول حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر پڑھی پھر اقامت کہی تو عصر پڑھی، پھر اقامت کہی تو مغرب پڑھی پھر اقامت کہی تو عشاء پڑھی (438)۔ غزوۂ احزاب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز مغرب پڑھ کر فارغ ہوئے تو پوچھا کسی کو معلوم ہے کہ میں نے عصر پڑھی ہے؟ لوگوں نے عرض کی نہیں۔ پھر موذن کو حکم دیا اس نے اقامت پڑھی تو اول آپ نے نماز عصر پڑھی، پھر مغرب کی نماز دوبارہ پڑھی (439)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جو شخص کسی نماز کو پڑھنا بھول جائے اور یاد اس وقت آئے کہ امام کے ساتھ (دوسری) نماز پڑھ رہا ہو تو وہ پوری کرلے۔ پھر بھولی ہوئی یعنی قضا نماز پڑھے پھر وہ نماز دوبارہ پڑھے جو امام کے ساتھ پڑھی تھی (440)۔

مسائل واحکام

جس کام کا بندوں کو حکم ہے اس کو اپنے صحیح وقت میں بجالانے کو ''ادا'' اور وقت کے بعد، عمل میں لانے کو قضا، اور اگر اس حکم کے بجالانے میں کوئی نقص پیدا ہو جائے تو وہ نقص دور کرنے کے لیے اس حکم کو دوبارہ بجالانے کو اعادہ کہتے ہیں۔

Marfat.com

شرعی عذر کے بغیر، نماز قضا کر دینا بہت سخت گناہ ہے ایسے شخص پر فرض ہے کہ اس کی قضا پڑھے اور آئندہ سچے دل سے توبہ کرے تا کہ اللہ تعالیٰ نماز قضا کرنے کے اس گناہ کو معاف کر دے۔ دشمن کا ڈر، مسافر کو چور اور ڈاکوؤں کا صحیح اندیشہ اور جنائی کو بچہ کے مر جانے کا اندیشہ ہو تو نماز قضا کر دینے کا شرعی عذر ہیں۔ اسی طرح نیند یا بھول سے نماز چھوٹ جانے میں گناہ نہیں۔

جو نمازیں وقت کے اندر واجب ہو کر قضا ہوگئی ہوں خواہ جان کر یا بھول کر، یا نیند سے ان سب کی قضا واجب ہے، سوائے مکروہ وقتوں کے، جب چاہے پڑھے مگر جلدی پڑھے بلا عذر تاخیر گناہ ہے۔ جنون یعنی پاگل پن، سخت بیماری جس میں اشارہ سے بھی نماز نہ پڑھی جا سکے اور بے ہوشی، ان سب میں اگر چھ یا چھ سے زیادہ نمازیں چھوٹ جائیں تو ان کی قضا واجب نہیں نیز عورتوں کے حیض و نفاس کے دنوں کی نمازوں کی قضا بھی واجب نہیں بلکہ یہ سب نمازیں معاف ہیں اس طرح ایک شخص (معاذ اللہ) اگر مرتد ہو جائے اور پھر اسلام قبول کرلے تو زمانہ ارتداد کے نمازوں کی قضا اس پر فرض نہیں۔

فرض نماز کی قضا فرض ہے اور واجب کی قضا واجب ہے اور سنت کی قضا سنت ہے یعنی فجر کی نماز چھوٹ جائے تو فرضوں کے ساتھ سنتوں کی قضا بھی سنت ہے اسی طرح ظہر کی پہلی چار سنتوں کی قضا اسی ظہر کے وقت میں سنت ہے۔

جو نماز جیسی فوت ہوگئی ہو اس کی قضا بھی ویسی ہی پڑھی جائے گی۔ مثلاً سفر کے دوگانہ کی قضا گھر پر اور اقامت کی حالت میں دو رکعت ہی پڑھی جائے گی اسی طرح حالت اقامت کی نماز پوری چار رکعت ہی پڑھی جائیں گی۔ اگر چہ سفر میں ان کی قضا پڑھے۔

پانچ یا اس سے کم فرض نمازیں برابر قضا ہو جائیں تو ان کو ترتیب سے ادا کرنا واجب ہے۔ یعنی پہلے فوت شدہ نماز پڑھے پھر وقتی نماز پڑھے مثلاً فجر کی نماز چھوٹ گئی تو ظہر کی نماز سے پہلے فجر کی قضا پڑھے، اگر فجر کی قضا یاد ہوتے ظہر پڑھ لی تو ظہر کی نماز نہ ہوگی۔ بلکہ یہ نفل ہو جائے گی اس لیے پہلے قضا پڑھ کر ظہر دوبارہ پڑھی جائے اسی طرح باقی قضا نمازیں

Marfat.com

پڑھی جائی یعنی پہلے ظہر پھر عصر، پہلے عصر پھر مغرب، پہلے مغرب پھر عشاء اور وتر، اور پہلے عشاء و وتر پھر فجر کی نماز ادا کی جائے۔ ہاں اگر بھول کر، یا وقتی نماز کا وقت تنگ ہونے کے خوف سے ترتیب سے قضا نہ پڑھی گئی تو جائز ہے یعنی ترتیب ساقط ہو جائے گی۔ اسی طرح اگر پانچ فرض نمازوں سے زیادہ نمازیں قضا ہو گئیں تو اب ترتیب واجب و ضروری نہیں۔

اگر قضا نماز یاد نہ رہی اور وقتی نماز شروع کرنے کے بعد قضا یاد آئی تو اب یہ وقتی نماز جاتی رہی لہٰذا اس نماز کو دو یا چار رکعت پر ختم کر کے پہلے قضا اور پھر وقتی نماز پڑھی جائے اگر کسی کی ایک نماز قضا ہو گئی اور یہ یاد نہیں رہا کہ کون سی نماز تھی تو وہ ایک دن کی ساری نمازیں پڑھے اسی طرح اگر دو نمازیں دو دن میں قضا ہوئیں تو دونوں دنوں کی سب نمازیں پڑھے، یوں ہی جتنی نمازیں جتنے دنوں کی قضا ہو جائیں اتنے دنوں کی تمام نمازیں پڑھی جائیں۔

اگر کسی نے مرتے وقت اپنی قضا نمازوں کا فدیہ دینے کی وصیت کی تو وارث میت کے ترکہ یعنی مال کے تہائی حصہ سے ہر فرض و وتر کے بدلے نصف صاع گندم یا صاع جَو یعنی فطرانہ کی مقدار صدقہ میں دیں اگر میت کا ترکہ نہ ہو اور وصیت بھی نہ کی ہو تو پھر بھی اس کے قریبی وارث اپنی طرف سے بطور احسان اس کی قضا نمازوں کا فدیہ ادا کریں تا کہ میت عذاب آخرت سے نجات پائے۔ اسی طرح میت کے قضا روزوں کا کفارہ و فدیہ بھی ہر روزہ کے بدلے فطرانہ کی مقدار میں صدقہ مساکین کو دیں۔

مسافر کی نماز

جو آدمی تین دن کی راہ تک سفر میں جانے کی نیت سے اپنی بستی سے باہر ہو جائے اس کو شریعت میں مسافر کہتے ہیں اور اس پر چار رکعت والی فرض نمازیں کم ہو کر صرف دو رکعت فرض رہ جاتی ہیں چنانچہ اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَ اِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ (سورۃ النسا:101)

''جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم نماز میں قصر (کمی) کرو''۔

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفر و حضر دونوں میں نمازیں پڑھی ہیں حضر میں آپ کے ساتھ ظہر کی چار رکعت پڑھی اور اس کے بعد دو رکعت، اور سفر میں ظہر کی دو رکعت فرض اور اس کے بعد دو رکعت سنت اور عصر کی نماز بھی سفر میں دو رکعت اور اس کے بعد کچھ نہیں۔ اور مغرب کی حضر و سفر میں ہمیشہ تین رکعت پڑھیں۔ سفر و حضر میں مغرب کی نماز میں قصر نہ فرماتے اور اس کے بعد دو رکعت سنت پڑھتے (441)۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی حضر میں (ظہر، عصر اور عشاء کی) چار رکعتیں فرض کیں اور سفر میں دو رکعتیں، اور (لڑائی میں دشمن کے) خوف میں ایک رکعت (امام کے ساتھ) (442)۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (ظہر، عصر اور عشاء کی) نماز سفر میں دو رکعتیں مقرر فرمائیں اور یہ (ثواب میں) پوری چار کے برابر ہیں کم نہیں (443)۔

حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منیٰ میں (ظہر، عصر و عشاء) کی نماز دو رکعتیں ہی پڑھائی حالانکہ نہ ہماری اتنی زیادہ تعداد کبھی تھی اور نہ اس قدر امن (444)۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سنو نماز میں قصر کرنا یہ اللہ تعالیٰ کا ایک صدقہ ہے جو اس نے تم پر فرمایا ہے۔ لہٰذا اللہ کا یہ صدقہ و (عطیہ) قبول کرو (445)۔

مسائل و احکام

جو شخص تین دن کی مسافت کی نیت سے اپنی بستی سے باہر سفر میں جائے اس کے لیے شریعت کے احکام میں اس کی آسانی کے لیے تخفیف ہو جاتی ہے۔ مثلاً نماز میں قصر ہو جانا یعنی بجائے چار رکعت کے صرف دو پڑھنا، جمعہ اور عید کی نمازوں اور قربانی کا وجوب معاف ہو جانا، روزوں کا افطار جائز ہونا اور موزوں پر مسح کی مدت تین دن تک بڑھ جانا۔

دن سے سال کا سب سے چھوٹا دن مراد ہے، ایسے دن میں پیدل درمیانہ رفتار سے یا اونٹ کی درمیانی رفتار سے، کھانے پینے دوپہر کو آرام کرنے اور نماز پڑھنے کے علاوہ دن کے زیادہ حصے میں جتنا سفر بآسانی ہو سکتا ہے اس حساب سے تین دنوں میں جو سفر ہو، اتنی

Marfat.com

دور تک کی راہ کو شرعی مسافت سفر کہیں گے اور فقہا نے اس کا حساب تین منزل قرار دیا ہے جو خشکی میں میلوں کے حساب سے ستاون میل تین فرلانگ ہے لہٰذا اتنا سفر چاہے تین دن میں طے ہو یا گھنٹہ بھر میں، ایسے مسافر پر واجب ہے کہ نماز میں قصر کرے یعنی چار رکعت والے فرض دو رکعت پڑھے اس کے حق میں دو ہی پوری نماز ہے۔

فجر اور مغرب کی نماز میں قصر نہیں، اسی طرح سنتوں میں بھی قصر نہیں بلکہ پوری پڑھی جائیں ہاں خوف اور رواداری کی حالت میں سنتیں معاف ہیں اور امن واطمینان کی حالت میں سنتیں ضرور پڑھنی چاہیے۔

مسافر پر واجب ہے کہ قصر کرے، اگر جان بوجھ کر چار رکعتیں فرض پڑھیں یعنی قصر نہ کی، اس صورت میں اگر درمیانی قعدہ کیا تو پہلے دو فرض ادا ہو گئے اور آخری دو رکعتیں نفل ہو جائیں گی لیکن ساتھ ہی گنہگار بھی ہوگا کیونکہ اس نے واجب ترک کیا ہے لہٰذا توبہ کرے اور اگر دو رکعت پر قعدہ نہ کیا تو فرض ادا نہ ہوئے اور یہ نماز نفل ہو جائے گی بشرطیکہ آخر میں سجدہ سہو کرے۔

مسافر اس وقت تک مسافر ہے جب تک اپنی بستی میں لوٹ نہ آئے، یا مسافت شرعی طے کرنے کے بعد کسی آبادی میں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کرے اگر پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت ہے تو قصر کرے۔ اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ عرصہ ٹھہرنے کا ارادہ ہے یا مسافت شرعی طے کرنے سے پہلے ہی واپسی کا ارادہ کر لیا تو اب قصر نہیں پوری نماز پڑھے۔

وطن، دو قسم کے ہیں۔ ایک وطن اصلی اور دوسرا وطن اقامت۔ وطن اصلی وہ ہے جہاں وہ اور اس کے اہل وعیال رہتے ہوں یا وہاں اس نے مستقل رہائش رکھ لی ہو۔ اور وطن اقامت وہ جگہ ہے جہاں مسافر نے پندرہ دن یا اس سے زیادہ عرصہ ٹھہرنے کا ارادہ کر لیا ہے۔

کسی جگہ ٹھہرنے اور نیت اقامت کے صحیح ہونے کی چھ شرطیں ہیں۔

(۱) مسافر چلنا چھوڑ دے اگر چلنے کی حالت میں اقامت (ٹھہرنے) کی نیت کی تو وہ مقیم نہ ہوگا۔

Marfat.com

(۲) وہ جگہ اقامت کے قابل ہو۔ جنگل، دریا یا غیر آباد جزیرے میں اقامت کی نیت درست نہیں ہوگی۔

(۳) پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت ہو اس سے کم ٹھہرنے کی نیت سے مقیم نہیں ہوگا۔

(۴) ایک ہی جگہ ٹھہرنے کا ارادہ ہو۔ دو تین جگہ ٹھہرنے کی نیت کی تو مقیم نہیں ہوگا۔

(۵) اپنا ارادہ مستقل رکھتا ہو یعنی کسی کا تابع، غلام یا نوکر نہ ہو۔

(۶) مسافر کی حالت اس کے ارادہ کے منافی نہ ہو۔ جیسے کوئی حج کو جائے اور شروع ذوالحجہ میں، پندرہ دن مکہ مکرمہ میں ٹھہرنے کی نیت کرے تو یہ نیت صحیح نہیں کیونکہ اس کو منیٰ و عرفات میں ضرور جانا ہے وہ اتنے دن مکہ شریف ٹھہر ہی نہیں سکتا۔ ہاں منیٰ سے واپس آکر نیت اقامت صحیح ہے۔

اگر مسافر مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھے تو اس صورت میں وہ پوری نماز چار رکعت پڑھے گا اور اگر امام مسافر ہو تو مقتدی مقیم اس کی اقتداء کر سکتا ہے لیکن امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی باقی دو رکعت پڑھ لے اور ان دو رکعتوں میں وہ قراءت نہ کرے بلکہ باندازہ سورت فاتحہ کے خاموش کھڑا رہنے کے بعد رکوع میں جائے۔

دشمن سے خوف کی حالت میں نماز

فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا ۚ فَإِذَا أَمِنتُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَمَا عَلَّمَكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ﴿٢٣٩﴾ (سورۃ البقرہ)

''اگر تمہیں (دشمن کا) ڈر ہو تو پیدل یا سواری پر نماز پڑھو۔ پھر جب ڈر نہ رہے تو اللہ کو اس طرح یاد کرو جیسا اس نے تمہیں سکھایا جو تم نہ جانتے تھے''۔

نیز سورت نساء پندرہویں رکوع میں دشمن سے شدید خوف کی حالت میں باجماعت نماز ادا فرمانے کا اس طرح ارشاد ہوا۔

اے نبی! جب آپ ان میں موجود ہوں اور آپ ان کی نماز میں امامت کریں تو چاہیے کہ (مجاہدین کا) ایک گروہ آپ کے ساتھ ہو اور وہ اپنے ہتھیار ساتھ رکھیں پھر جب وہ

Marfat.com

ایک رکعت کے سجدے کرلیں تو آپ کے پیچھے ہٹ جائیں (اور دشمن کے مقابل کھڑے ہو جائیں) اب دوسرا گروہ آئے جواب تک نماز میں شریک نہ تھا وہ آپ کے پیچھے نماز پڑھے اور چاہیے کہ اپنی پناہ اور اپنے ہتھیار ساتھ رکھیں۔ کافروں کی یہ تمنا ہے کہ کہیں تم اپنے ہتھیاروں اور سامان سے غافل ہو جاؤ تو وہ تم پر یکبارگی حملہ کردیں (یہ نماز قصر با جماعت ادا کرنے کا بیان ہے)۔ (سورۃ النساء:102)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہمراہ ایک (غزوہ) میں گئے جب ''ذات الرقاع'' میں پہنچے تو ایک سایہ دار درخت حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے چھوڑ دیا گیا اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی تلوار لٹکا دی (اور آرام فرما ہو گئے) ایک مشرک نے آ کر تلوار لے لی اور کھینچ کر کہنے لگا آپ مجھ سے ڈرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں، وہ کہنے لگا آپ کو مجھ سے کون بچائے گا۔ فرمایا اللہ، صحابہ نے جب دیکھا تو اسے ڈرایا تو اس نے تلوار میان میں رکھ کر اسی جگہ لٹکا دی۔ اس کے بعد نماز کا وقت ہوا تو اذان ہوئی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک گروہ کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی پھر یہ پیچھے ہٹ گیا اور دوسرے گروہ کے ساتھ دو رکعت پڑھی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی چار رکعت ہوئیں اور لوگوں کی (جماعت کے ساتھ) دو دو۔ (یہ پوری چار رکعت با جماعت ادا کرنے کے بارے میں ہے) (446)۔

مسائل واحکام

حالت جنگ میں جب دشمن بالکل قریب یا سامنے ہو تو ایسی خوفناک حالت میں مجاہدین اسلام سواری پر یا پیدل تنہا تنہا اشارہ سے جس طرف بھی منہ کر سکیں، اسی طرف منہ کر کے نماز قصر پڑھیں، اگر لڑائی جاری ہو گولیاں چل رہی ہوں اور نماز کا وقت جا رہا ہے تو اب نماز کو مؤخر کیا جائے۔ لڑائی اور جنگ سے فارغ ہو کر نماز پڑھی جائے۔

اگر دشمن سامنے ہو اور لڑائی تو نہ ہو رہی ہو مگر یہ اندیشہ ہے کہ اگر سب ایک ساتھ با جماعت نماز ادا کریں گے تو دشمن حملہ کردے گا تو ایسی صورت میں امام (یا فوج کا سالار) جماعت کے دو حصے کرے ایک گروہ کو امام دشمن کے مقابلہ میں کھڑا کرے اور دوسرے گروہ

Marfat.com

کو نماز پڑھائے اگر نماز دو رکعت والی ہو جیسے سفر کی وجہ سے نماز قصر، یا فجر، جمعہ وعیدین، تو پہلا گروہ جب امام کے پیچھے ایک رکعت پڑھ چکے یعنی پہلی رکعت کے دوسرے سجدہ سے سر اٹھائے تو یہ اب دشمن کے مقابل چلے جائیں اور جو مجاہدین وہاں تھے وہ چلے آئیں اور امام ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھے اور تشہد پڑھ کر سلام پھیر دے لیکن مقتدی سلام نہ پھیریں، بلکہ یہ لوگ دشمن کے مقابل چلے جائیں (یا اسی جگہ اپنی نماز پوری کر کے جائیں) اور اب وہ پہلا گروہ آئے اور ایک رکعت بغیر قرأت کے پڑھ کے تشہد کے بعد سلام پھیر دے (اور یہ بھی جائز ہے کہ یہ گروہ یہاں نہ آئے بلکہ اسی جگہ اپنی نماز پوری کر لے) اور دوسرا گروہ اگر نماز پڑھ چکا تو بہتر ورنہ اب نماز پوری کرے خواہ اسی جگہ با جماعت والی جگہ آ کر اور یہ قراءت کے ساتھ اپنی ایک رکعت پڑھیں اور تشہد کے بعد سلام پھیر دیں۔

اور اگر چار رکعت والی نماز ہو تو ہر گروہ کے ساتھ امام دو، دو رکعت پڑھے اور مغرب کی نماز میں امام پہلے گروہ کے ساتھ دو رکعت پڑھے اور دوسرے کے ساتھ ایک پڑھے اگر اس کا الٹ کیا تو نماز نہ ہوگی۔ نماز خوف میں یہ بھی جائز ہے کہ پہلے ایک گروہ اپنی پوری نماز جماعت کے ساتھ پڑھے، اور پھر دوسرا گروہ اپنے میں سے کسی امام کے پیچھے نماز پڑھے یعنی دو جماعتیں ہوں۔

نماز خوف میں صرف دشمن کے مقابل پیدل جانا اور وہاں سے امام کے پاس صف میں آنا یا وضو ٹوٹ جانے کی صورت میں وضو کے لیے چلنا معاف ہے اس کے علاوہ چلنا نماز کو فاسد کر دے گا نیز اس دوران لڑنا، دشمن کو بھگانا ڈرانا موقوف رکھیں۔ ہاں ایک آدھ تیر پھینکنے یا گولی چلانے کی اجازت ہے اور نماز خوف میں ہتھیار و اسلحہ ہمراہ رکھنا بہتر و مستحب ہے۔

خوف کی حالت میں بھی نماز با جماعت ادا کرنے کی مذکورہ بالا قرآن وحدیث کی تاکید وترکیب سے اندازہ کریں کہ نماز با جماعت کس قدر لازمی ہے اور جماعت کی کتنی تاکید و اہمیت ہے۔

Marfat.com

بیمار نماز کیسے پڑھے

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیمار تھے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نماز کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا اگر طاقت ہو تو کھڑے ہو کر نماز پڑھو ورنہ بیٹھ کر پڑھو اگر بیٹھ کر بھی نہ پڑھ سکو تو لیٹ کر نماز پڑھو اللہ تعالیٰ کسی نفس اور جان کو اتنی ہی تکلیف دیتا ہے جتنی کہ اس کی طاقت و وسعت ہو (447)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مریض کی عیادت کو تشریف لے گئے دیکھا کہ وہ نماز پڑھتے تکیہ پر سجدہ کرتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تکیہ کو دور پھینک دیا تو اس نے لکڑی لے کر اس پر سجدہ کرنا چاہا آپ نے اسے بھی دور ہٹا دیا اور فرمایا زمین پر سجدہ کر اگر طاقت ہو، ورنہ (رکوع و سجدہ) اشارہ سے کر اور رکوع کا اشارہ سجدہ سے پست کر (448)۔

مسائل و احکام

جو شخص بیماری کی وجہ سے کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا تو وہ بیٹھ کر رکوع و سجود کے ساتھ پڑھے۔ بیماری سے حقیقتاً ایسی بیماری اور مرض مراد ہے جس کی وجہ سے بیمار قیام پر قادر نہ ہو۔ مثلاً کھڑے ہو کر نماز پڑھنے میں بہت شدید نا قابل برداشت درد ہونا، زخموں سے پیپ بہنا، بیماری کا بڑھ جانا، دیر سے اچھا ہونا، سر میں چکر آنا، پیشاب کے قطرے کا آنا، ان تمام صورتوں میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے۔

اگر کوئی بیمار سارے قیام پر قادر تو نہیں لیکن ایک آدھ منٹ قیام کر سکتا ہے تو اس پر اس قدر قیام کرنا واجب ہے اگرچہ تکبیر تحریمہ اور ایک آیت کی مقدار یا لاٹھی، دیوار یا آدمی کے سہارے ہی قیام کر سکتا ہو۔ لہٰذا معمولی سے عذر سے نماز بیٹھ کر پڑھی تو نہ ہوگی۔ جو شخص قیام کر سکتا ہو لیکن رکوع و سجود پر قادر نہ ہو تو وہ بیٹھ کر نماز پڑھے اور رکوع و سجود اشارہ سے کرے۔ جو بیمار نہ قیام پر قادر ہے اور نہ رکوع و سجود پر قادر ہے وہ بیٹھ کر سر کے اشارہ سے نماز ادا کرے اور سجدہ میں رکوع سے زیادہ جھکے ورنہ نماز نہ ہوگی۔ جو مریض خود اپنے سہارے تو نہیں بیٹھ سکتا مگر دیوار یا ٹیک یا آدمی کے سہارے بیٹھ سکتا ہو تو اس کو لیٹ کر نماز

Marfat.com

پڑھنا جائز نہیں۔ سجدہ کے لیے تکیہ وغیرہ کوئی چیز پیشانی کے قریب اٹھا کر اس پر سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے خواہ خود اس نے اٹھائی ہو یا دوسرے نے۔ اگر کوئی سخت چیز زمین پر رکھی ہو اور اس کی اونچائی بارہ انگل سے زیادہ نہ ہو تو اس پر سجدہ کرنا جائز ہے اگر کسی شخص کی پیشانی پر زخم ہو یا پھوڑا ہو جس کی وجہ سے سجدہ میں پیشانی زمین پر نہ لگا سکے تو اس کو ناک پر سجدہ کرنا واجب ہے ایسے شخص نے اگر اشارہ سے سجدہ کیا تو نماز نہ ہوگی۔

جو مریض سہارے سے بھی بیٹھنے کی قدرت نہ رکھتا ہو وہ لیٹ کر نماز اشارے سے ادا کرے اس طرح کہ چت لیٹ کر پاؤں قبلہ کی طرف کرے مگر پاؤں پھیلائے نہیں کیونکہ قبلہ کو پاؤں پھیلانا مکروہ ہے بلکہ گھٹنے کھڑے رکھے اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر اونچا کرے تاکہ منہ قبلہ کو ہو جائے اگر ایسا نہ کر سکے تو پھر دائیں یا بائیں کروٹ لیٹ کر قبلہ کو منہ کر کے نماز ادا کرے۔ اگر سر کے اشارے سے بھی نماز ادا نہ کر سکے تو اب نماز ساقط ہے۔ آنکھوں یا بھوؤں یا دل کے اشارہ سے نماز نہ ہوگی۔ پھر اگر چھ نمازیں اسی حالت میں گزر گئیں تو ان کی قضا بھی ساقط ہے۔ اور اگر اس سے کم ہوں تو بعد صحت ان کی قضا واجب ہے اگر اشارہ سے ادا کرنے کی صحت حاصل ہو۔ آنکھ بنوائی اور طبیب حاذق مسلمان نے لیٹے رہنے کا حکم دیا تو لیٹ کر اشارہ سے نماز پڑھنا جائز ہے۔ اگر کسی مریض کی زبان بند ہو جائے یعنی قراءت اور تسبیح و تشہد پڑھنے سے عاجز ہو جائے تو وہ گونگے کی مانند ہے نماز ادا کرے۔

سجدۂ سہو

عبداللہ بن بحینہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی تو آپ پہلی دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہو گئے اور درمیانی قعدہ میں نہ بیٹھے لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ جب آپ نے نماز پوری کر لی تو لوگ سلام پھیرنے کا انتظار کرنے لگے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قعدہ میں بیٹھے ہوئے آخری سلام نے قبل تکبیر کہہ کر (سہو کے) دو سجدے کیے پھر سلام پھیرا (449)۔

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھائی تو آپ کو سہو ہوا

Marfat.com

جس پر آپ نے آخر میں سہو کے دو سجدے کیے پھر تشہد پڑھ کر سلام پھیرا (450)۔

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک بار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو رکعت پڑھ کر کھڑے ہو گئے قعدہ میں بیٹھے نہیں تو آپ نے سلام کے بعد سجدہ سہو کیا (451)۔

مسائل واحکام

نماز میں سہو سے یعنی بھول کر اگر نماز کے واجبات میں سے کوئی واجب ترک ہو جائے یا تاخیر واجب، یا تاخیر فرض ہو جائے تو اس بھول اور غلطی کی تلافی کے لیے سجدۂ واجب ہو جاتا ہے۔ سجدۂ سہو کا مسنون اور مستحب طریقہ یہ ہے کہ نماز کے آخری قعدہ میں التحیات پڑھنے کے بعد داہنی طرف سلام پھیر کر دو سجدے کیے جائیں جن میں تین تین بار تسبیح پڑھی جائے پھر دوبارہ پورا التحیات، درود اور دعا پڑھنے کے بعد سلام پھیرا جائے۔ نماز میں بھول اور غلطی سے جو کمی واقع ہوئی ہے سجدۂ سہو سے اس کی اصلاح ہو کر نماز صحیح اور مکمل ہو جاتی ہے اگر جان بوجھ کر کوئی واجب ترک کیا تو سجدۂ سہو سے نماز درست نہیں ہوگی بلکہ از سر نو نماز پڑھی جائے اسی طرح فرض چھوٹ جانے سے بھی نماز جاتی رہتی ہے سجدۂ سہو سے نماز صحیح نہ ہوگی لہٰذا اس نماز کا دوبارہ پڑھنا فرض ہے۔

نوٹ: فرض، واجب اور سنت و نفل سب نمازوں کے لیے سجدۂ سہو کا حکم برابر ایک ہی ہے۔ اسی طرح ایک نماز میں کئی واجب ترک ہو جائیں۔ تو سب کی طرف سے آخر میں صرف ایک بار دو سجدے سہو کے کافی ہیں۔ سجدۂ سہو کب واجب ہوتا ہے اس کے لیے نماز کے واجبات و فرائض کا جاننا ضروری ہے پیچھے ان کا تفصیلی ذکر ہو چکا ہے ان کو اچھی طرح یاد کر لیا جائے۔ یہاں مختصراً سجدۂ سہو کے واجب ہونے کے اسباب کا بیان کیا جاتا ہے۔

بھول کر واجب میں تاخیر (دیر ہو جانے) کسی رکن و فرض کے اپنی جگہ سے آگے پیچھے (تقدیم و تاخیر) ہو جانے، یا کسی واجب و رکن کے تکرار یعنی دوبارہ ادا ہو جانے سے سجدۂ سہو واجب ہے۔ فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور سنت و نفل اور وتر کی کسی رکعت میں سورت فاتحہ کی ایک آیت بھی رہ جائے، سورت ملانے سے پہلے سورت فاتحہ دوبارہ پڑھنے، فاتحہ کے

Marfat.com

بعد سورت ملانا بھول جانے اور سورت کو فاتحہ سے پہلے پڑھنے سے سجدۂ سہو واجب ہو جاتا ہے۔فرض کی پہلی دو رکعتوں میں یا سنت ونفل اور وتر کی کسی ایک رکعت میں فاتحہ کے بعد التحیات پڑھنے، قعدہ اولیٰ میں التحیات کی بجائے فاتحہ پڑھنے، تعدیل ارکان رہ جانے، قومہ وجلسہ میں طمانینت یعنی بقدر سبحان اللہ کہنے کے ٹھہرنا چھوٹ جانے، فرض و وتر میں قعدہ اُولیٰ بھول کر تیسری رکعت کو کھڑے ہو جانے، یا تشہد میں سے کچھ کلمات چھوٹ جانے، یا اس قعدہ میں تشہد دوبارہ پڑھنے یا تشہد کے بعد بھول کر وَعَلیٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ تک درود شریف پڑھ لینے یا تشہد کے بعد، باندازہ ایک آیت کے قراءت کے سکوت و خاموش بیٹھے رہنے سے سجدۂ سہو واجب ہو جاتا ہے۔

امام نے اگر جہری نماز میں ایک آیت آہستہ پڑھی یا سری نماز میں اونچی آواز سے پڑھی، اکیلے نمازی نے سری نماز میں آواز سے اتنی قراءت کی، وتر میں دعائے قنوت یا دعائے قنوت کی تکبیر رہ گئی تو سجدۂ سہو واجب ہے۔نماز عید کی سب تکبیریں یا بعض بھول کر رہ جائیں یا زیادہ یا غیر محل کہہ دیں تو ان تمام صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہے۔لیکن جمعہ وعیدین میں اگر اجتماع بہت زیادہ ہو تو بہتر یہ ہے کہ سجدۂ سہو نہ کیا جائے۔

اگر مقتدی کو امام کے پیچھے سہو واقع ہو تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں۔اگر مقتدی کی کچھ نماز باقی ہو اور اس نے بھول کر امام کے ساتھ سلام پھیر دیا۔تو وہ بقایا نماز پڑھنے کے لیے فوراً کھڑا ہو جائے اس پر سجدہ سہو واجب نہیں۔اگر امام مسافر ہے اور مقتدی مقیم تو امام کو سہو ہونے کی صورت میں مقتدی بھی امام کے ساتھ سجدۂ سہو کرے۔اگر سجدۂ تلاوت رہ جائے تو یاد آنے پر سجدہ کیا جائے اور آخر میں سجدہ سہو بھی کیا جائے، سنت و مستحب مثلاً تعوذ، تسمیہ، آمین، تکبیریں اور تسبیحیں وغیرہ رہ جانے سے سجدۂ سہو واجب نہیں، نماز ہو جائے گی۔

اگر کسی کو بالغ ہونے کے بعد، پہلی بار تعداد رکعت میں شک ہو کہ تین ہوئیں یا چار تو وہ نماز از سر نو پڑھے اور اگر یہ شک پہلی بار نہیں بلکہ پہلے بھی شک ہوتا رہا ہو تو وہ گمان غالب پر عمل کرے اور اس پر سجدۂ سہو نہیں۔ہاں اگر یہ سوچنے میں بقدر ایک رکن دیر کی تو سجدۂ سہو

Marfat.com

واجب ہو جائے گا۔ اگر گمان غالب کسی جانب نہ ہو تو تھوڑی رکعتوں کو اختیار کیا جائے یعنی تین اور چار میں شک ہو تو تین، دو اور تین میں ہو تو دو رکعتوں کو اختیار کیا جائے اور تیسری اور چوتھی رکعت میں قعدہ کیا جائے اور آخری قعدہ کے بعد سجدۂ سہو کر کے سلام پھیرا جائے۔ اگر وتر کی نماز میں شک پیدا ہو کہ یہ دوسری رکعت ہے یا تیسری تو اس رکعت میں قنوت پڑھ کر قعدہ کیا جائے اور قعدہ کے بعد ایک رکعت اور پڑھی جائے اور اس میں بھی قنوت پڑھی جائے اور آخر میں سجدۂ سہو کیا جائے۔

سجدۂ تلاوت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب ابن آدم سجدہ والی آیت پڑھ کر سجدہ کرتا ہے تو شیطان اس کے نزدیک سے ہٹ جاتا ہے اور رو کر کہتا ہے ہائے میری ہلاکت، ابن آدم کو سجدہ کا حکم ملا اس نے سجدہ کیا اس کے لیے جنت ہے اور مجھے سجدہ کرنے کا حکم ہوا، میں نے انکار کیا، میرے لیے دوزخ ہے (452)۔

مسائل واحکام

قرآن مجید میں کل چودہ مقام میں تلاوت کے سجدے ہیں (۱) پہلا سورۂ اعراف کی آخری آیت میں (۲) دوسرا سورت رعد میں (۳) تیسرا سورت نحل میں (۴) چوتھا سورت اسراء میں (۵) پانچواں سورت مریم میں (۶) چھٹا سورت حج کا پہلا سجدہ (۷) ساتواں سورت فرقان میں (۸) آٹھواں سورت نمل میں (۹) نواں سورت الم تنزیل میں (۱۰) دسواں سورت ص میں (۱۱) گیارہواں سورت حم السجدہ میں (۱۲) بارہواں سورت النجم میں (۱۳) تیرہواں سورت انشقاق میں (۱۴) اور چودہواں سورت اقرء کی آخری آیت میں۔

سجدہ والی آیت پڑھنے یا سننے سے ہر مسلمان عاقل و بالغ پر سجدہ تلاوت واجب ہو جاتا ہے۔ حیض و نفاس والی عورت، دیوانے اور نابالغ پر سجدۂ تلاوت واجب نہیں۔ ہاں اگر یہ پڑھیں تو سننے والے پر سجدہ تلاوت واجب ہو جاتا ہے۔ آیت سجدہ لکھنے یا دیکھنے یا ہجے کر کے پڑھنے سے سجدہ واجب نہیں ہوتا۔

Marfat.com

امام نے آیت سجدہ پڑھی تو مقتدیوں پر سجدہ واجب ہو گیا اگرچہ انہوں نے نہ سنی ہو نماز میں آیت سجدہ پڑھی تو اس کا سجدہ نماز ہی میں بلا تاخیر کرنا واجب ہے۔ نماز کے باہر نہیں ہوسکتا۔ دیر کرے گا تو گنہگار رہو گا۔ اگر سجدہ کرنا بھول گیا تو جب تک نماز میں ہے سجدہ کرے اور آخر میں سجدہ سہو کرے اگر امام نے آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا تو مقتدی بھی امام کی متابعت میں سجدہ نہ کریں اگرچہ آیت سنی ہو۔ نماز کے اندر سجدۂ تلاوت کا طریقہ یہ ہے کہ آیت سجدہ پڑھ کر فوراً اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ میں جائیں اور اس میں کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھنے کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے کھڑے ہو جائیں اور پھر کچھ آیتیں پڑھ کر رکوع کیا جائے۔ اگر امام آیت سجدہ پڑھ کر رکوع میں چلا گیا تو اس کے بعد جب وہ سجدہ کرے گا تو اس سے سجدۂ تلاوت بھی ادا ہو جائے گا۔

آیت سجدہ نماز کے باہر پڑھی یا سنی تو اسی وقت سجدہ کرنا واجب نہیں لیکن بہتر یہ ہے کہ اگر وضو ہو تو فوراً سجدہ کیا جائے، بلا وجہ دیر کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔ اگر کسی وجہ سے اس وقت سجدہ نہ کیا جا سکے تو یہ کلمات پڑھنا مستحب ہے۔ سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ۔ ایک ہی جگہ میں آیت سجدہ کو بار بار پڑھا یا سنا تو ایک ہی سجدہ واجب ہے۔ اسی طرح اگر ایک ہی مجلس میں، ایک ہی آیت سجدہ کئی آدمیوں نے پڑھی تو سننے والے پر ایک ہی سجدہ واجب ہے اگر ایک ہی آیت سجدہ کئی مجلسوں میں اپنی جگہ بدل بدل کر پڑھی تو جتنی مجلسوں میں پڑھی جائیں گی اتنے ہی سجدے واجب ہوں گے لیکن سننے والے نے اگر مجلس نہ بدلی تو اس پر ایک ہی سجدہ واجب ہو گا اور اگر پڑھنے والا ایک ہی مجلس میں ایک ہی آیت سجدہ بار بار پڑھے اور سننے والا مجلس بدل بدل کر سنے تو جتنی مجلسوں میں اس نے سنا اس پر اتنے ہی سجدے واجب ہیں۔ تین لقمے کھانے، تین گھونٹ پانی پینے، تین الفاظ بولنے، میدان اور کھلی جگہ میں تین قدم چلنے، لیٹ کر سونے اور خرید و فروخت کرنے سے مجلس بدل جاتی ہے دیر تک بیٹھنے، تلاوت کرنے، تسبیح وتہلیل، وعظ و نصیحت میں مشغول رہنے سے مجلس نہیں بدلتی ہاں اگر درمیان میں کوئی دنیاوی کام کیا تو مجلس

Marfat.com

بدل جاتی ہے۔ پوری سورت پڑھنا اور آیت سجدہ چھوڑ دینا مکروہ تحریمی ہے۔ ہاں صرف آیت سجدہ پڑھنے میں کراہت نہیں مگر آگے پیچھے سے ایک دو آیتیں ملا کر پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔ اگر سننے والے باوضو یا سجدہ کے لیے تیار نہ ہوں تو آیت سجدہ آہستہ پڑھنا چاہیے۔

نماز کے باہر سجدۂ تلاوت واجب ہو تو اس کے ادا کرنے کا مسنون و مستحب طریقہ یہ ہے کہ کھڑے ہو کر بلا رفع یدین اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ کریں اور کم از کم تین بار سبحان ربی الاعلی پڑھنے کے بعد، پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے کھڑے ہو جائیں۔ تحریمہ کے سوا، اس سجدہ کی وہی شرائط ہیں جو نماز کی ہیں۔ کسی نعمت کے ملنے جیسے اولاد پیدا ہونے، بیماری سے شفا پانے، گمشدہ چیز ملنے الغرض کسی نعمت وغیرہ کے پانے پر سجدۂ شکر ادا کرنا مستحب ہے اس کا بھی وہی طریقہ ہے جو سجدۂ تلاوت کا ہے۔

نماز جمعہ

قرآن میں اللہ تعالیٰ نماز جمعہ کے متعلق ارشاد فرماتا ہے:

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

ترجمہ: ''اے ایمان والو! جب نماز کے لیے جمعہ کے دن اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو۔ اور خرید و فروخت چھوڑ دو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے، اگر تم جانتے ہو''۔ (سورۂ جمعہ)

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس پر جمعہ کے دن نماز جمعہ فرض ہے۔ سوائے بیمار، مسافر، عورت، بچے اور غلام کے، اور جو شخص نماز جمعہ سے لاپرواہ ہو کر کھیل اور تجارت میں مشغول رہا تو اللہ بھی اس سے بے پرواہ ہے اور اللہ غنی و حمید ہے (453)۔ فرمایا جس نے اذان سنی اس پر نماز جمعہ فرض ہے۔ نماز جمعہ حق اور واجب ہے ہر مسلمان پر جماعت میں ماسوا ان چار افراد کے غلام، عورت، بچے اور بیمار (454)۔

Marfat.com

جمعہ کے دن کی فضیلت کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ سب سے بڑا اور عظمت والا ہے۔ بلکہ اللہ کے نزدیک عید الاضحیٰ وعید الفطر سے بھی بڑا ہے۔ اس میں پانچ خصلتیں ہیں۔ اللہ نے اسی میں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔ اسی دن انہیں زمین پر اتارا۔ اور اس میں ان کو وفات دی۔ اسی میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ بندہ اس وقت سوا حرام کے جس چیز کا سوال کرے اللہ وہ دے گا۔ اور اسی میں قیامت قائم ہوگی۔ کوئی مقرب فرشتہ، آسمان وزمین، ہوا، پہاڑ اور دریا ایسا نہیں کہ جمعہ کے دن سے ڈرتا نہ ہو۔ (قیامت قائم ہونے سے)(455)۔

جمعہ کے دن قبولیت والی گھڑی کے بارے ارشاد فرمایا۔ اس کا وقت بہت تھوڑا ہے اور یہ امام کے خطبہ کے لیے ممبر پر بیٹھنے سے نماز ختم ہونے تک ہے(456)۔ نیز ارشاد فرمایا جمعہ کے روز قبولیت والی جس ساعت کی تمنا کی جاتی ہے اسے نماز عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک تلاش کرو(457)۔

نیز ارشاد فرمایا سب دنوں سے افضل جمعہ کا دن ہے اس دن آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اسی دن ان کا وصال ہوا۔ اسی دن نفخہ صور ہوگا۔ تم اس دن مجھ پر درود کثرت سے پڑھا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے عرض کی یا رسول اللہ! جب آپ انتقال فرما جائیں گے اس وقت ہمارا درود کیونکر پیش ہوگا۔ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین پر نبیوں کے جسم کھانا حرام کر دیا ہے(458)۔ دوسری روایت میں ہے: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: موت کے بعد بھی ہمارا درود آپ کے سامنے پیش ہوگا تو ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر نبیوں کا جسم کھانا حرام کر دیا ہے اور (موت کے بعد بھی) اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے اسے روزی دی جاتی ہے(459)۔

ارشاد فرمایا جو مسلمان مرد وعورت جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات مرے گا اللہ تعالیٰ اسے فتنہ قبر سے محفوظ رکھے گا، اور بروز قیامت اس طرح پیش ہوگا کہ اس پر شہیدوں کی مہر ہوگی۔ دوسری حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ اسے عذاب قبر اور فتنہ قبر سے بچالے گا۔ بروز

Marfat.com

قیامت اس پر کوئی حساب نہیں ہوگا اس کے ساتھ گواہ ہوں گے جو اس کی گواہی دیں گے یا (نجات کی) مہر ہوگی (460)۔

ارشاد فرمایا جو شخص اچھی طرح وضو اور غسل کر کے نماز کے لیے آیا اور خاموش بیٹھ کر خطبہ سنا تو اس کے گناہ نہ صرف ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک بخش دیے جاتے ہیں بلکہ تین دن کے اور زائد گناہ بھی بخش دیئے جاتے ہیں (461)۔ جمعہ کی نماز جمعہ سے جمعہ تک، رمضان کے روزے ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک کے لیے (گناہوں کا) کفارہ ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچا رہے (462)۔ یزید بن مریم فرماتے ہیں کہ میں جمعہ کی نماز کو جا رہا تھا کہ مجھے راہ میں عبایہ بن رفاعہ ملے انہوں نے مجھ سے پوچھا کہاں جاتے ہو، میں نے کہا جمعہ کی نماز کو جا رہا ہوں۔ انہوں نے فرمایا مبارک ہو تمہارا یہ چلنا اللہ کی راہ میں چلنا ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے جس بندے کے پاؤں اللہ کی راہ میں گرد آلود ہوئے اس پر دوزخ کی آگ حرام ہے (463)۔

ارشاد فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور جس کو استطاعت ہو وہ طہارت کرے سر میں تیل لگائے گھر میں جو خوشبو ہو وہ لگائے۔ پھر نماز جمعہ کو جائے اور دو آدمیوں میں جدائی نہ ڈالے اور جتنی نماز اللہ نے مقدر کی ہو پڑھے امام جب خطبہ پڑھے تو خاموشی سے سنے تو اللہ تعالیٰ اس بندے کے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ معاف کر دیتا ہے (464)۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں جو شخص نہائے اور نہلائے (یعنی بیوی سے ہمبستری کرے) پھر جمعہ کی نماز پڑھنے اول وقت آئے شروع خطبہ میں شامل ہو، پیدل آئے امام کے قریب بیٹھے کان لگا کر خطبہ سنے کوئی لغو کام نہ کرے اس کے لیے ہر قدم پر سال بھر کی عبادت ہے سال بھر کے دن کے روزے اور راتوں کی عبادت کا اجر لکھا جاتا ہے (465)۔ فرمایا جمعہ کے دن غسل انسان کے گناہوں کو ہر بال کی جڑ سے کھینچ نکالتا ہے (466)۔

جمعہ چھوڑنے والوں کے متعلق نبی اکرم ﷺ نے فرمایا لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز آ

Marfat.com

جائیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر کردے گا پھر وہ غافلین میں ہو جائیں گے (467) جو تین جمعے سستی سے بلا عذر چھوڑ دے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر کردے گا (468)۔ اور وہ منافق ہے (469)۔ وہ اللہ سے بے تعلق ہے (470)۔ وہ اس کتاب میں منافق لکھ دیا گیا جو نہ محو ہو نہ بدلی جائے (471)۔ جو بے در پے تین جمعہ ترک کردے اس نے اسلام کو پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا (472)۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے ارادہ کیا کہ کسی شخص کو نماز پڑھانے کا حکم دوں اور جو لوگ جمعہ پڑھنے نہیں آتے ان کے گھروں کو جلا دوں (473)۔ نیز ارشاد فرمایا جو ایک جمعہ چھوڑ دے وہ ایک دینار صدقہ کرے اگر نہ ملے تو آدھا دینار صدقہ میں دے (474)۔ تاکہ صدقہ کی برکت سے اس کی توبہ قبول ہو، ارشاد فرمایا جس نے جمعہ کے دن (پہلی صفوں میں بیٹھنے کے لیے) لوگوں کی گردنیں پھلانگی اس نے جہنم کی طرف پل بنایا (475)۔

مسائل واحکام

نماز جمعہ فرض عین ہے کیونکہ اس کی فرضیت نص قطعی یعنی قرآن پاک سے ثابت ہے۔ جمعہ کی فرضیت ظہر سے زیادہ تاکید و اہمیت رکھتی ہے۔ اس کا تارک سخت گنہگار اور منکر کافر ہے۔ نماز جمعہ ہر مسلمان مرد، آزاد عاقل، بالغ، شہر میں مقیم، تندرست، غیر معذور پر فرض ہے۔ عورت، غلام، مسافر اور بیمار پر جمعہ فرض نہیں۔ ہاں اگر یہ جمعہ پڑھیں تو جمعہ ادا ہو جائے گا بلکہ ان کو ظہر کی بجائے جمعہ پڑھنا افضل ہے ماسوا عورت کے۔

جمعہ کی ادائیگی کے صحیح ہونے کی چھ شرطیں ہیں (۱) شہر (۲) وقت ظہر (۳) خطبہ (۴) جماعت یعنی امام کے علاوہ کم از کم تین بالغ مرد ہوں (۵) اذن عام ہو یعنی مسجد میں ہر شخص بلا روک ٹوک آسکتا ہو (۶) حاکم اسلام یا اس کے نائب کی اجازت سے جمعہ قائم ہو۔ جہاں اسلامی حکومت نہ ہو وہاں سب سے بڑا صحیح العقیدہ سنی فقیہ و عالم، احکام شرعیہ جاری کرنے میں حاکم اسلام کے قائم مقام ہے لہٰذا ایسے سنی عالم کی اجازت سے جمعہ قائم کرنا چاہیے۔ بغیر اس کی اجازت کے جمعہ درست نہیں ہو سکتا۔ ایک شہر میں اگرچہ متعدد جگہ جمعہ ہو سکتا ہے

Marfat.com

مگر گلی گلی، ہر محلہ و مسجد میں جمعہ قائم کرنا مناسب نہیں کیونکہ جمعہ شعار اسلام اور جامع جماعات ہے اور اسلامی شان و شوکت کا ظاہر ہے اور یہ تقاضے بہت بڑے اجتماع سے ہی پورے ہوتے ہیں۔ بلکہ ہر محلہ و ہر مسجد میں جمعہ قائم کرنے سے اس عظیم اسلامی شعار کی توہین ہوتی ہے۔ لہٰذا نماز جمعہ کو اور نمازوں کی طرح ہرگز نہیں سمجھنا چاہیے۔ اسی لیے فقہاء نے فرمایا ہے کہ شہر کی جن مسجدوں میں جمعہ نہیں ہوتا انہیں جمعہ کے دن ظہر کے وقت بند رکھنا چاہیے۔

جن پر جمعہ فرض ہے ان کا شہر میں نماز جمعہ ادا ہونے سے پہلے ظہر پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور جن پر جمعہ فرض نہیں جیسے بیمار، مسافر یا قیدی اور معذور وغیرہ ان کو بھی شہر میں نماز جمعہ ادا ہو جانے کے بعد، ظہر پڑھنا چاہیے پہلے پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے۔ نیز معذور کا شہر کے اندر ظہر کی نماز با جماعت ادا کرنا ممنوع ہے۔ بلکہ جن پر جمعہ فرض نہیں وہ شہر میں جمعہ کے دن ظہر بلا اذان و اقامت بلا جماعت علیحدہ علیحدہ پڑھیں۔ ہاں گاؤں میں جمعہ کے دن ظہر کی نماز اذان و اقامت کے ساتھ با جماعت پڑھنا جائز ہے۔

شہر میں نماز جمعہ کی پہلی اذان ہوتے ہی جامع مسجد کی طرف (سعی کرنا) چلنا واجب ہو جاتا ہے۔ خرید و فروخت اور سعی کے منافی ہر کام چھوڑ دینا واجب ہے۔ نماز جمعہ کے لیے پہلے آنا، غسل و مسواک کرنا، اچھے اور سفید کپڑے پہننا، تیل اور خوشبو لگانا۔ اور پہلی صف میں بیٹھنا سنت ہے۔ جب امام خطبہ کے لیے کھڑا ہو اس وقت سے ختم نماز تک، ذکر و اذکار اور نفل و سنت نماز اور ہر قسم کی کلام منع ہے۔ ہاں صاحب ترتیب اپنی قضاء نماز پڑھ سکتا ہے اور جو شخص پہلے سے نفل و سنت پڑھ رہا ہو وہ جلدی نماز پوری کرلے، جب خطبہ پڑھا جائے تو تمام حاضرین پر خاموشی سے خطبہ سننا فرض ہے جو لوگ خطبہ کی آواز نہ سن سکیں ان پر بھی دوران خطبہ بالکل چپ رہنا فرض ہے۔ الغرض جو چیزیں نماز میں حرام ہیں وہ سب خطبہ کی حالت میں بھی حرام ہیں۔ یہاں تک کہ خطیب کے سوا، امر بالمعروف کرنا بھی ممنوع ہے۔ ہاں اگر کسی کو بری بات کرتے دیکھیں تو صرف ہاتھ یا سر کے اشارہ سے منع کر سکتے ہیں زبان سے ناجائز ہے۔ لیکن اگر کوئی اندھا کنویں میں گرا چاہتا ہے یا کسی کو سانپ یا بچھو

Marfat.com

وغیرہ کاٹنا چاہتا ہو تو زبان سے آگاہ کرنا جائز ہے۔ خطبہ میں مسلمانوں کے لیے دعا پڑھی جائے تو اس پر سامعین کا ہاتھ اٹھانا اور آمین کہنا گناہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا نام اقدس جب خطیب لے تو صرف دل میں درود پڑھنا جائز ہے زبان سے نہیں۔ اس وقت صحابہ کے ذکر پر رضی اللہ عنہ زبان سے کہنے کی اجازت نہیں۔

خطبہ جمعہ کے لیے جب خطیب منبر پر بیٹھے تو اس کے سامنے دوسری اذان دی جائے۔ اذان کے بعد، خطیب منبر پر سامعین کی طرف منہ اور قبلہ کو پشت کر کے کھڑا ہو کر اول آہستہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھے پھر بلند آواز سے حمد و ثنا پڑھ کر شہادتین پڑھے۔ پھر درود شریف پھر کلمات وعظ اور قرآن پاک کی دو تین آیات پڑھ کر خطبہ اول ختم کرے۔ پھر بقدر تین آیت پڑھنے کے بیٹھے، اس کے بعد دوسرا خطبہ، خطبہ مسنونہ سے شروع کرے اور درود شریف کا اعادہ کرے۔ خلفاء راشدین اور عمّین مکرمین کا ذکر کیا جائے اسلام کی سر بلندی اور تمام مسلمانوں کے لیے دعائیہ کلمات پر خطبہ ثانی ختم کر دیا جائے پھر فوراً اقامت کہی جائے اور جمعہ کے دو رکعت فرض پڑھائے جائیں۔ نماز جمعہ کی تعداد رکعات یہ ہے۔ اول چار رکعت سنت مؤکدہ، پھر جماعت دو رکعت فرض، پھر چار رکعت سنت مؤکدہ، پھر دو رکعت سنت، آخر میں دو رکعت نفل، کل چودہ رکعت۔

نماز عید

نبی اکرم ﷺ جب مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو اہل مدینہ اس زمانہ میں سال میں دو دن خوشی منایا کرتے تھے۔ آپ نے ان سے پوچھا یہ کیسے دن ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا جاہلیت میں ہم ان دنوں کو بطور عید مناتے اور ان میں خوشی کرتے تھے، حضور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان کے بدلے بہتر دو دن عید الاضحیٰ اور عید الفطر عطا کیے ہیں(476)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے عید کی نماز، بلا اذان و اقامت، دو رکعت پڑھی۔ نہ اس سے قبل (کوئی نفل) نماز پڑھی اور نہ بعد(477)۔ ایک

Marfat.com

مرتبہ عید کے دن بارش ہوئی تو حضور نے (مدینہ سے باہر عید گاہ کی بجائے) مسجد میں ہی عید کی نماز پڑھی (478)۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید کی نماز کے لیے (عید گاہ کو) ایک راستہ سے جاتے اور دوسرے راستہ سے واپس آتے (479)۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید الفطر کے دن کچھ کھا کر نماز کے لیے تشریف لے جاتے اور عید الاضحیٰ کے دن نماز عید پڑھنے کے بعد تناول فرماتے (480)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید الفطر کی نماز کو جانے سے پہلے چند طاق عدد کھجوریں ضرور تناول فرماتے تھے (481)۔

مسائل واحکام

عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز واجب ہے اس کا وقت سورج کے نیزہ بھر بلند ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے اور زوال تک رہتا ہے جن پر نماز جمعہ فرض ہے ان ہی پر نماز عید بھی واجب ہے۔ اور اس کی ادا کی وہی شرطیں ہیں جو جمعہ کی ہیں۔ ہاں یہ فرق ہے کہ نماز عید میں خطبہ سنت ہے اور نماز کے بعد ہے اور جمعہ میں خطبہ واجب ہے اور نماز سے پہلے ہے۔ عید کی نماز دو رکعت ہے جن میں چھ زائد تکبیریں بھی واجب ہیں۔ عید کی نماز سے پہلے نفل پڑھنا مطلقاً مکروہ ہے۔ بلکہ جن پر نماز عید نہیں وہ بھی نفل، عید ادا ہو جانے کے بعد پڑھیں۔

عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن سنت یہ ہے کہ اول صبح کی نماز اپنے محلہ کی مسجد میں با جماعت ادا کرنا، حجامت بنوانا، ناخن ترشوانا، غسل کرنا، مسواک کرنا، نئے یا دھلے ہوئے اچھے کپڑے پہننا، انگوٹھی پہننا، خوشبو لگانا، مسجد کی بجائے عید گاہ کو جانا، عید گاہ کو جلدی جانا، اگر طاقت ہو تو پیدل جانا، دوسرے راستہ سے واپس آنا، عید گاہ کو وقار و اطمینان اور نیچی نگاہ کیے جانا، خوشی کا اظہار کرنا، آپس میں مبارکباد دینا، حسب استطاعت بکثرت صدقہ و خیرات کرنا، نماز کے بعد ایک دوسرے سے مصافحہ کرنا اور بغلگیر ہونا مستحب ہے۔

عید الفطر کے دن نماز سے پہلے چند طاق عدد کھجوریں یا کوئی میٹھی چیز کھانا، نماز سے قبل صدقہ فطر ادا کرنا، اور راستہ میں آہستہ آواز میں تکبیر پڑھنا سنت و مستحب ہے۔

Marfat.com

عیدالاضحیٰ کے دن، نماز عید سے پہلے کچھ نہ کھانا، راستہ میں بلند آواز سے تکبیر کہنا اگر قربانی دینی ہو تو پہلی سے دسویں ذوالحجہ تک حجامت نہ بنوانا بلکہ نماز عید کے بعد حجامت بنوانا اور ناخن ترشوانا، سنت اور مستحب ہے اور عید کی تکبیر یہ ہے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

نماز عید پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت نماز عید واجب مع چھ زائد تکبیروں کی نیت سے امام کے ساتھ نماز شروع کریں۔ ثناء پڑھنے کے بعد، امام کے ساتھ تین تکبیریں اس طرح کہیں کہ پہلی بار ہاتھ کانوں تک اٹھا کر اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ چھوڑ دیں۔ دوسری اور تیسری تکبیر بھی اسی طرح کہنے کے بعد ہاتھ ناف کے نیچے باندھ لیں اور خاموشی سے قراءت سنیں۔ پہلی رکعت پوری کرنے کے بعد، دوسری رکعت کے لیے جب کھڑے ہوں تو اولاً خاموشی سے قراءت سنیں پھر رکوع میں جانے سے پہلے امام کے ہمراہ حسب سابق تین تکبیریں کہیں اور پھر بلا رفع یدین چوتھی بار اللہ اکبر کہہ کر امام کے ساتھ رکوع میں جائیں پھر سلام پھیرنے کے بعد، خاموشی سے دوزانوں بیٹھیں خطبہ سنیں۔ امام دو خطبے بطریق جمعہ پڑھے۔

عیدالفطر کی نماز میں دیر کرنا اور عیدالاضحیٰ جلدی میں پڑھنا مستحب ہے اگر کسی عذر کی وجہ سے عیدالفطر کی نماز پہلے دن نہ پڑھی جا سکے تو دوسرے روز دوپہر سے پہلے تک پڑھنا جائز ہے اور عیدالاضحیٰ تیسرے روز قبل دوپہر تک پڑھنا جائز ہے بعد میں نہیں۔

جو شخص عید کی نماز میں پہلی رکعت کی تکبیروں کے بعد شامل ہوا تو وہ امام کے رکوع میں جانے سے قبل اپنی تین تکبیریں کہہ لے رکوع میں شامل ہوا تو اگر ممکن ہو تو رکوع میں ہی بلا رفع یدین تکبیریں کہہ لے۔ ورنہ اب تکبیریں معاف ہیں۔ اگر کوئی شخص عید کی نماز میں پہلی رکعت کے رکوع کے بعد یا دوسری رکعت کے رکوع کے بعد شامل ہوا تو وہ حسب دستور امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی نماز ادا کرے اور تکبیریں بھی کہے۔

وقت موت، غسل و کفن میت اور نماز جنازہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا عیش و آرام کو مٹا دینے والی اور لذتوں کو ڈھا دینے

Marfat.com

والی موت کو بہت یاد کیا کرو(482)۔

فرمایا ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں (۱) سلام کا جواب دینا (۲) بیمار کی عیادت کرنا (۳) جنازے کے ساتھ جانا (۴) دعوت قبول کرنا (۵) اور چھینکنے والے کا جواب دینا (جب وہ الحمدللہ کہے) (483) اور جس نے کسی (مسلمان) میت کو غسل دیا اور اس کے عیب کو چھپایا تو اللہ تعالیٰ اس کے چالیس کبیرہ گناہ معاف کر دیتا ہے اور جس نے کسی مسلمان میت کو قبر میں اتارا تو یہ ایسا ہے گویا اس نے کسی کو قیامت کے لیے ایک مکان رہنے کو دیا۔ (طبرانی) اور جس نے کسی میت کو کفن پہنایا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کے بدلے، سندس اور استبرق (جنت) کا لباس پہنائے گا(484)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو آدمی کسی مسلمان میت کے جنازہ میں شریک ہوا اور نماز جنازہ پڑھی تو اس کو ایک قیراط کے برابر ثواب ملتا ہے اور جو نماز کے بعد دفن میں شریک ہوا، اس کو دو قیراط ثواب ملتا ہے۔ کسی نے پوچھا ایک قیراط کتنا ہے؟ فرمایا احد پہاڑ کے برابر ہے(485)۔ ارشاد فرمایا جس کے جنازہ میں سو سے زیادہ مسلمان شریک ہو کر اس کی سفارش کریں۔ یعنی نماز جنازہ پڑھیں تو اللہ تعالیٰ ان کی سفارش میت کے حق میں قبول فرماتا ہے(486)۔ دوسری حدیث میں ہے جس کی نماز جنازہ میں چالیس مسلمان شریک ہوں تو اللہ اس میت کو بخش دیتا ہے اور ان کی دعائے مغفرت قبول فرماتا ہے(487)۔ ابوداؤد میں ہے جس میت پر مسلمانوں کی تین صفیں نماز پڑھیں اس پر جنت واجب ہو گئی(488)۔ نیز ارشاد فرمایا جب تم میت پر نماز پڑھ چکو تو اس کے لیے خالص دعا مانگو(489)۔

ارشاد فرمایا: جس نے کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کی تو اس کو بھی اس مصیبت زدہ کے برابر ثواب ملتا ہے اور جس نے کسی عورت کی تعزیت کی جس کا بچہ مر گیا ہو تو اس کو جنت میں داخل کیا جائے گا اور اس کو جنتی چادر اوڑھائی جائے گی(490)۔ اور فرمایا میں نے پہلے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا (اب اجازت دیتا ہوں) لہٰذا قبروں کی زیارت کیا کرو اس سے موت یاد آتی ہے اور دنیا سے بے رغبتی پیدا ہوتی ہے(491)۔

Marfat.com

مسائل واحکام

جب موت کا وقت قریب ہو اور جان کنی کی علامتیں پائی جائیں تو اس وقت سنت یہ ہے کہ ایسے شخص کو داہنی کروٹ پر لٹا کر قبلہ رخ کر دیں اور چت لٹا کر قبلہ کو پاؤں کرنا بھی جائز ہے ہاں ایسی صورت میں سر قدرے اونچا رکھیں تا کہ منہ قبلہ کی طرف رہے جو لوگ اس وقت وہاں موجود ہوں وہ مرنے والے کو تلقین کریں یعنی اونچی آواز سے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ یا صرف کلمہ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھیں۔ لیکن اسے یہ بات ہرگز نہ کہیں کہ "کلمہ پڑھ" تا کہ نزع کی تکلیف میں کہیں غلط بات نہ کہہ دے، نیز سورت یٰسین شریف اس کے پاس پڑھیں اور وہاں اگر بتیاں وغیرہ بھی سلگا دیں۔ جب وہ ایک بار کلمہ طیبہ پڑھ لے تو پھر تلقین بند کر دیں ہاں کلمہ پڑھنے کے بعد اگر کوئی بات کرے تو تلقین دوبارہ کریں تا کہ اس کی آخری بات کلمہ شریف ہو۔

روح نکل جانے کے بعد ایک چوڑی پٹی جبڑے کے نیچے سے سر پر لے جا کر باندھ دیں تا کہ منہ کھلا نہ رہے اور بڑی نرمی سے آنکھیں بند کر دیں۔ پھر انگلیاں اور ہاتھ پاؤں سیدھے کر کے منہ قدرے دائیں طرف پھیر دیں اور کسی چار پائی وغیرہ پر رکھ کر اوپر چادر اوڑھا دیں۔ اس کے بعد میت کے غسل اور کفن دفن میں حتی الامکان جلدی کریں اور اس کے ذمہ اگر قرض وغیرہ ہو تو وہ بھی جلدی ادا کریں۔ کیونکہ حدیث میں اس کی بہت تاکید کی گئی ہے ان امور کے بعد میت کو غسل دینے کا انتظام کریں۔

غسل میت

میت کو نہلانا فرض کفایہ ہے اور اس کا مسنون اور مستحب طریقہ یہ ہے کہ نہلانے والا باطہارت ہو اور میت کا سب سے بہت قریبی رشتہ دار ہو اگر یہ غسل دینا نہیں جانتا تو پھر کوئی اور غسل کا طریقہ جاننے والا، امانت دار، بااعتماد، پرہیز گار شخص ہو۔ جس تختہ پر غسل دیا جائے اولاً اس کو خوشبو سے تین یا پانچ بار دھونی دیں یعنی سلگتی ہوئی اگر بتی وغیرہ تختہ کے گرد پھیریں اور وہاں پردہ بھی کر لینا چاہیے۔ تا کہ غسل دینے والے اور اس کے ایک مددگار

Marfat.com

آدمیوں کے سوا اور کوئی شخص نہ دیکھ سکے، نیز وہاں خوشبو کے لیے اگر بتی لگانا بھی مستحب ہے۔ اس کے بعد میت کو اس تختہ پر قبلہ رخ رکھیں اور ناف سے گھٹنوں تک کسی کپڑے سے ڈھک دیں پھر نہلانے والا اپنے دونوں ہاتھوں پر کپڑا لپیٹ کر سب سے پہلے استنجاء کرائے، اس کے بعد نماز کا سا وضو کرائے، مگر غسل میت کے وضو میں کلی کرنا اور ناک میں پانی نہیں ڈالا جاتا۔ ہاں کپڑا یا روئی وغیرہ بھگو کر میت کے دانتوں، مسوڑوں اور ہونٹوں اور ناک پر پھیر دیں۔ پھر نیم گرم پانی سے جس میں بیری کے پتوں کو جوش دیا گیا ہو میت کے سر اور داڑھی کے بالوں کو گلخیزہ یا صابون وغیرہ کے ساتھ دھوئیں۔ اس کے بعد میت کو بائیں کروٹ پر لٹا کر، سر سے پاؤں تک تین بار اچھی طرح پانی بہائیں۔ پھر اسی طرح داہنی کروٹ پر لٹا کر تین بار سر سے پاؤں تک پانی بہائیں کہ پانی نیچے تختہ تک پہنچ جائے۔ پھر میت کو سہارا دے کر بٹھائیں اور بڑی آہستگی سے پیٹ کو نیچے کی طرف ہاتھ کے ساتھ سونتیں، اگر کچھ نکلے تو دھو ڈالیں۔ دوبارہ وضو و غسل کی ضرورت نہیں۔ اس کے بعد تولیے وغیرہ سے تمام بدن کو پونچھ کر خشک کر دیں۔ بغیر کنگھی کے داڑھی اور سر کے بالوں میں عطر ملیں اور پیشانی ناک ہتھیلیوں، گھٹنوں اور دونوں پاؤں پر کافور ملیں اور پھر کفن پہنائیں۔

مرد، عورت او بچوں کو غسل دینے کا ایک ہی طریقہ ہے۔ جو بچہ پیٹ سے ہی مردہ پیدا ہو یا پیدا ہوتے ہی مر جائے اس کو بھی غسل دیا جائے گا۔ مرد کو مرد اور عورت کو عورت غسل دے۔ اگر مرد کی میت ہو اور وہاں عورتوں کے سوا کوئی مرد نہ ہو یا عورت کی میت ہو مردوں کے سوا کوئی عورت موجود نہ ہو تو ایسی حالت میں مرد کی محرم عورت، اور عورت کا محرم مرد، میت کو صرف تیمم کرائے اگر محرم نہ ہو تو پھر عورت مرد کی میت کو اور مرد عورت کی میت کو اپنے ہاتھوں سے کپڑا لپیٹ کر تیمم کرائیں۔ ایسی صورت میں غسل ساقط ہے۔ ہاں عورت اپنے خاوند کو غسل دے سکتی ہے۔

کفن میت

میت کو کفن دینا فرض کفایہ ہے۔ مرد کے لیے تہبند، کفنی، اور لپیٹنے کے لیے بڑی چادر۔

Marfat.com

ان تین کپڑوں میں کفن دینا سنت ہے، اور عورت کو پانچ کپڑوں، تہبند، کفنی، اوڑھنی، سینہ بند اور بڑی چادر میں کفن دینا سنت ہے۔ اگر یہ کفن مسنون میسر نہ ہو تو بقدر کفایت مرد کو دو کپڑوں تہبند اور بڑی چادر اور عورت کو تین کپڑوں، تہبند، اوڑھنی اور بڑی چادر میں کفن دینا چاہیے، اور بقدر ضرورت کفن وہ ہے جو میسر ہو اور میت کے سر سے قدم تک آ جائے بچوں کو بھی اسی طرح کفن دینا بہتر و افضل ہے اور دو کپڑوں یا ایک کپڑے میں کفن دینا بھی جائز ہے جو بچہ پیٹ سے ہی مردہ پیدا ہو یا مدت حمل پوری ہونے سے قبل ہی گر جائے، اس کو بھی ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کرنا چاہیے۔

شہید کامل یعنی وہ مسلمان، عاقل، بالغ، طاہر، جو معرکہ جہاد میں یا اسلامی سلطنت کی سرحد پر دشمن کے ہاتھوں اسی موقعہ پر ہی مارا جائے ایسے شہید کو غسل و کفن دینا فرض نہیں بلکہ اس کو اسی طرح خون آلود کپڑوں میں جنازہ پڑھ کر دفن کر دینا چاہیے۔ ہاں اگر اس کے جسم سے کوئی نجاست وغیرہ نکلی ہو تو اس کو صاف کر دیں۔ اسی طرح اگر اس کا لباس کفن مسنون سے کم ہو تو پورا کریں اور اگر زائد ہو تو اتار لیں۔

کفن پہنانے کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے کفن کو تین یا سات بار دھونی دیں۔ پھر چارپائی پر کفن اس طرح بچھائیں کہ پہلے بڑی چادر، پھر تہبند، پھر کفنی اس کے بعد میت کو کفن پر رکھیں اور کفنی پہنائیں جو آگے پیچھے دونوں طرف سے گردن سے گھٹنوں تک آ جائے پھر داڑھی اور تمام بدن پر خوشبو ملیں اور پیشانی، ناک، ہاتھوں، گھٹنوں اور پیروں پر کافور لگائیں، پھر تہبند لپیٹیں پہلے بائیں طرف سے پھر داہنی طرف سے، اس کے بعد بڑی چادر بھی اسی طرح لپیٹیں اور سر اور قدموں کی طرف سے باندھ دیں تاکہ کفن کھل نہ جائے عورت کو کفنی پہنانے کے بعد اس کے سر کے بالوں کو دو حصے کر کے سینہ پر ڈال دیں، پھر اوڑھنی نصف پشت کے نیچے سے بچھا کر سر کے اوپر سے لا کر منہ پر نقاب کی طرح ڈال کر سینہ پر ڈال دیں۔ اوڑھنی کی لمبائی اتنی ہو کہ نصف پشت سے سینہ تک آ جائے اور چوڑائی سر کے اوپر سے ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک ہو۔ اوڑھنی زندگی کی طرح پہنانا

Marfat.com

خلاف سنت ہے۔ اس کے بعد بدستور سابق تہبند اور بڑی چادر لپیٹیں اور سب سے اوپر سینہ بند، بالائے پستان سے ناف یا ران تک لا کر باندھ دیں۔

جنازہ اٹھانا

جنازہ کو کندھا دینا سنت، کار ثواب اور گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہے۔ سنت یہ ہے کہ جنازہ چار آدمی ایک ایک پایہ سے اٹھائیں اور چاروں پایوں کو یکے بعد دیگرے کندھا دے کر دس دس قدم چل کر چالیس قدم پورے کریں اس طرح کہ پہلے میت کے سرہانے کے داہنے پائے پھر پائنتی کے دائیں پائے کو اپنا داہنا کندھا دیں اور پھر سرہانے کے بائیں پھر پائنتی کے بائیں پائے کو اپنے بائیں کندھے پر رکھیں۔ جنازہ کو معتدل رفتار سے لے جائیں اتنا تیز نہ چلیں کہ میت کو جھٹکا لگے، لے جاتے وقت میت کا سر آگے ہو اگرچہ پاؤں قبلہ کی طرف ہی کیوں نہ ہوں۔ ساتھ چلنے والے جنازہ کے پیچھے چلیں دائیں بائیں اور آگے نہ چلیں۔ عورتوں کو ساتھ لے جانا ممنوع و ناجائز ہے۔ ساتھ جانے والے موت، احوال قبر اور آخرت کو پیش نظر رکھیں، نہ ہنسیں اور نہ دنیا کی باتیں کریں۔ بلکہ خاموش رہیں اور قدرے جہر سے ذکر بھی علماء نے جائز قرار دیا ہے۔ جنازہ رکھنے سے پہلے ہمرائیوں کا بیٹھنا مکروہ ہے۔ اسی طرح نماز پڑھے بغیر واپس ہو جانا بھی جائز نہیں نماز کے بعد میت کے ولی کی اجازت سے واپس آنا چاہیے۔ دفن کے بعد اجازت لینا ضروری ہے۔

نماز جنازہ

نماز جنازہ فرض کفایہ ہے کہ اگر ایک نے بھی پڑھ لی تو سب بری الذمہ ہو گئے ورنہ جس جس کو خبر ملی اور نماز جنازہ نہ پڑھی وہ سب گنہگار ہوں گے۔ نماز جنازہ میں میت سے متعلق چند شرائط ضروری ہیں۔

(۱) میت مسلمان ہو (۲) اور وہ پاک ہو یعنی اس کو غسل دیا گیا ہو اور پاک کفن پہنایا گیا ہو (۳) جنازہ زمین پر اور نمازی کے ساتھ (۴) قبلہ کی طرف رکھا ہو (۵) میت کے بدن کا وہ حصہ جس کا ستر فرض ہے چھپا ہو (۶) میت امام کے محاذی ہو۔ (۷) جنازہ وہاں موجود ہو

Marfat.com

لہٰذا غائب کی نماز جنازہ نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت نجاشی کی جو غائبانہ نماز جنازہ پڑھی یہ آپ کے خصائص میں سے ہے دوسرے کے لیے جائز نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے اس کے بعد پھر کسی کی غائبانہ نماز نہ پڑھی اور نہ صحابہ کرام نے کسی کی نماز غائبانہ پڑھی۔

چند خاص مجرموں کے علاوہ باقی ہر صحیح العقیدہ مسلمان کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی اگر چہ وہ کیسا ہی گنہگار ہو جو بچہ زندہ پیدا ہونے کے بعد فوراً مر گیا اس کی نماز جنازہ بھی پڑھی جائے گی۔ نماز جنازہ میں دو رکن ہیں۔ چار بار تکبیر کہنا، اور قیام کرنا یعنی کھڑے ہو کر پڑھنا، اللہ تعالیٰ کی ثناء، درود شریف اور میت کے لیے دعا، یہ تینوں سنت مؤکدہ ہیں۔

نماز جنازہ پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ چار تکبیر نماز جنازہ فرض کفایہ ثناء واسطے اللہ تعالیٰ کے درود واسطے نبی اکرم ﷺ کے اور دعا واسطے حاضر میت کے، اس نیت سے قبلہ رو ہو کر امام کی اقتداء میں کانوں تک ہاتھ اٹھا کر تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہیں اور پھر ہاتھ ناف کے نیچے باندھ کر یہ ثناء پڑھیں۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ وَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالٰى جَدُّكَ وَ جَلَّ ثَنَائُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ

دوسری تکبیر: پھر امام کی اقتداء میں دوسری بار ہاتھ کانوں تک اٹھائے بغیر اللہ اکبر کہیں اور وہ درود شریف پڑھیں جو نماز میں پڑھا جاتا ہے اس کے علاوہ کوئی اور درود بھی جائز ہے۔

تیسری تکبیر: درود شریف پڑھنے کے بعد تیسری بار اسی طرح اللہ اکبر کہیں اور پھر بالغ مرد و عورت کے جنازہ میں یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَ مَيِّتِنَا وَ شَاهِدِنَا وَ غَائِبِنَا وَ صَغِيْرِنَا وَ كَبِيْرِنَا وَ ذَكَرِنَا وَ اُنْثَانَا۔ اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَ مَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ (492)

اگر جنازہ نابالغ لڑکے کا ہو تو یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّ اجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّ اجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّ

Marfat.com

مُشَفَّعًا

اگر جنازہ نابالغ لڑکی کا ہوتو یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَ اجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَ ذُخْرًا وَ اجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَ مُشَفَّعَةً

چوتھی تکبیر: دعا پڑھنے کے بعد چوتھی بار اللہ اکبر کہہ کر دونوں طرف سلام پھیر دیں امام یہ تکبیریں بلند آواز میں پڑھے گا اور مقتدی آہستہ پڑھیں۔ سلام پھیرنے کے بعد صفیں توڑ کر میت کی مغفرت کے لیے دعا مانگیں۔ کیونکہ حدیث میں ہے کہ جب تم میت کی نماز جنازہ پڑھ چکو تو اس کی مغفرت کے لیے نہایت خلوص سے دعا مانگو۔

دفن میت

نماز کے بعد میت کو دفن کرنے میں دیر نہ کریں۔ قبر میں اترنے والے متقی، صالح اور قوی آدمی ہوں۔ عورت کو قبر میں اتارنے والے اس کے رشتہ دار محرم ہوں۔ نیز عورت کو قبر میں اتارتے وقت پردہ کرلیں۔ میت قبر میں اتارتے وقت یہ دعا پڑھیں بِسْمِ اللهِ وَ بِاللهِ وَ عَلٰی مِلَّتِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ (493)۔ میت کو لحد میں اتارنے کے بعد کفن کی گرہیں کھول کر قبلہ رخ کر دیں اور کچی اینٹوں سے لحد کو بند کر کے میت کے سر کی جانب سے پہلے تین بار مٹی اس طرح ڈالیں کہ اول مٹی ہاتھوں میں لیں اور مِنْهَا خلقنكم (494) پڑھ کر مٹی ڈال دیں اور دوسری بار وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ اور تیسری بار وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى پڑھ کر مٹی ڈال دیں پھر حسب دستور مٹی ڈال کر اونٹ کی کوہان کی مانند قبر بنائی جائے اور اس پر پانی چھڑکنا اور پھول وغیرہ ڈالنا بھی جائز ہے اس کے بعد قبر کے سرہانے سورت بقرہ کا اول الٓمّٓ سے اَلْمُفْلِحُوْنَ تک اور پائنتی اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے (495) آخر سورت تک پڑھ کر میت کے لیے دعا واستغفار کریں اور منکر ونکیر، کے سوال کے جواب میں ثابت قدم رہنے کی دعا مانگیں۔ نیز یہ بھی مستحب ہے کہ دفن کے بعد قبر کے پاس دو تین گھنٹے تلاوت قرآن اور دعا واستغفار کرتے رہیں (496)۔ نیز طبرانی کی حدیث میں دفن کے بعد تلقین

Marfat.com

کرنے کا بھی حکم آیا ہے (497)۔

تعزیت وایصال ثواب

تعزیت کرنا یعنی میت کے پس ماندگان کو صبر وتسلی دینا سنت اور کارثواب ہے تین دن سے زیادہ کسی کی موت پر سوگ اور اظہار غم کرنا جائز نہیں۔ ہاں عورت کو اپنے خاوند کی موت پر چار ماہ دس دن سوگ کرنے کا حکم ہے۔ نوحہ یعنی بین کرنا، بال نوچنا، سینہ پیٹنا، گریبان پھاڑنا اور کالا لباس پہننا حرام ہے۔ حدیث میں ہے زبان کے ساتھ اظہار غم (نوحہ وبین) کرنے سے میت کو عذاب ہوتا ہے اور آنکھ کے صرف آنسو بہانے اور دل کے غم سے اللہ تعالیٰ عذاب نہیں فرماتا۔

نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، تلاوت قرآن پاک، کلمہ طیبہ اور ہر قسم کی عبادت اور نیک عمل فرض ونفل کا ثواب میت کو پہنچانا جائز ہے۔ مردہ کو ایصال ثواب کرنا اسی دن یا تیسرے، چوتھے، دسویں، بیسویں، چالیسویں دن ہر طرح جائز اور قرآن وحدیث سے ثابت ہے اور میت کی بخشش ومغفرت کا ذریعہ ہے۔ ہاں اگر میت کے ترکہ سے غرباء ومساکین کو صدقہ و خیرات دینا ہو تو وارثوں کی اجازت سے جائز ہے ورنہ نہیں۔

مردوں کو ہفتہ میں ایک دن جمعرات یا جمعہ یا ہفتہ یا سوموار کو، قبروں کی زیارت اور ایصال ثواب کے لیے جانا سنت ومستحب ہے۔ عورتوں کے لیے زیارت قبور ممنوع ہے۔ عام قبرستان اور اولیاء وصلحاء کے مزارات کی زیارت کا سنت ومستحب طریقہ یہ ہے کہ پہلے قبرستان میں پہنچ کر اہل قبور کو اس طرح سلام کریں۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ دَارِ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ (498)۔ پھر قبر کی پائنتی کی طرف سے جا کر صاحب قبر کے منہ کے سامنے کھڑے ہوں اور قرآن پاک جتنا ممکن ہو پڑھ کر ثواب بخشا جائے۔ حدیث شریف میں ہے جو گیارہ بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ شریف پڑھ کر اس کا ثواب مردوں کو بخشے تو اسے مردوں کی گنتی کے برابر ثواب ملے گا (499)۔

Marfat.com

يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِۦ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ ﴿١٠٢﴾ (سورۃ آل عمران)

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، جیسے حق ہے اس سے ڈرنے کا، اور ہرگز نہ مرنا مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو"۔

Marfat.com

دوسرا رکن

1۔ مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الصلوٰۃ، جلد 1، صفحہ 253، رقم الحدیث 570، دار ابن حزم بیروت
ایضاً، سنن ابی داؤد، باب محافظه علی وقت الصلوات، صفحہ 107، رقم الحدیث 425، شرکۃ دار ارقم بیروت
ایضاً، مسند احمد بن حنبل عن عبادۃ بن الصامت، جلد 5، صفحہ 317 و 322، المکتب الاسلامی بیروت
2۔ مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الصلوٰۃ، جلد 1، صفحہ 252، رقم الحدیث 568، دار ابن حزم بیروت
ایضاً، الجامع الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، جلد 1 صفحہ 89، رقم الحدیث 138، دار احیاء التراث العربی، بیروت۔
ایضاً، الجامع الصحیح للبخاری باب فضل الصلوٰۃ لوقتھا، صفحہ 110، رقم الحدیث 527 و کتاب الجهاد، صفحہ 565، رقم الحدیث 2782، و کتاب الادب، صفحہ 1271، رقم الحدیث 5970، و کتاب التوحید، صفحہ 1587، رقم الحدیث 7537، دار الاسلام ریاض۔
3۔ المعجم الاوسط عن انس، جلد 2، صفحہ 512، رقم الحدیث 1880، مکتبۃ المعارف ریاض
ایضاً، المعجم الاوسط عن انس، جلد 4، صفحہ 469، رقم الحدیث 3794، مکتبۃ المعارف ریاض
ایضاً، ونقلہ فی الترغیب والترہیب، الترغیب فی الصلوات الخمس، جلد 1، صفحہ 246، رقم الحدیث 32، مصطفی البابی
4۔ نقلہ فی کنز العمال برمزک فی تاریخہ، جلد 7، صفحہ 312، رقم الحدیث 19036، موسسۃ الرسالۃ، بیروت
5۔ نقلہ فی کنز العمال، جلد 7، صفحہ 291، رقم الحدیث 18932، موسسۃ الرسالۃ بیروت
ایضاً، مسند احمد بن حنبل عن جابر رضی اللہ عنہ، جلد 3، صفحہ 340، المکتب الاسلامی بیروت
ایضاً، الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء ان مفتاح الصلوۃ الطهور، صفحہ 10، رقم الحدیث 4، دار الکتب العلمیہ بیروت
6۔ نقلہ فی کنز العمال، جلد 8، صفحہ 4، رقم الحدیث 21618، موسسۃ الرسالہ بیروت
ایضاً، ونقلہ فی کشف الخفاء، جلد 2، صفحہ 27، فی ضمن، رقم الحدیث 1619، دار الکتب العلمیۃ بیروت
7۔ نقلہ فی کشف الخفاء، جلد 2، صفحہ 28، فی ضمن، رقم الحدیث 1619، دار الکتب العلمیۃ بیروت
8۔ سنن ابی داؤد، باب متی یؤمر الغلام بالصلوٰۃ، صفحہ 122، رقم الحدیث 495، شرکۃ ادارقم بیروت
9۔ مسند احمد بن حنبل حدیث ابی ایوب، جلد 5، صفحہ 423، المکتب الاسلامی بیروت
ایضاً، سنن النسائی، باب ثواب من توضا کما امر، صفحہ 32، رقم الحدیث 144، دار الکتب

Marfat.com

العلمیۃ بیروت

ایضاً سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوٰۃ، جلد 1، صفحہ 447، رقم الحدیث 1396، دار احیاء التراث العربی بیروت

10۔ مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الصلوٰۃ، جلد 1، صفحہ 251، رقم الحدیث 565، دار ابن حزم بیروت

ایضاً، الجامع الصحیح للبخاری، باب الصلوات الخمس کفارۃ، صفحہ 111، رقم الحدیث 528، دار السلام ریاض

ایضاً، الجامع الصحیح لمسلم، باب المشی الی الصلوٰۃ، جلد 1، صفحہ 63-462، رقم الحدیث 283، دار احیاء التراث العربی بیروت

11۔ مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الصلوٰۃ، جلد 1، صفحہ 255، رقم الحدیث 576، دار ابن حزم بیروت

ایضاً، مسند احمد بن حنبل عن ابی ذر رضی اللہ عنہ، جلد 5، صفحہ 175، المکتب الاسلامی بیروت

12۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب المشی الی الصلوٰۃ، جلد 1، صفحہ 462، رقم الحدیث 282، دار احیاء التراث بیروت

13۔ الکامل لابن عدی ترجمہ سہل بن صقیر، جلد 3، صفحہ 1278، دار الفکر بیروت

ایضاً، مسند احمد بن حنبل باقی حدیث ابی الدرداء، جلد 5، صفحہ 194، المکتب الاسلامی بیروت

14۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الاذان، صفحہ 160، رقم الحدیث 806، دار السلام ریاض

ایضاً، سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب صفۃ النار، جلد 2، صفحہ 1446، رقم الحدیث 4326، دار احیاء التراث العربی بیروت

ایضاً، ونقلہ فی کنز العمال، جلد 7، صفحہ 287، رقم الحدیث 18911، موسسۃ الرسالہ بیروت

15۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الصلوۃ کفارۃ، صفحہ 110، رقم الحدیث 526، و کتاب التفسیر سورۃ ہود، صفحہ 978، رقم الحدیث 4687

ایضاً، الجامع الصحیح لمسلم، باب قولہ تعالیٰ ان الحسنٰت یذھبن السیات، جلد 4، صفحہ 16-2115، رقم الحدیث 39، دار احیاء التراث العربی

16۔ نقلہ فی کنز العمال، بدمذطس عن ابن مسعود، جلد 7، صفحہ 314، رقم الحدیث 19043، موسسۃ الرسالہ بیروت

ایضاً، ونقلہ فی الترغیب والترھیب، الترغیب فی الصلوات الخمس، جلد 1، صفحہ 224، رقم الحدیث 7، مصطفیٰ البابی، مصر

ایضاً، ونقلہ فی مجمع الزوائد، باب فضل الصلوٰۃ، جلد 1، صفحہ 98-299، دار الکتاب بیروت

ایضاً، المعجم الاوسط عن ابن مسعود، جلد 3، صفحہ 20-119، رقم الحدیث 2245، مکتبۃ المعارف ریاض

Marfat.com

17۔ سنن ابی داؤد، ابواب الادب باب فی حق المملوک، صفحہ 1164، رقم الحدیث 5156، شرکۃ دار ارقم بیروت

الیضاً، مسند احمد بن حنبل عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا، جلد 6، صفحہ 290 و 311، المکتب الاسلامی بیروت

الیضاً، نقلہ فی کنز العمال، جلد 8، صفحہ 12، رقم الحدیث 21650، صفحہ 60، رقم الحدیث 17956، و جلد 7، صفحہ 147، رقم الحدیث 18444، موسسۃ الرسالہ بیروت

18۔ سنن ابن ماجۃ، کتاب الفتن، جلد 2، صفحہ 1339، رقم الحدیث 4034، دار احیاء التراث العربی

الیضاً، مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الصلوٰۃ، جلد 1، صفحہ 257، رقم الحدیث 580، دار ابن حزم بیروت

19۔ نقلہ فی الترغیب والترہیب، الترغیب من ترک الصلوٰۃ تعمداً، جلد 1، صفحہ 385، رقم الحدیث 19، مصطفیٰ البابی مصر

الیضاً، کنز العمال، جلد 7، صفحہ 326، رقم الحدیث 19096، موسسۃ الرسالۃ بیروت

20۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اثم من فاتتہ العصر، صفحہ 114، رقم الحدیث 552، دار السلام ریاض

الیضاً، الجامع الصحیح لمسلم، باب التغلیظ فی تفویت صلوٰۃ العصر، جلد 1، صفحہ 435، رقم الحدیث 200، دار احیاء التراث العربی

21۔ کنز العمال، جلد 7، صفحہ 325، رقم الحدیث 19090، موسسۃ الرسالۃ بیروت

22۔ کنز العمال، جلد 7، صفحہ 327، رقم الحدیث 19098، موسسۃ الرسالۃ بیروت

الیضاً، الترغیب والترہیب، الترہیب من ترک الصلوٰۃ تعمدا، جلد 1، صفحہ 380، رقم الحدیث 6، مصطفیٰ البابی مصر

23۔ کنز العمال، جلد 8، صفحہ 4، رقم الحدیث 21618، موسسۃ الرسالۃ بیروت

24۔ مسند احمد بن حنبل حدیث عثمان بن ابی العاص، جلد 4، صفحہ 218، المکتب الاسلامی بیروت

الیضاً، سنن ابی داؤد، باب ماجاء فی خبر الطائف، صفحہ 708، رقم الحدیث 3026، شرکۃ دار ارقم بیروت

25۔ کنز العمال، جلد 7، صفحہ 299، رقم الحدیث 18971، موسسۃ الرسالۃ بیروت

26۔ الترغیب والترہیب، الترہیب من ترک الصلوٰۃ تعمدا، جلد 1، صفحہ 381، رقم الحدیث 9، مصطفیٰ البابی مصر

27۔ الترغیب والترہیب، الترہیب من ترک الصلوٰۃ تعمدا، جلد 1، صفحہ 379، رقم الحدیث 2، مصطفیٰ البابی مصر

28۔ الترغیب والترہیب، الترہیب من ترک الصلوٰۃ تعمدا، جلد 1، صفحہ 378، رقم الحدیث 1، مصطفیٰ

Marfat.com

البابی مصر

ایضاً مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الصلوٰۃ، جلد 1، صفحہ 253، رقم الحدیث 569، دار ابن حزم بیروت

29۔ الترغیب والترہیب، الترھیب من ترک الصلوٰۃ تعمداً، جلد 1، صفحہ 379، رقم الحدیث 3، مصطفیٰ البابی مصر

30۔ مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الصلوٰۃ، جلد 1، صفحہ 256، رقم الحدیث 579، دار ابن حزم بیروت

31۔ المؤطا للامام مالک، کتاب الصلوٰۃ، صفحہ 5، میر محمد کتب خانہ کراچی

32۔ مشکوٰۃ المصابیح، باب مایوجب الوضو، جلد 1، صفحہ 155، رقم الحدیث 301، دار ابن حزم بیروت

ایضاً الجامع الصحیح لمسلم، باب وجوب الطھارۃ للصلوۃ، جلد 1، صفحہ 204، رقم الحدیث 1، دار احیاء التراث الاسلامی العربی

33۔ مشکوٰۃ المصابیح، باب مایوجب الوضو، جلد 1، صفحہ 155، رقم الحدیث 300، دار ابن حزم بیروت

ایضاً الجامع الصحیح للبخاری، باب لا تقبل صلوٰۃ بغیر طھور، صفحہ 35، رقم الحدیث 135، دار السلام ریاض

ایضاً الجامع الصحیح لمسلم، باب وجوب الطھارۃ للصلوۃ، جلد 1، صفحہ 204، رقم الحدیث 2، دار احیاء التراث العربی

34۔ مسند احمد حنبل عن جابر رضی اللہ عنہ، جلد 3، صفحہ 340، المکتب الاسلامی بیروت

ایضاً مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الصلوٰۃ، جلد 1، صفحہ 152، رقم الحدیث 294، دار ابن حزم بیروت

35۔ الجامع الصحیح لمسلم، کتاب الطھارۃ، جلد 1، صفحہ 228 تا 231، رقم الحدیث 73 و 83، دار احیاء التراث

ایضاً مشکوٰۃ المصابیح، باب سنن الوضو، جلد 1، صفحہ 189، رقم الحدیث 399، دار ابن حزم بیروت

36۔ سنن ابی داؤد، باب المسح علی العمامۃ، صفحہ 40، رقم الحدیث 147، شرکۃ دار ارقم بیروت

37۔ الجامع الصحیح لمسلم، کتاب الطھارۃ، جلد 1، صفحہ 15-214، رقم الحدیث 26 تا 30، دار احیاء التراث العربی

ایضاً مشکوٰۃ المصابیح، باب سنن الوضو، جلد 1، صفحہ 189، رقم الحدیث 398، دار ابن حزم بیروت

38۔ نقلہ فی منحۃ الخالق علی البحر الرائق، کتاب الطھارۃ، جلد 1، صفحہ 28، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی

39۔ نقلہ فی منحۃ الخالق علی البحر الرائق، کتاب الطھارۃ، جلد 1، صفحہ 28، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی

40۔ کنز العمال، جلد 9، صفحہ 467-465، رقم الحدیث 26991-26990، موسسۃ الرسالہ بیروت

Marfat.com

ایضاً،نقلہ فی منحۃ الخالق علی البحر الرائق، کتاب الطھارۃ،جلد 1 ،صفحہ 28،ایچ ایم سعید کمپنی کراچی

41۔ کنز العمال،جلد 9،صفحہ 467-465،رقم الحدیث 26991 -26990،موسسۃ الرسالہ بیروت

ایضاً،نقلہ فی منحۃ الخالق علی البحر الرائق، کتاب الطھارۃ،جلد 1 ،صفحہ 28،ایچ ایم سعید کمپنی کراچی

42۔ کنز العمال،جلد 9،صفحہ 467-465،رقم الحدیث 26991 -26990،موسسۃ الرسالہ بیروت

43۔ نقلہ فی منحۃ الخالق علی البحر الرائق، کتاب الطھارۃ،جلد 1 ،صفحہ 28،ایچ ایم سعید کمپنی کراچی

44۔ کنز العمال،جلد 9،صفحہ 467،رقم الحدیث 26991،موسسۃ الرسالہ بیروت

ایضاً،نقلہ فی منحۃ الخالق علی البحر الرائق، کتاب الطھارۃ،جلد 1 ،صفحہ 28،ایچ ایم سعید کمپنی کراچی

45۔ نقلہ فی منحۃ الخالق علی البحر الرائق، کتاب الطھارۃ،جلد 1 ،صفحہ 28،ایچ ایم سعید کمپنی کراچی

46۔ نقلہ فی منحۃ الخالق علی البحر الرائق، کتاب الطھارۃ،جلد 1 ،صفحہ 28،ایچ ایم سعید کمپنی کراچی

47۔ نقلہ فی منحۃ الخالق علی البحر الرائق، کتاب الطھارۃ،جلد 1 ،صفحہ 28،ایچ ایم سعید کمپنی کراچی

ایضاً،کنز العمال،جلد 9،صفحہ 67-466،رقم الحدیث 26990،26991 موسسۃ الرسالہ بیروت

48۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب الذکر المستحب عقب الوضوء،جلد۔ صفحہ 210،رقم الحدیث 17،داراحیاء التراث العربی بیروت

49۔ کنز العمال، جلد 9،صفحہ 465،466،469، رقم الحدیث 26990، 26991، 26994، موسسۃ الرسالہ بیروت

50۔ مشکوٰۃ المصابیح،جلد 1،صفحہ 166،رقم الحدیث 333،دارابن حزم بیروت

ایضاً،سنن الدار قطنی، کتاب الطہارۃ، جلد 1،صفحہ 369،رقم الحدیث 570،دار المعرفہ بیروت

51۔ سنن ابی داوٗد، کتاب الطھارۃ باب من یحدث فی الصلوٰۃ،صفحہ 54،رقم الحدیث 205 و کتاب الصلوٰۃ، باب اذا احدث فی صلوتہ،صفحہ 233،رقم الحدیث 1005،شرکۃ دارارقم بیروت

ایضاً،الجامع للترمذی، کتاب الرضاع،صفحہ 302،رقم الحدیث 1164، دارالکتب العلمیہ

52۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی الوضو من النوم،صفحہ 29،رقم الحدیث 77، دار

Marfat.com

الکتب العلمیۃ بیروت
ایضاً سنن ابی داؤد، باب الوضوٗ من النوم، صفحہ 53، رقم الحدیث 202، شرکۃ دار ارقم بیروت

53۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی المنی والمذی، صفحہ 40، رقم الحدیث 114، دارالکتب العلمیۃ بیروت

54۔ سنن الدارقطنی باب التسمیۃ علی الوضوء، جلد 1، صفحہ 195، رقم الحدیث 228، دارالمعرفہ، بیروت
مشکوٰۃ المصابیح، باب سنن الوضو، جلد 1، صفحہ 198، رقم الحدیث 428، دارابن حزم بیروت

55۔ الجامع الصحیح لمسلم کتاب الطہارۃ، جلد 1، صفحہ 233، رقم الحدیث 278، داراحیاء التراث
مشکوٰۃ المصابیح، باب سنن الوضو، جلد 1، صفحہ 182، رقم الحدیث 391، دارابن حزم بیروت

56۔ مشکوٰۃ المصابیح، باب سنن الوضو، جلد 1، صفحہ 182، رقم الحدیث 392، دارابن حزم بیروت
ایضاً، الجامع الصحیح للبخاری، کتاب بدء الخلق، صفحہ 2 6 7، رقم الحدیث 5 9 2 3، الجامع الصحیح لمسلم، کتاب الطہارۃ، جلد 1، صفحہ 238، رقم الحدیث 238، دار احیاء التراث العربی بیروت

57۔ مشکوٰۃ المصابیح، باب سنن الوضو، جلد 1، صفحہ 190، رقم الحدیث 401، دارابن حزم بیروت
ایضاً، سنن ابی داؤد، کتاب اللباس، صفحہ 943، رقم الحدیث 4121، ومسند احمد بن حنبل، جلد 2، صفحہ 354، المکتب الاسلامی بیروت

58۔ مشکوٰۃ المصابیح، باب سنن الوضو، جلد 1، صفحہ 190، رقم الحدیث 400، دارابن حزم بیروت
ایضاً، الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الصلوۃ، صفحہ 91، رقم الحدیث 426، و الجامع الصحیح لمسلم، کتاب الطہارۃ، جلد 1، صفحہ 226، رقم الحدیث 268، داراحیاء التراث العربی بیروت

59۔ مشکوٰۃ المصابیح، باب سنن الوضو، جلد 1، صفحہ 197، رقم الحدیث 427، دارابن حزم بیروت
ایضاً، سنن ابن ماجۃ، کتاب الطہارۃ، جلد 1، صفحہ 147، رقم الحدیث 425 ومسند احمد بن حنبل عن ابی ہریرۃ، جلد 2، صفحہ 221، المکتب الاسلامی

60۔ مشکوٰۃ المصابیح، باب سنن الوضو، جلد 1، صفحہ 191، رقم الحدیث 405، دارابن حزم بیروت
ایضاً، سنن ابی داؤد، کتاب الطہارۃ، صفحہ 40، رقم الحدیث 142، شرکۃ دار ارقم، الجامع الصحیح للترمذی، کتاب الصوم، صفحہ 271، رقم الحدیث 788، دارالکتب العلمیۃ، ومسند احمد بن حنبل جلد 4، صفحہ 33

Marfat.com

61۔ مشکوٰۃ المصابیح ،باب سنن الوضو،جلد 1 ،صفحہ 191 ،رقم الحدیث 406،دارابن حزم بیروت
ایضاً،الجامع الصحیح للترمذی، ابواب الطھارۃ،صفحہ 20،رقم الحدیث 39،دارالکتب العلمیۃ بیروت

62۔ مشکوٰۃ المصابیح ،باب سنن الوضو،جلد 1 ،صفحہ 191 ،رقم الحدیث 407،دارابن حزم بیروت
ایضاً، سنن ابی داؤد، کتاب الطھارۃ،صفحہ 40، رقم الحدیث، 148،شرکۃ دارارقم، بیروت۔
الجامع الصحیح للترمذی، ابواب الطھارۃ،صفحہ 20، رقم الحدیث 40، دارالکتب العلمیۃ بیروت

63۔ مشکوٰۃ المصابیح ،باب سنن الوضو،جلد 1 ،صفحہ 198 ،رقم الحدیث 429،دارابن حزم بیروت
ایضاً،سنن الدارقطنی ،کتاب الطھارۃ،جلد 1 ،صفحہ 216،رقم الحدیث 268،دارالمعرفہ بیروت
ایضاً،سنن ابن ماجہ، کتاب الطھارۃ،جلد 1 ،صفحہ 153 ،رقم الحدیث 449،داراحیاء التراث العربی

64۔ مشکوٰۃ المصابیح ،باب سنن الوضو،جلد 1 ،صفحہ 191 ،رقم الحدیث 408،دارابن حزم بیروت
ایضاً،سنن ابی داؤد، کتاب الطھارۃ،صفحہ 40،رقم الحدیث 145 ،شرکۃ دارارقم بیروت

65۔ مشکوٰۃ المصابیح ،باب سنن الوضو،جلد 1 ،صفحہ 193 ،رقم الحدیث 413،دارابن حزم بیروت
ایضاً، سنن النسائی، کتاب الطھارۃ،صفحہ 25،رقم الحدیث 102 ،دارالکتب العلمیۃ بیروت

66۔ مشکوٰۃ المصابیح ،باب سنن الوضو،جلد 1 ،صفحہ 193 ،رقم الحدیث 414،دارابن حزم بیروت
ایضاً،سنن ابی داؤد، کتاب الطھارۃ،صفحہ 37،رقم الحدیث 129 و 131 ،شرکۃ دارارقم بیروت

67۔ مشکوٰۃ المصابیح ،باب سنن الوضو،جلد 1 ،صفحہ 188 ،رقم الحدیث 397،دارابن حزم بیروت
ایضاً،الجامع الصحیح لمسلم، کتاب الطھارۃ،جلد 1 ،صفحہ 207 ،رقم الحدیث 230،داراحیاء التراث العربی

68۔ مشکوٰۃ المصابیح ،باب سنن الوضو،جلد 1 ،صفحہ 192 ،رقم الحدیث 410،دارابن حزم بیروت
ایضاً،الجامع الصحیح للترمذی، ابواب الطھارۃ،صفحہ 22 ،رقم الحدیث 48،دارالکتب العلمیۃ بیروت
ایضاً،سنن ابی داؤد، کتاب الطھارۃ،صفحہ 34،رقم الحدیث 116 ،شرکۃ دارارقم بیروت

69۔ مشکوٰۃ المصابیح ،کتاب الطھارۃ،جلد 1 ،صفحہ 148 ،رقم الحدیث 284،دارابن حزم بیروت
ایضاً،الجامع الصحیح لمسلم، کتاب الطھارۃ، جلد 1 ،صفحہ 216، رقم الحدیث 33، دار احیاء التراث العربی بیروت

70۔ مشکوٰۃ المصابیح ،کتاب الطھارۃ،جلد 1 ،صفحہ 149 ،رقم الحدیث 285،دارابن حزم بیروت
ایضاً،الجامع الصحیح لمسلم، کتاب الطھارۃ،جلد 1 ،صفحہ 215،رقم الحدیث 32، داراحیاء

Marfat.com

التراث العربی بیروت

71۔ مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الطھارۃ، جلد 1، صفحہ 151، رقم الحدیث 290، دار ابن حزم بیروت
ایضاً، الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الوضو، صفحہ 35، رقم الحدیث 146، دار السلام ریاض
ایضاً، الجامع الصحیح لمسلم، کتاب الطھارۃ، جلد 1، صفحہ 216، رقم الحدیث 34، دار احیاء التراث

72۔ مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الطھارۃ، جلد 1، صفحہ 155-154، رقم الحدیث 299، دار ابن حزم بیروت
ایضاً، مسند احمد بن حنبل عن ابی الدرداء، جلد 5، صفحہ 199، المکتب الاسلامی بیروت

73۔ مشکوٰۃ المصابیح، باب السواک، جلد 1، صفحہ 185، رقم الحدیث 389، دار ابن حزم بیروت

74۔ مشکوٰۃ المصابیح، باب السواک، جلد 1، صفحہ 83-182، رقم الحدیث 381، دار ابن حزم بیروت
ایضاً، الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الصوم، صفحہ 381، رقم الباب 26، دار السلام ریاض

75۔ مشکوٰۃ المصابیح، باب السواک، جلد 1، صفحہ 182، رقم الحدیث 379، دار ابن حزم بیروت
ایضاً، الجامع الصحیح لمسلم، کتاب الطھارۃ، جلد 1، صفحہ 223، رقم الحدیث 56، دار احیاء التراث العربی

76۔ مشکوٰۃ المصابیح، باب السواک، جلد 1، صفحہ 181، رقم الحدیث 386، دار ابن حزم بیروت
ایضاً، سنن ابی داؤد، کتاب الطھارۃ، صفحہ 20، رقم الحدیث 46، شرکۃ دار ارقم بیروت
ایضاً، مسند احمد بن حنبل عن ابی ہریرۃ، جلد 2، صفحہ 245، المکتب الاسلامی بیروت

77۔ مشکوٰۃ المصابیح، باب آداب الخلاء، جلد 1، صفحہ 168، رقم الحدیث 337، دار ابن حزم بیروت
ایضاً، الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الوضو، صفحہ 37، رقم الحدیث 142، دار السلام ریاض

78۔ مشکوٰۃ المصابیح، باب آداب الخلاء، جلد 1، صفحہ 166، رقم الحدیث 334، دار ابن حزم بیروت
ایضاً، الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الصلوٰۃ، صفحہ 85، رقم الحدیث 394، دار السلام ریاض
ایضاً، الجامع الصحیح لمسلم، کتاب الطھارۃ، جلد 1، صفحہ 224، رقم الحدیث 59، دار احیاء التراث العربی

79۔ مشکوٰۃ المصابیح، باب آداب الخلاء، جلد 1، صفحہ 175، رقم الحدیث 357، دار ابن حزم بیروت
ایضاً، سنن ابی داؤد، کتاب الطھارۃ، صفحہ 12، رقم الحدیث 6، شرکۃ دار ارقم بیروت
ایضاً، سنن ابن ماجہ، کتاب الطھارۃ، جلد 1، صفحہ 108، رقم الحدیث 296، دار احیاء التراث العربی

80۔ مشکوٰۃ المصابیح، باب آداب الخلاء، جلد 1، صفحہ 169، رقم الحدیث 343، دار ابن حزم بیروت
ایضاً، سنن ابی داؤد، کتاب الطھارۃ، صفحہ 15، رقم الحدیث 19، شرکۃ دار ارقم بیروت
ایضاً، سنن ابن ماجہ، کتاب الطھارۃ، جلد 1، صفحہ 110، رقم الحدیث 303، دار احیاء التراث العربی

Marfat.com

81۔ مشکوۃ المصابیح، باب آداب الخلاء، جلد 1، صفحہ 168، رقم الحدیث 339، دار ابن حزم بیروت
ایضاً، سنن ابی داؤد، کتاب الطہارۃ، صفحہ 16، رقم الحدیث 25، شرکۃ دار ارقم بیروت
ایضاً، الجامع الصحیح لمسلم، کتاب الطہارۃ، جلد 1، صفحہ 226، رقم الحدیث 68، دار احیاء التراث العربی

82۔ مشکوۃ المصابیح، باب آداب الخلاء، جلد 1، صفحہ 174، رقم الحدیث 354، دار ابن حزم بیروت
ایضاً، سنن النسائی، کتاب الطہارۃ، صفحہ 14، رقم الحدیث 34، دار الکتب العلمیہ
ایضاً، سنن ابی داؤد، کتاب الطہارۃ، صفحہ 17، رقم الحدیث 29، شرکۃ دار ارقم بیروت

83۔ مشکوۃ المصابیح، باب آداب الخلاء، جلد 1، صفحہ 174، رقم الحدیث 353، دار ابن حزم بیروت
ایضاً، سنن ابی داؤد، کتاب الطہارۃ، صفحہ 16، رقم الحدیث 27، شرکۃ دار ارقم بیروت

84۔ مشکوۃ المصابیح، باب آداب الخلاء، جلد 1، صفحہ 174، رقم الحدیث 356، دار ابن حزم بیروت
ایضاً، سنن ابی داؤد، کتاب الطہارۃ، صفحہ 14، رقم الحدیث 15، شرکۃ دار ارقم بیروت

85۔ مشکوۃ المصابیح، باب آداب الخلاء، جلد 1، صفحہ 170، رقم الحدیث 344، دار ابن حزم بیروت
ایضاً، سنن ابی داؤد، کتاب الطہارۃ، صفحہ 11، رقم الحدیث 2، شرکۃ دار ارقم بیروت

86۔ مشکوۃ المصابیح، باب آداب الخلاء، جلد 1، صفحہ 170، رقم الحدیث 346، دار ابن حزم بیروت
ایضاً، سنن ابی داؤد، کتاب الطہارۃ، صفحہ 13، رقم الحدیث 14، شرکۃ دار ارقم بیروت
ایضاً، الجامع الصحیح للترمذی، کتاب الطہارۃ، صفحہ 12، رقم الحدیث 14، دار الکتب العلمیہ

87۔ مشکوۃ المصابیح، باب آداب الخلاء، جلد 1، صفحہ 176، رقم الحدیث 363، دار ابن حزم بیروت
ایضاً، الجامع الصحیح للترمذی، کتاب الطہارۃ، صفحہ 12، فی ضمن رقم الحدیث 12، دار الکتب العلمیہ بیروت
ایضاً، سنن ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ، جلد 1، صفحہ 112، رقم الحدیث 308، دار احیاء التراث العربی

88۔ مشکوۃ المصابیح، باب آداب الخلاء، جلد 1، صفحہ 177، رقم الحدیث 365، دار ابن حزم بیروت
ایضاً، الجامع الصحیح للترمذی، کتاب الطہارۃ، صفحہ 12، رقم الحدیث 12، دار الکتب العلمیہ بیروت
ایضاً، مسند احمد بن حنبل عن عائشہ رضی اللہ عنہا، جلد 6، صفحہ 192 و 213، المکتب الاسلامی بیروت

89۔ مشکوۃ المصابیح، باب آداب الخلاء، جلد 1، صفحہ 171، رقم الحدیث 347، دار ابن حزم بیروت
ایضاً، سنن ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ، جلد 1، صفحہ 114، رقم الحدیث 313، دار احیاء التراث العربی

90۔ مشکوۃ المصابیح، باب آداب الخلاء، جلد 1، صفحہ 179، رقم الحدیث 370، دار ابن حزم بیروت
ایضاً، الجامع الصحیح لمسلم، کتاب الطہارۃ، جلد 1، صفحہ 223، رقم الحدیث 57، دار احیاء

Marfat.com

التراث العربی بیروت

91۔ مشکوۃ المصابیح ، باب آداب الخلاء، جلد 1 ،صفحہ 168 ،رقم الحدیث 338،دارابن حزم بیروت

ایضاً،الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الوضو،صفحہ 50، رقم الحدیث 216 و، و کتاب الجنائز،صفحہ 268،رقم الحدیث 1361، وکتاب الادب،صفحہ 1286 ،رقم الحدیث 6002، دارالسلام ریاض

ایضاً،الجامع الصحیح لمسلم ، کتاب الایمان ٗجلد 1 صفحہ 41-240،رقم الحدیث 111، دار احیاء التراث العربی بیروت

92۔ مشکوۃ المصابیح ،باب آداب الخلاء، جلد 1 ،صفحہ 180 ،رقم الحدیث 374،دارابن حزم بیروت

ایضاً،سنن ابن ماجۃ ، کتاب الطہارۃ،جلد 1 ،صفحہ 110 ،رقم الحدیث 301،داراحیاء التراث العربی

93۔ سنن ابی داؤد، کتاب الطہارۃ،صفحہ 58،رقم الحدیث 227،شرکۃ دارارقم بیروت

ایضاً،مشکوۃ المصابیح ، باب مخالطۃ الجنب، جلد 1 ،صفحہ 209 ،رقم الحدیث 463، دار ابن حزم بیروت

94۔ مشکوۃ المصابیح ،باب آداب الخلاء، جلد 1 ،صفحہ 203 ،رقم الحدیث 444،دارابن حزم بیروت

ایضاً،سنن ابی داؤد، کتاب الطہارۃ،صفحہ 64،رقم الحدیث 249،شرکۃ دارارقم بیروت

95۔ مشکوۃ المصابیح ،باب الغسل،جلد 1 ،صفحہ 198 ،رقم الحدیث 430،دارابن حزم بیروت

ایضاً،الجامع الصحیح لمسلم ، کتاب الحیض،جلد 1 صفحہ 271 ،رقم الحدیث 348،داراحیاء التراث العربی

ایضاً،الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الغسل،صفحہ 63،رقم الحدیث 291،دارالسلام ریاض

96۔ مشکوۃ المصابیح ،باب الغسل،جلد 1 ،صفحہ 203 ،رقم الحدیث 442،دارابن حزم بیروت

ایضاً،الجامع الصحیح للترمذی، ابواب الطہارۃ،صفحہ 39، رقم الحدیث 109، دار الکتب العلمیۃ بیروت

ایضاً،مسند احمد بن حنبل عن عائشۃ رضی اللہ عنہا، جلد 6 ،صفحہ 161 ،المکتب الاسلامی بیروت

97۔ مشکوۃ المصابیح ،باب الغسل،جلد 1 ،صفحہ 199 ،رقم الحدیث 433،دارابن حزم بیروت

ایضاً،الجامع الصحیح للبخاری، کتاب العلم،صفحہ 34،رقم الحدیث 130،دارالسلام ریاض

ایضاً،الجامع الصحیح لمسلم ، کتاب الحیض،جلد 1 صفحہ 251 ،رقم الحدیث 313،داراحیاء التراث العربی

98۔ مشکوۃ المصابیح ،باب الغسل،جلد 1 ،صفحہ 202 ،رقم الحدیث 441،دارابن حزم بیروت

ایضاً،سنن ابی داؤد، کتاب الطہارۃ،صفحہ 61،رقم الحدیث 236،شرکۃ دارارقم بیروت

Marfat.com

ایضاً، الجامع الصحیح للترمذی، ابواب الطہارۃ، صفحہ 39، رقم الحدیث 113، دار الکتب العلمیۃ بیروت

99۔ مشکوٰۃ المصابیح، باب الغسل، جلد 1، صفحہ 204، رقم الحدیث 445، دار ابن حزم بیروت

ایضاً، الجامع الصحیح للترمذی، ابواب الطہارۃ، صفحہ 38، رقم الحدیث 107، دار الکتب العلمیۃ بیروت

ایضاً، سنن ابن ماجۃ، کتاب الطہارۃ، جلد 1، صفحہ 191، رقم الحدیث 579، شرکۃ دار ارقم

100۔ الجامع الصحیح للترمذی، ابواب الطہارۃ، صفحہ 45، رقم الحدیث 131، دار الکتب العلمیۃ بیروت

101۔ مسند احمد بن حنبل عن ابی ذر رضی اللہ عنہ، جلد 5، صفحہ 155 و 180، المکتب الاسلامی بیروت

ایضاً، سنن ابی داؤد، باب الجنب یتیمم، صفحہ 86، رقم الحدیث 332، شرکۃ دار ارقم بیروت

ایضاً، الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی التیمم للجنب الخ، صفحہ 42، رقم الحدیث 124، دار الکتب العلمیۃ بیروت

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب التیمم، جلد 1، صفحہ 236، رقم الحدیث 530، دار ابن حزم بیروت

102۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب التیمم، صفحہ 74 و 76، رقم الحدیث 344 و 348، و کتاب المناقب صفحہ 732، رقم الحدیث 3571، دار السلام ریاض

ایضاً، الجامع الصحیح لمسلم، کتاب المساجد، جلد 1، صفحہ 75-474، رقم الحدیث 312، دار احیاء التراث العربی

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب التیمم، جلد 1، صفحہ 234، رقم الحدیث 527، دار ابن حزم بیروت

103۔ سنن ابی داؤد، کتاب الطہارۃ، باب فی المتیمم یجد الماء الخ، صفحہ 88، رقم الحدیث 338، شرکۃ دار ارقم

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب التیمم، جلد 1، صفحہ 237، رقم الحدیث 533، دار ابن حزم بیروت

104۔ سنن الدارقطنی، باب التیمم، جلد 1، صفحہ 420، رقم الحدیث 679، دار المعرفہ بیروت

ایضاً، المستدرک للحاکم، کتاب الطہارۃ، جلد 1، صفحہ 180، دار الفکر بیروت

105۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی المسح علی الخفین للمسافر، صفحہ 35، رقم الحدیث 96، دار الکتب العلمیۃ بیروت

ایضاً، سنن النسائی، باب التوقیت فی المسح علی الخفین، صفحہ 29، رقم الحدیث 127، دار الکتب العلمیۃ بیروت

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب المسح علی الخفین، جلد 1، صفحہ 32-231، رقم الحدیث 520،

Marfat.com

دار ابن حزم بیروت

106۔ سنن ابی داؤد، باب کیف المسح علی الخفین، صفحہ 45-44، رقم الحدیث 161 تا 164، شرکۃ دار ارقم

ایضاً، الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی المسح علی الخفین الخ، صفحہ 36، رقم الحدیث 98، دار الکتب العلمیۃ بیروت

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب المسح علی الخفین، جلد 1، صفحہ 232، رقم الحدیث 522، دار ابن حزم بیروت

107۔ سنن الدارقطنی، باب الرخصۃ فی المسح علی الخفین، جلد 1، صفحہ 443، رقم الحدیث 736، دار المعرفۃ بیروت

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب المسح علی الخفین، جلد 1، صفحہ 231، رقم الحدیث 519، دار ابن حزم بیروت

108۔ سنن ابی داؤد، باب المسح علی الخفین، صفحہ 43، رقم الحدیث 156، شرکۃ دار ارقم

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب المسح علی الخفین، جلد 1، صفحہ 233، رقم الحدیث 524، دار ابن حزم بیروت

109۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب غسل الدم، صفحہ 52، رقم الحدیث 228، دار السلام ریاض

ایضاً، الجامع الصحیح للبخاری، باب الاستحاضۃ، صفحہ 66، رقم الحدیث 306، دار السلام ریاض

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب المستحاضۃ، جلد 1، صفحہ 246، رقم الحدیث 557، دار ابن حزم بیروت

110۔ سنن الدارقطنی، کتاب الحیض، جلد 1، صفحہ 471، رقم الحدیث 796، دار المعرفہ بیروت

111۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب غسل الدم، صفحہ 52، رقم الحدیث 227، دار السلام ریاض

ایضاً، الجامع الصحیح لمسلم، کتاب الحیض، جلد 1، صفحہ 262، رقم الحدیث 62، دار احیاء التراث

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب المستحاضۃ، جلد 1، صفحہ 246، رقم الحدیث 557، دار ابن حزم بیروت

112۔ سنن ابی داؤد، باب من قال اذا اقبلت الحیضۃ، صفحہ 72، رقم الحدیث 286، شرکۃ دار ارقم

ایضاً، سنن النسائی، باب الفرق بین دم الحیض والاستحاضۃ، صفحہ 66، رقم الحدیث 360، دار الکتب العلمیۃ

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب المستحاضۃ، جلد 1، صفحہ 247، رقم الحدیث 558، دار ابن حزم بیروت

113۔ سنن ابی داؤد، باب فی المراۃ تستحاض الخ، صفحہ 69، رقم الحدیث 274، شرکۃ دار ارقم بیروت

Marfat.com

ایضاً موطا امام مالک، باب ما جاء فی الاستطابۃ، صفحہ 27، میر محمد کتب خانہ کراچی

ایضاً مشکوۃ المصابیح، باب الاستطابۃ، جلد 1، صفحہ 247، رقم حدیث 559، دار ابن حزم بیروت

114۔ سنن ابی داؤد، باب من قال تغتسل من طہر الی طہر، صفحہ 77، رقم حدیث 297، دار ...

ایضاً الجامع الصحیح سنن الترمذی، باب ما جاء فی الاستنجاء بالحجر، کل صفحہ 43، رقم حدیث 28، 27، دار الکتب العلمیہ بیروت

ایضاً مشکوۃ المصابیح، باب الاستطابۃ، جلد 1، صفحہ 248، رقم حدیث 560، دار ابن حزم بیروت

115۔ موطا امام مالک، باب الطہور للوضوء، صفحہ 16-15، میر محمد کتب خانہ کراچی

ایضاً سنن ابی داؤد، باب الوضوء بماء البحر، صفحہ 23، رقم حدیث 83، دار ... بیروت

ایضاً الجامع الصحیح سنن الترمذی، باب ما جاء فی ماء البحر انہ طہور، صفحہ 27، رقم حدیث 69، دار الکتب العلمیہ بیروت

ایضاً مشکوۃ المصابیح، باب المیاہ، جلد 1، صفحہ 216، رقم حدیث 479، دار ابن حزم بیروت

116۔ الجامع الصحیح مسلم، باب النہی عن الاغتسال فی الماء الراکد، جلد 1، صفحہ 236، رقم حدیث 97، دار احیاء التراث

ایضاً مشکوۃ المصابیح، باب المیاہ، جلد 1، صفحہ 214، رقم حدیث 474، دار ابن حزم بیروت

117۔ سنن ابی داؤد، کتاب الطہارۃ، صفحہ 28، رقم حدیث 82، دار ... بیروت

ایضاً الجامع الصحیح سنن الترمذی، ابواب الطہارۃ، صفحہ 25، رقم حدیث 64، دار الکتب العلمیہ بیروت

ایضاً سنن ابن ماجۃ، کتاب الطہارۃ، جلد 1، صفحہ 133، رقم حدیث 373، دار احیاء التراث العربی

118۔ سنن دار قطنی، کتاب الطہارۃ، صفحہ 110، رقم الحدیث 84، دار المعرفہ بیروت

ایضاً مشکوۃ المصابیح، باب المیاہ، جلد 1، صفحہ 220-219، رقم الحدیث 489، دار ابن حزم بیروت

119۔ الجامع الصحیح البخاری، کتاب الوضوء، صفحہ 42، رقم الحدیث 172، دار السلام ریاض

ایضاً الجامع الصحیح مسلم، باب حکم ولوغ الکلب، جلد 1، صفحہ 234، رقم الحدیث 90، دار احیاء التراث العربی

ایضاً مشکوۃ المصابیح، باب تطہیر النجاسات، جلد 1، صفحہ 220، رقم الحدیث 490، دار ابن حزم بیروت

120۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب حکم ولوغ الکلب، جلد 1، صفحہ 234، رقم الحدیث 89، دار احیاء

Marfat.com

التراث العربی

ایضاً مشکوۃ المصابیح، باب تطہر النجاسات، جلد 1، صفحہ 220، رقم الحدیث 490، دار ابن حزم بیروت

121۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب غسل دم الحیض، صفحہ 66، رقم الحدیث 307، دار السلام ریاض

ایضاً الجامع الصحیح لمسلم، باب نجاسۃ الدم، جلد 1، صفحہ 240، رقم الحدیث 110، دار احیاء التراث

ایضاً مشکوۃ المصابیح، باب تطہر النجاسات، جلد 1، صفحہ 222، رقم الحدیث 493، دار ابن حزم بیروت

122۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب الطہارۃ جلود المیتۃ بالدباغ، جلد 1، صفحہ 277، رقم الحدیث 105، دار احیاء التراث العربی

ایضاً مشکوۃ المصابیح، جلد 1، صفحہ 223، رقم الحدیث 498، دار ابن حزم بیروت

123۔ المؤطا للامام مالک، کتاب الصید، باب ماجاء فی جلود المیتۃ، صفحہ 493، میر محمد کتب خانہ کراچی

ایضاً سنن النسائی، باب الرخصۃ فی الاستمتاع بجلود المیتۃ، صفحہ 693، رقم الحدیث 4258،

ایضاً سنن ابی داؤد، باب فی اھب المیتۃ، صفحہ 940، رقم الحدیث 4124، شرکۃ دار ارقم

ایضاً مشکوۃ المصابیح، باب تطہیر النجاسات، جلد 1، صفحہ 227، رقم الحدیث 509، دار ابن حزم بیروت

124۔ سنن ابی داؤد، کتاب اللباس، صفحہ 941، رقم الحدیث 4131، شرکۃ دار ارقم

ایضاً، سنن النسائی، باب النھی عن الانتفاع بجلود السباع، صفحہ 693، رقم الحدیث 4261، دار الکتب العلمیۃ بیروت

ایضاً مشکوۃ المصابیح، باب تطہیر النجاسات، جلد 1، صفحہ 26-225، رقم الحدیث 505، دار ابن حزم بیروت

125۔ الدر المنثور، سورۃ الروم فی ضمن رقم الآیۃ 18-17، جلد 6، صفحہ 430، دار احیاء التراث

126۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی مواقیت الصلوۃ، صفحہ 52، رقم الحدیث 151، دار الکتب العلمیۃ

ایضاً، مسند احمد بن حنبل عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، جلد 2، صفحہ 232، المکتب الاسلامی بیروت

127۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی الاسفار بالفجر، صفحہ 53، رقم الحدیث 154،

Marfat.com

دارالکتب العلمیہ

ایضاً سنن ابی داؤد، باب فی وقت الصبح، صفحہ 107، رقم الحدیث 424، شرکۃ دارارقم

ایضاً سنن الدارمی، باب الاسفار بالفجر، جلد 1، صفحہ 221، رقم الحدیث 1220، نشر السنہ ملتان

ایضاً مشکوۃ المصابیح، باب تعجیل الصلوۃ، جلد 1، صفحہ 269، رقم الحدیث 614، دار ابن حزم بیروت

128۔ المعجم الاوسط، جلد 4، صفحہ 378، رقم الحدیث 3643، مکتبۃ المعارف ریاض

ایضاً کنز العمال، جلد 7، صفحہ 365، رقم الحدیث 19292، موسسۃ الرسالۃ بیروت

129۔ کنز العمال، جلد 7، صفحہ 364، رقم الحدیث 19283، موسسۃ الرسالۃ بیروت

130۔ الفردوس بماثور الخطاب، جلد 3، صفحہ 520، رقم الحدیث 5624، دارالکتب العلمیہ بیروت

ایضاً مشکوۃ المصابیح، باب تعجیل الصلوۃ، جلد 1، صفحہ 268، رقم الحدیث 609، دار ابن حزم بیروت

131۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الابراد بالظہر فی شدۃ الحر، صفحہ 112، رقم الحدیث 536، 537، دارالسلام ریاض

ایضاً مشکوۃ المصابیح، باب تعجیل الصلوۃ، جلد 1، صفحہ 262، رقم الحدیث 591-590، دار ابن حزم بیروت

132۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الابراد بالظہر، صفحہ 112، رقم الحدیث 538، دار السلام ریاض

133۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الابراد بالظہر فی السفر، صفحہ 112، رقم الحدیث 539، دارالسلام ریاض

134۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب استحباب التبکیر با لعصر، جلد 1 صفحہ 434، رقم الحدیث 195، داراحیاء التراث

ایضاً مشکوۃ المصابیح، باب تعجیل الصلوات، جلد 1، صفحہ 263، رقم الحدیث 593، دار ابن حزم بیروت

135۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اثم من فاتتہ العصر، صفحہ 114، رقم الحدیث 552، دار السلام ریاض

ایضاً الجامع الصحیح لمسلم، باب التغلیظ فی تفویت صلوۃ العصر، جلد 1 صفحہ 435، رقم الحدیث 200، داراحیاء التراث

ایضاً مشکوۃ المصابیح، باب تعجیل الصلوات، جلد 1، صفحہ 263، رقم الحدیث 594، دار ابن حزم

Marfat.com

بیروت

136۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من ترک العصر، صفحہ 114و 121، رقم الحدیث 553و 594، دارالسلام ریاض

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب تعجیل الصلوات، جلد 1، صفحہ 263، رقم الحدیث 595، دار ابن حزم بیروت

137۔ سنن ابی داؤد، باب فی وقت المغرب، صفحہ 106، رقم الحدیث 418، شرکۃ دار ارقم بیروت

ایضاً، مسند احمد بن حنبل عن عقبۃ بن عامر، جلد 4، صفحہ 147، المکتب الاسلامی بیروت

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب تعجیل الصلوات، جلد 1، صفحہ 268، رقم الحدیث 609، دار ابن حزم بیروت

138۔ نقلہ کنز العمال برمز دفی مراسیلہ، جلد 7، صفحہ 385، رقم الحدیث 19416، موسسۃ الرسالۃ بیروت

139۔ مسند احمد بن حنبل عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، جلد 2، صفحہ 250، المکتب الاسلامی بیروت

ایضاً، الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی تاخیر صلوۃ العشاء الآخرۃ، صفحہ 56، رقم الحدیث 167، دار الکتب العلمیۃ

ایضاً، سنن ابن ماجۃ، باب وقت صلوۃ العشاء، جلد 1، صفحہ 226، رقم الحدیث 691، دار احیاء التراث العربی

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب تعجیل الصلوات، جلد 1، صفحہ 268، رقم الحدیث 611، دار ابن حزم بیروت

140۔ سنن ابی داؤد، باب وقت العشاء الآخرۃ، صفحہ 107، رقم الحدیث 421، شرکۃ دار ارقم بیروت

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب تعجیل الصلوات، جلد 1، صفحہ 268، رقم الحدیث 612، دار ابن حزم بیروت

141۔ مسند احمد بن حنبل عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، جلد 2، صفحہ 433، المکتب الاسلامی بیروت

142۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب من خاف ان لا یقوم من آخر اللیل، صفحہ 520، رقم الحدیث 755، دار احیاء التراث

143۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی الجمع بین الصلوتین فی الحضر، صفحہ 63، رقم الحدیث 188، دار الکتب العلمیۃ

144۔ المؤطا للامام مالک، باب النہی عن الصلوٰۃ بعد الصبح و بعد العصر، صفحہ 21-20، میر محمد کتب خانہ کراچی

ایضاً، مسند احمد بن حنبل حدیث ابی عبداللہ الصنابحی، جلد 4، صفحہ 348، المکتب الاسلامی بیروت

Marfat.com

ایضاً، سنن ابن ماجۃ، باب ماجاء فی الساعات التی تکرہ فیھا الصلوٰۃ، جلد 1، صفحہ 397، رقم الحدیث 1253، دار احیاء التراث العربی

ایضاً، کنز العمال، جلد 7، صفحہ 416، رقم الحدیث 19589، موسسۃ الرسالۃ بیروت

ایضاً، کنز العمال، جلد 7، صفحہ 421، رقم الحدیث 19606، موسسۃ الرسالۃ بیروت

145۔ السنن الکبریٰ للبیہقی، باب النھی فی ھاتین الخ، جلد 2، صفحہ 454، دار صادر بیروت

146۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی تعجیل فی الجنازۃ، صفحہ 280، رقم الحدیث 1075، دار الکتب العلمیہ

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب تعجیل الصلوات، جلد 1، صفحہ 266، رقم الحدیث 605، دار ابن حزم بیروت

147۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الصلوۃ بعد الفجر الخ، صفحہ 120، رقم الحدیث 584

ایضاً، الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی کراھیۃ الصلوٰۃ بعد العصر و بعد الفجر، صفحہ 61، رقم الحدیث 183، دار الکتب العلمیہ

148۔ المعجم الاوسط، جلد 1، صفحہ 453، رقم الحدیث 820، مکتبۃ المعارف ریاض

149۔ سنن ابی داؤد، باب کیف الاذان، صفحہ 124، رقم الحدیث 502، شرکۃ دار ارقم بیروت

ایضاً، مسند احمد بن حنبل احادیث ابی محذورۃ، جلد 3، صفحہ 409، المکتب الاسلامی بیروت

ایضاً، سنن ابن ماجۃ، باب الترجیع فی الاذان، جلد 1، صفحہ 235، رقم الحدیث 109، دار احیاء التراث العربی

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب الاذان، جلد 1، صفحہ 79-278، رقم الحدیث 645-644، دار ابن حزم بیروت

150۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یقول اذ سمع المنادی، صفحہ 125، رقم الحدیث 611، دار السلام ریاض

151۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب استحباب القول مثل قول المؤذن الخ، جلد 1، صفحہ 288، رقم الحدیث 10، دار احیاء التراث

152۔ تاریخ دمشق الکبیر، رقم الترجمۃ 1013، محمد بن الغمر بن عثمان، جلد 58، صفحہ 57، دار احیاء التراث العربی بیروت

ایضاً، کنز العمال، جلد 7، صفحہ 702، رقم الحدیث 21009، موسسۃ الرسالۃ بیروت

153۔ نقلہ فی کنز العمال، جلد 8، صفحہ 59-358، رقم الحدیث 23257، موسسۃ الرسالۃ بیروت

ایضاً، کنز العمال، جلد 7، صفحہ 702، رقم الحدیث 21010، موسسۃ الرسالۃ بیروت

Marfat.com

154۔ المعجم الکبیر عن معاذ بن انس، جلد 20، صفحہ 183، رقم الحدیث 396، دار احیاء التراث العربی بیروت
ایضاً، کنز العمال، جلد 7، صفحہ 701، رقم الحدیث 21000، موسسۃ الرسالۃ بیروت
155۔ المعجم الکبیر عن معاذ بن انس، جلد 20، صفحہ 182، رقم الحدیث 394، دار احیاء التراث العربی بیروت
ایضاً، کنز العمال، جلد 7، صفحہ 701، رقم الحدیث 701، موسسۃ الرسالۃ بیروت
156۔ کنز العمال، جلد 7، صفحہ 698، رقم الحدیث 20986، موسسۃ الرسالۃ بیروت
ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب فضل الاذان، جلد 1، صفحہ 285، رقم الحدیث 659، دار ابن حزم بیروت
157۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الاذان، صفحہ 125، رقم الحدیث 614، و کتاب التفسیر صفحہ 990، رقم الحدیث 4719، دار السلام ریاض
ایضاً، سنن ابی داؤد، باب ماجاء فی الدعاء عند الاذان، صفحہ 132، رقم الحدیث 529، شرکۃ دار ارقم بیروت
158۔ کنز العمال، جلد 7، صفحہ 704، رقم الحدیث 21017، موسسۃ الرسالۃ بیروت
159۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب استحباب القول مثل قول المؤذن الخ، جلد 1، صفحہ 288، رقم الحدیث 11، دار احیاء التراث العربی
160۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی الترسل فی الآذان، صفحہ 65، رقم الحدیث 195۔196، دار الکتب العلمیہ
ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب الاذان، جلد 1، صفحہ 280، رقم الحدیث 647، دار ابن حزم بیروت
161۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء ان من اذن فهو یقیم، صفحہ 66، رقم الحدیث 199، دار الکتب العلمیہ
ایضاً، سنن ابی داؤد، باب ماجاء فی الاجل یؤذن، صفحہ 129، رقم الحدیث 514، شرکۃ دار ارقم بیروت
ایضاً، سنن ابن ماجۃ، باب السنۃ فی الاذان، جلد 1، صفحہ 237، رقم الحدیث 717، دار احیاء التراث العربی
ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب الاذان، جلد 1، صفحہ 280، رقم الحدیث 648، دار ابن حزم بیروت
162۔ سنن ابی داؤد، باب ما یقول اذا سمع الاقامۃ، صفحہ 132، رقم الحدیث 528، شرکۃ دار ارقم بیروت
ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب الاذان، جلد 1، صفحہ 289، رقم الحدیث 670، دار ابن حزم بیروت
163۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب فضل الاذان الخ، جلد 1، صفحہ 290، رقم الحدیث 14، دار احیاء التراث العربی

Marfat.com

ایضاً، سنن ابن ماجۃ، باب فضل الاذان، جلد 1، صفحہ 240، رقم الحدیث 725، دار احیاء التراث العربی بیروت

ایضاً، کنز العمال، جلد 7، صفحہ 682، رقم الحدیث 20895، موسسۃ الرسالۃ بیروت

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب فضل الاذان، جلد 1، صفحہ 283، رقم الحدیث 654، دار ابن حزم بیروت

164۔ کنز العمال، جلد 7، صفحہ 685، رقم الحدیث 20915، موسسۃ الرسالۃ بیروت

165۔ کنز العمال، جلد 7، صفحہ 685، رقم الحدیث 20916، موسسۃ الرسالۃ بیروت

166۔ کنز العمال، جلد 7، صفحہ 686، رقم الحدیث 20917، موسسۃ الرسالۃ بیروت

ایضاً، کنز العمال، جلد 7، صفحہ 679، رقم الحدیث 20880، موسسۃ الرسالۃ بیروت

167۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب فضل الاذن، جلد 1، صفحہ 290، رقم الحدیث 15، دار احیاء التراث العربی

ایضاً، کنز العمال، جلد 7، صفحہ 680، رقم الحدیث 20885، موسسۃ الرسالۃ بیروت

ایضاً، کنز العمال، جلد 7، صفحہ 691، رقم الحدیث 20944، موسسۃ الرسالۃ بیروت

168۔ کنز العمال، جلد 7، صفحہ 681، رقم الحدیث 20889، موسسۃ الرسالۃ بیروت

169۔ کنز العمال، جلد 7، صفحہ 681، رقم الحدیث 20892، موسسۃ الرسالۃ بیروت

170۔ کنز العمال، جلد 7، صفحہ 681، رقم الحدیث 20893، موسسۃ الرسالۃ بیروت

171۔ کنز العمال، جلد 7، صفحہ 682، رقم الحدیث 20899، موسسۃ الرسالۃ بیروت

172۔ کنز العمال، جلد 7، صفحہ 682، رقم الحدیث 20900، موسسۃ الرسالۃ بیروت

173۔ کنز العمال، جلد 7، صفحہ 683، رقم الحدیث 20903، موسسۃ الرسالۃ بیروت

174۔ کنز العمال، جلد 7، صفحہ 683، رقم الحدیث 20904، موسسۃ الرسالۃ بیروت

175۔ کنز العمال، جلد 7، صفحہ 683، رقم الحدیث 20905، موسسۃ الرسالۃ بیروت

176۔ کنز العمال، جلد 7، صفحہ 684، رقم الحدیث 20908، موسسۃ الرسالۃ بیروت

177۔ کنز العمال، جلد 7، صفحہ 684، رقم الحدیث 20907، موسسۃ الرسالۃ بیروت

ایضاً، کنز العمال، جلد 7، صفحہ 689، رقم الحدیث 20936، موسسۃ الرسالۃ بیروت

178۔ کنز العمال، جلد 7، صفحہ 690، رقم الحدیث 20940، موسسۃ الرسالۃ بیروت

179۔ مشکوٰۃ المصابیح، باب فضل الاذان، جلد 1، صفحہ 289، رقم الحدیث 671، دار ابن حزم بیروت

ایضاً، سنن ابی داؤد، باب ماجاء فی الدعاء بین الاذان والاقامۃ، صفحہ 130، رقم الحدیث 521، شرکۃ دار ارقم بیروت

ایضاً، الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی ان الدعاء لایرد الخ، صفحہ 70، رقم الحدیث

Marfat.com

212، دار الکتب العلمیہ

180۔ سنن ابی داؤد، کتاب الجهاد باب الدعاء عند اللقاء، صفحہ 590، رقم الحدیث 2540، شرکۃ دار ارقم بیروت

الیضاً مشکوٰۃ المصابیح، باب فضل الاذان، جلد 1 صفحہ 290، رقم الحدیث 672، دار ابن حزم بیروت

181۔ الکامل لابن عدی ترجمہ نصر بن حماد، جلد 7 صفحہ 2503، دار الفکر بیروت

182۔ سنن الدار قطنی، باب الامر بتعلیم الصلوات الخ، جلد 1 صفحہ 506، رقم الحدیث 875، دار المعرفۃ بیروت

183۔ شعب الایمان، فصل فی الصائم، جلد 5 صفحہ 176، رقم الحدیث 6262، دار الکتب العلمیہ بیروت

184۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب العمائم علی القلانس، صفحہ 445، رقم الحدیث 1784، دار الکتب العلمیہ

185۔ سنن ابی داؤد، باب المراۃ تصلی بغیر خمار صفحہ 154، رقم الحدیث 641، شرکۃ دار ارقم بیروت

الیضاً، الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء لا تقبل صلوۃ المراۃ الا بخمار، صفحہ 114، رقم الحدیث 377، دار الکتب العلمیہ

الیضاً مشکوٰۃ المصابیح، باب الستر، جلد 1 صفحہ 322، رقم الحدیث 762، دار ابن حزم بیروت

186۔ سنن ابی داؤد، باب فی کم تصلی المراۃ، صفحہ 154، رقم الحدیث 640، شرکۃ دار ارقم بیروت

الیضاً مشکوٰۃ المصابیح، باب الستر، جلد 1 صفحہ 323-322، رقم الحدیث 763، دار ابن حزم بیروت

187۔ سنن ابی داؤد، باب فیما تبدی المراۃ من زینتها، صفحہ 936، رقم الحدیث 1404، شرکۃ دار ارقم

188۔ الموطا للامام مالک، باب ما یکرہ للنساء لباسہ من الثیاب، صفحہ 709، میر محمد کتب خانہ کراچی

189۔ الجامع الصحیح للترمذی، کتاب الرضاع، صفحہ 304، رقم الحدیث 1173، دار الکتب العلمیہ

190۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی الحریر والذهب، صفحہ 433، رقم الحدیث 1720، دار الکتب العلمیہ

الیضاً سنن النسائی، باب تحریم الذهب علی الرجال، صفحہ 822، رقم الحدیث 5158، دار الکتب العلمیہ

191۔ سنن ابی داؤد، باب لباس النساء، صفحہ 935، رقم الحدیث 4098، شرکۃ دار ارقم بیروت

192۔ سنن ابی داؤد، باب لباس النساء، صفحہ 935، رقم الحدیث 4097، شرکۃ دار ارقم بیروت

193۔ سنن ابن ماجۃ، باب افتتاح الصلوۃ، جلد 1 صفحہ 264، رقم الحدیث 803، شرکۃ دار ارقم بیروت

194۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب بدء الوحی، صفحہ 1، رقم الحدیث 1، و کتاب الایمان، صفحہ 16، رقم الحدیث 54، دار السلام ریاض

Marfat.com

ایضاً، الجامع الصحیح لمسلم، کتاب الامارۃ، جلد 3، صفحہ 16-1515، رقم الحدیث 155، داراحیاء التراث

195۔ سنن ابن ماجۃ، کتاب اقامۃ الصلوۃ، باب افتتاح الصلوٰۃ، جلد 1، صفحہ 264، رقم الحدیث 803، داراحیاء التراث العربی

196۔ سنن ابی داؤد، باب رفع الیدین فی الصلوٰۃ، صفحہ 172، رقم الحدیث 724، شرکۃ دارارقم

197۔ سنن ابی داؤد، باب رفع الیدین فی الصلوٰۃ، صفحہ 175، رقم الحدیث 737، شرکۃ دارارقم

198۔ کنز العمال، جلد 7، صفحہ 441، رقم الحدیث 19674، موسسۃ الرسالہ بیروت

199۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الاذان، صفحہ 162، رقم الحدیث 812، دارالسلام ریاض

الجامع الصحیح لمسلم، باب اعضاء السجود، جلد 1 صفحہ 355، رقم الحدیث 231، دار السلام ریاض

200۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب القراءۃ فی الظہر، صفحہ 52-151، رقم الحدیث 785، دارالسلام ریاض

ایضاً، الجامع الصحیح لمسلم، کتاب القراءۃ فی الظہر والعصر، جلد 1، صفحہ 333، رقم الحدیث 155، داراحیاء التراث

201۔ سنن ابی داؤد، باب من ترک القراءۃ فی صلوتہ بفاتحۃ الکتاب، صفحہ 193، رقم الحدیث 822، شرکۃ دارارقم بیروت

202۔ الموطا للامام محمد، باب القراءۃ فی الصلوٰۃ خلف الامام، صفحہ 98، آفتاب عالم پریس لاہور

ایضاً، سنن الدارقطنی، باب ذکر قولہ ﷺ من کان لہ امام الخ، جلد 1، صفحہ 671، رقم الحدیث 1221، دارالمعرفۃ بیروت

203۔ سنن النسائی، باب تاویل قولہ تعالیٰ واذا قرئ القران الخ، صفحہ 160، رقم الحدیث 918، دار الکتب العلمیۃ بیروت

ایضاً، سنن ابی داؤد، باب الامام یصلی من تعود، صفحہ 147، رقم الحدیث 604-603، شرکۃ دارارقم بیروت

ایضاً، سنن ابن ماجہ، باب اذا قرأ الامام فانصتوا، جلد 1، صفحہ 276، رقم الحدیث 846، داراحیاء التراث العربی

204۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب الامر بتحسین الصلوۃ الخ، جلد 1، صفحہ 320، رقم الحدیث 111-110، داراحیاء التراث

ایضاً، الجامع الصحیح للبخاری، باب الخشوع فی الصلوٰۃ، صفحہ 148، رقم الحدیث 742،

Marfat.com

دارالسلام ریاض

205۔ مسند احمد بن حنبل عن طلق بن علی، جلد 4، صفحہ 22، المکتب الاسلامی بیروت

206۔ سنن ابی داؤد، باب صلوٰۃ من لا یقیم صلبه فی الرکوع والسجود، صفحہ 201، رقم الحدیث 855، شرکۃ دار ارقم

ایضاً، سنن النسائی، باب اقامۃ الصلب فی السجود، صفحہ 190، رقم الحدیث 1108، دار الکتب العلمیہ بیروت

207۔ مسند احمد بن حنبل عن عبداللہ بن مسعود، جلد 1، صفحہ 459، المکتب الاسلامی بیروت

208۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الاذان، صفحہ 66-165، رقم الحدیث 831 و 835، و کتاب الاستئذان، صفحہ 1320، رقم الحدیث 6230، و کتاب الدعوات، صفحہ 1340، رقم الحدیث 6328، و کتاب التوحید، صفحہ 1547، رقم الحدیث 7381، دارالسلام ریاض

ایضاً، الجامع الصحیح لمسلم، باب التشہد فی الصلوٰۃ، جلد 1، صفحہ 301 و 302، رقم الحدیث 55، دار احیاء التراث

209۔ سنن ابی داؤد، باب فی السلام، صفحہ 232، رقم الحدیث 996، شرکۃ دار ارقم

ایضاً، سنن النسائی، باب کیف السلام علی الشمال، صفحہ 28-227، رقم الحدیث 1316 تا 1322، دار الکتب العلمیہ

ایضاً، الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی التسلم فی الصلاۃ، صفحہ 92، رقم الحدیث 295، دار الکتب العلمیہ بیروت

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب الدعاء فی التشہد، جلد 1، صفحہ 398، رقم الحدیث 950، دار ابن حزم بیروت

210۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الاذان، صفحہ 151 و 158، رقم الحدیث 757 و 793، دارالسلام ریاض

ایضاً، الجامع الصحیح لمسلم، کتاب الصلوٰۃ، جلد 1، صفحہ 298، رقم الحدیث 45، دار احیاء التراث العربی

211۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الاذان، صفحہ 157، رقم الحدیث 791، دارالسلام ریاض

212۔ مسند احمد بن حنبل حدیث ابی قتادۃ، جلد 5، صفحہ 310، المکتب الاسلامی بیروت

213۔ سنن ابی داؤد، باب رفع الیدین فی الصلوٰۃ، صفحہ 172 و 175، رقم الحدیث 724 و 726، شرکۃ دار ارقم بیروت

214۔ نقلہ فی البنایۃ فی شرح الہدایۃ، باب فی صفۃ الصلوٰۃ، جلد 2، صفحہ 187، دار الکتب العلمیہ بیروت

Marfat.com

215۔ الکتاب المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الصلوٰۃ، جلد 1، صفحہ 211، رقم الحدیث 2410، دار الکتب العلمیۃ بیروت

216۔ سنن ابی داؤد، ابواب الصلوٰۃ، صفحہ 179، رقم الحدیث 756، شرکۃ دار ارقم بیروت

ایضاً، مسند احمد بن حنبل عن علی بن ابی طالب، جلد 1، صفحہ 110، المکتب الاسلامی بیروت

ایضاً، سنن الدارقطنی، کتاب الصلوٰۃ، جلد 1، صفحہ 609، رقم الحدیث 1087، دار المعرفہ بیروت

217۔ سنن ابی داؤد، ابواب الصلوٰۃ، صفحہ 179، رقم الحدیث 758، شرکۃ دار ارقم بیروت

218۔ سنن ابی داؤد، ابواب الصلوٰۃ، صفحہ 183، رقم الحدیث 776، شرکۃ دار ارقم بیروت

ایضاً، الجامع الصحیح للترمذی، ابواب الصلوٰۃ، صفحہ 79، رقم الحدیث 243، دار الکتب العلمیۃ بیروت

ایضاً، سنن ابن ماجۃ، کتاب اقامۃ الصلوٰۃ، جلد 1، صفحہ 265، رقم الحدیث 806، دار احیاء التراث العربی

219۔ سنن النسائی، کتاب الافتتاح، صفحہ 158، رقم الحدیث 904، دار الکتب العلمیۃ بیروت

220۔ مسند احمد بن حنبل حدیث وائل بن حجر، جلد 4، صفحہ 316، المکتب الاسلامی بیروت

221۔ المصنف لعبد الرزاق، باب ما یخفی الامام، جلد 2، صفحہ 87، رقم الحدیث 259، المکتب الاسلامیہ بیروت

222۔ شرح معانی الاثار، باب قراۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم فی الصلوٰۃ، جلد 1، صفحہ 140، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی

223۔ نقلہ البنایۃ فی شرح الہدایۃ، باب فی صفۃ الصلوٰۃ، جلد 2، صفحہ 192، دار الکتب العلمیۃ بیروت

224۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الاذان، صفحہ 156، رقم الحدیث 782، دار السلام ریاض

225۔ سنن ابی داؤد، کتاب الصلوٰۃ، صفحہ 178، رقم الحدیث 748، شرکۃ دار ارقم بیروت

ایضاً، الجامع الصحیح للترمذی، ابواب الصلوٰۃ، صفحہ 83، رقم الحدیث 257، دار الکتب العلمیۃ بیروت

226۔ البنایۃ فی شرح الہدایۃ، باب فی صفۃ الصلوٰۃ، جلد 2، صفحہ 258، دار الکتب العلمیۃ بیروت

227۔ الجامع الصحیح لمسلم، کتاب الصلوٰۃ، جلد 1، صفحہ 322، رقم الحدیث 119، دار احیاء التراث العربی

228۔ الجامع الصحیح لمسلم، کتاب الصلوٰۃ، جلد 1، صفحہ 357، رقم الحدیث 240، دار احیاء التراث العربی

229۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الاذان، صفحہ 139، رقم الحدیث 689، وصفحہ 147، رقم

Marfat.com

الحدیث 733، وصفحہ 160، رقم الحدیث 805، دار السلام ریاض

ایضاً، الجامع الصحیح لمسلم، کتاب الصلوٰۃ، جلد 1، صفحہ 308، رقم الحدیث 77، دار احیاء التراث العربی بیروت

230۔ سنن ابی داؤد، کتاب الصلوٰۃ، صفحہ 197، رقم الحدیث 738، شرکۃ دار ارقم بیروت

ایضاً، الجامع الصحیح للترمذی، ابواب الصلوٰۃ، صفحہ 86، رقم الحدیث 268، دار الکتب العلمیۃ بیروت

ایضاً، سنن النسائی، کتاب التطبیق، صفحہ 187، رقم الحدیث 1086، وصفحہ 198، رقم الحدیث 1151 دار الکتب العلمیۃ بیروت

231۔ شرح معانی الاثار، باب وضع الیدین فی السجود الخ، جلد 1، صفحہ 176، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی

232۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب الاعتدال فی السجود، جلد 1، صفحہ 356، رقم الحدیث 234، دار احیاء التراث العربی بیروت

233۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب الاعتدال، جلد 1، صفحہ 355، رقم الحدیث 233، دار احیاء التراث العربی بیروت

ایضاً، الجامع الصحیح للبخاری، کتاب مواقیت الصلوٰۃ، صفحہ 111، رقم الحدیث 532، و کتاب الاذان، صفحہ 164، رقم الحدیث 822 دار السلام ریاض

ایضاً، سنن ابی داؤد، باب فی صفۃ السجود، صفحہ 210، رقم الحدیث 897، شرکۃ دار ارقم بیروت

234۔ سنن ابی داؤد، باب افتتاح الصلوٰۃ، صفحہ 74-173، رقم الحدیث 735-730، شرکۃ دار ارقم بیروت

235۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الاذان، صفحہ 165، رقم الحدیث 828، دار السلام ریاض

236۔ سنن دارقطنی، باب وجوب وضع الجبھۃ والانف، جلد 1، صفحہ 708، رقم الحدیث 1303، دار المعرفۃ بیروت

237۔ سنن ابی داؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب مقدار الرکوع والسجود، صفحہ 208، رقم الحدیث 886، شرکۃ دار ارقم بیروت

238۔ مشکوٰۃ المصابیح، باب صفۃ الصلوٰۃ، جلد 1، صفحہ 39-338، رقم الحدیث 801، دار ابن حزم بیروت

239۔ سنن ابی داؤد، باب افتتاح الصلوٰۃ، صفحہ 175، فی ضمن رقم، رقم الحدیث 736، شرکۃ دار ارقم بیروت

240۔ مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، جلد 2، صفحہ 470، فی ضمن، رقم الحدیث 696، دار ابن حزم بیروت

Marfat.com

241۔ مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، باب صفت الصلوٰۃ فی، جلد 2، صفحہ 470، فی ضمن رقم الحدیث 796، دارابن حزم بیروت

242۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب ما یجمع صفة الصلوٰۃ الخ، جلد 1، صفحہ 358، رقم الحدیث 240، داراحیاء التراث العربی بیروت

243۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب صفة الجلوس فی الصلوٰۃ، جلد 1، صفحہ 408، رقم الحدیث 112 تا 115، داراحیاء التراث العربی بیروت

244۔ سنن النسائی، باب الاستقبال باطراف اصابع القدم القبلة، صفحہ 199، رقم الحدیث 1155، دارالکتب العلمیة بیروت

245۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب التفسیر، صفحہ 22-1021، رقم الحدیث 4797، وکتاب الانبیاء، صفحہ 691، رقم الحدیث 3370، وکتاب الدعوات، صفحہ 1345، رقم الحدیث 6357 دارالسلام ریاض

ایضاً، الجامع الصحیح لمسلم، باب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ، جلد 1، صفحہ 305، رقم الحدیث 66، داراحیاء التراث العربی بیروت

246۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الاذان، صفحہ 166، رقم الحدیث 834، وکتاب الدعوات، صفحہ 1339، رقم الحدیث 6326 و کتاب التوحید، صفحہ 1548، رقم الحدیث 7387۔ 7388، دارالسلام ریاض

ایضاً، الجامع الصحیح لمسلم، کتاب الذکر الخ، جلد 4، صفحہ 2078، رقم الحدیث 48، دار احیاء التراث العربی بیروت

247۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب صفة الجلوس فی الصلوٰۃ، جلد 1، صفحہ 409، رقم الحدیث 119، داراحیاء التراث العربی بیروت

248۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الاذان، صفحہ 165۔166، رقم الحدیث 831 و 835، و کتاب الاستیذان، صفحہ 1320، رقم الحدیث 6230، و کتاب الدعوات، صفحہ 1340، رقم الحدیث 6328، دارالسلام ریاض

ایضاً، الجامع الصحیح لمسلم، باب التشہد فی الصلوٰۃ، جلد 1، صفحہ 301، رقم الحدیث 55، داراحیاء التراث العربی بیروت

249۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب احادیث الانبیاء، صفحہ 691، رقم الحدیث 3370، و کتاب التفسیر، صفحہ 1021 و 1022، رقم الحدیث 4797، و کتاب الدعوات، صفحہ 1345، رقم الحدیث 6357، دارالسلام ریاض

Marfat.com

ایضاً،الجامع الصحیح لمسلم، باب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ، جلد 1، صفحہ 305، رقم الحدیث 66، داراحیاء التراث العربی بیروت

250۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الاذان، صفحہ 166، رقم الحدیث 834، و کتاب الدعوات، صفحہ 1339، رقم الحدیث 6326 و کتاب التوحید، صفحہ 1548، رقم الحدیث 7383۔7388، دارالسلام ریاض

ایضاً،الجامع الصحیح لمسلم، کتاب الذکر الخ، جلد 4، صفحہ 2078، رقم الحدیث 48، داراحیاء التراث العربی بیروت

251۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب اسجباب الذکر بعد الصلوٰۃ، جلد 1، صفحہ 16-415، رقم الحدیث 139، داراحیاء التراث العربی بیروت

252۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الذکر بعد الصلوٰۃ، صفحہ 168، رقم الحدیث 844، دارالسلام ریاض

ایضاً،الجامع الصحیح لمسلم، باب استحباب الذکر بعد الصلوٰۃ، جلد 1، صفحہ 415، رقم الحدیث 137، داراحیاء التراث العربی بیروت

253۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب استحباب الذکر بعد الصلوٰۃ، جلد 1، صفحہ 418، رقم الحدیث 146، داراحیاء التراث العربی بیروت

254۔ نقلہ علی المتقی فی کنز العمال، جلد 1، صفحہ 569، رقم الحدیث 2569، موسسۃ الرسالہ بیروت

255۔ سنن نسائی، کتاب السہو، صفحہ 224، رقم الحدیث 1300، دارالکتب العلمیۃ بیروت

ایضاً، ونقلہ فی مشکوٰۃ المصابیح، باب الدعاء فی التشہد، جلد 1، صفحہ 397، رقم الحدیث 949، دار ابن حزم بیروت

256۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب استحباب الذکر بعد الصلوٰۃ، جلد 1، صفحہ 414، رقم الحدیث 135، داراحیاء التراث العربی بیروت

257۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب استحباب الذکر بعد الصلوٰۃ، جلد 1، صفحہ 414، رقم الحدیث 136، داراحیاء التراث العربی بیروت

258۔ نقلہ فی الترغیب والترہیب، الترغیب فی اذکار یقولھا بعد الصبح الخ، جلد 1، صفحہ 304، رقم الحدیث 2، مصطفی البابی مصر

ایضاً، ونقلہ فی کنز العمال، جلد 2، صفحہ 131، رقم الحدیث 3467، وجلد 2، صفحہ 149، رقم الحدیث 3533، موسسۃ الرسالہ بیروت

259۔ سنن النسائی، کتاب الدعوات، صفحہ 798، رقم الحدیث 3474، دارالکتب العلمیہ بیروت

Marfat.com

260۔ الجامع الصحیح للترمذی، کتاب الدعوات، صفحہ 802، رقم الحدیث 3499، دار الکتب العلمیۃ بیروت

261۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الدعوات، صفحہ 1351، رقم الحدیث 6389، دار السلام ریاض

ایضاً، الجامع الصحیح لمسلم، کتاب الذکر والدعاء، جلد 4، صفحہ 2070، رقم الحدیث 26، داراحیاء التراث العربی بیروت

262۔ الجامع الصحیح للترمذی، کتاب الدعوات، صفحہ 777، رقم الحدیث 3372، دار الکتب العلمیۃ بیروت

263۔ الجامع الصحیح للترمذی، کتاب الدعوات، صفحہ 777، رقم الحدیث 3371، دار الکتب العلمیۃ بیروت

264۔ الجامع الصحیح للترمذی، کتاب الدعوات، صفحہ 777، رقم الحدیث 3370، دار الکتب العلمیۃ بیروت

265۔ الجامع الصحیح للترمذی، کتاب القدر اقم، صفحہ 516، رقم الحدیث 2139، دار الکتب العلمیۃ بیروت

266۔ الجامع الصحیح للترمذی، کتاب الدعوات، صفحہ 799، رقم الحدیث 3478، دار الکتب العلمیۃ بیروت

267۔ سنن ابی داؤد، ابواب الوتر، باب الدعاء، صفحہ 349، رقم الحدیث 1485-1486، شرکۃ دار ارقم بیروت

268۔ الجامع الصحیح للترمذی، کتاب الدعوات، صفحہ 780، رقم الحدیث 3386، دار الکتب العلمیۃ بیروت

269۔ نقلہ فی مشکوٰۃ المصابیح بحوالہ البیہقی فی الدعوات الکبیر، جلد 2، صفحہ 185، رقم الحدیث 2254، دار ابن حزم بیروت

270۔ سنن ابی داؤد، ابواب الوتر، باب الدعاء، صفحہ 349، رقم الحدیث 1482، شرکۃ دار ارقم بیروت

271۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الدعوات، صفحہ 1351، رقم الحدیث 6389، دار السلام ریاض

ایضاً، الجامع الصحیح لمسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل، جلد 4، صفحہ 2070، رقم الحدیث 26، داراحیاء التراث العربی بیروت

272۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب تحریم الکلام فی الصلوٰۃ، جلد 1 صفحہ 82-381، رقم الحدیث

Marfat.com

33، دار احیاء التراث العربی بیروت

273۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب تحریم الکلام فی الصلوٰۃ، جلد 1 صفحہ 382، رقم الحدیث 34، دار احیاء التراث العربی بیروت

ایضاً، الجامع الصحیح للبخاری، باب ماینہی من الکلام فی الصلوٰۃ، صفحہ 235، رقم الحدیث 1199، دار السلام ریاض

274۔ سنن ابی داؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب رد السلام فی الصلوٰۃ، صفحہ 215، رقم الحدیث 924، شرکۃ دار ارقم بیروت

ایضاً، الجامع الصحیح للبخاری. کتاب التوحید باب قولہ تعالیٰ کل یوم ھو فی شان، صفحہ 1580، دار السلام ریاض

ایضاً، سنن النسائی، کتاب السہو، صفحہ 210، رقم الحدیث 1217 و 1218، دار الکتب العلمیۃ بیروت

275۔ سنن ابی داؤد، باب العمل فی الصلوٰۃ، صفحہ 215، رقم الحدیث 921، شرکۃ دار ارقم بیروت

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب مالا یجوز من العمل فی الصلوٰۃ، جلد 1، صفحہ 419، رقم الحدیث 1004، دار ابن حزم بیروت

ایضاً، کنز العمال بزمزد، ن، حب، ک، جلد 7، صفحہ 533، رقم الحدیث 20121، موسسۃ الرسالۃ بیروت

ایضاً، مسند احمد بن حنبل عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، جلد 2، صفحہ 233، 248، 255، 483، 490

ایضاً، الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی قتل الاسودین فی الصلوٰۃ، صفحہ 118، رقم الحدیث 390، دار الکتب العلمیۃ بیروت

ایضاً، سنن النسائی، باب قتل الحیۃ والعقرب فی الصلوٰۃ، صفحہ 207، رقم الحدیث 1199۔ 1200، دار الکتب العلمیہ بیروت

276۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الالتفات فی الصلوٰۃ، صفحہ 150، رقم الحدیث 751، و کتاب بدء الخلق، صفحہ 671، رقم الحدیث 3291، دار السلام ریاض

ایضاً، سنن ابی داؤد، باب الالتفات فی الصلوٰۃ، صفحہ 212، رقم الحدیث 910، شرکۃ دار ارقم بیروت

سنن النسائی باب التشدید فی الالتفات فی الصلوٰۃ، صفحہ 256-257، رقم الحدیث 1192 تا 1196

277۔ سنن النسائی، باب التشدید فی الالتفات فی الصلوٰۃ، صفحہ 7-206، رقم الحدیث 1192 تا 1196، دار الکتب العلمیۃ بیروت

Marfat.com

ایضاً، سنن ابی داؤد، باب الالتفات فی الصلوٰۃ، صفحہ 212، رقم الحدیث 909، شرکۃ دار ارقم بیروت

ایضاً، مسند احمد بن حنبل عن ابی ذر رضی اللہ عنہ، جلد 5، صفحہ 172، المکتب الاسلامی بیروت

278۔ نقلہ فی کنز العمال، جلد 7، صفحہ 503، رقم الحدیث 19974، موسسۃ الرسالۃ بیروت

279۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ما ذکر فی التفات فی الصلوٰۃ، صفحہ 172، رقم الحدیث 589، دار الکتب العلمیۃ بیروت

280۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب رفع البصر الی السماء فی الصلوٰۃ، صفحہ 150، رقم الحدیث 750، دار السلام ریاض

281۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب بدء الخلق، صفحہ 670، رقم الحدیث 3289، وصفحہ 1318، رقم الحدیث 6223، صفحہ 1319، رقم الحدیث 6226، دار السلام ریاض

282۔ الجامع الصحیح لمسلم، کتاب الزھد، جلد 4، صفحہ 2293، رقم الحدیث 57 تا 59، دار احیاء التراث العربی بیروت

283۔ الجامع الصحیح للترمذی، کتاب الادب، صفحہ 645، رقم الحدیث 2746، دار الکتب العلمیۃ بیروت

284۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ما جاء فی کراھیۃ مسح الحصی فی الصلوٰۃ، صفحہ 115، رقم الحدیث 389، دار الکتب العلمیۃ بیروت

ایضاً، سنن ابی داؤد، باب فی مسح الحصی فی الصلوٰۃ، صفحہ 220، رقم الحدیث 945، شرکۃ دار ارقم بیروت

285۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب مسح الحصی فی الصلوٰۃ، صفحہ 236، رقم الحدیث 1107، دار السلام ریاض

ایضاً، سنن ابی داؤد، باب فی مسح الحصی فی الصلوٰۃ، صفحہ 220، رقم الحدیث 946، شرکۃ دار ارقم بیروت

ایضاً، الجامع الصحیح للترمذی، باب ما جاء فی کراھیۃ مسح الحصی فی الصلوٰۃ، صفحہ 115، رقم الحدیث 380، دار الکتب العلمیۃ بیروت

ایضاً، سنن ابن ماجہ، باب مسح الحصی فی الصلوٰۃ، صفحہ 327، رقم الحدیث 1026، دار احیاء التراث العربی

286۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ما جاء فی کراھیۃ النفخ فی الصلوٰۃ، صفحہ 115، رقم الحدیث 381، دار الکتب العلمیۃ بیروت

287۔ سنن ابی داؤد، باب صلوٰۃ من لا یقیم صلبہ فی الرکوع و السجود، صفحہ 203، رقم الحدیث

Marfat.com

862،شرکۃ دارارقم بیروت
ایضاً،الجامع الصحیح للترمذی، باب النهی عن نقرۃ الغراب،صفحہ 190، رقم الحدیث 1109،دارالکتب العلمیۃ بیروت

288۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الاذان،صفحہ 63-162، رقم الحدیث 809 تا 816، دارالسلام ریاض
ایضاً،الجامع الصحیح لمسلم، کتاب الصلوٰۃ، جلد 1،صفحہ 55-354، رقم الحدیث 227 تا 231،داراحیاء التراث العربی بیروت

289۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی کراھیۃ الایقاع بین السجدتین،صفحہ 88،رقم الحدیث 282،دارالکتب العلمیۃ بیروت

290۔ سنن ابی داؤد،باب من قال یتزر به اذا کان ضیقا،صفحہ 153،رقم الحدیث 636،شرکۃ دارارقم بیروت

291۔ المصنف لعبدالرزاق،باب مایکفی الرجل من الثیاب،جلد 1،صفحہ 358،رقم الحدیث 1390، المکتب الاسلامیہ بیروت

292۔ سنن ابی داؤد،باب الاسبال فی الصلوٰۃ،صفحہ 154،رقم الحدیث 637،شرکۃ دارارقم بیروت
ایضاً،الترغیب والترھیب،الترغیب فی القمیص،جلد 3،صفحہ 92،رقم الحدیث 18،مصطفیٰ البابی مصر

293۔ سنن ابی داؤد،باب الاسبال فی الصلوٰۃ،صفحہ 154،رقم الحدیث 638،شرکۃ دارارقم بیروت

294۔ سنن ابی داؤد،باب المصلی اذا خلع نعلیه این یضعهما،صفحہ 157،رقم الحدیث 654،شرکۃ دارارقم بیروت

295۔ سنن ابی داؤد،باب من یحدث فی الصلوٰۃ،صفحہ 54،رقم الحدیث 205،شرکۃ دارارقم بیروت

296۔ سنن ابن ماجۃ،باب ماجاء فی البناء علی الصلوٰۃ،جلد 1،صفحہ 385،رقم الحدیث 1221،دار احیاء التراث
ایضاً،سنن الدارقطنی،باب فی الوضوء من الخارج من البدن الخ،جلد 1،صفحہ 364 تا 366،رقم الحدیث 554 تا 562،دارالمعرفۃ بیروت
ایضاً،و نقله ابن حجر العسقلانی فی التلخیص الحبیر باب شروط الصلوٰۃ،جلد 1،صفحہ 274، المکتبۃ الاثریہ،سانگلہ ہل

297۔ سنن ابن ماجۃ،باب المرور بین یدی المصلی،جلد 1،صفحہ 304،رقم الحدیث 946،داراحیاء التراث العربی

298۔ الجامع الصحیح للبخاری،باب اثم المار بین یدی المصلی،صفحہ 107،رقم الحدیث 510،

Marfat.com

دارالسلام ریاض

ایضاً، الجامع الصحیح لمسلم، باب منع المار بین یدی المصلی، جلد 1، صفحہ 363، رقم الحدیث 261، داراحیاء التراث العربی بیروت

299۔ نقلہ فی مجمع الزوائد، باب فیمن یمر بین یدی المصلی، جلد 2، صفحہ 61، دارالکتاب بیروت

300۔ الموطا للامام مالک، التشدید فی ان یمرّ احد بین یدی المصلی، صفحہ 139، میر محمد کتب خانہ، کراچی

301۔ سنن ابی داؤد، باب من قال لا یقطع الصلوٰۃ شیء، صفحہ 170، رقم الحدیث 20-719، شرکۃ دار ارقم بیروت

302۔ الجامع الصحیح لمسلم، کتاب الصلوٰۃ، باب سترۃ المصلی، جلد 1، صفحہ 360، رقم الحدیث 249، داراحیاء التراث العربی بیروت

303۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب فضل الجلوس فی مصلاہ بعد الصبح و فضل المساجد، جلد 1، صفحہ 464، رقم الحدیث 288، داراحیاء التراث العربی بیروت

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب المساجد، جلد 1، صفحہ 299، رقم الحدیث 696، دارابن حزم بیروت

304۔ سنن ابن ماجۃ، باب ماجاء فی الصلوٰۃ فی المسجد الجامع، جلد 1، صفحہ 453، رقم الحدیث 1413، داراحیاء التراث العربی

305۔ سنن النسائی، کتاب الامامۃ باب حد ادراک الجماعۃ، صفحہ 149، رقم الحدیث 853، دارالکتب العلمیۃ بیروت

306۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب فضل کثرۃ الخطا الی المساجد، جلد 1، صفحہ 460، رقم الحدیث 277، داراحیاء التراث العربی بیروت

ایضاً، الجامع الصحیح للبخاری، باب فضل صلوٰۃ الفجر فی جماعۃ، صفحہ 131، رقم الحدیث 651، دارالسلام ریاض

307۔ الترغیب والترہیب، الترغیب فی الوضوٗ واسباغہ، جلد 1، صفحہ 158، رقم الحدیث 24، مصطفیٰ البابی مصر

308۔ سنن ابی داؤد، باب ماجاء فی المشی الی الصلوٰۃ فی الظلم، صفحہ 138، رقم الحدیث 561، شرکۃ دارارقم بیروت

ایضاً، الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی فضل العشاء و الفجر فی الجماعۃ، صفحہ 73، رقم الحدیث 223، دارالکتب العلمیۃ بیروت

309۔ سنن ابی داؤد، باب فضل الغزو فی البحر، صفحہ 579، رقم الحدیث 2494، شرکۃ دارارقم بیروت

Marfat.com

ایضاً، کنز العمال، جلد 15، صفحہ 843، رقم الحدیث 43351، موسسۃ الرسالہ بیروت

310۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب ما یقول اذا دخل المسجد، جلد 1، صفحہ 494، دار احیاء التراث العربی بیروت

ایضاً، مشکوۃ المصابیح، باب المساجد، جلد 1، صفحہ 301، رقم الحدیث 703، دار ابن حزم بیروت

311۔ سنن ابن ماجۃ، باب الدعاء عند دخول المسجد، جلد 1، صفحہ 253، رقم الحدیث 771، دار احیاء التراث

ایضاً، کنز العمال، جلد 7، صفحہ 61، رقم الحدیث 17962، موسسۃ الرسالہ بیروت

312۔ سنن ابن ماجۃ، باب لزوم المساجد، جلد 1، صفحہ 263، رقم الحدیث 802، دار احیاء التراث العربی

مشکوۃ المصابیح باب المساجد، جلد 1، صفحہ 306، رقم الحدیث 723، دار ابن حزم، بیروت

313۔ الجامع الصحیح لمسلم، کتاب المساجد، جلد 1، صفحہ 390، رقم الحدیث 57، دار احیاء التراث العربی بیروت

ایضاً، مشکوۃ المصابیح، باب المساجد، جلد 1، صفحہ 302، رقم الحدیث 709، دار ابن حزم بیروت

314۔ سنن ابن ماجۃ، باب تطہیر المساجد، جلد 1، صفحہ 250، رقم الحدیث 757، دار احیاء التراث العربی بیروت

315۔ سنن ابن ماجۃ، باب ما یکرہ فی المساجد، جلد 1، صفحہ 247، رقم الحدیث 750، دار احیاء التراث العربی بیروت

316۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب النہی عن البیع فی المسجد، صفحہ 341، رقم الحدیث 1321، دار الکتب العلمیۃ بیروت

317۔ شعب الایمان، فصل المشی الی المساجد، جلد 3، صفحہ 87، قم الحدیث 2962، دار الکتب العلمیۃ بیروت

ایضاً، مشکوۃ المصابیح، باب المساجد، جلد 1، صفحہ 314، رقم الحدیث 743، دار ابن حزم بیروت

318۔ سنن ابی داؤد، کتاب الاطعمۃ، صفحہ 878، رقم الحدیث 3824، شرکۃ دار ارقم بیروت

ایضاً، کنز العمال، جلد 7، صفحہ 665، رقم الحدیث 20813، موسسۃ الرسالہ بیروت

319۔ الجامع الصحیح لمسلم، کتاب المساجد، جلد 1، صفحہ 397، رقم الحدیث 79، دار احیاء التراث العربی بیروت

ایضاً، مشکوۃ المصابیح، باب المساجد، جلد 1، صفحہ 301، رقم الحدیث 706، دار ابن حزم بیروت

320۔ سنن ابی داؤد، باب فی اکل الثوم، صفحہ 78-877، رقم الحدیث 3827، شرکۃ دار ارقم بیروت

ایضاً، مشکوۃ المصابیح، باب المساجد، جلد 1، صفحہ 311، رقم الحدیث 736، دار ابن حزم بیروت

Marfat.com

321۔ سنن ابی داؤد، باب فی المواضع التی لا تجوز فیها الصلوٰۃ، صفحہ 121، رقم الحدیث 492، شرکۃ دارارقم بیروت

ایضاً، الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء ان الارض کلھا مسجد، صفحہ 99، رقم الحدیث 317، دارالکتب العلمیہ بیروت

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب المساجد، جلد 1، صفحہ 311، رقم الحدیث 737، دارابن حزم بیروت

322۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب من احق بالامامۃ، جلد 1، صفحہ 464 و 465، رقم الحدیث 289 تا 291، داراحیاء التراث العربی بیروت

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب الامامۃ، جلد 1، صفحہ 459، رقم الحدیث 1117 و 1118، دارابن حزم بیروت

323۔ سنن ابی داؤد، باب من احق بالامامۃ، صفحہ 144، رقم الحدیث 590، شرکۃ دارارقم بیروت

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب الامامۃ، جلد 1، صفحہ 460، رقم الحدیث 1119، دارابن حزم بیروت

324۔ مسند احمد بن حنبل حدیث سلامۃ بنت الحر رضی اللہ عنہا، جلد 6، صفحہ 381، المکتب الاسلامی بیروت

ایضاً، سنن ابن ماجۃ، باب ما یجب علی الامام، جلد 1، صفحہ 314، رقم الحدیث 982، داراحیاء التراث العربی

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب الامامۃ، جلد 1، صفحہ 462، رقم الحدیث 1124، دارابن حزم بیروت

325۔ سنن ابن ماجۃ، باب من ام قوما وھم لہ کارھون، جلد 1، صفحہ 311، رقم الحدیث 971، داراحیاء التراث

ایضاً، الترغیب والترھیب، الترغیب من امامۃ الامام وھو لہ کارھن، جلد 1، صفحہ 314، رقم الحدیث 4، مصطفی البابی مصر

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب الامامۃ، جلد 1، صفحہ 463، رقم الحدیث 1128، دارابن حزم بیروت

326۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا صلی لنفسہ فلیطول ماشاء، صفحہ 141، رقم الحدیث 703، دارالسلام ریاض

ایضاً، الجامع الصحیح لمسلم، باب امر الائمۃ بتخفیف الصلوٰۃ فی تمام، جلد 1، صفحہ 341، رقم الحدیث 183، داراحیاء التراث العربی بیروت

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب ما علی الامام، جلد 1، صفحہ 465، رقم الحدیث 1131، دارابن حزم بیروت

327۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب تحریم سبق الامام برکوع او سجود الخ، جلد 1، صفحہ 320، رقم الحدیث 112، داراحیاء التراث العربی بیروت

Marfat.com

الیضاً، مشکوۃ المصابیح، باب ماعلی الماموم، جلد 1، صفحہ 466و 467، رقم الحدیث 1137، دار ابن حزم بیروت

328۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اثم من رفع راسه قبل الامام، صفحہ 139، رقم الحدیث 691، دارالسلام ریاض

الیضاً، الجامع الصحیح لمسلم، باب تحریم سبق الامام برکوع او سجود، جلد 1 صفحہ 321، رقم الحدیث 116، داراحیاء التراث العربی بیروت

الیضاً، مشکوۃ المصابیح، باب ماعلی الماموم، جلد 1، صفحہ 468، رقم الحدیث 1141، دارابن حزم بیروت

329۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فضل صلوٰۃ الجماعة، صفحہ 130، رقم الحدیث 645، دارالسلام ریاض

الیضاً، الجامع الصحیح لمسلم، باب فضل صلوٰۃ الجماعة، صفحہ 450، رقم الحدیث 249، دار احیاء التراث العربی بیروت

الیضاً، مشکوۃ المصابیح، باب الجماعة و فضلها، جلد 1، صفحہ 438، رقم الحدیث 1052، دار ابن حزم بیروت

330۔ سنن النسائی، باب حد ادراك الجماعة، صفحہ 149، رقم الحدیث 853، دار الکتب العلمیة بیروت

331۔ الترغیب والترہیب، الترغیب فی صلوۃ الجماعة، جلد 1، صفحہ 263، رقم الحدیث 8، مصطفیٰ البابی مصر

الیضاً، والترهیب من ترك حضور الجماعة بغیر عذر، جلد 1، صفحہ 277، رقم الحدیث 12، مصطفیٰ البابی مصر

الیضاً، کنز العمال، جلد 7، صفحہ 578، رقم الحدیث 20336، موسسۃ الرسالۃ بیروت

332۔ الترغیب والترہیب، الترغیب فی صلوۃ الجماعة، جلد 1، صفحہ 263، رقم الحدیث 9، مصطفیٰ البابی مصر

الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی فضل التکبیرۃ الاولیٰ، صفحہ 78، رقم الحدیث 241، دارالکتب العلمیة بیروت

333۔ الترغیب والترہیب، الترغیب فی صلوۃ الجماعة، جلد 1، صفحہ 264، رقم الحدیث 11، مصطفیٰ البابی مصر

الیضاً، سنن ابی داؤد، باب فیمن خرج یرید الصلوٰۃ، صفحہ 139، رقم الحدیث 564، شرکۃ دارارقم

Marfat.com

بیروت

ایضاً سنن نسائی، باب حد ادراک الجماعة صفحہ 149، رقم الحدیث 852، دار الکتب العلمیہ

334۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب فضل صلوٰة العشاء والصبح فی جماعة، جلد 1، صفحہ 454، رقم الحدیث 260، دار احیاء التراث العربی بیروت

335۔ سنن ابی داؤد، باب ماجاء فی خروج النساء الی المسجد، صفحہ 140، رقم الحدیث 570، شرکۃ دار ارقم بیروت

336۔ سنن ابی داؤد، باب الجمع فی المسجد مرتین، صفحہ 141، رقم الحدیث 574، شرکۃ دار ارقم بیروت

ایضاً، الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی الجماعة فی مسجد الخ، صفحہ 72، رقم الحدیث 220، دار الکتب العلمیہ بیروت

337۔ سنن ابن ماجۃ، باب الاثنان جماعة، جلد 1، صفحہ 312، رقم الحدیث 972، دار احیاء التراث العربی

338۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب تسویۃ الصفوف الخ، جلد 1، صفحہ 325، رقم الحدیث 129، دار احیاء التراث العربی بیروت

ایضاً، الجامع الصحیح للبخاری، باب الاستھام فی الاذان، صفحہ 26-125، رقم الحدیث 615، دار السلام ریاض

339۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب تسویۃ الصفوف الخ، جلد 1، صفحہ 323، رقم الحدیث 123، دار احیاء التراث العربی بیروت

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب تسویۃ الصف، جلد 1، صفحہ 450، رقم الحدیث 1089، دار ابن حزم بیروت

340۔ مسند احمد بن حنبل عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ، جلد 5، صفحہ 262، المکتب الاسلامی بیروت

341۔ مشکوٰۃ المصابیح، باب تسویۃ الصف، جلد 1، صفحہ 454، رقم الحدیث 1104، دار ابن حزم بیروت

ایضاً، سنن ابی داؤد، باب صف النساء الخ، صفحہ 161، رقم الحدیث 679، شرکۃ دار ارقم بیروت

342۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب تسویۃ الصفوف الخ، جلد 1، صفحہ 326، رقم الحدیث 132، دار احیاء التراث العربی بیروت

343۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب تسویۃ الصفوف الخ، جلد 1، صفحہ 324، رقم الحدیث 128، دار احیاء التراث العربی بیروت

344۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اقامۃ الصف من تمام الصلوٰۃ، صفحہ 145، رقم الحدیث 722، دار السلام ریاض

Marfat.com

الیضاً،الجامع الصحیح لمسلم، باب تسویة الصفوف الخ، جلد1، صفحہ324، رقم الحدیث 124، داراحیاء التراث العربی بیروت
الیضاً،مشکوٰۃ المصابیح، باب تسویة الصف، جلد1، صفحہ449، رقم الحدیث1087، دار ابن حزم بیروت

345۔ سنن ابی داؤد، باب تسویة الصفوف، صفحہ159، رقم الحدیث664، شرکۃ دارارقم بیروت
الیضاً،سنن نسائی، باب کیف یقوم الامام الصفوف، صفحہ141 و142، رقم الحدیث808، دار الکتب العلمیة

346۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب الامر بالسکون فی الصلوٰۃ، جلد1، صفحہ322، رقم الحدیث119، داراحیاء التراث العربی بیروت
الیضاً،مشکوٰۃ المصابیح، باب تسویة الصف، جلد1، صفحہ451، رقم الحدیث1091، دار ابن حزم بیروت

347۔ سنن ابی داؤد، باب تسویة الصفوف، صفحہ160، رقم الحدیث671، شرکۃ دارارقم بیروت
الیضاً،مشکوٰۃ المصابیح، باب تسویة الصف، جلد1، صفحہ451، رقم الحدیث1094، دار ابن حزم بیروت

348۔ سنن ابن ماجہ، باب اقامة الصفوف، جلد1، صفحہ318، رقم الحدیث995، داراحیاء التراث
الیضاً،کنز العمال، جلد7، صفحہ625، رقم الحدیث20586، موسسۃ الرسالۃ بیروت

349۔ کنز العمال، جلد7، صفحہ633-634، رقم الحدیث20634، موسسۃ الرسالۃ بیروت

350۔ المعجم الاوسط عن ابن عمر، جلد6، صفحہ103، رقم الحدیث5213، مکتبۃ المعارف ریاض
الترغیب والترهیب فی وصل الصفوف، جلد1، صفحہ322، رقم الحدیث4، مصطفیٰ البابی مصر

351۔ کنز العمال، جلد7، صفحہ634، رقم الحدیث20635، موسسۃ الرسالۃ بیروت

352۔ سنن ابن ماجہ، باب فضل میمنة الصف، جلد1، صفحہ321، رقم الحدیث1007، دار احیاء التراث
الیضاً،کنز العمال، جلد7، صفحہ626، رقم الحدیث20589-20590، موسسۃ الرسالۃ بیروت

353۔ سنن ابی داؤد، باب تسویة الصفوف، صفحہ159، رقم الحدیث666، شرکۃ دارارقم بیروت
الیضاً،کنز العمال، جلد7، صفحہ622، رقم الحدیث20570، موسسۃ الرسالۃ بیروت

354۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب صلوٰۃ الجماعة من سنن الهدیٰ، جلد1، صفحہ453، رقم الحدیث256، داراحیاء التراث العربی بیروت

355۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب الصلوٰۃ الجماعة من سنن الهدیٰ، جلد1، صفحہ453، رقم

Marfat.com

الحدیث 257، دار احیاء التراث العربی بیروت

356۔ سنن ابی داؤد، باب فی التشدید فی ترک الجماعۃ، صفحہ 136، رقم الحدیث 550، شرکۃ دار ارقم بیروت

357۔ کنز العمال، جلد 7، صفحہ 571، رقم الحدیث 20308، موسسۃ الرسالۃ بیروت

358۔ سنن ابی داؤد، باب فی التشدید فی ترک الجماعۃ، صفحہ 136، رقم الحدیث 551، شرکۃ دار ارقم بیروت

ایضاً سنن ابن ماجہ، باب التغلیظ فی التخلف عن الجماعۃ، جلد 1، صفحہ 260، رقم الحدیث 793، دار احیاء التراث

359۔ کنز العمال، جلد 7، صفحہ 699، رقم الحدیث 20993، موسسۃ الرسالۃ بیروت

360۔ سنن ابی داؤد، باب فی التشدید فی ترک الجماعۃ، صفحہ 135، رقم الحدیث 547، شرکۃ دار ارقم بیروت

ایضاً مشکوٰۃ المصابیح، باب الجماعۃ، جلد 1، صفحہ 443، رقم الحدیث 1067، دار ابن حزم بیروت

361۔ سنن ابی داؤد، باب فی التشدید فی ترک الجماعۃ، صفحہ 136، رقم الحدیث 553، شرکۃ دار ارقم بیروت

ایضاً مشکوٰۃ المصابیح، باب الجماعۃ، جلد 1، صفحہ 446، رقم الحدیث 1078، دار ابن حزم بیروت

362۔ سنن ابی داؤد، باب فی فضل صلوٰۃ الجماعۃ، صفحہ 137، رقم الحدیث 554، شرکۃ دار ارقم بیروت

ایضاً مشکوٰۃ المصابیح، باب الجماعۃ، جلد 1، صفحہ 442، رقم الحدیث 1066، دار ابن حزم بیروت

363۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب وجوب صلوٰۃ الجماعۃ، صفحہ 130، رقم الحدیث 644، دار السلام ریاض

ایضاً، الجامع الصحیح لمسلم، باب فضل الجماعۃ، جلد 1، صفحہ 452، رقم الحدیث 252، دار احیاء التراث العربی بیروت

ایضاً مشکوٰۃ المصابیح، باب الجماعۃ، جلد 1، صفحہ 438، رقم الحدیث 1053، دار ابن حزم بیروت

364۔ مسند احمد بن حنبل عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، جلد 2، صفحہ 367، المکتب الاسلامی بیروت

ایضاً مشکوٰۃ المصابیح، باب الجماعۃ، جلد 1، صفحہ 445، رقم الحدیث 1073، دار ابن حزم بیروت

365۔ سنن ابی داؤد، باب فیمن لم یوتر، صفحہ 335، رقم الحدیث 1419، شرکۃ دار ارقم بیروت

366۔ سنن ابی داؤد، باب استحباب الوتر، صفحہ 335، رقم الحدیث 1418، شرکۃ دار ارقم بیروت

ایضاً، الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی فضل الوتر، صفحہ 136، رقم الحدیث 452، دار الکتب العلمیہ بیروت

Marfat.com

ایضاً،مشکوٰۃ المصابیح،باب الوتر،جلد 1،صفحہ 514،رقم الحدیث 1267،دار ابن حزم بیروت

367۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب الدعاء فی صلوٰۃ اللیل و قیامہ،جلد 1،صفحہ 530،رقم الحدیث 191،دار احیاء التراث العربی بیروت

368۔ سنن ابی داوٗد،باب مایقرأ فی الوتر،صفحہ 336،رقم الحدیث 1424،شرکۃ دار ارقم بیروت

ایضاً، الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فیما یقرأ بہ فی الوتر،صفحہ 139،رقم الحدیث 463،دار الکتب العلمیہ بیروت

ایضاً،مشکوٰۃ المصابیح،باب الوتر،جلد 1،صفحہ 514،رقم الحدیث 1269،دار ابن حزم بیروت

369۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب صلوٰۃ اللیل مثنٰی مثنٰی، جلد 1،صفحہ 518 تا 520، رقم الحدیث 151 و 161-160،دار احیاء التراث العربی بیروت

370۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب من خاف انہ لا یقوم من اخر اللیل،جلد 1،صفحہ 520،رقم الحدیث 162،دار احیاء التراث العربی بیروت

ایضاً،مشکوٰۃ المصابیح،باب الوتر،جلد 1،صفحہ 512،رقم الحدیث 126،دار ابن حزم بیروت

371۔ مشکوٰۃ المصابیح،باب الوتر،جلد 1،صفحہ 519،رقم الحدیث 1287-1286،دار ابن حزم بیروت

372۔ مشکوٰۃ المصابیح،باب الوتر،جلد 1،صفحہ 516،رقم الحدیث 1275،دار ابن حزم بیروت

373۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب فیمن صلی فی یوم و لیلۃ الخ،صفحہ 126، رقم الحدیث 415،دار الکتب العلمیہ بیروت

ایضاً،مشکوٰۃ المصابیح،باب السنن،جلد 1،صفحہ 476،رقم الحدیث 1159،دار ابن حزم بیروت

374۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب فضل السنن الراتبۃ،جلد 1،صفحہ 503،رقم الحدیث 103،دار احیاء التراث العربی بیروت

ایضاً،مشکوٰۃ المصابیح،باب السنن،جلد 1،صفحہ 476،رقم الحدیث 1159،دار ابن حزم بیروت

375۔ الجامع الصحیح للترمذی،باب فیمن صلی فی یوم و لیلۃ الخ،صفحہ 126،رقم الحدیث 414، دار الکتب العلمیۃ بیروت

ایضاً،کنز العمال،جلد 7،صفحہ 776،رقم الحدیث 21360،موسسۃ الرسالۃ بیروت

376۔ سنن ابی داوٗد،باب فی تخفیفھما،صفحہ 296،رقم الحدیث 1258،شرکۃ دار ارقم بیروت

377۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب تعاھد رکعتی الفجر،صفحہ 228، رقم الحدیث 1169، دار السلام ریاض

ایضاً، الجامع الصحیح لمسلم، باب استحباب رکعتی سنۃ الفجر، جلد 1،صفحہ 501، رقم الحدیث 94،دار احیاء التراث العربی بیروت

Marfat.com

ایضاً مشکوٰۃ المصابیح، باب السنن، جلد 1 صفحہ 478، رقم الحدیث 1163، دار ابن حزم بیروت

378۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب استحباب رکعتی سنۃ الفجر، جلد 1 صفحہ 501، رقم الحدیث 96، دار احیاء التراث العربی بیروت

ایضاً مشکوٰۃ المصابیح، باب السنن، جلد 1 صفحہ 478، رقم الحدیث 1164، دار ابن حزم بیروت

ایضاً کنز العمال، جلد 7 صفحہ 374، رقم الحدیث 19347، موسسۃ الرسالۃ بیروت

379۔ الترغیب والترہیب،، الترغیب فی المحافظۃ علی رکعتین قبل الصبح، جلد 1 صفحہ 397، رقم الحدیث 3، مصطفیٰ البابی مصر

ایضاً مجمع الزوائد، باب فی رکعتی الفجر، جلد 2 صفحہ 217، دار الکتاب بیروت

380۔ الترغیب والترہیب،، الترغیب فی المحافظۃ علی کعتین قبل الفجر، جلد 1 صفحہ 398، رقم الحدیث 5، مصطفیٰ البابی مصر

381۔ سنن ابی داؤد، باب الاربع قبل الظہر و بعدھا، صفحہ 298، رقم الحدیث 1269، شرکۃ دار ارقم بیروت

ایضاً الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی الرکعتین بعد الظہر، صفحہ 130، رقم الحدیث 427، دار الکتب العلمیۃ بیروت

ایضاً سنن ابن ماجہ، باب ماجاء فیمن صلی قبل الظہر الخ، جلد 1 صفحہ 367، رقم الحدیث 1160

ایضاً مشکوٰۃ المصابیح، باب السنن، جلد 1 صفحہ 479، رقم الحدیث 1167، دار ابن حزم بیروت

382۔ سنن ابی داؤد، باب الاربع قبل الظہر و بعدھا، صفحہ 298، رقم الحدیث 1270، شرکۃ دار ارقم بیروت

ایضاً سنن ابن ماجہ، باب فی الاربع الرکعات قبل الظہر، جلد 1 صفحہ 365، رقم الحدیث 1157، دار احیاء التراث العربی بیروت

ایضاً مشکوٰۃ المصابیح، باب السنن، جلد 1 صفحہ 479، رقم الحدیث 1168، دار ابن حزم بیروت

383۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی الصلوٰۃ عند الزوال، صفحہ 142، رقم الحدیث 478، دار الکتب العلمیۃ بیروت

ایضاً مسند احمد بن حنبل عن عبداللہ بن السائب، جلد 3 صفحہ 411، المکتب الاسلامی بیروت

ایضاً مشکوٰۃ المصابیح، باب السنن، جلد 1 صفحہ 480، رقم الحدیث 1169، دار ابن حزم بیروت

384۔ الترغیب والترہیب،، الترغیب فی الصلوٰۃ قبل الظہر و بعدھا، جلد 1 صفحہ 400، رقم الحدیث 5، مصطفیٰ البابی مصر

Marfat.com

385۔ المعجم الاوسط عن البراء بن عازب، جلد 7، صفحہ 177، رقم الحدیث 6328، مکتبۃ المعارف ریاض
الیضاً، الترغیب والترہیب، الترغیب فی الصلوٰۃ قبل الظہر و بعدھا، جلد 1، صفحہ 401، رقم الحدیث 6، مصطفی البابی مصر

386۔ سنن ابی داؤد، باب الصلوٰۃ قبل العصر، صفحہ 299، رقم الحدیث 1271، شرکۃ دارارقم بیروت
الیضاً، الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی الاربع قبل العصر، صفحہ 131، رقم الحدیث 430، دارالکتب العلمیۃ بیروت

387۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی الاربع قبل العصر، صفحہ 130، رقم الحدیث 429، دارالکتب العلمیۃ بیروت
الیضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب السنن، جلد 1، صفحہ 480، رقم الحدیث 1171، دارابن حزم بیروت

388۔ سنن ابی داؤد، باب الصلوٰۃ قبل العصر، صفحہ 299، رقم الحدیث 1272، شرکۃ دارارقم بیروت
الیضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب السنن، جلد 1، صفحہ 480، رقم الحدیث 1172، دارابن حزم بیروت

389۔ المعجم الکبیر عن ام سلمۃ، جلد 23، صفحہ 281، رقم الحدیث 611، داراحیاء التراث العربی بیروت
الیضاً، الترغیب والترہیب، الترغیب فی الصلوٰۃ قبل العصر، جلد 1، صفحہ 403، رقم الحدیث 3، مصطفی البابی مصر

390۔ المعجم الکبیر عن عبداللہ بن عمرو، جلد 3، صفحہ 275، رقم الحدیث 2601، مکتبۃ المعارف ریاض
الیضاً، الترغیب والترہیب، الترغیب فی الصلوٰۃ قبل العصر، جلد 1، صفحہ 403، رقم الحدیث 4، مصطفی البابی مصر

391۔ مشکوٰۃ المصابیح، باب السنن، جلد 1، صفحہ 484، رقم الحدیث 1184، دارابن حزم بیروت

392۔ مشکوٰۃ المصابیح، باب السنن، جلد 1، صفحہ 485، رقم الحدیث 1185، دارابن حزم بیروت

393۔ الجامع الصحیح للترمذی، کتاب التفسیر سورۃ الطور، صفحہ 755، رقم الحدیث 3275، دارالکتب العلمیۃ بیروت
الیضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب السنن، جلد 1، صفحہ 481، رقم الحدیث 1176، دارابن حزم بیروت

394۔ سنن ابی داؤد، باب الصلوٰۃ بعد العشاء، صفحہ 306، رقم الحدیث 1303، شرکۃ دارارقم بیروت

395۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی الرکعتین بعد الظہر، صفحہ 130، رقم الحدیث 428، دارالکتب العلمیۃ بیروت

396۔ حاشیۃ الطحطاوی علی الدرالمختار، باب الوتر والنوافل، جلد 1، صفحہ 284، المکتبۃ العربیۃ کوئٹہ

397۔ ردالمحتار، باب الوتر والنوافل، جلد 1، صفحہ 453، داراحیاء التراث العربی بیروت

398۔ کنزالعمال، جلد 7، صفحہ 409، رقم الحدیث 19554، موسسۃ الرسالۃ بیروت

Marfat.com

ایضاً، سنن الدارمی، باب الرکعتین بعد الوتر، جلد 1، صفحہ 312، رقم الحدیث 1602، نشر السنۃ ملتان

399۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء لا وتران فی لیلۃ، صفحہ 141، رقم الحدیث 471، دار الکتب العلمیۃ بیروت

400۔ اتحاف اسادۃ المتقین الباب السابع فی النوافل من الصلوات، جلد 3، صفحہ 355، دار الفکر بیروت

401۔ سنن ابی داؤد، باب قول النبی ﷺ کل صلاۃ لایتمھا صاحبھا الخ، صفحہ 203، رقم الحدیث 864، شرکۃ دار ارقم بیروت

402۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب صلوٰۃ القاعد، صفحہ 20-219، رقم الحدیث 1115۔ 1116، دارالسلام ریاض

403۔ الترغیب والترھیب، الترغیب فی قیام اللیل، جلد 1، صفحہ 26-425، رقم الحدیث 9، مصطفیٰ البابی مصر

404۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب فی دعاء النبی ﷺ صفحہ 811، رقم الحدیث 3549، دار الکتب العلمیۃ بیروت

ایضاً، کنز العمال، جلد 7، صفحہ 786، رقم الحدیث 21409، موسسۃ الرسالۃ بیروت

ایضاً، کنز العمال، جلد 7، صفحہ 790، رقم الحدیث 21428، موسسۃ الرسالۃ بیروت

405۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب الترغیب فی الدعاء والذکر الخ، جلد 1، صفحہ 522، رقم الحدیث 170، دار احیاء التراث العربی بیروت

406۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ما ذکر مما یستحب من الجلوس فی المسجد، صفحہ 171، رقم الحدیث 586، دار الکتب العلمیۃ بیروت

ایضاً، الترغیب والترھیب، الترغیب فی جلوس المرء فی مصلاہ الخ، جلد 1، صفحہ 95-294، رقم الحدیث 1، مصطفیٰ البابی مصر

407۔ شرح سفر السعادت، فصل در نماز چاشت، صفحہ 151، مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب صلوۃ الضحی، جلد 1، صفحہ 531، رقم الحدیث 1317-1318، دار ابن حزم بیروت

408۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی صلوۃ الضحی، صفحہ 141، رقم الحدیث 473، دار الکتب العلمیہ بیروت

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب صلوۃ الضحی، جلد 1، صفحہ 531، رقم الحدیث 1316، دار ابن حزم

Marfat.com

بیروت

409۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب استحباب صلوٰۃ الضحی، جلد 1، صفحہ 499، رقم الحدیث 84، داراحیاء التراث العربی بیروت

ایضاً مشکوٰۃ المصابیح، باب صلوۃ الضحی، جلد 1، صفحہ 529، رقم الحدیث 1311، دار ابن حزم بیروت

410۔ الترغیب والترہیب، الترغیب فی صلوۃ الضحی، جلد 1، صفحہ 465، رقم الحدیث 14، مصطفیٰ البابی مصر

411۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی صلوۃ الضحی، صفحہ 142، رقم الحدیث 475، دار الکتب العلمیۃ بیروت

ایضاً مشکوٰۃ المصابیح، باب صلوۃ الضحی، جلد 1، صفحہ 530، رقم الحدیث 1313، دار ابن حزم بیروت

412۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی صلوۃ الضحی، صفحہ 142، رقم الحدیث 476، دار الکتب العلمیۃ بیروت

ایضاً مشکوٰۃ المصابیح، باب صلوۃ الضحی، جلد 1، صفحہ 531، رقم الحدیث 1318، دار ابن حزم بیروت

413۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی فضل التطوع و ست رکعات بعد المغرب، صفحہ 131، رقم الحدیث 435، دار الکتب العلمیہ بیروت

ایضاً سنن ابن ماجۃ، باب ماجاء فی الست رکعات بعد المغرب، جلد 1، صفحہ 369، رقم الحدیث 1167، داراحیاء التراث

ایضاً الترغیب والترہیب، الترغیب فی صلوۃ بعد المغرب، جلد 1، صفحہ 404، رقم الحدیث 1، مصطفیٰ البابی مصر

414۔ الترغیب والترہیب، الترغیب فی صلوۃ بعد المغرب، جلد 1، صفحہ 465، رقم الحدیث 3، مصطفیٰ البابی مصر

415۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی فضل التطوع و ست رکعات بعد المغرب، صفحہ 132، رقم الحدیث 435، دار الکتب العلمیۃ بیروت

416۔ الترغیب والترہیب، الترغیب فی رکعتین بعد الوضو، جلد 1، صفحہ 173، رقم الحدیث 2، مصطفیٰ البابی مصر

417۔ الترغیب والترہیب، الترغیب فی رکعتین بعد الوضو، جلد 1، صفحہ 173، رقم الحدیث 4، مصطفیٰ

Marfat.com

البابی مصر

418۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا دخل المسجد فلیرکع رکعتین،صفحہ 95،رقم الحدیث 444،دارالسلام ریاض

419۔ کتاب ادعیۃ الحج والعمرۃ، فصل فی الوداع،صفحہ 2،مکتبہ اسلامیہ کوئٹہ

ایضاً،کتاب الاذکار للامام النووی، باب اذکارہ عند ارادتہ الخروج من بیتہ،صفحہ 275،رقم الحدیث 646،مکتب دارالبیان

420۔ کنز العمال،جلد 6،صفحہ 734،رقم الحدیث 17621،موسسۃ الرسالۃ بیروت

421۔ سنن ابی داؤد،باب صلوۃ التسبیح،صفحہ 304،رقم الحدیث 1297،شرکۃ دارارقم بیروت

ایضاً،سنن ابن ماجۃ ،باب ماجاء فی صلوٰۃ التسبیح،جلد 1 ،صفحہ 443،رقم الحدیث 1387،دار احیاء التراث

422۔ کنز العمال،جلد 7،صفحہ 21-820،رقم الحدیث 21549،موسسۃ الرسالۃ بیروت

423۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب التہجد،صفحہ 229،رقم الحدیث 1162، کتاب الدعوات، باب الدعاء عند الاستخارۃ،صفحہ 1349،رقم الحدیث 6382،وکتاب التوحید، صفحہ 1549 ،رقم الحدیث 7390،دارالسلام ریاض

424۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ماجاء فی التطوع مثنٰی مثنٰی،صفحہ 229، رقم الحدیث 1162 ،وباب الدعاءعندالاستخارہ،صفحہ 1349 ،رقم الحدیث 6382،دارالسلام ریاض

425۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی صلوٰۃ الحاجۃ،صفحہ 142 ، رقم الحدیث 479، دارالکتب العلمیہ بیروت

ایضاً،سنن ابن ماجۃ ، باب ماجاء فی صلوٰۃ الحاجۃ، جلد 1 ،صفحہ 441، رقم الحدیث 1384، داراحیاء التراث

ایضاً،مشکوٰۃ المصابیح،باب التطوع،جلد 1 ،صفحہ 534،رقم الحدیث 1327 ،دارابن حزم بیروت

426۔ سنن ابن ماجۃ ،باب ماجاء فی صلوٰۃ الحاجۃ،جلد 1 ،صفحہ 441،رقم الحدیث 1385 ،داراحیاء التراث

ایضاً،الجامع الصحیح للترمذی، کتاب الدعوات،صفحہ 818،رقم الحدیث 3578، دارالکتب العلمیۃ بیروت

427۔ سنن ابی داؤد،باب وقت قیام النبی من اللیل،صفحہ 308،رقم الحدیث 1316 ،شرکۃ دارارقم بیروت

ایضاً،مشکوٰۃ المصابیح ،باب التطوع،جلد 1 ،صفحہ 534،رقم الحدیث 1325 ،دارابن حزم بیروت

Marfat.com

428۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی الصلوٰۃ عند التوبۃ، صفحہ 123، رقم الحدیث 406، دارالکتب العلمیہ بیروت

429۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الذکر فی الکسوف، صفحہ 210، رقم الحدیث 1059، دارالسلام ریاض

430۔ سنن ابن ماجۃ، باب ماجاء فی صلوٰۃ الکسوف، جلد 1، صفحہ 402، رقم الحدیث 1264، داراحیاء التراث

ایضاً، سنن النسائی، باب ترک الجہر فیہا بالقراءۃ، صفحہ 258، رقم الحدیث 1492

431۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من احب العتاقۃ فی کسوف الشمس، صفحہ 209، رقم الحدیث 1054، دارالسلام ریاض

432۔ سنن ابی داوٗد، باب رفع الیدین فی الاستسقاء، صفحہ 271، رقم الحدیث 1173، شرکۃ دارارقم بیروت

ایضاً مشکوٰۃ المصابیح، باب الاستسقاء، جلد 1، صفحہ 602، رقم الحدیث 1508، دارابن حزم بیروت

433۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الاستسقاء، صفحہ 199، رقم الحدیث 1010، وکتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، صفحہ 763، رقم الحدیث 3710، دارالسلام ریاض

434۔ المؤطا للامام مالک، باب ماجاء فی الاستسقاء، صفحہ 179، میر محمد کتب خانہ کراچی

ایضاً سنن ابی داوٗد، باب رفع الیدین فی الاستسقاء، صفحہ 272، رقم الحدیث 1176، شرکۃ دار ارقم بیروت

ایضاً مشکوٰۃ المصابیح، باب الاستسقاء، جلد 1، صفحہ 601، رقم الحدیث 1506، دارابن حزم بیروت

435۔ سنن ابی داوٗد، باب رفع الیدین فی الاستسقاء، صفحہ 271، رقم الحدیث 1179، شرکۃ دارارقم بیروت

ایضاً مشکوٰۃ المصابیح، باب الاستسقاء، جلد 1، صفحہ 601، رقم الحدیث 1507، دار ابن حزم بیروت

436۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الاستسقاء فی خطبۃ الجمعۃ، صفحہ 200، رقم الحدیث 1014، دارالسلام ریاض

ایضاً، الجامع الصحیح لمسلم، کتاب صلوٰۃ الاستسقاء، جلد 2، صفحہ 14-613، رقم الحدیث 8، داراحیاء التراث العربی بیروت

437۔ الجامع الصحیح لمسلم، کتاب المساجد، جلد 1، صفحہ 473 و 477، رقم الحدیث 311، 314 و 316، داراحیاء التراث العربی بیروت

Marfat.com

438۔ مسند احمد بن حنبل عن عبداللہ بن مسعود، جلد 1، صفحہ 375، المکتب الاسلامی بیروت

439۔ السنن الکبریٰ للبیہقی، باب من ذکر صلوٰۃ وھوفی اخرای، جلد 2، صفحہ 222، دار صادر بیروت

ایضاً، المعجم الاوسط عن ابن عمر رضی اللہ عنہما، جلد 6، صفحہ 62، رقم الحدیث 5128، مکتبۃ المعارف ریاض

440۔ کنز العمال، جلد 7، صفحہ 541، رقم الحدیث 20162-20164، موسسۃ الرسالہ بیروت

ایضاً، شرح السنۃ، باب قضا الفوائت، جلد 2، صفحہ 45-244، فی ضمن رقم الحدیث 396، المکتب الاسلامی بیروت

441۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی التطوع فی السفر، صفحہ 163، رقم الحدیث 552، دار الکتب العلمیۃ بیروت

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب صلوٰۃ السفر، جلد 1، صفحہ 41-540، رقم الحدیث 1343، دار ابن حزم بیروت

442۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب صلوٰۃ المسافرین و قصرھا، جلد 1، صفحہ 479، رقم الحدیث 687، دار احیاء التراث العربی بیروت

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب صلوٰۃ السفر، جلد 1، صفحہ 543، رقم الحدیث 1349، دار ابن حزم بیروت

443۔ سنن ابن ماجۃ، باب ماجاء فی الوتر فی السفر، جلد 1، صفحہ 377، رقم الحدیث 1194، دار احیاء التراث العربی بیروت

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب صلوٰۃ السفر، جلد 1، صفحہ 543، رقم الحدیث 1350، دار ابن حزم بیروت

444۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الصلوٰۃ بمنٰی، صفحہ 329، رقم الحدیث 1656، دار السلام ریاض

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب صلوٰۃ السفر، جلد 1، صفحہ 538، رقم الحدیث 1334، دار ابن حزم بیروت

445۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب صلوٰۃ المسافرین و قصرھا، جلد 1، صفحہ 478، رقم الحدیث 4، دار احیاء التراث العربی بیروت

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب صلوٰۃ السفر، جلد 1، صفحہ 538، رقم الحدیث 1335، دار ابن حزم بیروت

446۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب غزوۃ الرقاع، صفحہ 851، رقم الحدیث 4136، دار السلام ریاض

Marfat.com

الیضاً،الجامع الصحیح لمسلم، باب صلوٰۃ الخوف، جلد 1، صفحہ 576، رقم الحدیث 311، داراحیاء التراث العربی بیروت

الیضاً،مشکوٰۃ المصابیح، باب صلوٰۃ الخوف، جلد 1، صفحہ 69-568، رقم الحدیث 1422، دار ابن حزم بیروت

447۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا لم یطق قاعدا صلی علی جنب، صفحہ 220، رقم الحدیث 1117، دارالسلام ریاض

الیضاً،سنن ابن ماجۃ، باب ماجاء فی صلوٰۃ المریض، جلد 1، صفحہ 386، رقم الحدیث 1223، داراحیاء التراث

الیضاً،سنن ابی داؤد، باب فی صلوٰۃ القاعد، صفحہ 221، رقم الحدیث 952، شرکۃ دارارقم بیروت

448۔ السنن الکبریٰ للبیہقی، باب الایماء بالرکوع والسجود اذ عجزعنہا، جلد 2، صفحہ 306، دار صادر بیروت

الیضاً،کنز العمال، جلد 7، صفحہ 548، رقم الحدیث 20195، موسسۃ الرسالہ بیروت

449۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب السہو فی الصلوٰۃ، جلد 1، صفحہ 399، رقم الحدیث 86، داراحیاء التراث العربی بیروت

الیضاً،الجامع الصحیح للبخاری، باب ماجاء فی السہو اذا قام من رکعتی الفریضۃ، صفحہ 240، رقم الحدیث 1224، دارالسلام ریاض

الیضاً،مشکوٰۃ المصابیح، باب السہو، جلد 1، صفحہ 424، رقم الحدیث 1018، دار ابن حزم بیروت

450۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی التشہد فی سجدتی السہو، صفحہ 120، رقم الحدیث 395، دارالکتب العلمیہ بیروت

451۔ سنن ابی داؤد، باب من نسی ان یتشہد وھو جالس، صفحہ 241، رقم الحدیث 1036-1037، شرکۃ دارارقم بیروت

الیضاً،مشکوٰۃ المصابیح، باب السہو، جلد 1، صفحہ 425، رقم الحدیث 1020، دار ابن حزم بیروت

452۔ الجامع الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، باب بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلوٰۃ، جلد 1، صفحہ 87، رقم الحدیث 133، داراحیاء التراث العربی بیروت

الیضاً،سنن ابن ماجۃ، باب سجود القرآن، جلد 1، صفحہ 334، رقم الحدیث 1052، دار احیاء التراث العربی بیروت

453۔ سنن الدارقطنی، باب من تجب علیہ الجمعۃ، جلد 2، صفحہ 107، رقم الحدیث 1558، دارالمعرفۃ بیروت

Marfat.com

ایضاً مشکوٰۃ المصابیح، باب وجوب الجمعۃ، جلد 1، صفحہ 555، رقم الحدیث 1380، دار ابن حزم بیروت

454۔ سنن ابی داؤد، باب الجمعۃ للمملوک، صفحہ 249، رقم الحدیث 1067، شرکۃ دار ارقم بیروت
ایضاً مشکوٰۃ المصابیح، باب وجوب الجمعۃ، جلد 1، صفحہ 554، رقم الحدیث 1377، دار ابن حزم بیروت

455۔ سنن ابن ماجۃ، باب فی فضل الجمعۃ، جلد 1، صفحہ 344، رقم الحدیث 1084، دار احیاء التراث
ایضاً مشکوٰۃ المصابیح، باب الجمعۃ، جلد 1، صفحہ 549، رقم الحدیث 1363، دار ابن حزم بیروت

456۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب الساعۃ التی فی یوم الجمعۃ، جلد 2، صفحہ 584، رقم الحدیث 13 تا 16، دار احیاء التراث العربی بیروت

457۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی الساعۃ الخ، صفحہ 146، رقم الحدیث 489، دار الکتب العلمیۃ بیروت

458۔ سنن ابی داؤد، باب فضل یوم الجمعۃ، صفحہ 244، رقم الحدیث 1047، شرکۃ دار ارقم بیروت
ایضاً مشکوٰۃ المصابیح، باب الجمعۃ، جلد 1، صفحہ 48-547، رقم الحدیث 1361، دار ابن حزم بیروت

459۔ سنن ابن ماجۃ، باب ذکر وفاتہ و دفنہ ﷺ، جلد 1، صفحہ 524، رقم الحدیث 1337، دار احیاء التراث العربی بیروت
ایضاً مشکوٰۃ المصابیح، باب الجمعۃ، جلد 1، صفحہ 550، رقم الحدیث 1366، دار ابن حزم بیروت

460۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فیمن مات یوم الجمعۃ، صفحہ 279، رقم الحدیث 1074، دار الکتب العلمیۃ بیروت
ایضاً، کنز العمال، جلد 7، صفحہ 719، رقم الحدیث 21084، موسسۃ الرسالۃ بیروت
ایضاً، کشف الخفاء، جلد 2، صفحہ 251، رقم الحدیث 2624، دار الکتب العلمیہ بیروت

461۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب فضل من استمع وانصت فی الخطبۃ، جلد 2، صفحہ 587، رقم الحدیث 26، دار احیاء التراث العربی بیروت

462۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب الصلوات الخمس الخ، جلد 1، صفحہ 209، رقم الحدیث 16، دار احیاء التراث العربی بیروت

463۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی فضل من اغبرت قدماہ فی سبیل اللہ، صفحہ 415، رقم الحدیث 1632، دار الکتب العلمیۃ بیروت

464۔ مشکوٰۃ المصابیح، باب التنظیف، جلد 1، صفحہ 556، رقم الحدیث 1381، دار ابن حزم بیروت

Marfat.com

الیضاً، الجامع الصحیح للبخاری، باب الدھن للجمعۃ، صفحہ 175، رقم الحدیث 883، دارالسلام ریاض

465۔ مشکوٰۃ المصابیح، باب التنظیف، جلد 1، صفحہ 558، رقم الحدیث 1388، دار ابن حزم بیروت

الیضاً، الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی فضل الغسل یوم الجمعۃ، صفحہ 148، رقم الحدیث 496، دار الکتب العلمیۃ بیروت

الیضاً، سنن ابی داؤد، باب فی الغسل یوم الجمعۃ، صفحہ 90، رقم الحدیث 345، شرکۃ دار ارقم بیروت

466۔ المعجم الکبیر عن ابی امامۃ، جلد 8، صفحہ 256، رقم الحدیث 7996، داراحیاء التراث العربی بیروت

الیضاً، الترغیب والترہیب، الترغیب فی الغسل یوم الجمعۃ، جلد 1، صفحہ 496، رقم الحدیث 1، مصطفیٰ البابی مصر

467۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب التغلیظ فی ترک الجمعۃ، جلد 2، صفحہ 591، رقم الحدیث 40، داراحیاء التراث العربی بیروت

الیضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب وجوب الجمعۃ، جلد 1، صفحہ 552، رقم الحدیث 1370، دار ابن حزم بیروت

468۔ سنن ابی داؤد، باب التشدید فی ترک الجمعۃ، صفحہ 246، رقم الحدیث 1052، شرکۃ دار ارقم بیروت

الیضاً، کنز العمال، جلد 7، صفحہ 728، رقم الحدیث 21133، موسسۃ الرسالۃ بیروت

469۔ الترغیب والترہیب، الترغیب من ترک الجمعۃ بغیر عذر، جلد 1، صفحہ 509، فی ضمن رقم الحدیث 3، مصطفیٰ البابی مصر

470۔ الترغیب والترہیب، الترغیب من ترک الجمعۃ بغیر عذر، جلد 1، صفحہ 509، فی ضمن رقم الحدیث 3، مصطفیٰ البابی مصر

471۔ کنز العمال بحوالہ الشافی فی المعرفۃ، جلد 7، صفحہ 730، رقم الحدیث 21144، موسسۃ الرسالۃ بیروت

الیضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب وجوب الجمعۃ، جلد 1، صفحہ 555، رقم الحدیث 1379، دار ابن حزم بیروت

472۔ کنز العمال بحوالہ الشیرازی فی الالقاب، جلد 7، صفحہ 731، رقم الحدیث 21148، موسسۃ الرسالۃ بیروت

473۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب فضل صلوٰۃ الجماعۃ، جلد 1، صفحہ 452، رقم الحدیث 254، داراحیاء التراث العربی بیروت

Marfat.com

474۔ سنن ابی داؤد، باب کفارۃ من ترکھا، صفحہ 246، رقم الحدیث 1053، شرکۃ دارارقم بیروت

ایضاً، سنن ابن ماجہ، باب فیمن ترک الجمعۃ من غیر عذر، جلد 1، صفحہ 358، رقم الحدیث 1128، داراحیاء التراث

475۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی کراھیۃ التخطی، صفحہ 152، رقم الحدیث 513، دارالکتب العلمیۃ بیروت

ایضاً، سنن ابن ماجہ، باب ماجاء فی النھی عن تخطی الناس، جلد 1، صفحہ 354، رقم الحدیث 1116، داراحیاء التراث

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب التنظیف، جلد 1، صفحہ 559، رقم الحدیث 1392، دارابن حزم بیروت

476۔ سنن ابی داؤد، باب صلوٰۃ العیدین، صفحہ 262، رقم الحدیث 1134، شرکۃ دارارقم بیروت

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب صلوٰۃ العیدین، جلد 1، صفحہ 577، رقم الحدیث 1439، دارابن حزم بیروت

477۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب ترک الصلوٰۃ قبل العید، جلد 1، صفحہ 606، رقم الحدیث 13، داراحیاء التراث العربی بیروت

ایضاً، الجامع الصحیح للبخاری، باب الخطبۃ بعد العید، صفحہ 190، رقم الحدیث 964، دارالسلام ریاض

478۔ سنن ابی داؤد، باب یصلی بالناس العید فی المسجد، صفحہ 268، رقم الحدیث 116، شرکۃ دارارقم بیروت

ایضاً، سنن ابن ماجہ، باب ماجاء فی صلوٰۃ فی صلوۃ العید فی المسجد، جلد 1، صفحہ 416، رقم الحدیث 1313، داراحیاء التراث العربی بیروت

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب صلوٰۃ العیدین، جلد 1، صفحہ 579، رقم الحدیث 1448، دارابن حزم بیروت

479۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی خروج النبی ﷺ الی الخ، صفحہ 159، رقم الحدیث 541، دارالکتب العلمیۃ بیروت

ایضاً، سنن الدارمی، باب الرجوع من المصلی، جلد 1، صفحہ 317، رقم الحدیث 1621، نشر السنہ ملتان

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب صلوٰۃ العیدین، جلد 1، صفحہ 579، رقم الحدیث 1447، دارابن حزم بیروت

480۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی الاکل یوم الفطر، صفحہ 160، رقم الحدیث 542،

Marfat.com

دار الکتب العلمیۃ بیروت

ایضاً، سنن ابن ماجہ، باب فی الاکل یوم الفطر، جلد 1، صفحہ 558، رقم الحدیث 1756، دار احیاء التراث

ایضاً، مشکوۃ المصابیح، باب صلوٰۃ العیدین، جلد 1، صفحہ 577، رقم الحدیث 1440، دار ابن حزم بیروت

481۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الاکل یوم الفطر، صفحہ 189، رقم الحدیث 953، دار السلام ریاض

ایضاً، مشکوۃ المصابیح، باب صلوٰۃ العیدین، جلد 1، صفحہ 575، رقم الحدیث 1433، دار ابن حزم بیروت

482۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی ذکر الموت، صفحہ 553، رقم الحدیث 2307، دار الکتب العلمیۃ بیروت

ایضاً، مشکوۃ المصابیح، باب تمنی الموت، جلد 2، صفحہ 637، رقم الحدیث 1607، دار ابن حزم بیروت

483۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الامر باتباع الجنائز، صفحہ 244، رقم الحدیث 1240، دار السلام ریاض

ایضاً، الجامع الصحیح لمسلم، باب من حق المسلم للمسلم رد السلام، جلد 4، صفحہ 1704، رقم الحدیث 4-5، دار احیاء التراث العربی بیروت

ایضاً، مشکوۃ المصابیح، باب عیادۃ المریض، جلد 1، صفحہ 610، رقم الحدیث 1524، دار ابن حزم بیروت

484۔ کنز العمال، جلد 15، صفحہ 575، رقم الحدیث 42238، موسسۃ الرسالۃ بیروت

ایضاً، المستدرک للحاکم، کتاب الجنائز فضیلۃ تغسیل المیت، جلد 1، صفحہ 354، دار الفکر بیروت

485۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الایمان، صفحہ 14، رقم الحدیث 47، رقم الحدیث 325، دار السلام ریاض

ایضاً، الجامع الصحیح لمسلم، باب فضل الصلوٰۃ علی الجنازہ، جلد 2، صفحہ 652 تا 654، رقم الحدیث 54 و 57، دار احیاء التراث العربی بیروت

ایضاً، مشکوۃ المصابیح، باب المشی بالجنازۃ، جلد 2، صفحہ 658، رقم الحدیث 1651، دار ابن حزم بیروت

486۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب من صلی علیہ مائۃ، جلد 2، صفحہ 654، رقم الحدیث 58، دار احیاء التراث العربی بیروت

Marfat.com

487۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب من صلی علیہ اربعون، جلد 2، صفحہ 655، رقم الحدیث 59، داراحیاء التراث العربی بیروت

488۔ سنن ابی داؤد، باب فی الصفوف علی الجنازۃ، صفحہ 740، رقم الحدیث 3166، شرکۃ دار ارقم بیروت

489۔ سنن ابی داؤد، باب الدعاء للمیت، صفحہ 747، رقم الحدیث 3199، شرکۃ دار ارقم بیروت
ایضاً، مشکوۃ المصابیح، باب المشی بالجنازۃ، جلد 2، صفحہ 66، رقم الحدیث 1674، دار ابن حزم بیروت

490۔ الجامع الصحیح للترمذی، کتاب الجنائز، صفحہ 80-279، رقم الحدیث 1073 و 1076، دار الکتب العلمیۃ بیروت
ایضاً، مشکوۃ المصابیح، باب البکاء علی المیت، جلد 2، صفحہ 92-691، رقم الحدیث 1737۔ 1738، دار ابن حزم بیروت

491۔ سنن ابن ماجۃ، باب ماجاء فی زیارۃ القبور، جلد 1، صفحہ 501، رقم الحدیث 1571، داراحیاء التراث العربی بیروت
ایضاً، مشکوۃ المصابیح، باب زیارۃ القبور، جلد 2، صفحہ 703، رقم الحدیث 1769، دار ابن حزم بیروت

492۔ سنن ابی داؤد، باب الدعاء علی المیت، صفحہ 738، رقم الحدیث 3201، شرکۃ دار ارقم بیروت
ایضاً، الجامع الصحیح للترمذی، باب ما یقول فی الصلوٰۃ علی المیت، صفحہ 268، رقم الحدیث 1024، دار الکتب العلمیہ بیروت
ایضاً، سنن ابن ماجۃ، باب ماجاء فی الدعاء فی الصلوٰۃ علی الجنازۃ، جلد 1، صفحہ 480، رقم الحدیث 1498، داراحیاء التراث
ایضاً، مشکوۃ المصابیح، باب المشی بالجنازۃ، جلد 2، صفحہ 669، رقم الحدیث 1675، دار ابن حزم بیروت

493۔ مشکوۃ المصابیح، باب دفن المیت، جلد 2، صفحہ 680، رقم الحدیث 1707، دار ابن حزم بیروت
ایضاً، شرح الصدور، باب ما یقال عند الدفن والتلقین مرکز اہل سنت برکات رضا، صفحہ 105

494۔ کتاب الاذکار، باب مایقولہ بعد الدفن، صفحہ 211، فی ضمن رقم الحدیث 489

495۔ مشکوۃ المصابیح، باب دفن المیت، جلد 2، صفحہ 684، رقم الحدیث 1717، دار ابن حزم بیروت

496۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب کون الاسلام یھدم ما قبلہ، جلد 1، صفحہ 113، رقم الحدیث

Marfat.com

192،دار احیاء التراث العربی بیروت

ایضاً شرح الصدور، باب ما یقال عند ادفن والمتقین مرکزاہل سنت برکات رضا،صفحہ 106

497۔ کنز العمال،جلد15،صفحہ605،رقم الحدیث42406،موسسۃ الرسالۃ بیروت

498۔ مشکوٰۃ المصابیح، باب زیارۃ القبور، جلد2، صفحہ702-703، رقم الحدیث1764 تا 1767،دار ابن حزم بیروت

499۔ کنز العمال،جلد15،صفحہ655،رقم الحدیث42596،موسسۃ الرسالۃ بیروت

Marfat.com

Marfat.com

تیسرا رکن

زکوٰۃ ادا کرنا

Marfat.com

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

رکن ثالث

وَاِیۡتَآءُ الزَّکٰوۃِ

اسلام کا تیسرا رکن زکوٰۃ ادا کرنا ہے۔ یہ 2 ہجری میں فرض ہوئی (درمختار)۔ زکوٰۃ کا لغوی معنی ہے نشوونما پانا، زیادہ ہونا، پاک ہونا۔ چونکہ زکوٰۃ کی ادائیگی سے مال بڑھتا ہے اس میں زیادتی و برکت پیدا ہوتی ہے اور مال پاک صاف ہوجاتا ہے نیز ادائیگی زکوٰۃ سے اجر و ثواب میں کئی گنا اضافہ، روح میں بالیدگی اور باطن کی گناہوں سے صفائی و تطہیر ہوتی ہے اس لغوی مناسبت کی وجہ سے اس کو زکوٰۃ کا نام دیا گیا ہے۔ (البحر الرائق)

شریعت میں زکوٰۃ کا معنی ہے۔ مال کے ایک مقررہ حصے کا اللہ تعالیٰ کے لیے کسی ایسے مسلمان فقیر کو مالک بنا دینا جو سید ہاشمی نہ ہو۔ (بہار شریعت بحوالہ درمختار)

اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کو پنجگانہ نماز کے بعد، بہت بڑی عبادت اور مہتم بالشان دینی و اسلامی فریضہ قرار دیا ہے قرآن پاک میں جگہ جگہ نماز کے ساتھ ساتھ ہی زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم دیا ہے۔ اس طرح قرآن حکیم نے تقریباً چھیاسی بار زکوٰۃ دینے کی تاکید و ترغیب فرمائی۔ اور شارع اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے ادائیگی زکوٰۃ کے فریضہ کو دین اسلام کی بنیاد و اساس قرار دیا ہے۔

زکوٰۃ کے متعلق ارشادات ربانی

وَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارۡکَعُوۡا مَعَ الرّٰکِعِیۡنَ ﴿۴۳﴾

(سورہ بقرہ)

"اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو، اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو"۔

فَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاعۡتَصِمُوۡا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوۡلٰىكُمۡ ۚ فَنِعۡمَ الۡمَوۡلٰى وَنِعۡمَ النَّصِیۡرُ ﴿۷۸﴾ (سورۃ الحج)

Marfat.com

''نماز پابندی سے قائم رکھو اور زکوٰۃ دو، اور اللہ کی رسی مضبوط تھام لو وہ تمہارا مولیٰ ہے تو وہ کتنا اچھا مولیٰ اور کتنا اچھا مددگار ہے''۔

وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَ مَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَیْرًا وَّ اَعْظَمَ اَجْرًا

(سورۃ المزمل:20)

''اور نماز پابندی سے ادا کرو اور زکوٰۃ دو، اور اللہ کو اچھا قرض دو، اور اپنے لیے جو بھلائی آگے بھیجو گے اسے اللہ کے پاس بہتر اور بڑے ثواب کی پاؤ گے''۔

فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۠ (سورہ مجادلہ)

''پس نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو، اور اللہ اور اس کے رسول کے فرمانبردار رہو، اور اللہ تمہارے اعمال کو جانتا ہے''۔

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّیْهِمْ بِهَا وَ صَلِّ عَلَیْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ (سورہ توبہ:103)

''اے پیارے نبی! ان کے مال کی زکوٰۃ وصول کرو جس سے تم انہیں پاک اور ستھرا کردو اور ان کے لیے دعائے خیر کرو بلاشبہ آپ کی دعا ان کے دلوں کا سکون وچین ہے''۔

زکوٰۃ کے متعلق پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ فَقَالَ اُدْعُهُمْ اِلٰی شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذَالِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَیْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِیْ كُلِّ یَوْمٍ وَلَیْلَةٍ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذَالِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَیْهِمْ صَدَقَةً فِیْ اَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِیَائِهِمْ وَ تُرَدُّ فِیْ فُقَرَائِهِمْ (1)

Marfat.com

ترجمہ: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت معاذ کو یمن بھیجا اور فرمایا کہ اہل یمن کو پہلے اس بات کی گواہی دینے کی دعوت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں اگر وہ تمہاری اس بات کو مان لیں تو پھر ان کو یہ بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کیں ہیں اگر وہ تمہاری اس بات کو بھی مان لیں تو پھر ان کو بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنے مالوں کی زکوٰۃ بھی فرض کی ہے جو ان کے مالداروں سے وصول کر کے ان ہی کے غریبوں کو دی جائے گی''۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا کہ اپنے مال کی زکوٰۃ دے کہ وہ پاک کرنے والی ہے تجھے پاک کر دے گی، اور رشتہ داروں سے اچھا سلوک کر اور مسکین اور پڑوسی اور سائل کا حق پہچان (2)۔

حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ عزوجل نے اسلام میں چار چیزیں فرض کی ہیں جو ان میں سے تین ادا کرے وہ اسے کچھ کام نہ دیں گی جب تک پوری چاروں ادا نہ کرے وہ چار چیزیں یہ ہیں۔(۱) نماز (۲) زکوٰۃ (۳) ماہ رمضان کا روزہ اور (۴) حج بیت اللہ (3)۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو اللہ و رسول پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے، اور جو اللہ و رسول پر ایمان رکھتا ہے وہ سچ بولے یا خاموش رہے، اور جو اللہ و رسول پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے (4)۔

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے اسلام کا پورا ہونا اور مکمل ہونا یہ ہے کہ تم اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو (5)۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ ہم نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں اور جو زکوٰۃ نہ دے اس کی نماز بھی قبول نہیں (6)۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا زکوٰۃ اسلام کا

Marfat.com

پل ہے(7)۔اور فرمایا زکوٰۃ ادا کر کے اپنے مال کو مضبوط قلعہ میں محفوظ کر لو اور اپنے بیماروں کا علاج صدقہ سے کرو اور مصیبت نازل ہونے پر دعا و عاجزی سے مدد مانگو(8)۔اور ارشاد فرمایا جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی بلا شبہ اللہ تعالیٰ نے اس سے شر کو دور فرما دیا(9)۔ نیز فرمایا جو شخص پانچوں نمازیں پابندی سے پڑھے ماہ رمضان کے روزے رکھے، زکوٰۃ ادا کرے اور سات کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اسے کہا جائے گا کہ سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جا(10)۔

مسائل واحکام زکوٰۃ

زکوٰۃ ہر صاحب نصاب مسلمان، عاقل، بالغ، آزاد، مرد وعورت پر فرض ہے جب کہ وہ نصاب کامل کو پورے طور پر مالک اور قابض ہو۔(بہار شریعت)

زکوٰۃ کی فرضیت کا منکر کافر اور نہ دینے والا فاسق و فاجر اور واجب القتل ہے۔زکوٰۃ کی ادائیگی میں دیر اور تاخیر کرنے والا گنہگار اور مردود الشہادت ہے یعنی اس کی گواہی نا مقبول ہے۔(بہار شریعت بحوالہ عالمگیری حصہ پنجم، صفحہ 7)

جس مسلمان عاقل بالغ آزاد مرد وعورت کے پاس بقدر نصاب روپیہ، سونا، چاندی یا مال تجارت ہو اور وہ نصاب حاجت اصلیہ سے زائد، قرض سے فارغ ہو، تو اس پر کامل ایک سال گزرنے کے بعد، اس کی زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے۔

وجوب زکوٰۃ کی شرائط

زکوٰۃ فرض ہونے کے لیے دس شرطیں ہیں جن کا اجمالی بیان تو اوپر ہو چکا ہے ان شرائط کا تفصیلی بیان حسب ذیل ہے۔

اول، اسلام، زکوٰۃ مسلمان پر فرض ہے کافر پر نہیں۔دوم بالغ ہونا، زکوٰۃ بالغ پر فرض ہے نابالغ پر نہیں، سوم، صاحب عقل ہونا، زکوٰۃ عقل مند پر فرض ہے پاگل اور مجنون پر نہیں، جب کہ سال بھر اسی حالت میں رہے ہاں اگر سال کے اول آخر میں اس ذہنی بیماری سے افاقہ ہو جاتا ہے تو پھر زکوٰۃ فرض ہے ورنہ نہیں۔چہارم آزاد ہونا، غلام پر زکوٰۃ فرض نہیں

Marfat.com

کیونکہ وہ مال نصاب کا مالک ہی نہیں۔ پنجم بقدر نصاب مال کا مالک ہونا، اگر مال نصاب سے کم ہو تو زکوٰۃ فرض نہیں۔ ششم مال کا پورے طور پر مالک اور قابض ہونا لہٰذا جو مال کسی کے پاس رہن رکھا ہو اس پر زکوٰۃ فرض نہیں کیونکہ وہ اس کے قبضہ میں نہیں یعنی ملک تام نہیں۔ ہفتم، مال نصاب کا دین اور قرض سے فارغ ہونا، ہشتم مال نصاب کا حاجت اصلیہ سے فارغ ہونا۔ نہم، مال کا نامی ہونا، یعنی خلقی یا فعلی اعتبار سے اس مال میں تجارت وغیرہ کے ذریعہ اضافہ وترقی ممکن ہو۔ دہم، مذکورہ تمام شرائط کے بعد اس مال پر کامل ایک سال کا گزر جانا۔ (درمختار)

نصاب

زکوٰۃ فرض ہونے کیلئے مال ودولت کی ایک خاص حد اور مقدار متعین ہے جس کو شریعت کی اصطلاح میں نصاب کہا جاتا ہے۔ زکوٰۃ اسی وقت فرض ہے جب کہ مال بقدر نصاب ہوگا۔ اس مقدار شرعی ''نصاب'' سے کم مال ودولت پر زکوٰۃ فرض نہیں۔ نصاب زکوٰۃ کا اجمالی خاکہ یہ ہے۔

مال زکوٰۃ کی اقسام	نصاب زکوٰۃ
سونے کا نصاب زکوٰۃ	ساڑھے سات تولہ
چاندی کا نصاب زکوٰۃ	ساڑھے باون تولہ
مال تجارت کا نصاب زکوٰۃ	جو قیمت میں چاندی کے نصاب کے برابر ہو
اونٹ کا نصاب زکوٰۃ	پانچ عدد (سائمہ)
گائے، بھینس کا نصاب زکوٰۃ	تیس عدد (سائمہ)
بھیڑ، بکری کا نصاب زکوٰۃ	چالیس عدد (سائمہ)

(بہار شریعت، فتاویٰ رضویہ)

زمین کی پیداوار میں ہم احناف کے نزدیک کوئی خاص شرعی مقدار ونصاب متعین نہیں بلکہ زمین کی پیداوار کم ہو یا زیادہ، اس میں زکوٰۃ عشر یا نصف عشر فرض ہے۔

قرض

زکوٰۃ فرض ہونے کے لیے مال زکوٰۃ کا قرض اور دین وغیرہ سے فارغ ہونا بھی ضروری

Marfat.com

ہے اگر قرض اتنا ہو کہ ادا کرنے کے بعد مال بقدر نصاب نہیں رہتا تو زکوٰۃ فرض نہیں۔ ہاں اگر قرض ادا کرنے کے بعد نصاب باقی رہے تو اب زکوٰۃ فرض ہے (بہار شریعت)۔ قرض اور دین اس وقت مانع زکوٰۃ ہے جب کہ زکوٰۃ واجب ہونے سے پہلے کی ہو۔ اگر نصاب پر سال گزرنے کے بعد کا قرض ہو تو وہ قرض مانع زکوٰۃ نہیں۔ لہٰذا زکوٰۃ ادا کرنی فرض ہوگی۔ زمین کی پیداوار میں زکوٰۃ (عشر وغیرہ) فرض ہونے کے لیے قرض مانع زکوٰۃ نہیں یعنی زمین کی پیداوار کا مالک اگرچہ مقروض ہو اس پر عشر واجب ہوگا۔

جو روپیہ وغیرہ خود کسی کو قرض دیا ہوا ہے، اس کی زکوٰۃ بھی اس وقت ادا کرنی فرض نہیں، ہاں جب وہ روپیہ وغیرہ وصول ہو جائے تو اب گزشتہ سالوں کی اس روپے یا سونے چاندی کی زکوٰۃ دینا فرض ہے۔

حاجت اصلیہ

وجوبِ زکوٰۃ کے لیے نصاب کا حاجت اصلیہ سے فارغ وزائد ہونا شرط ہے۔ حاجت اصلیہ سے مراد وہ چیزیں ہیں جو ضروریات زندگی سے تعلق رکھتی ہوں اور انسانی زندگی بسر کرنے کے لیے ان ضروری اشیاء کا حاجت مند ہو مثلاً رہائش کے لیے مکان، گرمی وسردی کے لیے کپڑے، گھر کا ساز و سامان، برتن، لحاف، فرنیچر وغیرہ کھانے پینے کی چیزیں غلہ وغیرہ، سواری کے جانور، کار، سائیکل وغیرہ۔ اہل علم کے لیے متعلقہ کتابیں نیز کاریگروں کے لیے ان کی ضرورت کے اوزار، مشینری وغیرہ، جنگ یا اپنی حفاظت کے لیے ضروری ہتھیار وغیرہ مذکورہ تمام چیزیں حاجت اصلیہ میں داخل ہیں لہٰذا ان پر زکوٰۃ فرض نہیں اگرچہ بیش قیمت ہوں ہاں سونے چاندی کے برتنوں پر زکوٰۃ ہے اگر وہ بقدر نصاب ہوں ورنہ نہیں۔ (بہار شریعت)

حولان حول

وجوب زکوٰۃ کے لیے حولان حول یعنی مال نصاب پر کامل ایک سال قمری کا گزرنا ضروری شرط ہے سال پورا ہونے سے قبل زکوٰۃ ادا کرنا فرض نہیں۔ مگر مال زکوٰۃ پر سال

Marfat.com

گزرنے کے بعد زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہو جاتا ہے اب تاخیر کرنا سخت گناہ ہے، اگر سال کے اول و آخر میں نصاب پورا ہو۔ مگر درمیان میں نصاب کم ہو جائے تو یہ کمی اور نقصان مانع زکوٰۃ نہیں۔ ابتداء سال سے آخر سال تک جتنا نیا مال اسی جنس کا اور آئے گا وہ سب اسی پرانے نصاب کے ساتھ شامل ہوتا جائے گا۔ اس کے لیے جدا سال شمار نہیں کیا جائے گا (بہار شریعت بحوالہ عالمگیری)۔ یعنی اس نئے مال کا ابتداء سال بھی اسی پہلے نصاب کی تاریخ سے ہی شروع ہوگا۔ اگرچہ وہ نیا مال سال ختم ہونے سے ایک دن یا ایک گھنٹہ ہی پہلے حاصل ہو۔ مال نصاب پر سال گزرنے سے پہلے بھی اس کی زکوٰۃ دینا جائز ہے (11)۔

زکوٰۃ دینے میں تملیک لازمی شرط ہے یعنی زکوٰۃ کے مستحق، فقیر و مسکین کو مال زکوٰۃ کا مالک بنا دینا ضروری ہے، صرف مباح کر دینے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ مالک بنا دینے میں یہ بھی ضروری ہے۔ کہ زکوٰۃ ایسے شخص کو دی جائے جو مال زکوٰۃ پر قبضہ کرنا جانتا ہو، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ نادانی یا کم عقلی سے ضائع کر دے ورنہ زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ ہاں اگر ان کو زکوٰۃ دینی ہو تو پھر یہ ضروری ہے کہ ان کے وارث یا نگران، ان کی طرف سے قبضہ کریں۔ (درمختار وغیرہ)

زکوٰۃ دیتے وقت یا مال زکوٰۃ علیحدہ کرتے وقت زکوٰۃ کی نیت کرنا بھی ایک ضروری شرط ہے۔ نیت کا یہ معنی ہے کہ اگر پوچھا جائے تو بلا تامل بتا سکے کہ یہ زکوٰۃ ہے۔ لہٰذا اگر سال بھر خیرات کرتا رہا اور آخر میں نیت کی کہ جو کچھ خیرات کیا ہے وہ زکوٰۃ ہے تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ ہاں اگر سال بھر زکوٰۃ کی نیت سے خیرات کرتا رہا۔ اور سال کے آخر میں حساب کیا تو اگر زکوٰۃ پوری ہوگئی تو فبہا، ورنہ جو کم ہے وہ اب فوراً ادا کرے، اب دیر کی تو گنہگار ہوگا اگر زکوٰۃ کی نیت سے آئندہ چند سالوں کی زکوٰۃ پیشگی ادا کر دی تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ زکوٰۃ دیتے وقت، زکوٰۃ بتا کر دینا ضروری نہیں بلکہ صرف دل کی نیت کافی ہے۔ (بہار شریعت وغیرہ)

نفلی صدقہ و خیرات پوشیدہ طور پر چھپا کر دینا افضل ہے اور صدقہ فرض یعنی زکوٰۃ و فطرانہ وغیرہ اعلانیہ اور ظاہر طور پر دینا افضل و بہتر ہے تا کہ تارک زکوٰۃ ہونے کی تہمت و بد گمانی سے محفوظ رہے نیز اس نیت سے اعلانیہ زکوٰۃ ادا کی جائے کہ دوسروں کو بھی زکوٰۃ و

Marfat.com

خیرات دینے کی ترغیب وتبلیغ ہو، ہاں اگر ریا اور دکھاوے کی نیت سے ایسا کیا تو ثواب نہیں ہوگا بلکہ الٹا گناہ اور عذاب ہوگا۔ اسی طرح زکوٰۃ دے کر احسان جتلانا بھی ثواب کو ضائع کر دیتا ہے اور سخت گناہ اور عذاب الیم کا باعث ہے۔ (بہار شریعت)

زکوٰۃ کس مال پر ہے

زکوٰۃ چار قسم کے مال پر فرض ہے۔ اول، ثمن یعنی سونا چاندی، (کرنسی نوٹ، روپیہ، رائج سکہ وغیرہ)، دوم، مال تجارت، سوم، سائمہ یعنی چرائی کے مویشی، اونٹ، گائے، بھینس، بھیڑ، بکری، وغیرہ۔ سائمہ کی تشریح ان شاء اللہ مویشیوں کی زکوٰۃ کے بیان میں کی جائے گی۔ چہارم، زمین کی پیداوار۔ (بہار شریعت، فتاویٰ رضویہ)

آئندہ صفحات پر مذکورہ بالا چاروں قسم کے مال زکوٰۃ کے مسائل و احکام کی تفصیل کتاب وسنت کے ارشادات کی روشنی میں وضاحت کے ساتھ درج کی جاتی ہے۔

سونے چاندی کی زکوٰۃ کے احکام

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَۃٌ (12)

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے سواری کے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کر دی ہے۔ سو تم چاندی کی زکوٰۃ ادا کرو، چالیس درہم سے ایک درہم، لیکن ایک سو نانوے درہم میں کوئی زکوٰۃ نہیں ہاں جب پورے دو سو درہم ہو جائیں تو ان میں پانچ درہم زکوٰۃ ہے (13)۔ اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ ہر چالس درہم میں ایک درہم زکوٰۃ ہے۔ مگر جب تک دو سو درہم پورے نہ ہوں ان میں زکوٰۃ فرض نہیں۔ جب دو سو درہم ہوں تو ان میں پانچ درہم زکوٰۃ ہے اور اس سے زیادہ ہوں تو ان کی زکوٰۃ اسی حساب سے دیں (14)۔

Marfat.com

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں سونے کے زیور پہنا کرتی تھی۔ تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا یہ سونے کا زیور کنز تو نہیں۔ (کیونکہ قرآن پاک میں سونے چاندی کے کنز پر وعید کی گئی ہے) تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو زیور نصاب کی زکوٰۃ کی مقدار کو پہنچے اور پھر اس کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے تو وہ کنز نہیں (15)۔

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں دو عورتیں حاضر ہوئیں ان کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن تھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا، تم ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو، انہوں نے عرض کیا نہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم یہ پسند کرتی ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں (دوزخ کی) آگ کے کنگن پہنائے؟ انہوں نے عرض کیا نہیں، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تو پھر ان کی زکوٰۃ ادا کیا کرو (16)۔

مسائل واحکام

سونے کا نصاب بیس مثقال، یعنی ساڑھے سات تولہ ہے اس سے کم میں زکوٰۃ نہیں چاندی کا نصاب پانچ اوقیہ یا دو سو درہم، یعنی ساڑھے باون تولہ ہے اس سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔ سونے چاندی کی زکوٰۃ میں وزن کا اعتبار ہے قیمت کا لحاظ نہیں ہے۔ (بہار شریعت)

لہٰذا ساڑھے سات تولہ سونے کی زکوٰۃ دو ماشہ سونا ہے یا نوٹ اور روپے کے حساب سے دو ماشہ سونے کی قیمت، ساڑھے باون تولہ چاندی کی زکوٰۃ ایک تولہ تین ماشہ چھ رتی ہے۔ یا نوٹ اور روپے کے حساب سے ایک تولہ 3 ماشہ 6 رتی چاندی کی قیمت۔

سونا چاندی جس حالت میں بھی ہو۔ خواہ زیور کی حالت میں ہو، یا ان کے برتن بنے ہوں یا ویسے پڑا ہوا استعمال ہو یا نہ ہوا گر وہ بقدر نصاب ہے تو اس کی زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے (بہار شریعت) چونکہ زیور کی مالک بالعموم عورت ہوتی ہے اس لیے احادیث میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مستورات سے ارشاد فرمایا کہ تمہارا زیور اگر بقدر نصاب ہے تو اس کی زکوٰۃ ادا کرو۔ ورنہ کل قیامت کے روز یہی زیور آگ بن کر وبال جان اور عذاب کا موجب ہوگا۔

شریعت میں، سونے چاندی کے برتنوں کا استعمال مسلمانوں کے لیے نا جائز ہے۔

Marfat.com

مستورات کو سونے چاندی کے زیورات کا استعمال جائز ہے۔ مرد کو سوا ساڑھے چار ماشہ چاندی کی ایک انگوٹھی کے، سونے چاندی کا بطور زیور استعمال کرنا حرام و نا جائز ہے۔ اسی طرح مرد کو ریشم کا لباس پہننا بھی جائز نہیں۔

کرنسی، یعنی رائج سکہ روپیہ نوٹ وغیرہ بھی اگر ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونے کی قیمت کے برابر ہو تو ان کی زکوٰۃ واجب ہے اگر کچھ نقدی روپیہ نوٹ وغیرہ ہو اور کچھ سونا چاندی تو ان کو باہم ملانے سے بقدر نصاب ہو جائے تو زکوٰۃ واجب ہے ورنہ نہیں۔ (بہار شریعت، حصہ پنجم صفحہ 25)

اگر کسی کے پاس دونوں نصاب سونا، چاندی کے ہوں تو اس پر ان دونوں کی علیحدہ علیحدہ زکوٰۃ فرض ہے۔ اگر کسی کے پاس سونا چاندی دونوں ہیں لیکن بقدر نصاب نہیں تو سونے کی قیمت چاندی یا چاندی کی قیمت کا سونا فرض کر کے باہم ملائیں اگر بقدر نصاب ہو جائے تو زکوٰۃ فرض ہے ورنہ نہیں۔ (بہار شریعت)

مقررہ حساب سے جتنا مال زیادہ ہو وہ اگر نصاب کا پانچواں حصہ ہے تو اس کی بھی حسب دستور چالیسواں حصہ زکوٰۃ واجب ہے اور اگر پانچویں حصہ سے کم ہے۔ تو پھر نصاب سے زائد مال کی زکوٰۃ معاف ہے۔ مثلاً نصاب زکوٰۃ ایک ہزار روپے ہے تو اب بارہ سو روپے کی زکوٰۃ تیس روپے ہے اور گیارہ سو ننانوے کی وہی پچیس روپے زکوٰۃ واجب ہے۔ سونا چاندی اور مال تجارت میں بھی یہی حکم ہے۔

یہ ضروری نہیں کہ ہر قسم کے نصاب کی زکوٰۃ، اسی نصاب سے ادا کی جائے، سونے چاندی کی زکوٰۃ، سونے چاندی سے بھی ادا کر سکتے ہیں، اور رائج سکہ روپے، دیگر اجناس خوردنی، غلہ وغیرہ، پہننے کے کپڑے، مال و اسباب سے بھی ادا کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ یہ چیزیں قیمت میں بازار کے نرخ سے کسی طرح کم نہ ہوں بلکہ زیادہ بہتر یہ ہے کہ مستحقین کو جس چیز کی زیادہ ضرورت ہو اور قیمت کے لحاظ سے زیادہ مفید ہو وہی زکوٰۃ میں دی جائے۔ لہٰذا زکوٰۃ دینے والا سونے چاندی کی زکوٰۃ میں اس کا چالیسواں حصہ بھی دے سکتا

Marfat.com

ہے اور چالیسواں حصہ کی جو قیمت بنتی ہے وہ بھی دے سکتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

مال تجارت کی زکوٰۃ کے احکام

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَ مِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَكُمْ
مِّنَ الْاَرْضِ ۪ وَ لَا تَیَمَّمُوا الْخَبِیْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَ لَسْتُمْ بِاٰخِذِیْهِ
اِلَّاۤ اَنْ تُغْمِضُوْا فِیْهِ ؕ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ (۲۶۷) (سورۃ البقرہ)

''اے ایمان والو! اپنی پاکیزہ کمائی سے کچھ راہ خدا میں خرچ کرو اور اس رزق سے بھی جو ہم نے تمہارے لیے زمین سے پیدا کیا۔ اور گھٹیا چیز میں سے خرچ کرنے کا ارادہ نہ کرو حالانکہ وہی اگر تمہیں دی جائے تو تم نہ لو مگر آنکھ بند کر کے۔ اور خوب جان لو، اللہ بے پرواہ بڑی تعریف والا ہے''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اس آیت میں زکوٰۃ وصدقہ پاکیزہ اور عمدہ مال سے دینے کی ہدایت کی گئی ہے مَا كَسَبْتُمْ سے اموال تجارت میں زکوٰۃ کا ثبوت ہے اور مِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَكُمْ سے زمین کی پیداوار غلہ و پھل، سونا چاندی مراد ہے(17)۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُنَا اَنْ نُخْرِجَ الصَّدَقَةَ مِنَ الَّذِیْ نُعِدُّ لِلْبَيْعِ (18)

''حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں اس مال سے بھی زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم فرمایا کرتے جو ہم تجارت کے لیے مہیا کرتے تھے''۔

مسائل واحکام

سونے چاندی کے علاوہ جو مال واسباب تجارت کی غرض سے رکھا ہو اور اس کی قیمت سونے یا چاندی کے نصاب کے برابر ہو تو اس مال تجارت کی زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے (بہار شریعت)۔ مال تجارت عام ہے چاہے وہ اسباب وسامان ہو، اجناس وغلہ وغیرہ ہو یا مویشی گھوڑے، بکریاں، گائے، بھینس وغیرہ اگر یہ اشیاء بغرض تجارت رکھی ہوں تو حولان حول یعنی پورا ایک سال گزرنے کے بعد ان کی زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے۔

Marfat.com

اگر مال تجارت بقدر نصاب نہیں لیکن نصاب سے کم سونا چاندی ہے یا نقد روپیہ موجود ہے تو ان سب کو ملایا جائے گا اگر ان کا مجموعہ بقدر نصاب ہو جائے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے، ورنہ نہیں۔ (بہار شریعت)

جو مکانات اور دکانیں کرایہ پر دے رکھی ہیں ان پر زکوٰۃ فرض نہیں۔ لیکن ان کا کرایہ جب بقدر نصاب جمع ہو جائے تو سال گزرنے کے بعد، اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

ہاں اگر مالک پہلے ہی صاحب نصاب ہے تو کرایہ اسی پہلے نصاب میں شامل ہوگا۔ اور کرایہ کی آمدنی کا علیحدہ نصاب شمار نہیں کیا جائے گا اس لیے جب پہلے نصاب پر سال گزر جائے تو کرائے کی جمع شدہ رقم بھی پہلے نصاب میں ملا کر زکوٰۃ ادا کی جائے۔ یہی حکم ان تمام اشیاء کا ہے جو کرایہ پر دی جاتی ہیں۔

اموال تجارت میں چونکہ اکثر قیمت پر دارومدار ہوتا ہے۔ اس لیے اموال تجارت کی زکوٰۃ میں وہی قیمت معتبر ہے جو وہاں کے بازار میں سال پورا ہونے کے وقت ہو۔ لہٰذا اگر اموال تجارت کی زکوٰۃ اسی مال و اسباب سے ادا کی جائے تو چالیسواں حصہ ادا کیا جائے۔ اور اگر اموال تجارت کی زکوٰۃ کی قیمت دینی ہو تو پھر چالیسواں حصہ کی وہی قیمت لگائی جائے جو سال پورا ہونے کے وقت بازار میں تھی۔ بعد میں قیمتوں کا اتار چڑھاؤ اس صورت میں ناقابل قبول ہے۔ نیز قیمت بھی اسی جگہ اور اسی شہر کی ہونی چاہیے۔ جہاں مال تجارت ہے دوسرے شہر و علاقہ کی قیمت کا اعتبار نہیں۔

دوکانوں میں مال تجارت رکھنے کے لیے، شوکیس، الماریاں، ترازو وغیرہ نیز استعمال کے لیے فرنیچر، سردی و گرمی سے بچاؤ کے لیے ہیٹر، ایئر کنڈیشنڈ وغیرہ اور ایسی اشیاء جو خرید و فروخت میں سامان کے ساتھ نہیں دی جاتیں بلکہ خرید و فروخت میں ان سے مدد لی جاتی ہو، ان پر زکوٰۃ فرض نہیں کیونکہ یہ تجارت میں حاجت اصلیہ میں شامل ہیں۔

کارخانوں، ملوں، فیکٹریوں وغیرہ اور تمام آلات صنعت و حرفت مشینری وغیرہ پر زکوٰۃ نہیں کیونکہ یہ حاجت اصلیہ سے ہیں۔ ہاں ان کی مصنوعات اور حاصل شدہ منافع و دولت

Marfat.com

پر زکوٰۃ فرض ہے۔لہٰذا جب ان کی آمدنی بقدر نصاب ہو جائے تو پھر سال گزرنے کے بعد، اس کا چالسواں حصہ زکوٰۃ میں ادا کرنا چاہیے۔اگر مذکورہ کارخانے اور آلات صنعت وحرفت وغیرہ بغرض تجارت ہوں تو اب یہ سامان تجارت کی طرح ہیں اس لیے اب تمام مشینری و آلات صنعت وحرفت کی قیمت لگا کر اس کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں دینا فرض ہوگا۔

مویشیوں کی زکوٰۃ کے احکام

تین قسم کے سائمہ جانوروں کی زکوٰۃ فرض ہے (۱) اونٹ (۲) گائے بھینس (۳) بکری، بھیڑ، دنبہ وغیرہ۔بشرطیکہ یہ سائمہ ہوں۔(بہار شریعت)

سائمہ کسے کہتے ہیں

کتاب وسنت کی روشنی میں فقہاء نے کہا ہے کہ سائمہ وہ جانور ہیں جو سال کا اکثر حصہ چرائی پر گزران کرتے ہیں اور ان سے مقصود صرف دودھ لینا ان کو فربہ کرنا اور افزائش نسل ہو۔عربی عبارت ملاحظہ ہو۔ اَلسَّائِمَةُ هِيَ الَّتِيْ تَكْتَفِيْ بِالرَّعْيِ فِيْ اَكْثَرِ الْحَوْلِ وَ تُسَامُ لِلدَّرِّ وَالنَّسْلِ(19)۔

گائے، بھینس نر و مادہ کا ایک ہی حکم ہے۔اسی طرح بھیڑ، بکری، دنبہ وغیرہ نر و مادہ سب کا ایک ہی حکم ہے۔زکوٰۃ صرف ان ہی مذکورہ تین قسم کے سائمہ جانوروں میں فرض ہوتی ہے۔ان کے علاوہ اور کسی جانور میں زکوٰۃ فرض نہیں۔ہاں جو جانور تجارت کے ہوں اگرچہ وہ سال کا اکثر حصہ چر کر گزر کرتے ہوں، وہ سائمہ نہیں۔لہٰذا ان کی زکوٰۃ قیمت لگا کر ادا کی جائے گی۔کیونکہ یہ اموال تجارت میں شامل نہیں۔

جن جانوروں کو گھر باندھ کر چارا ڈالا جاتا ہو یا بوجھ لادنے یا ہل چلانے، یا سواری کے لیے گوشت کھانے کے لیے رکھے ہوں اگرچہ سال کا اکثر حصہ چر کے گزر کرتے ہوں یہ جانور سائمہ نہیں اور ان کی زکوٰۃ فرض نہیں۔وقف کے جانوروں اور جہاد کے گھوڑوں، خچروں وغیرہ پر بھی زکوٰۃ فرض نہیں (بہار شریعت)۔ان بنیادی احکام ومسائل کی وضاحت کے بعد آئندہ صفحات پر سائمہ جانوروں کی زکوٰۃ کی تفصیل وتشریح ملاحظہ ہو۔

Marfat.com

اونٹ کی زکوٰۃ کے احکام

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ فِیْ مَا دُوْنَ خَمْسِ ذُوْدٍ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَۃٌ(20)

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پانچ اونٹ سے کم میں زکوٰۃ نہیں''۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور ہجرت کے متعلق سوال کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا ہجرت تو بڑا مشکل کام ہے۔ کیا تیرے پاس اونٹ ہیں جن کی تو زکوٰۃ ادا کرتا ہے؟ اس نے عرض کی ہاں، یارسول اللہ! تو آپ نے ارشاد فرمایا پھر تو عمل کرتا رہ سمندر پار (یعنی جہاں بھی رہتا ہے) اللہ تعالیٰ تیرے کسی عمل کے اجر و ثواب کو کم نہیں کرے گا(21)۔

مسائل و احکام

پانچ اونٹ سے کم میں زکوٰۃ فرض نہیں اور جب پانچ ہوں تو ان میں سال بھر کی ایک بکری زکوٰۃ واجب ہے اور پھر چوبیس اونٹ تک، ہر پانچ میں سال بھر کی ایک بکری زکوٰۃ فرض ہے۔ یعنی 5 میں ایک بکری، 10 میں دو بکریاں، 15 میں تین بکریاں اور پچیس اونٹ سے 35 تک، سال بھر کا اونٹ کا ایک مادہ بچہ (بنت مخاض) پھر 36 سے 45 اونٹ میں دو سال کی ایک اونٹنی (بنت لبون) پھر 46 سے 60 عدد اونٹوں میں، تین سال کی عمر کی ایک اونٹنی جو جفتی کے قابل ہو، (حقہ) پھر 61 سے 75 عدد اونٹ میں، چار برس کی ایک اونٹنی (جذعہ) پھر 76 تا 90 اونٹ تک، دو بنت لبون یعنی دو سال کی عمر کے دو مادہ بچے اور 91 تا 120 عدد میں دو حقہ، یعنی تین سالہ دو جفتی کے قابل اونٹنیاں۔ اس کے بعد ایک سو اکیس سے 145 عدد میں دو حقہ، اور ہر پانچ میں ایک بکری یعنی 125 میں دو حقہ، ایک بکری 130 عدد میں دو حقہ دو بکری۔ علی ہذا القیاس۔ پھر 150 عدد اونٹوں میں تین حقہ۔

Marfat.com

جب 150 سے زیادہ ہوں تو ان میں پھر وہی ابتداء والا حساب ہوگا۔ یعنی ہر پانچ میں ایک بکری 25 میں ایک بنت مخاض، 36 سے تا 45 عدد میں ایک بنت لبون، تو اس حساب سے 195 عدد اونٹوں میں زکوٰۃ تین حقے اور ایک بنت لبون ہے اور 196 سے، دوصد میں چار حقے زکوٰۃ ہے۔ نیز دوصد اونٹ کی زکوٰۃ میں پانچ بنت لبون دینا بھی جائز ہے۔ پھر دوسو کے بعد وہی طریقہ استعمال ہوگا جو 150 کے بعد اختیار کیا گیا ہے یعنی ہر پانچ میں ایک بکری، 25 میں بنت مخاض، 36 میں بنت لبون اور پھر 246 سے 250 تک پانچ حقے۔ اونٹ کی زکوٰۃ میں جو اونٹ کا بچہ دیا جائے اس کا مادہ ہونا ضروری ہے۔ اگر نر دیں تو پھر مادہ کی قیمت کا ہو ورنہ نہیں لیا جائے گا۔ (بہار شریعت)

گائے بھینس کی زکوٰۃ کے احکام

عَنْ مُعَاذٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَجَّھَہٗ اِلَی الْیَمَنِ اَمَرَہٗ اَنْ یَّاْخُذَ مِنَ الْبَقَرَۃِ مِنْ کُلِّ ثَلٰثِیْنَ تَبِیْعًا اَوْ تَبِیْعَۃً وَمِنْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ مُسِنَّۃً (22)

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب انہیں یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو یہ حکم فرمایا کہ ہر تیس گائے سے ایک تبیع یا تبیعہ، اور ہر چالیس میں سے ایک مسنہ، زکوٰۃ میں وصول کریں''۔

مسائل و احکام

سائمہ گائے کا نصاب زکوٰۃ تیس عدد ہے لہٰذا تیس سے کم گائے ہوں تو زکوٰۃ فرض نہیں۔ بھینس اور گائے کا ایک حکم ہے یعنی اگر گائے بھینس دونوں ہوں تو ان کو ملا کر نصاب پورا کیا جائے گا۔ مثلاً 20 گائیں ہیں اور دس بھینسیں تو ان پر زکوٰۃ فرض ہوگی، اور زکوٰۃ میں اس کا بچہ لیا جائے گا جو زیادہ ہوں۔

جب پوری تیس عدد گائیں بھینسیں ہوں تو سال گزرنے کے بعد، ان کی زکوٰۃ ایک تبیع یا تبیعہ یعنی سال بھر کا ایک بچھڑا یا بچھیا ہے 39 تک یہی حکم ہے، اور 40 سے انسٹھ تک

Marfat.com

پورے دو سال کا ایک مسن یا مسنہ، نر یا مادہ بچہ ہے۔ پھر ساٹھ عدد گائے بھینسیں میں پورے ایک ایک سال کی عمر کے دو بچے زکوٰۃ ہے تبیع یا تبیعہ نر یا مادہ۔ اس کے بعد ہر تیس عدد گائے بھینس میں ایک تبیع یا تبیعہ ہے اور ہر چالیس عدد گائے بھینس میں ایک مسن یا مسنہ ہے۔ گائے بھینس کی زکوٰۃ میں یہ اختیار ہے کہ نر لیا جائے یا مادہ۔ زکوٰۃ میں جو بچہ لیا جائے وہ نہ بہت اعلیٰ ہو اور نہ بہت ادنی بلکہ متوسط اور درمیانہ درجہ کا وصول کیا جائے۔ (بہار شریعت)

بکریوں کی زکوٰۃ کے احکام

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب انہیں بحرین کا حاکم مقرر کیا تو ان کو (زکوٰۃ کے احکام و فرائض پر مشتمل) یہ پروانہ لکھ کر دیا۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ، یہ زکوٰۃ کے وہ احکام ہیں جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں پر مقرر فرمائے ہیں اور ان کا حکم اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو دیا ہے۔ (اس میں اونٹوں کی وہی مقدار درج ہے جو پیچھے گزر چکی ہے، اور اس میں بکریوں کے نصاب، اور ان کی زکوٰۃ کے متعلق یہ احکام درج ہیں)۔ جنگل میں چرنے والی بکریاں جب چالیس ہو جائیں تو ایک سو بیس بکریوں تک زکوٰۃ میں ایک بکری دینا فرض ہے اور جب ایک سو بیس سے زیادہ ہو جائیں تو دو سو تک دو بکریاں زکوٰۃ میں دینی ہوگی۔ اور جب دو سے زیادہ ہو جائیں تو پھر تین سو تک، تین بکریاں زکوٰۃ میں دینا ہوں گی اور جب تین سو سے زیادہ ہو جائیں تو پھر ہر سو پر ایک بکری زکوٰۃ ہے اور جب کسی کے پاس جنگل میں چرنے والی بکریاں چالیس سے کم ہوں تو ان پر زکوٰۃ فرض نہیں۔ ہاں اگر مالک اپنی مرضی سے کچھ دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔ اور زکوٰۃ میں نہ بوڑھی اور عیب والی بکری لی جائے اور نہ بکرا، ہاں اگر زکوٰۃ وصول کرنے والا چاہے تو لے سکتا ہے اور زکوٰۃ کے ڈر سے نہ متفرق کو جمع کریں اور نہ مجتمع کو متفرق کریں (23)۔

مسائل و احکام

سائمہ بکریوں کی زکوٰۃ کا نصاب چالیس ہے۔ اس سے کم میں زکوٰۃ فرض نہیں، بھیڑ،

Marfat.com

دنبہ وغیرہ بکری کے حکم میں ہیں۔ اگر ایک سے نصاب پورا نہ ہوتا ہو تو دوسرے کو ملا کر نصاب پورا کیا جائے گا۔ مثلاً 20 بھیڑیں، 10 بکریاں اور دس دنبے اگر کسی کے پاس ہوں تو ان سب کو ملا دیا جائے تو یہ کل 40 ہو جائیں گی لہٰذا زکوٰۃ فرض ہے۔ (بہار شریعت)

جب سائمہ یعنی سال کا اکثر حصہ جنگل میں چرنے والی بھیڑ بکریاں چالیس ہوں تو سال گزرنے کے بعد ان میں ایک بکری زکوٰۃ فرض ہے، اور ایک سو بیس تک ایک ہی بکری زکوٰۃ میں دینا فرض ہے۔ اور 121 بکریوں میں دو، اور 201 میں تین اور چار سو میں چار پھر اس کے بعد ہر سو پر ایک بکری زکوٰۃ میں دینا فرض ہے اور دو نصابوں کے درمیان جو ہے ان کی زکوٰۃ معاف ہے۔ (بہار شریعت)

زکوٰۃ اسی وقت فرض ہوگی جب کہ وہ جانور بھیڑ، بکری، دنبہ وغیرہ کم از کم سال بھر کے ہوں۔ اگر سب ایک سال سے کم عمر کے ہوں تو زکوٰۃ فرض نہیں۔ ہاں اگر ان میں ایک بھی سال بھر کا ہوا تو سب اسی کے تابع ہوں گے لہٰذا زکوٰۃ فرض ہوگی۔ (بہار شریعت)

زکوٰۃ میں متوسط درجہ کا جانور وصول کیا جائے گا۔ چن چن کر عمدہ مال اور عمدہ جانور لینا جائز نہیں۔ ہاں اگر سب ہی اچھے اور عمدہ جانور ہوں تو پھر جائز ہے ورنہ نہیں۔ 80 بکریاں ہوں تو ایک ہی بکری زکوٰۃ ہے۔ یہ جائز نہیں کہ اس کو دو حصوں میں بانٹ کر، دو بکریاں زکوٰۃ میں وصول کی جائیں اور اگر دو آدمیوں کی چالیس چالیس بکریاں ہیں تو انہیں جمع کر کے ایک گروہ قرار دینا بھی جائز نہیں تاکہ زکوٰۃ میں ایک بکری دینی پڑے بلکہ ہر ایک سے ایک ایک بکری زکوٰۃ میں وصول کی جائے گی۔ اسی طرح اگر ایک آدمی کی انتالیس بکریاں ہوں اور ایک کی چالیس، تو انتالیس والے پر زکوٰۃ نہیں۔ یہی مطلب ہے کہ مجتمع کو متفرق نہ کریں اور متفرق کو مجتمع نہ کریں۔ نیز اگر کسی کے پاس اونٹ گائیں اور بھیڑ بکریاں سب ہوں، لیکن نصاب سے سب یا بعض کم ہیں تو نصاب پورا کرنے کے لیے خلط یعنی ان کو باہم ملانا جائز نہیں۔ (بہار شریعت)

زکوٰۃ صرف ان مذکورہ تین قسم کے جانوروں، اونٹ، گائے، بکریوں پر فرض ہے اس

Marfat.com

کے علاوہ اور کسی جانور پر زکوٰۃ فرض نہیں۔ ہاں اگر گھوڑے، گدھے اور خچر وغیرہ تجارت کے لیے ہوں تو ان کی قیمت لگا کر چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں ادا کیا جائے گا۔ اگر چہ یہ جنگل میں ہی سال بھر چرتے ہوں۔ (بہار شریعت بحوالہ درمختار وغیرہ)

زکوٰۃ میں دی جانے والی بھیڑ، بکری سال سے کم عمر کی ہرگز نہ ہو۔ زکوٰۃ دینے والے کو یہ اختیار ہے کہ زکوٰۃ میں بکری دے یا بکرا۔ یعنی نر اور مادہ دونوں کو زکوٰۃ میں دینا جائز ہے۔ (بہار شریعت بحوالہ درمختار)

زمین کی پیداوار، زراعت و پھلوں کی زکوٰۃ کے احکام

قرآن حکیم میں زمین کی پیداوار، زراعت اور پھلوں وغیرہ کی زکوٰۃ کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ هُوَ الَّذِیْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّ غَیْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّ النَّخْلَ وَ الزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَ الزَّیْتُوْنَ وَ الرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّ غَیْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثْمَرَ وَ اٰتُوْا حَقَّهٗ یَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ٘ وَ لَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ﴿۱۴۱﴾ (سورۃ الانعام)

''اور وہی اللہ ہے جس نے پیدا کیے باغ کچھ زمین پر بچھے ہوئے اور کچھ نہ بچھے ہوئے، اور کھجور اور کھیتی پیدا کی جس میں رنگ رنگ کے کھانے ہیں اور زیتون اور انار پیدا کیے جو کسی بات میں باہم ملتے ہیں اور کسی میں جدا، کھاؤ ان کے پھل جب وہ پھل لائیں اور اس کا حق (زکوٰۃ) ادا کرو جس دن وہ کٹیں اور بے جا خرچ نہ کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ بے جا خرچنے والوں کو پسند نہیں فرماتا''۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ فِیْمَا سَقَتِ السَّمَآءِ وَالْعُیُوْنُ اَوْ کَانَ عُشَرِیًّا الْعُشْرُ وَمَا سُقِیَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ (24)

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس زمین کو آسمان یا چشموں نے سیراب کیا یا نہر کے پانی سے (بلا معاوضہ)

Marfat.com

سیراب کیا جاتا ہو، اس میں عشر ہے اور جس زمین کو جانور پر لاد کر پانی دیا جاتا ہو، اس میں نصف عشر ہے"۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل یمن سے زکوٰۃ وعشر وغیرہ وصول کرنے پر مامور کیا تو حکم فرمایا کہ میں اس زمین کی زکوٰۃ جسے آسمان سیراب کرے، جسے بارش سال بھر میں ایک بار سیراب کرے اور جو رہٹ کے ذریعہ (کنویں وغیرہ) سے پانی نکال کر سیراب کی جائے، عشر یا نصف عشر وصول کروں (25)۔

اور ارشاد فرمایا جس زمین کو نہریں بلا معاوضہ سیراب کریں یا بادل سیراب کریں اس میں عشر ہے اور جو زمین رہٹ وغیرہ کے ذریعہ پانی نکال کر سیراب کی جائے اس میں نصف عشر زکوٰۃ ہے (26)۔ (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر اس چیز میں جسے زمین نے نکالا عشر یا نصف عشر ہے (27)۔

مسائل واحکام

زمین کی ہر پیداوار جس کی زراعت وکاشت سے مقصود زمین سے نفع حاصل کرنا ہو، اس میں زکوٰۃ فرض ہے۔ زمین کی پیداوار کی زکوٰۃ یا تو کل پیداوار کا دسواں حصہ ہوتی ہے اس کو عشر کہتے ہیں۔ یا کل پیداوار کا بیسواں حصہ ہوتی ہے اس کو نصف عشر کہتے ہیں اور عام طور پر زمین کی پیداوار کی زکوٰۃ عشر کے نام سے ہی مشہور ہے۔ (بہار شریعت)

جو زمین بارانی ہو یا چشموں، پہاڑی، ندی نالوں یا کسی نہر وغیرہ سے بلا معاوضہ ومشقت سیراب کی جاتی ہو اس کی پیداوار میں زکوٰۃ، عشر، یعنی کل پیداوار کا دسواں حصہ فرض ہے۔

جس زمین کو چرسے یا ڈول وغیرہ کے ذریعے کنویں سے پانی نکال کر، یا پانی خرید کر یا جانور پر پانی لاد کر، یا ٹیوب ویل سے، یا ایسی نہروں کے پانی سے جن کا آبیانہ حکومت وصول کرتی ہے سے سیراب کیا جاتا ہے اس میں زکوٰۃ "نصف عشر" یعنی کل پیداوار کا بیسواں حصہ فرض ہے۔ (بہار شریعت)

Marfat.com

عشر واجب ہونے کے لیے، عاقل و بالغ ہونا شرط نہیں۔ بلکہ مجنون اور نابالغ کی زمین کی پیداوار میں بھی عشر واجب ہے اس میں سال گزرنا بھی شرط نہیں ہے۔ بلکہ سال میں جتنی بار ایک کھیت میں کاشت ہو، اتنی بار عشر واجب ہے اس میں پیداوار کا باقی رہنا، اور زمین کا مالک ہونا بھی ضروری نہیں۔ اسی طرح عشر واجب ہونے کے لیے نصاب بھی شرط نہیں، بلکہ زمین کی پیداوار کم ہو یا زیادہ، اس میں زکوٰۃ عشر یا نصف عشر فرض ہے۔ (بہار شریعت)

زمین کی کل پیداوار کی زکوٰۃ عشر ہو یا نصف عشر ہو ادا کرنا واجب ہے۔ یہ ہرگز جائز نہیں کہ پہلے زراعت و کاشت کے اخراجات، مزدوروں کی اجرت، سرکاری ٹیکس وغیرہ، آبیانہ، بٹائی، پانی کا حصہ یا خرچہ، مالگذاری اور بیج وغیرہ کی قیمت نکال کر، بعد میں عشر یا نصف ادا کیا جائے۔ (بہار شریعت)

گندم، جو، جوار، مکئی، باجرہ، دھان ہر قسم کے اناج، اور السی، کسم، اخروٹ، بادام وغیرہ۔ ہر قسم کے میوے سیب، انار، انگور، مالٹا، سنگترہ، آم وغیرہ۔ اور کپاس، پھول، گنا، خربوزہ، تربوزہ وغیرہ اور ہر طرح کی ترکاریوں، ان سب میں عشر واجب ہے کم پیدا ہوں یا زیادہ۔ احناف کے نزدیک عشری زمین میں شہد ہوا تو اس میں بھی عشر واجب ہے۔ (بہار شریعت)

جو زمین کسی کو ٹھیکے یا حصے پر دی ہو اس کا عشر مالک پر نہیں، بلکہ کاشت کار پر ہے۔ باغات کے پھلوں اور میووں کی زکوٰۃ ان کے پکنے پر وصول کی جائے گی۔ اگر کل کھیت یا پھل وغیرہ پکنے سے پہلے کسی ناگہانی آفت وغیرہ سے ضائع ہو جائے تو زکوٰۃ ساقط ہو جائے گی اگر کھیت کاٹنے اور پھل توڑنے کے بعد ضائع ہوں تو عشر وغیرہ ساقط نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر کچھ فصل یا پھل وغیرہ بچ جائیں تو باقی ماندہ کھیت کی پیداوار اور پھلوں سے عشر ادا کرنا واجب ہے۔ (بہار شریعت)

جو چیزیں زمین کے تابع ہوں جیسے درخت اور ان سے نکلنے والی گوند وغیرہ اس میں عشر نہیں۔ گھروں اور مکانات میں جو چیزیں کاشت کی جاتی ہیں اس میں بھی عشر نہیں۔ زمین کی ایسی پیداوار جن سے زمین کے منافع و فوائد حاصل کرنا مقصود نہ ہو ان میں بھی عشر نہیں، مثلاً

Marfat.com

گھاس، نرکل، جھاؤ وغیرہ۔ ہاں اگر زمین ان ہی اشیاء کے لیے خالی چھوڑی گئی ہو، اور ان کی کاشت و زراعت سے مقصود زمین کے فوائد حاصل کرنا ہو تو اب بلاشبہ ان میں بھی عشر واجب ہے۔ (بہار شریعت)

صدقہ فطر کے احکام

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ اَمَرَبِهَا اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلٰوةِ(28)

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فطر کی زکوٰۃ، کھجور کا ایک صاع، یا جو کا ایک صاع فرض کی ہے۔ ہر غلام، آزاد، مرد و عورت، چھوٹے اور بڑے پر، جو مسلمان ہوں اور یہ حکم فرمایا کہ عید کی نماز کے لیے نکلنے سے پہلے زکوٰۃ فطر ادا کر دی جائے“۔

حضرت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو بھیجا کہ مکہ کے گلی کوچوں میں اعلان کر دے کہ صدقہ فطر واجب ہے، ہر مسلمان مرد و عورت، آزاد غلام، چھوٹے اور بڑے پر، دو مد گندم یا ایک صاع کھانا(29)۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے رمضان کے آخر میں لوگوں سے فرمایا ”اپنے روزے کا صدقہ ادا کرو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ صدقہ فطر واجب قرار دیا ہے ایک صاع کھجور یا جو، یا آدھا صاع گندم، ہر آزاد و غلام مرد و عورت اور چھوٹے بڑے پر“ (30)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زکوٰۃ فطر روزے کو لغو اور بیہودہ باتوں سے پاک کرتی ہے اور مسکینوں کے لیے خورد و نوش کا ذریعہ ہے(31)۔ نیز ارشاد فرمایا بندے کا روزہ زمین و آسمان کے درمیان معلق رہتا ہے یعنی قبول نہیں ہوتا جب تک اس کے ذمہ صدقہ فطر واجب ہے اور عمر بھر اس کے ادا کرنے کا

Marfat.com

وقت ہے(32)۔

صدقہ فطر روزے دار کی تمام کوتاہیوں اور خطاؤں کا کفارہ ہے جس نے نماز عید سے پہلے ادا کر دیا تو یہ زکوٰۃ مقبولہ ہے اور جس نے بعد میں دیا تو وہ محض ایک صدقہ ہے(33)۔

مسائل واحکام

ہر وہ آزاد مسلمان جو حاجت اصلیہ سے فارغ نصاب کا مالک ہے اس پر خود اپنا اور اپنے نابالغ بچوں کی طرف سے، صدقہ فطر ادا کرنا واجب ہے۔ صدقہ فطر واجب ہونے کے لیے، عاقل و بالغ ہونا یا مال کا نامی ہونا شرط نہیں (بہار شریعت)۔ عید الفطر کے روز صبح صادق طلوع ہوتے ہی صدقہ فطر واجب ہو جاتا ہے، لہٰذا جو بچہ عید کی صبح صادق ہونے سے پہلے پیدا ہوا، اس کی طرف سے بھی باپ کو صدقہ فطر دینا واجب ہے۔ اسی طرح اگر کوئی فقیر عید کے روز صبح صادق طلوع ہونے سے قبل مالک نصاب ہو جائے، یا کافر مسلمان ہو جائے تو ان پر بھی صدقہ فطر واجب ہو جاتا ہے۔ احناف کے نزدیک صدقہ فطر واجب ہے اور آئمہ ثلاثہ کے نزدیک فرض ہے۔ (بہار شریعت)

نابالغ اور مجنون یعنی پاگل اگر مالک نصاب ہوں تو ان پر بھی صدقہ فطر واجب ہے اور ان کے وارث و نگران، ان کی طرف سے ان کے مال سے فطرانہ ادا کریں۔ باپ پر اپنی عاقل و بالغ اولاد کا اور خاوند پر اپنی بیوی کی طرف سے صدقہ فطر دینا واجب نہیں۔ ہاں اگر ان کی طرف سے دے دیا تو ادا ہو جائے گا۔ ماں پر اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے صدقہ فطر دینا واجب نہیں بلکہ باپ پر واجب ہے اگر باپ نہ ہو تو دادا پر اپنے یتیم پوتے پوتیوں کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا واجب ہے۔ جب کہ وہ مالک نصاب ہوں۔

مستحب اور بہتر یہ ہے کہ عید کے دن صبح صادق طلوع ہونے کے بعد اور عید کی نماز پڑھنے سے پہلے، فطرانہ ادا کر دیا جائے اگر کسی وجہ سے عید کی نماز سے پہلے ادا نہ کیا جا سکے تو پھر بعد میں ضرور ادا کر دینا چاہیے۔ اسی طرح عید کے دن سے پہلے بھی فطرانہ ادا کرنا جائز ہے۔

صدقہ فطر کی مقدار گندم یا گندم کا آٹا نصف صاع (احتیاطاً سوا دو سیر) اور جو کھجور یا

Marfat.com

منقی، ایک صاع (احتیاطاً ساڑھے چار سیر) فی کس ہے۔ گندم، جو، کھجور، منقی ان چار چیزوں کے علاوہ کوئی اور چیز اگر فطرہ میں دینی ہو تو اس میں قیمت کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ مثلاً اگر چاول، باجرہ یا مکئی وغیرہ دینی ہو تو وہ نصف صاع گندم یا ایک صاع جو کی قیمت کی ہونی چاہیے۔ آدھا صاع گندم یا ایک صاع جو وغیرہ کی قیمت دینا بھی جائز بلکہ افضل ہے کیونکہ نقد روپے سے غریب آدمی اپنی تمام ضروریات اچھی طرح بآسانی پوری کرسکتا ہے۔

محتاط اور اعلیٰ تحقیق کے مطابق، صاع کا وزن 351 تولہ ہے اور آدھے صاع کا وزن 175/1/2 تولہ ہے۔ صدقہ فطر کے مستحق بھی وہی اشخاص ہیں جو زکوٰۃ کے حقدار ہیں، یعنی جن کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں انہیں صدقہ فطر بھی دے سکتے ہیں اور جنہیں زکوٰۃ دینا جائز نہیں انہیں فطرانہ دینا بھی جائز نہیں۔

مال زکوٰۃ کے حق دار

اللہ تعالیٰ نے مال زکوٰۃ وصدقہ کے مستحق لوگوں کا ذکر قرآن حکیم میں خود ہی بڑی شرح وتفصیل سے بیان فرمادیا ہے۔ لہٰذا مال زکوٰۃ کے حق دار یہی ہیں ان کے علاوہ دوسروں کو دینا جائز نہیں۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ الْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَ فِي الرِّقَابِ وَ الْغٰرِمِيْنَ وَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۶۰ (سورۃ توبہ)

"بلاشبہ مال زکوٰۃ وصدقہ، فقیروں اور مسکینوں کے لیے ہے اور ان کے لیے ہے جو (زکوٰۃ وصول کرنے کے) کام پر مقرر ہیں، اور ان کے لیے ہے جن کے دلوں کو (اسلام کی طرف) مائل کرنا مقصود ہے اور گردن چھڑانے میں (مال زکوٰۃ دینا ہے) اور مقروض کے لیے ہے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے اور مسافر کے لیے ہے یہ اللہ کی طرف سے فرض ہے اور اللہ علم وحکمت والا ہے"۔

Marfat.com

مسائل واحکام

مذکورہ بالا آیت قرآنی میں زکوٰۃ وصدقات کے مصارف اور مستحقین کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو صدقۂ فرض وواجب جیسے زکوٰۃ وفطرانہ وغیرہ کے صحیح حقدار ہیں۔ باقی رہا صدقہ نفل تو وہ سب کو دینا جائز ہے، اور مذکورہ افراد کو دینا افضل و بہتر ہے۔ آیت قرآنی میں مذکورہ زکوٰۃ وصدقات کے حقداروں کی تفصیل یہ ہے۔

فقیر

وہ ہے جس کے پاس کچھ مال بقدر ضرورت و حاجت تو ہے لیکن نصاب سے کم، اور حاجت اصلیہ میں مستغرق ہے۔ ایسے شخص کو خود بلا ضرورت و مجبوری سوال کرنا اور مانگنا تو جائز نہیں مگر زکوٰۃ وخیرات کا حق دار ضرور ہے۔

مسکین

وہ ہے جو پیٹ بھر کر کھانے اور پہننے کے لیے لباس وغیرہ کا محتاج ہو یعنی انتہائی تنگ دست اور مفلس ہو۔ ایسے شخص کو سوال کرنا اور مانگنا جائز ہے۔

عامل

وہ ہے جو حاکم اسلام کی طرف سے زکوٰۃ وصدقات اور عشر وغیرہ وصول کرنے پر مقرر ہو۔ اس کی تنخواہ وغیرہ اس کے کام اور ضروریات کے لحاظ سے زکوٰۃ وصدقات سے دی جائے گی اگر چہ وہ غنی اور مالدار ہی کیوں نہ ہو۔

رقاب

سے مراد غلام آزاد کرانا ہے یعنی مکاتب غلام کو زکوٰۃ دینا تا کہ وہ اس سے بدل کتابت ادا کر کے غلامی سے آزاد ہو جائے۔

غارم

سے مراد وہ مقروض آدمی ہے کہ اس پر اتنا قرض ہو کہ قرض ادا کرنے کے بعد، اس کے

Marfat.com

پاس بقدر نصاب کچھ نہ بچے، ایسا مقروض بھی زکوٰۃ لینے کا حق دار ہے بشرطیکہ وہ ہاشمی سید نہ ہو۔

فی سبیل اللہ

سے مراد راہ خدا، اور ہر نیک کام میں خرچ کرنا ہے جب کہ بطور تملیک ہو کیونکہ تملیک کے بغیر زکوٰۃ ادا نہیں ہو سکتی، مثلاً کسی مجاہد کو مصارف جہاد سواری زاد راہ وغیرہ مہیا کرنا، علم دین کے نادار طلباء کو دینا، بلکہ دینی طلباء اور دینی مدارس کو زکوٰۃ دینے سے دہرا ثواب ہے ایک زکوٰۃ کا، اور دوسرا تبلیغ دین میں تعاون کا ثواب، اگر کوئی محتاج و نادار شخص حج کو جاتا ہو تو اس کو بھی مال زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ لیکن ایسے شخص کو حج کے لیے سوال کرنا ہر گز جائز نہیں۔ الغرض بشرط تملیک ہر نیک کام میں زکوٰۃ صرف کرنا فی سبیل اللہ میں داخل ہے۔

ابن السبیل

مسافر کو کہتے ہیں یہاں وہ مسافر مراد ہے جس کے پاس سفر کا خرچ نہ رہا ہو یہ بھی زکوٰۃ لینے کا حق دار ہے اگرچہ وہ اپنے گھر میں امیر ہی کیوں نہ ہو، لیکن یہ ضروری ہے کہ ایسا مسافر صرف اتنی زکوٰۃ لے جس سے وہ اپنی منزل مقصود پر پہنچ جائے ضرورت سے زیادہ لینا اس کے لیے بھی جائز نہیں۔

زکوٰۃ دینے والے کو یہ اختیار ہے کہ مذکورہ بالا مستحقین کو دے یا ان میں سے کسی ایک کو دے، اور مستحب یہ ہے کہ ایک شخص کو اتنا دیا جائے کہ کم از کم اس دن اسے سوال کرنے کی ضرورت نہ پڑے یعنی اس کے اہل وعیال اور گھر کی ضروریات کو ملحوظ رکھ کر دیا جائے۔

زکوٰۃ و دیگر صدقات وغیرہ میں افضل و بہتر یہ ہے کہ سب سے پہلے اپنے غریب و مستحق بہن بھائیوں کو دے، پھر ان کی اولاد کو، پھر چچوں پھوپھیوں کو، پھر ان کی اولاد کو، پھر ماموں اور خالہ کو پھر ان کی اولاد کو، اس کے بعد دوسرے رشتہ داروں کو۔ پھر پڑوسیوں کو اور اپنے ہم پیشہ لوگوں کو، پھر اپنے شہر یا گاؤں والوں کو زکوٰۃ دے۔ بشرطیکہ یہ سب زکوٰۃ لینے کے حق دار ہوں۔

زکوٰۃ ادا کرنے والا اپنی زکوٰۃ اسی شہر کے محتاجوں کو دے جہاں اس کا مال ہے وہاں

Marfat.com

ضرورت منداور محتاج ہوں تو پھر ایک شہر کی زکوٰۃ دوسرے شہر کو بھیجنا مکروہ و ناجائز ہے، ہاں اگر اس کے محتاج رشتہ دار دوسرے شہر میں رہتے ہیں یا وہاں کے لوگوں کو زیادہ حاجت ہے یا وہاں زکوٰۃ کے حقدار زیادہ متقی و دیندار ہیں یا دوسرے شہر میں زکوٰۃ بھیجنا مسلمانوں کے لیے زیادہ مفید ہے یا دوسرے شہر میں علم دین کے طلباء رہتے ہیں تو ایسی صورت میں ایک شہر کی زکوٰۃ دوسرے مقام و شہر میں بھیجنا جائز ہے۔

جن کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں

عَنْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ اِنَّمَا هِيَ اَوْسَاخُ النَّاسِ وَاَنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِاٰلِ مُحَمَّدٍ (34)

''عبدالمطلب بن ربیعہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یہ زکوٰۃ و صدقہ کا مال تو لوگوں کی میل کچیل ہے اس لیے کہ محمد (ﷺ) اور محمد (ﷺ) کی آل کے لیے حلال نہیں''۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: زکوٰۃ و صدقہ مالدار کے لیے حلال نہیں، اور تندرست آدمی کو بھی صدقہ نہیں لینا چاہیے (35)۔ نیز فرمایا صدقۂ فرض یعنی زکوٰۃ و فطرانہ میں اولاد اور والدین کا حق نہیں (36)۔

مسائل و احکام

زکوٰۃ و صدقات وغیرہ کے اصل مستحق وہی لوگ ہیں جن کا پیچھے ذکر ہو چکا ہے ان کے علاوہ کسی غیر مستحق کو زکوٰۃ لینا اور دینا قطعاً جائز نہیں درج ذیل افراد کو زکوٰۃ و صدقہ مفروضہ فطرانہ وغیرہ دینا جائز نہیں۔

اول بنی ہاشم کو اور یہ حضرت مولیٰ علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کی اولادِ پاک ہے۔ جنہیں اہل بیت رسول خدا ﷺ کہتے ہیں۔ حضرت عباس، حضرت جعفر، حضرت عقیل اور حارث بن عبدالمطلب، ان سب کی اولاد بنی ہاشم کہلاتی ہے۔ ان سب کو زکوٰۃ دینا جائز

Marfat.com

نہیں، اسی طرح ان کے آزاد کردہ غلاموں کو بھی زکوٰۃ وصدقہ حلال نہیں۔ ہاں ان حضرات کو یعنی سادات بنی ہاشم کو نفلی صدقہ وخیرات دے سکتے ہیں اسی طرح اوقاف کی آمدنی بھی ان پر خرچ کرنا جائز ہے۔

مالدار شخص اور اس کی نابالغ اولاد کو، اور مالدار کے غلام کو، زکوٰۃ دینے والا اپنے اصول یعنی ماں باپ، دادا، دادی، نانا، نانی کو اوپر تک اور اپنی فروع یعنی اولاد، پوتا، پوتی، دوہتا، دوہتی کو نیچے تک، ان سب کو زکوٰۃ وفطرانہ دینا جائز نہیں خاوند کا اپنی بیوی کو، بیوی کا اپنے خاوند کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ غیر مسلم کو بھی زکوٰۃ وفطرانہ دینا جائز نہیں۔ اسی طرح بدعقیدہ گستاخ رسول اور گستاخ صحابہ کرام کو بھی زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔

زکوٰۃ ادا کرنے میں چونکہ تملیک شرط ہے یعنی جس کو زکوٰۃ دیں اس کو اس کا مالک بنا دیں۔ صرف اباحت کافی نہیں، اس لیے مال زکوٰۃ کا مسجد میں خرچ کرنا، اس سے میت کو کفن دینا، غلام آزاد کرنا، پل بنا دینا، مسافر خانہ، یا سڑک بنوا دینا، نہر یا کنواں کھدوا دینا یا مال زکوٰۃ سے کوئی چیز خرید کر وقف کر دینا، کھانا وغیرہ پکا کر کھلا دینا، جائز نہیں۔ ہاں اگر کھانا دے دیا کہ چاہے کھائے یا لے جائے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ اگر بہ نیت زکوٰۃ مکان رہنے کو دیا تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی کیونکہ اس میں تملیک نہیں پائی جاتی۔

زکوٰۃ وصدقات دینے والوں کا اجر وثواب

اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کے لیے زکوٰۃ وخیرات دینے والوں کے متعلق قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

"بے شک جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور پابندی سے نماز ادا کی، اور زکوٰۃ ادا کی ان کے لیے ان کا اجر ہے ان کے رب کے پاس، (سورۂ بقرہ: 277)
اور جو تم نے زکوٰۃ وخیرات دی صرف اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے، تو ایسے لوگوں کو کئی گنا اجر دیا جائے گا (سورۂ روم: 39) جو لوگ خرچ کرتے ہیں اپنے مال (اللہ کی راہ میں) رات میں اور دن میں پوشیدہ اور ظاہر طور پر تو ان کے لیے ان کا

Marfat.com

اجر ہے ان کے رب کے پاس نہ انہیں کوئی ڈر ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے"۔

(سورۂ بقرہ:274)

''اور مثال ان کی جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس دانہ کی طرح ہے جو اگائے سات بالیں، ہر بال میں سو سو دانہ ہو اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھاتا ہے جس کے لیے چاہے، اور اللہ وسعت والا علم والا ہے، جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر دینے کے بعد احسان نہیں جتلاتے اور نہ تکلیف دیتے ہیں ان کے لیے ان کا اجر ہے ان کے رب کے پاس اچھی بات کرنا اور (کسی کی غلطی کو) معاف کر دینا اس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد (احسان جتلا کر) تکلیف دی جائے لہٰذا ایمان لاؤ! اپنے صدقے ضائع نہ کرو احسان جتلا کر اور تکلیف دے کر (سورۂ بقرہ:261 تا 264)"۔

''شیطان تمہیں (خیرات کرنے سے) محتاج اور غریب ہونے کا ڈر دلاتا ہے اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے اور اللہ تم سے بخشش اور فضل کا وعدہ کرتا ہے اور تم جو چیز بھی (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہو یا منت مانتے ہو، اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔ اگر تم خیرات علانیہ دو تو یہ اچھی بات ہے اگر چھپا کر محتاجوں کو دے تو یہ تمہارے لیے بہت بہتر ہے اور اس سے اللہ تمہارے کچھ گناہ معاف فرمادے گا"۔

''اور تم جو اچھی چیز بھی اللہ کی راہ میں دو گے تو اس کا اچھا صلہ تمہارے ہی لیے ہے لہٰذا تمہیں اللہ کی رضا چاہنے کے لیے خرچ کرنا چاہیے اور جو مال اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے اس کا صلہ تمہیں پورا پورا دیا جائے گا اور تمہیں نقصان نہیں پہنچایا جائے گا۔ یہ زکوٰۃ و خیرات ان محتاجوں کا حق ہے جو اللہ کی راہ میں روکے گئے ہیں (یعنی خدمت دین میں مشغول ہیں) انہیں فرصت نہیں ملتی روزی کمانے کے لیے زمین میں چلنے پھرنے کی، ناواقف آدمی انہیں اس لیے مال دار سمجھتا ہے کہ وہ سوال اور بھیک سے احتراز کرتے ہیں تم انہیں ان کے چہروں سے پہچان لو گے کہ

Marfat.com

وہ لوگوں سے لپٹ کر سوال نہیں کرتے (سورۂ بقرہ:268 تا 273)''۔

تارک زکوٰۃ اللہ تعالیٰ کی نظر میں

جن کو اللہ تعالیٰ نے مال و دولت سے نوازا ہے اور پھر وہ اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے اس رزق سے زکوٰۃ ادا نہیں کرتے قرآن حکیم میں ان کے متعلق عذاب الیم کی سخت وعیدیں آئی ہیں چنانچہ ارشاد الٰہی ہے:

''اور ہرگز یہ گمان نہ کریں کہ وہ لوگ کہ جو بخل کرتے ہیں۔اس (مال و رزق) میں جو ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے عطا کیا ہے کہ یہ بخل و کنجوسی ان کے لیے بہتر ہے بلکہ یہ بخل بہت برا ہے ان کے لیے طوق پہنایا جائے گا انہیں اسی مال کا جس میں وہ آج بخل کرتے ہیں قیامت کے دن''۔(سورۂ آل عمران:180)

''اور جو لوگ جمع کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، انہیں دردناک عذاب کی خبر سنا دو، (قیامت کے) دن وہ تپایا جائے گا دوزخ کی آگ میں، پھر اس سے داغا جائے گا ان کی پیشانیوں اور کروٹوں اور پیٹھوں کو (اور انہیں کہا جائے گا) یہ وہی مال ہے جو تم نے اپنے لیے جمع کر رکھا تھا تو (آج) اس جمع کیے ہوئے مال کا مزا چکھو''۔(سورۂ توبہ:34-35)

تارک زکوٰۃ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر میں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے، تو قیامت کے دن وہ مال ایک گنجے سانپ کی شکل میں بنا دیا جائے گا، جس کے سر میں زہر کی دو تھیلیاں ہوں گی۔وہ سانپ اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا۔تو وہ اس کی باچھیں کاٹ کاٹ کر کھائے گا اور کہے گا، میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں، اس کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آیت وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ کی تلاوت فرمائی (37)۔دوسری روایت میں ہے کہ جس مال کی زکوٰۃ نہیں دی گئی قیامت کے دن وہ گنجا سانپ بن کر مالک کو ڈرائے گا اور وہ اس سے بھاگتا پھرے گا حتیٰ کہ وہ اپنی

Marfat.com

انگلیاں اس کے منہ میں ڈالے گا(38)۔

جو شخص سونے چاندی کا مالک ہو اور وہ اس کا حق زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو جب قیامت کا دن ہوگا تو اس کے لیے آگ کے پترے بنائے جائیں گے اور پھر ان پر دوزخ کی آگ بھڑکائی جائے گی اور ان سے اس (تارک زکوٰۃ) کی کروٹ، پیشانی اور پیٹھ کو داغا جائے گا۔ جب وہ ٹھنڈے ہونے لگیں گے تو پھر ویسے ہی گرم کردیئے جائیں گے، اور یہ عذاب کا معاملہ اس دن کا ہے جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے یہاں تک کہ تمام بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے۔ اب وہ تارک زکوٰۃ اپنی راہ دیکھے گا جنت کی یا دوزخ کی(39)۔

اونٹ کی زکوٰۃ نہ دینے والوں کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا، جو اونٹوں کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے۔ قیامت کے دن اس کو ایک ہموار میدان میں لٹادیا جائے گا اور وہ اونٹ سب کے سب نہایت موٹے تازے ہو کر آئیں گے اور اس کو اپنے پاؤں سے روندیں گے اور منہ سے کاٹیں گے۔ جب ان کی پچھلی قطار گزر جائے گی تو پہلی پھر لوٹ آئے گی (اسی طرح اس کو روندتے اور کاٹتے رہیں گے)(40)

گائے (بھینس اور بھیڑ) بکریوں کے متعلق ارشاد فرمایا کہ ان کی زکوٰۃ نہ دینے والے شخص کو بھی ایک ہموار میدان میں لٹادیا جائے گا، اور وہ سب کی سب (اس کو لتاڑنے اور روندنے کے لیے) آئیں گی۔ ان میں نہ تو کوئی ٹیڑھے سینگ والی ہوگی اور نہ بن سینگ والی، نہ ٹوٹے سینگ والی، یعنی سب تیز سینگوں والی ہوں گی۔ وہ اس شخص کو اپنے سینگوں سے ماریں گی اور کھروں سے روندیں گی(41)۔ یعنی جب تک جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں نہ چلے جائیں اس وقت تک تارک زکوٰۃ کو یہی عذاب ہوتا رہے گا۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو قوم زکوٰۃ ادا نہ کرے گی، اللہ تعالیٰ اس کو قحط میں مبتلا کردے گا(42)۔ خشکی اور تری میں جو مال ضائع ہوتا ہے وہ اکثر زکوٰۃ نہ دینے کی وجہ سے ضائع اور تلف ہوتا ہے(43)۔ نیز ارشاد فرمایا محتاج و غریب لوگ، ہرگز بھوکے ننگے ہونے کی تکلیف نہ اٹھائیں گے مگر مالداروں کے ہاتھوں، سن لو! ایسے مالداروں سے (جو

Marfat.com

زکوٰۃ نہیں دیتے) اللہ تعالیٰ سخت حساب لے گا، اور انہیں دردناک عذاب دے گا(44)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، مالدار اور امیر، محتاجوں اور غریبوں کے ہاتھوں ذلیل وخوار ہوں گے۔ محتاج عرض کریں گے الٰہی! ہمارے حقوق جو تو نے ان پر فرض کیے تھے انہوں نے ظلماً نہ دیئے۔ اللہ تعالیٰ عزوجل فرمائے گا، مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم ہے میں تمہیں (آج) اپنا قرب عطا کروں گا۔ اور (تارک زکوٰۃ) مالداروں کو اپنے قرب سے دور رکھوں گا(45)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں معراج کی رات میں نے لوگوں کی ایک جماعت کو دیکھا کہ آگے پیچھے مقام ستر پر دھجیاں لٹک رہی ہیں اور وہ اونٹوں اور جانوروں کی طرح دوزخ کے کانٹے دار درخت چر رہے ہیں اور جہنم کے پتھر اور انگارے کھا رہے ہیں، میرے دریافت کرنے پر جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا، یہ اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دینے والے لوگ ہیں(46)۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، زکوٰۃ نہ دینے والوں کے سر پستان پر دوزخ کا گرم پتھر رکھیں گے، جو سینے کی ہڈیاں توڑ کر شانے سے پار نکل جائے گا، اور شانہ کی ہڈی پر رکھیں گے تو ہڈیاں توڑتا ہوا سینے سے جا نکلے گا(47)۔ یہی راوی فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا۔ کہ دوزخ کا وہ گرم پتھر پیٹھ توڑ کر پہلو سے جا نکلے گا اور گدی توڑ کر پیشانی سے جا نکلے گا(48)۔

نفلی صدقات وخیرات کی فضیلت وبرکت

پچھلے صفحات پر، فرض وواجب زکوٰۃ وصدقات کا بیان وضاحت کے ساتھ کیا جا چکا ہے۔ زکوٰۃ وصدقہ فرض کے علاوہ بھی، اپنی توفیق وبساط کے مطابق، راہ خدا میں دیتے رہنا بڑی فضیلت وبرکت کا باعث ہے اور قرآن وحدیث میں متعدد مقام پر نفلی صدقہ وخیرات کی اہمیت وفضیلت پر روشنی ڈالی گئی ہے، چند ایک وہ احادیث مبارکہ ملاحظہ ہوں جن میں نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقہ وخیرات کی ترغیب بڑے دلنشین انداز میں فرمائی ہے۔

Marfat.com

بارگاہ رسالت کے ذی شان صحابی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بندہ کہتا ہے کہ یہ میرا مال ہے وہ میرا مال ہے، بندے کو اس کے مال سے تین قسم کا فائدہ ہوتا ہے۔ کھا پی کر ختم کر دیا یا پہن کر پرانا کر دیا، یا کسی کو دے کر آخرت کے لیے جمع کر لیا۔ اس کے سوا باقی مال دنیا سے جاتے وقت وہ دوسروں کے لیے چھوڑ جائے گا۔ (جس کا اسے کوئی فائدہ نہیں ہوتا) (49) آدمی کا اپنی زندگی وصحت میں ایک درہم صدقہ کرنا مرتے وقت کے سو درہم صدقہ کرنے سے بہتر ہے (50)۔ بہترین صدقہ وہ ہے جس کے بعد بھی بندہ مالدار رہے، دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے اچھا ہے یعنی تمام مال نہ دے بیٹھے کہ خود محتاج ہو جائے۔ فرمایا اس صدقہ کا زیادہ اجر وثواب ہے کہ صدقہ دینے والا صحت وتندرستی کی حالت میں ہو، اور لالچ بھی ہو، محتاج ہونے کا ڈر بھی ہو اور مالداری کی تمنا بھی ہو۔ یہ نہیں کہ پہلے تو نہ دے اور جب روح گلے میں آجائے تو پھر کہے کہ فلاں کو اتنا اور فلاں کو اتنا دینا، اب تو اس کا مال فلاں کا ہو چکا ہے (51)۔

سخی اللہ تعالیٰ اور جنت اور لوگوں کے قریب ہوتا ہے اور دوزخ سے دور ہوتا ہے، اور بخیل شخص اللہ تعالیٰ اور جنت اور لوگوں سے دور ہوتا ہے اور دوزخ کے قریب ہوتا ہے۔ اور جاہل سخی اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب اور پیارا ہے، بخیل عابد سے (52)۔ ہر صبح کو آسمان سے دو فرشتے اتر کر یہ دعا کرتے ہیں۔ ایک دعا مانگتا ہے الٰہی! اچھے کاموں میں خرچ کرنے والوں کو زیادہ مال و دولت دے، اور دوسرا کہتا ہے الٰہی! بخیل کے مال کو تباہ و برباد کر دے (53)۔

اے ابن آدم! بچے ہوئے مال کا اللہ کی راہ میں خرچ کرنا تیرے لیے بہتر ہے اور اس کا روکنا یعنی راہ خدا میں نہ دینا تیرے لیے برا ہے، اور بقدر ضرورت روکنے پر تو ملامت نہیں، اور صدقہ دینا پہلے ان سے شروع کر جو تیری پرورش میں ہیں (54) (یعنی اہل وعیال قریبی رشتہ دار) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا راہ خدا میں خرچ کر اور شمار نہ کر، ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تجھے گن کر اور شمار کر کے دے گا، اور راہ خدا میں دینے سے ہاتھ بند

Marfat.com

نہ کر، ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تجھ پر دینا بند کر دے گا۔ جتنا تجھے توفیق واستطاعت ہو راہ خدا میں خرچ کرتی رہو(55)۔

جب کوئی آدمی صدقہ دیتا ہے خواہ وہ ایک کھجور جتنا ہی کیوں نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس صدقہ کو اپنے داہنے ہاتھ میں لیتا ہے بشرطیکہ وہ پاک کمائی سے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ پاک ہی چیز کو قبول و پسند فرماتا ہے۔ پھر وہ اس صدقہ کی پرورش کرتا ہے اور اس کو بڑھاتا ہے حتیٰ کہ ایک کھجور ایک پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے(56)۔ صدقہ کی ایک کھجور اور روٹی کے ایک لقمہ کو اللہ تعالیٰ اس طرح پالتا ہے جس طرح تم گھوڑی یا اونٹنی کو پالتے ہو، پھر اس کو اس قدر بڑھاتا ہے کہ ایک کھجور اور روٹی کا لقمہ اُحد پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے(57)۔ روٹی کا ایک لقمہ صدقہ کرنے کی وجہ سے تین آدمی جنت میں داخل کیے جاتے ہیں۔ ایک حکم دینے والا، دوسرا پکانے والا، تیسرا وہ نوکر جس نے روٹی کا وہ لقمہ مسکین کو جا کر دیا(58)۔ فرمایا اگر کوئی آدمی ایک کھجور خیرات کر کے دوزخ سے بچ سکتا ہے تو اس کو چاہیے کہ اپنی جان کو دوزخ سے بچائے(59)۔

فرمایا صدقہ و خیرات دینے میں جلدی کرو، کیونکہ بلا و مصیبت صدقہ کو نہیں پھلانگ سکتی۔ یعنی صدقہ مصیبت کو ٹال دیتا ہے(60)۔ صدقہ اللہ کے غضب کو بجھا دیتا ہے اور انسان کو بری موت سے محفوظ رکھتا ہے(61)۔ صدقہ گناہوں کو ایسے دور کرتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے(62)۔ صدقہ و خیرات دینے والے قبر کی آگ اور حرارت سے محفوظ ہوں گے اور صدقہ قبر کی آگ کو بجھا دیتا ہے(63)۔ قیامت کے پچاس ہزار سال کے دن میں لوگ حساب و کتاب میں مبتلا ہوں گے، لیکن صدقہ دینے والے اپنے صدقہ کے سایہ میں ہوں گے۔ (مسند احمد) جو شخص اس طرح چھپا کر صدقہ و خیرات دیتا ہے کہ داہنے ہاتھ کی بائیں ہاتھ کو خبر نہیں ہوتی تو وہ قیامت کے دن عرش الٰہی کے سایہ میں ہوگا(64)۔

مسکین و محتاج کو صدقہ دینے کا صرف ایک ثواب ہوتا ہے لیکن رشتہ دار کو دینے کا دُہرا ثواب ہوتا ہے، ایک صدقہ کا اور دوسرا صلہ رحمی کا یعنی رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنے کا(65)۔ فرمایا چھپا کر صدقہ دینا اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے اور صلہ رحمی کرنا عمر کو

Marfat.com

بڑھاتا ہے(66)۔ کسی بھوکے کو پیٹ بھر کر کھانا کھلانے اور پانی پلانے سے دوزخ سات خندق (ساڑھے سات ہزار سال) کے راہ کی مقدار دور کر دی جاتی ہے(67)۔

ارشاد فرمایا ایک درہم، ایک لاکھ درہم سے بڑھ گیا، کسی نے دریافت کیا یا رسول اللہ! وہ کس طرح؟ فرمایا ایک آدمی کے پاس بہت مال و دولت ہے اس نے اپنے مال سے ایک لاکھ درہم خیرات کیے لیکن ایک غریب کے پاس صرف دو ہی درہم تھے اس نے ایک خیرات کر دیا، تو اس غریب کا ایک درہم اس دولت مند کے لاکھ درہم سے بڑھ گیا(68)۔

آدمی جب صدقہ دیتا ہے تو وہ ستر شیطانوں کے جبڑوں کو چیر کر نکلتا ہے یعنی صدقہ دینے سے شیطان کو بہت اذیت و افسوس ہوتا ہے(69)۔ مسلمان کا صدقہ عمر کو بڑھاتا ہے۔ بری موت کو دفع کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ صدقہ کی برکت سے تکبر و غرور کو دور فرماتا ہے۔ اور صدقہ برائی کے ستر دروازوں کو بند کر دیتا ہے(70)۔

گھر میں جو کھانے کی چیز ہے اگر عورت اس سے کچھ صدقہ کی نیت سے دے ضائع کرنے کے طور پر نہ ہو تو اسے دینے کا ثواب ملے گا اور شوہر کو کمانے کا ثواب ملے گا۔ تقسیم کرنے والے کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا ایک کا ثواب دوسرے کے ثواب کو کم نہ کرے گا۔

سوال اور بھیک سے احتراز کے متعلق ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کے پاس اتنا ہو جو اس کو اپنی ضرورت و حاجت سے بے پرواہ کر دے اور پھر وہ سوال کرے تو وہ (اپنے لیے دوزخ کی) آگ میں اضافہ کرتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا وہ کیا مقدار ہے جس کے ہوتے سوال جائز نہیں، فرمایا صبح و شام کا کھانا(71)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک انصاری نے آکر سوال کیا یعنی کچھ مانگا، آپ نے ارشاد فرمایا، کیا تمہارے گھر میں کچھ بھی نہیں۔ اس نے عرض کیا ایک ٹاٹ ہے جو ہم آدھا نیچے بچھاتے ہیں اور آدھا اوپر اوڑھ لیتے ہیں اور لکڑی کا ایک پیالہ ہے جس میں ہم پانی پیتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا وہ دونوں میرے پاس لے آؤ۔ انہوں نے لاکر آپ کی

Marfat.com

خدمت میں پیش کر دیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اپنے دست مبارک سے اٹھا کر فرمایا، انہیں کون خریدتا ہے، ایک صحابی نے عرض کی ایک درہم کے عوض میں لیتا ہوں، آپ نے دوبارہ ارشاد فرمایا ایک درہم سے زیادہ کون دیتا ہے آپ نے دو تین بار یہ فرمایا جس پر ایک دوسرے صحابی نے عرض کیا میں دو درہم کے عوض میں لیتا ہوں آپ نے وہ دونوں چیزیں انہیں دے دیں اور درہم وصول کر لیے اور پھر اس انصاری کو وہ درہم دے کر ارشاد فرمایا ایک کا غلہ خرید کر گھر ڈال آؤ اور دوسرے درہم کی کلہاڑی خرید کر میرے پاس لے آؤ چنانچہ وہ لے آئے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دست مبارک سے اس کلہاڑی میں دستہ ڈالا اور فرمایا جاؤ لکڑیاں کاٹو اور بیچو اور پندرہ دن تک میرے پاس نہ آنا۔ وہ انصاری گئے اور لکڑیاں کاٹ کر بیچتے رہے پندرہ دن کے بعد حاضر ہوئے تو اب ان کے پاس دس درہم تھے۔ چند درہم کا کپڑا خریدا، اور چند کا غلہ، آپ نے ارشاد فرمایا یہ اس سے بہتر ہے کہ قیامت کے دن سوال تمہارے منہ پر چھالا بن کر آتا۔ سوال صرف تین آدمیوں کو جائز ہے ایک ایسا مفلس و محتاج جس کو محتاجی و فاقہ زمین پر لٹا دے، دوسرا تاوان (قرض یا چٹی وغیرہ) والے کے لیے جو اس کو رسوا کر دے، اور تیسرا دیت (خون بہا) والے کے لیے جو اس کو انتہائی تکلیف پہنچائے (72)۔

سب سے بہتر وہ روزی ہے جو اپنے ہاتھ سے کما کر کھائی جائے، اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتے تھے (73)۔ جس آدمی کو فاقہ ہوا اور اس نے لوگوں سے مانگنا شروع کر دیا تو اس کا فاقہ کبھی دور نہ ہوگا۔ اور جس نے اللہ تعالیٰ سے مانگا تو وہ اس کو جلدی یا دیر سے ضرور رزق عطا فرما دے گا (74)۔ اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ سوال کرنے میں کیا برائی اور ذلت ہے تو کوئی کسی کے پاس سوال کرنے نہ جاتا (75)۔ جو آدمی لوگوں سے سوال کرے حالانکہ نہ اس کو فاقہ ہے اور نہ اتنے بچے ہیں جن کو کھلانے پلانے کی طاقت نہیں رکھتا، تو قیامت کے دن اس طرح اٹھے گا کہ اس کے منہ پر گوشت نہ ہوگا۔ یعنی نہایت ذلیل و خوار ہوگا (76)۔

Marfat.com

جو آدمی مجھ سے یہ وعدہ کرے کہ وہ لوگوں سے سوال نہیں کرے گا تو میں اس کے لیے جنت کا ضامن ہوں (77)۔ جو شخص بلا حاجت سوال کرتا ہے وہ انگارے کا سوال کرتا ہے اب اس کی مرضی ہے چاہے زیادہ مانگے یا کم (78)۔ جو شخص لوگوں سے سوال اپنا مال بڑھانے کے لیے کرتا ہے تو وہ دوزخ کا گرم پتھر ہے اب اس کا اختیار ہے چاہے تھوڑا مانگے یا زیادہ (79)۔ جو بندہ سوال کا دروازہ کھولے گا اللہ تعالیٰ اس پر محتاجی و مفلسی کا دروازہ کھول دے گا (80)۔

Marfat.com

تیسرا رکن

1۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اخذ الصدقة من الاغنیاء الخ، صفحہ 298، رقم الحدیث 1496، دارالسلام ریاض

الیضاً، مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الزکوٰۃ، جلد 2، صفحہ 705، رقم الحدیث 1772، دارابن حزم بیروت

2۔ کنز العمال، جلد 6، صفحہ 294، رقم الحدیث 15769، موسستہ الرسالۃ بیروت

الیضاً، کنز العمال، جلد 6، صفحہ 296، رقم الحدیث 15774، موسستہ الرسالۃ بیروت

3۔ مسند احمد حنبل حدیث زیاد بن نعیم، جلد 4، صفحہ 201، المکتب الاسلامی بیروت

الیضاً، الترغیب والترہیب، الترغیب من منع الزکوٰۃ، جلد 1، صفحہ 541، رقم الحدیث 14، مصطفیٰ البابی مصر

4۔ المعجم الکبیر عن ابن عمر، جلد 12، صفحہ 324، رقم الحدیث 13561، داراحیاء التراث العربی بیروت

الیضاً، الترغیب والترہیب، الترغیب فی اداالزکوٰۃ، جلد 1، صفحہ 532، رقم الحدیث 16، مصطفیٰ البابی مصر

الیضاً، کنز العمال، جلد 6، صفحہ 293، رقم الحدیث 5760و5769، موسستہ الرسالۃ بیروت

الیضاً، کنز العمال، جلد 15، صفحہ 849، رقم الحدیث 43377، موسستہ الرسالۃ بیروت

5۔ کنز العمال، جلد 6، صفحہ 296، رقم الحدیث 15775، موسستہ الرسالۃ بیروت

الیضاً، الترغیب والترہیب، الترغیب فی اداالزکوٰۃ، جلد 1، صفحہ 520، رقم الحدیث 12، مصطفیٰ البابی مصر

6۔ المعجم الکبیر عن ابن مسعود، جلد 10، صفحہ 103، رقم الحدیث 10095، داراحیاء التراث العربی بیروت

الیضاً، الترغیب والترہیب، الترغیب من منع الزکوٰۃ، جلد 1، صفحہ 540، رقم الحدیث 10، مصطفیٰ البابی مصر

7۔ المعجم الاوسط عن ابی الدرداء، جلد 9، صفحہ 33-432، رقم الحدیث 8932، مکتبۃ المعارف ریاض

الیضاً، کنز العمال، جلد 6، صفحہ 293، رقم الحدیث 15758، موسستہ الرسالۃ بیروت

الیضاً، الترغیب والترہیب، الترغیب فی اداالزکوٰۃ، جلد 1، صفحہ 517، رقم الحدیث 6، مصطفیٰ البابی مصر

8۔ الترغیب والترہیب، الترغیب فی اداالزکوٰۃ، جلد 1، صفحہ 52، رقم الحدیث 11، مصطفیٰ البابی مصر

9۔ الترغیب والترہیب، الترغیب فی اداالزکوٰۃ، جلد 1، صفحہ 519، رقم الحدیث 10، مصطفیٰ البابی مصر

الیضاً، کنز العمال، جلد 6، صفحہ 297، رقم الحدیث 15778، موسستہ الرسالۃ بیروت

الیضاً، المستدرک للحاکم، کتاب الزکوٰۃ، جلد 1، صفحہ 390، دارالفکر بیروت

10۔ الترغیب والترہیب، الترغیب فی اداالزکوٰۃ، جلد 1، صفحہ 515، رقم الحدیث 2، مصطفیٰ البابی مصر

11۔ سنن ابی داؤد، باب فی تعجیل الزکوٰۃ، صفحہ 380، رقم الحدیث 1624، شرکۃ دارارقم بیروت

Marfat.com

ایضاً، سنن ابن ماجۃ، باب تعجیل الزکوٰۃ قبل محلھا، جلد 1، صفحہ 572، رقم الحدیث 1795، دار احیاء التراث العربی بیروت

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الزکوٰۃ، جلد 2، صفحہ 714، رقم الحدیث 1788، دار ابن حزم بیروت

12۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب زکوٰۃ الورق، صفحہ 287، رقم الحدیث 1447، و باب ما ادی زکوتہ فلیس بکنز، صفحہ 278، رقم الحدیث 1405، دار السلام ریاض

13۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی زکوٰۃ الذھب والورق، صفحہ 179، رقم الحدیث 620، دار الکتب العلمیہ بیروت

14۔ سنن ابی داؤد، باب ماتجب فیہ الزکوٰۃ، صفحہ 367، رقم الحدیث 1572، شرکۃ دار ارقم بیروت

15۔ مشکوٰۃ المصابیح، باب مایجب فیہ الزکوٰۃ، جلد 2، صفحہ 726، رقم الحدیث 1810، دار ابن حزم بیروت

ایضاً، سنن ابی داؤد، باب الکنز ماھو، صفحہ 364، رقم الحدیث 1564، شرکۃ دار ارقم بیروت

16۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی زکوٰۃ الحلی، صفحہ 183، رقم الحدیث 637، دار الکتب العلمیۃ بیروت

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب مایجب فیہ الزکوٰۃ، جلد 2، صفحہ 726، رقم الحدیث 1809، دار ابن حزم بیروت

17۔ مدارک التنزیل، سورۃ البقرۃ فی ضمن رقم الآیۃ 267، جلد 1، صفحہ 135، دار الکتاب العربی بیروت

ایضاً تفسیر الخازن، سورۃ البقرۃ فی ضمن رقم الآیۃ 267، جلد 1، صفحہ 203-202، دار الکتب العلمیۃ

18۔ مشکوٰۃ المصابیح، باب مایجب فیہ الزکوٰۃ، جلد 2، صفحہ 727، رقم الحدیث 1811، دار ابن حزم بیروت

ایضاً، سنن ابی داؤد، باب العروض اذا کانت للتجارۃ، صفحہ 364، رقم الحدیث 1562، شرکۃ دار ارقم بیروت

19۔ المختصر للقدوری، باب زکوٰۃ الخیل، صفحہ 50، مطبع مجیدی کانپور

20۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب زکوٰۃ الورق، صفحہ 287، رقم الحدیث 1447، و باب لیس فیما دون خمس ذود صدقۃ، صفحہ 290، رقم الحدیث 1459، و باب لیس فیما دون خمس اوسق صدقۃ، صفحہ 296، رقم الحدیث 1484، دار السلام ریاض

21۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب زکوٰۃ الابل، صفحہ 288، رقم الحدیث 1452، و کتاب الھبۃ، صفحہ 523، رقم الحدیث 2633، و کتاب مناقب الانصار، صفحہ 806، رقم الحدیث 3923، و کتاب الادب، صفحہ 8-1307، رقم الحدیث 6165، دار السلام ریاض

22۔ سنن ابی داؤد، باب زکوٰۃ السائمۃ، صفحہ 369، رقم الحدیث 1576، شرکۃ دار ارقم بیروت

ایضاً، الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی زکوٰۃ البقر، صفحہ 180، رقم الحدیث 623، دار

Marfat.com

الکتب العلمیۃ بیروت

ایضاً، سنن النسائی، باب زکوٰۃ البقر، صفحہ 403، رقم الحدیث 2447 تا 2449، دار الکتب العلمیۃ بیروت

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب مایجب فیہ الزکوٰۃ، جلد 2، صفحہ 722، رقم الحدیث 1800، دار ابن حزم بیروت

23۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب زکوٰۃ الغنم، صفحہ 89-288، رقم الحدیث 1454، دار السلام ریاض

24۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب العشر فیما یسقی من ماء السماء، صفحہ 296، رقم الحدیث 1483، دار السلام ریاض

25۔ سنن ابن ماجہ، باب صدقۃ الزروع والثمار، جلد 1، صفحہ 581، رقم الحدیث 1818، دار احیاء التراث العربی بیروت

26۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب ما فیہ العشر او نصف العشر، جلد 2، صفحہ 675، رقم الحدیث 7، دار احیاء التراث العربی بیروت

27۔ نصب الرایۃ فی تخریج احادیث الھدایۃ، باب زکوٰۃ الزروع والثمار، جلد 2، صفحہ 399، نوریہ رضویہ پبلیشنگ کمپنی لاہور

28۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فرض صدقۃ الفطر، صفحہ 300، رقم الحدیث 1503، دار السلام ریاض

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب صدقۃ الفطر، جلد 2، صفحہ 728، رقم الحدیث 1815، دار ابن حزم بیروت

29۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی صدقۃ الفطر، صفحہ 191، رقم الحدیث 674، دار الکتب العلمیۃ بیروت

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب صدقۃ الفطر، جلد 2، صفحہ 730، رقم الحدیث 1819، دار ابن حزم بیروت

30۔ سنن ابی داؤد، باب من روی نصف صاع من قمح، صفحہ 380، رقم الحدیث 1622، شرکۃ دار ارقم بیروت

ایضاً، سنن النسائی، باب مکیلۃ زکوٰۃ الفطر، صفحہ 412، رقم الحدیث 2505، دار الکتب العلمیہ، بیروت

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب صدقۃ الفطر، جلد 2، صفحہ 30-729، رقم الحدیث 1817، دار ابن حزم بیروت

31۔ سنن ابی داؤد، باب زکوٰۃ الفطر، صفحہ 377، رقم الحدیث 1609، شرکۃ دار ارقم بیروت

Marfat.com

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب صدقۃ الفطر، جلد 2، صفحہ 730، رقم الحدیث 1818، دار ابن حزم بیروت

32۔ الفردوس بماثور الخطاب، جلد 2، صفحہ 395، رقم الحدیث 3754، دار الکتب العلمیۃ بیروت

33۔ سنن ابی داؤد، باب زکوٰۃ الفطر، صفحہ 376، رقم الحدیث 1609، شرکۃ دار ارقم بیروت

34۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب ترک استعمال ال النبی علی الصدقۃ، جلد 2، صفحہ 754، رقم الحدیث 168، دار احیاء التراث العربی بیروت

35۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی من لاتحل لہ الصدقۃ، صفحہ 186، رقم الحدیث 652، دار الکتب العلمیۃ بیروت

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب من لا تحل لہ الصدقۃ، جلد 2، صفحہ 734، رقم الحدیث 1830، دار ابن حزم بیروت

36۔ کنز العمال، جلد 6، صفحہ 611، رقم الحدیث 17096، موسسۃ الرسالہ بیروت

37۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب التفسیر، صفحہ 943، رقم الحدیث 4565، دار السلام ریاض

ایضاً، الجامع الصحیح للبخاری، باب اثم مانع الزکوۃ، صفحہ 278، رقم الحدیث 1403، دار السلام ریاض

ایضاً، الترغیب والترہیب، الترھیب من منع الزکوۃ، جلد 1، صفحہ 541، رقم الحدیث 13، مصطفیٰ البابی مصر

38۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الحیل، صفحہ 1461، رقم الحدیث 6957، دار السلام ریاض

39۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب اثم مانع الزکوٰۃ، جلد 2، صفحہ 680، رقم الحدیث 24، دار احیاء التراث العربی بیروت

ایضاً، الترغیب والترہیب، الترھیب من منع الزکوۃ، جلد 1، صفحہ 536، رقم الحدیث 1، مصطفیٰ البابی مصر

40۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب اثم مانع الزکوٰۃ، جلد 2، صفحہ 680، رقم الحدیث 24، دار احیاء التراث العربی بیروت

41۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب اثم مانع الزکوٰۃ، جلد 2، صفحہ 681، رقم الحدیث 24، دار احیاء التراث العربی بیروت

ایضاً، الترغیب والترہیب، الترھیب من منع الزکوۃ، جلد 1، صفحہ 543، رقم الحدیث 20، مصطفیٰ البابی مصر

42۔ المعجم الاوسط عن بریدۃ، جلد 5، صفحہ 290، رقم الحدیث 4574، مکتبۃ المعارف ریاض

الترغیب والترہیب، الترھیب من منع الزکوۃ، جلد 1، صفحہ 543، رقم الحدیث 20، مصطفیٰ البابی مصر

43۔ الترغیب والترہیب، الترھیب من منع الزکوۃ، جلد 1، صفحہ 542، رقم الحدیث 16، مصطفیٰ البابی مصر

Marfat.com

44۔ الترغیب والترہیب، الترھیب من منع الزکوۃ، جلد 1، صفحہ 538، رقم الحدیث 5، مصطفی البابی مصر

45۔ الترغیب والترہیب، الترھیب من منع الزکوۃ، جلد 1، صفحہ 539، رقم الحدیث 8، مصطفی البابی مصر

46۔ الترغیب والترہیب، الترھیب من منع الزکوۃ، جلد 1، صفحہ 42-541، رقم الحدیث 15، مصطفی البابی مصر

47۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما ادی زکاتہ فلیس بکنز، صفحہ 279، رقم الحدیث 1407، دارالسلام ریاض

ایضاً، الجامع الصحیح لمسلم، باب فی الکنازین للاموال، جلد 2، صفحہ 689، رقم الحدیث 34، داراحیاء التراث العربی بیروت

48۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب فی الکنازین للاموال، جلد 2، صفحہ 690، رقم الحدیث 35، داراحیاء التراث العربی بیروت

49۔ الترغیب والترہیب، الترغیب فی الصدقۃ، جلد 2، صفحہ 6، رقم الحدیث 11، مصطفی البابی مصر

ایضاً، الجامع الصحیح لمسلم، کتاب الزھد والرقاق، جلد 4، صفحہ 2273، رقم الحدیث 3-4، داراحیاء التراث العربی بیروت

50۔ سنن ابی داؤد، باب ماجاء فی کراھیۃ الاضرار فی الوصیۃ، صفحہ 666، رقم الحدیث 2866، شرکۃ دارارقم بیروت

ایضاً، مشکوۃ المصابیح، باب الانفاق، جلد 2، صفحہ 747، رقم الحدیث 1870، دارابن حزم بیروت

51۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فضل صدقۃ الشحیح الصحیح، صفحہ 281، رقم الحدیث 1419، دارالسلام ریاض

ایضاً، الجامع الصحیح لمسلم، باب بیان ان افضل الصدقہ، جلد 2، صفحہ 712، رقم الحدیث 92، داراحیاء التراث العربی بیروت

ایضاً، مشکوۃ المصابیح، باب الانفاق، جلد 2، صفحہ 746، رقم الحدیث 1867، دارابن حزم بیروت

52۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی السخاء، صفحہ 479، رقم الحدیث 1961، دارالکتب العلمیۃ بیروت

ایضاً، مشکوۃ المصابیح، باب الانفاق، جلد 2، صفحہ 747، رقم الحدیث 1869، دارابن حزم بیروت

53۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول اللہ تعالیٰ فاما من اعطی واتقی، صفحہ 286، رقم الحدیث 1442، دارالسلام ریاض

ایضاً، الجامع الصحیح لمسلم، باب فی المنفق و الممسک، جلد 2، صفحہ 700، رقم الحدیث 57، داراحیاء التراث العربی بیروت

Marfat.com

ایضاً مشکوٰۃ المصابیح، باب الانفاق، جلد 2، صفحہ 744، رقم الحدیث 1860، دار ابن حزم بیروت

54۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب ان افضل الصدقۃ، جلد 2، صفحہ 718، رقم الحدیث 97، دار احیاء التراث العربی بیروت

ایضاً مشکوٰۃ المصابیح، باب الانفاق، جلد 2، صفحہ 745، رقم الحدیث 1863، دار ابن حزم بیروت

55۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب الحث فی الانفاق، جلد 2، صفحہ 713، رقم الحدیث 88، دار احیاء التراث العربی بیروت

ایضاً، الجامع الصحیح للبخاری، باب ھبۃ المراۃ لغیر زوجھا، صفحہ 515، رقم الحدیث 2591، دار السلام ریاض

ایضاً مشکوٰۃ المصابیح، باب الانفاق، جلد 2، صفحہ 745، رقم الحدیث 1861، دار ابن حزم بیروت

56۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الصدقۃ من کسب طیب، صفحہ 279، رقم الحدیث 1410، دار السلام ریاض

ایضاً، الجامع الصحیح لمسلم، باب قبول الصدقۃ من الکسب الطیب، جلد 2، صفحہ 702، رقم الحدیث 64-63، دار احیاء التراث العربی بیروت

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب فضل الصدقۃ، جلد 2، صفحہ 756، رقم الحدیث 1888، دار ابن حزم بیروت

57۔ الترغیب والترھیب، الترغیب فی الصدقۃ، جلد 2، صفحہ 4، رقم الحدیث 4، مصطفیٰ البابی مصر

58۔ الترغیب والترھیب، الترغیب فی الصدقۃ، جلد 2، صفحہ 4و5، رقم الحدیث 6، مصطفیٰ البابی مصر

59۔ الترغیب والترھیب، الترغیب فی الصدقۃ، جلد 2، صفحہ 10، رقم الحدیث 14، مصطفیٰ البابی مصر

ایضاً سنن ابن ماجۃ، باب فضل الصدقۃ، جلد 1، صفحہ 591، رقم الحدیث 1843، مصطفیٰ البابی مصر

60۔ الترغیب والترھیب، الترغیب فی الصدقۃ، جلد 2، صفحہ 19-20، رقم الحدیث 37 و 39، مصطفیٰ البابی مصر

61۔ الترغیب والترھیب، الترغیب فی الصدقۃ، جلد 2، صفحہ 12، رقم الحدیث 21، مصطفیٰ البابی مصر

ایضاً مشکوٰۃ المصابیح، باب فضل الصدقۃ، جلد 2، صفحہ 762، رقم الحدیث 1909، دار ابن حزم بیروت

62۔ الترغیب والترھیب، الترغیب فی الصدقۃ، جلد 2، صفحہ 11، رقم الحدیث 20، مصطفیٰ البابی مصر

63۔ الترغیب والترھیب، الترغیب فی الصدقۃ، جلد 2، صفحہ 16، رقم الحدیث 29، مصطفیٰ البابی مصر

64۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الصدقۃ بالیمین، صفحہ 282، رقم الحدیث 1423، دار السلام ریاض

65۔ سنن النسائی، باب الصدقۃ علی الاقارب، صفحہ 425، رقم الحدیث 2579، دار الکتب العلمیۃ بیروت

Marfat.com

ایضاً، سنن ابن ماجہ، باب فضل الصدقۃ، جلد 1، صفحہ 591، رقم الحدیث 1844، دار احیاء التراث العربی بیروت

66۔ الترغیب والترہیب، الترغیب فی صدقۃ السر، جلد 2، صفحہ 30، رقم الحدیث 4، مصطفیٰ البابی مصر

67۔ الترغیب والترہیب، الترغیب فی اطعام الطعام، جلد 2، صفحہ 65، رقم الحدیث 4، مصطفیٰ البابی مصر

68۔ سنن النسائی، باب جھد المقل، صفحہ 415، رقم الحدیث 2524، دار الکتب العلمیہ بیروت

ایضاً، الترغیب والترہیب، الترغیب فی الصدقۃ، جلد 2، صفحہ 23، رقم الحدیث 48، مصطفیٰ البابی مصر

69۔ الترغیب والترہیب، الترغیب فی الصدقۃ، جلد 2، صفحہ 17، رقم الحدیث 32، مصطفیٰ البابی مصر

70۔ الترغیب والترہیب، الترغیب فی الصدقۃ، جلد 2، صفحہ 21، رقم الحدیث 42، مصطفیٰ البابی مصر

71۔ سنن ابی داؤد، باب من یعطی من الصدقۃ وحد الغنی، صفحہ 382، رقم الحدیث 1629، شرکۃ دار ارقم بیروت

ایضاً، مشکوۃ المصابیح، باب من لاتحل لہ المسألۃ، جلد 2، صفحہ 740، رقم الحدیث 1848، دار ابن حزم بیروت

72۔ سنن ابی داؤد، باب ماتجوز فیہ المسألۃ، صفحہ 384، رقم الحدیث 1641، شرکۃ دار ارقم بیروت

ایضاً، مشکوۃ المصابیح، باب من لاتحل لہ المسألۃ، جلد 2، صفحہ 742، رقم الحدیث 1851، دار ابن حزم بیروت

73۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب کسب الرجل و عملہ بیدہ، صفحہ 409، رقم الحدیث 2072، دار السلام ریاض

74۔ سنن ابی داؤد، باب فی الاستعفاف، صفحہ 386، رقم الحدیث 1645، شرکۃ دار ارقم بیروت

ایضاً، مشکوۃ المصابیح، باب من لاتحل لہ المسألۃ، جلد 2، صفحہ 742، رقم الحدیث 1852، دار ابن حزم بیروت

75۔ الترغیب والترہیب، الترہیب من المسألہ، جلد 1، صفحہ 573، رقم الحدیث 7، مصطفیٰ البابی مصر

ایضاً، سنن نسائی، باب المسألۃ، صفحہ 425، رقم الحدیث 2583، دار الکتب العلمیۃ بیروت

76۔ سنن نسائی، باب المسألۃ، صفحہ 425، رقم الحدیث 2583، دار الکتب العلمیۃ بیروت

الترغیب والترہیب، الترہیب من المسألہ، جلد 1، صفحہ 573، رقم الحدیث 6، مصطفیٰ البابی مصر

77۔ سنن ابن ماجہ، باب کراھیۃ المسألۃ، جلد 1، صفحہ 588، رقم الحدیث 1837، دار احیاء التراث العربی بیروت

ایضاً، مشکوۃ المصابیح، باب من لاتحل لہ المسألۃ، جلد 2، صفحہ 44-743، رقم الحدیث 1857،

Marfat.com

دارابن حزم بیروت

78۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب کراھیة المسألة للناس، جلد2،صفحہ 720، رقم الحدیث105، داراحیاء التراث العربی بیروت

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب من لاتحل له المسألة، جلد2،صفحہ 737، رقم الحدیث1838، دارابن حزم بیروت

79۔ الترغیب والترھیب، الترھیب من المسألة، جلد1، صفحہ 577-576، رقم الحدیث16، مصطفیٰ البابی مصر

80۔ مسند امام احمد بن حنبل حدیث عبدالرحمٰن بن عوف، جلد1، صفحہ 193، حدیث ابی کبشہ، جلد4، صفحہ 231، المکتب الاسلامی بیروت

Marfat.com

چوتھا رکن

ماہ رمضان المبارک کے روزے رکھنا

Marfat.com

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

چوتھا رکن

صَوۡمُ شَھۡرِ رَمَضَانَ

ماہ رمضان المبارک کے روزے رکھنا

اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کی خاطر، نفس کی چاہتوں کو ترک کر دینے کا نام روزہ ہے یہ ایک ایسی قدیم ترین عبادت ہے جس کی ابتداء تاریخ انسانی کے فرد اول حضرت آدم علیہ السلام سے ہوتی ہے اور اس کی تکمیل و انتہاء، خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی شریعت مطہرہ پر ہوتی ہے اسی بنا پر حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے لے کر آخری کتاب قرآن حکیم تک ہر آسمانی کتاب و شریعت میں روزہ کو ایک خاص امتیازی اور بنیادی عبادت کا مقام دیا گیا ہے حضرت آدم علیہ السلام ہر ماہ کے ایام بیض میں تین روزے رکھتے۔ شریعت نوحی میں بھی ہر ماہ کے یہی تین روزے فرض تھے۔ شریعت موسوی میں رمضان کے علاوہ ہفتہ اور عاشورہ محرم کے روزے بھی فرض تھے۔ انجیل کے پیروکاروں پر بھی ماہ رمضان کے روزے فرض تھے۔ مگر انہوں نے تحریف کی اور قمری مہینہ رمضان کی بجائے موسم سرما کے دنوں میں روزے مستقل اور مخصوص کر دیئے لیکن دین اسلام نے اس عظیم الشان عبادت کو عین منشائے الٰہی کے مطابق مکمل فرما کر اپنے پیروؤں کو اس کی لافانی قدروں سے روشناس کیا۔

رمضان المبارک کی آمد پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک عظیم الشان خطبہ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان المبارک کی آمد پر ماہ شعبان کے آخری دن وعظ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اے لوگو! تمہارے پاس ایک نہایت پُرعظمت اور بابرکت مہینہ تشریف لا رہا ہے اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے

Marfat.com

روزے تم پر فرض کیے ہیں۔ اور اس کی راتوں میں نماز (تراویح) پڑھنا سنت قرار دیا ہے۔ اس میں جس نے ایک (نفل) نیکی کی، (تو اس کا ثواب اتنا ہے) گویا اس نے کسی دوسرے مہینہ میں ایک فرض ادا کیا، اور جس نے ایک فرض ادا کیا (تو اس کا اجرا اتنا ہے) جیسے اس نے کسی دوسرے مہینہ میں ستر فرض ادا کیے۔

یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے یہ غریبوں اور محتاجوں کے ساتھ ہمدردی کرنے کا مہینہ ہے اس مہینہ میں مومن کا رزق بڑھایا جاتا ہے اس میں جو شخص کسی روزہ دار کو افطار کرائے اس کے گناہوں کی بخشش ہو جاتی ہے۔ اور اس کو دوزخ سے آزاد کر دیا جاتا ہے، اور اس کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا کہ روزہ دار کو ملتا ہے لیکن اس کا ثواب کم نہ ہوگا۔ صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم سے ہر شخص تو افطار کرانے کی توفیق نہیں رکھتا، تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہی ثواب اس شخص کو بھی دے گا جو کسی کو ایک گھونٹ دودھ یا ایک کھجور یا ایک پیالہ پانی سے روزہ افطار کرائے گا اور جس نے کسی کو پیٹ بھر کر کھانا کھلایا اللہ تعالیٰ اس کو میرے حوض کوثر سے پانی پلائے گا جس کے بعد اسے جنت میں داخل ہونے تک پیاس نہ لگے گی۔

یہ وہ مہینہ ہے جس کا پہلا عشرہ سراسر رحمت ہے اور دوسرا عشرہ بخشش و رحمت کا ہے اور تیسرا عشرہ دوزخ سے آزادی کا ہے۔ جو شخص اس مہینے میں اپنے غلام (یا ملازم) سے تھوڑا کام لے گا اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے گا۔ اور اس کو دوزخ سے آزاد فرما دے گا (1)۔

روزے کے متعلق ارشادات خداوندی

اللہ تعالیٰ قرآن حکیم میں سورت البقرہ میں ماہ رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت، اہمیت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے۔

يَاۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ

Marfat.com

قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿١٨٣﴾ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿١٨٤﴾ (سورۃ البقرہ)

”اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیز گار بن سکو۔ وہ روزے گنتی کے دن ہیں تو تم میں سے جو کوئی بیمار ہو یا سفر میں ہو، وہ اتنے روزے اور دنوں میں رکھ کر تعداد پوری کرے اور جنہیں روزہ رکھنے کی بالکل طاقت ہی نہ ہو تو وہ روزہ کے بدلہ میں ایک مسکین کو کھانا کھلائیں اور جو اپنی طرف سے زیادہ نیکی کرے تو یہ اس کے لیے بہت بہتر ہے اور روزہ رکھنا تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو“۔

ان احکام کے بعد مزید ارشاد فرمایا:

”رمضان کا مہینہ وہ (بابرکت) مہینہ ہے جس میں اتارا گیا قرآن، لوگوں کی ہدایت کے لیے، اور اس میں ہدایت کی روشن دلیلیں اور حق و باطل میں فرق بتانے والی باتیں ہیں۔ لہٰذا تم میں سے جو بھی اس مہینہ کو پائے تو ضرور اس کے روزے رکھے اور جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو وہ اتنے روزے اور دنوں (میں رکھے) اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور وہ تم پر دشواری نہیں ڈالنا چاہتا۔ اور تاکہ تم (روزوں کی) تعداد پوری کرو اور اللہ کی بڑائی بیان کرو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت دی اور تاکہ تم شکر ادا کر سکو“۔ (سورۃ البقرہ: 185)

”جائز کر دیا گیا ہے تمارے لیے رمضان کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا، وہ تمہارے لیے پردہ ہیں اور تم ان کے لیے پردہ ہو، اللہ جانتا ہے کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے تو اس نے تم پر کرم فرمایا اور تمہیں معاف کر دیا پس اب تم اپنی عورتوں کے پاس جاؤ، اور تلاش کرو جو اللہ نے تمہاری قسمت میں

Marfat.com

لکھ دیا ہے اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ ظاہر ہو جائے تمہارے لیے دن کا سفید ڈورا (رات کے) سیاہ ڈورے سے صبح کے وقت۔ پھر پورا کرو روزے کو رات تک، اور ہاتھ نہ لگاؤ عورتوں کو جب تم مسجدوں میں اعتکاف بیٹھے ہو۔ یہ اللہ کی حدیں ہیں ان کو مت توڑنا۔ اللہ اسی طرح اپنی آیتیں لوگوں کو بیان فرماتا ہے تاکہ وہ متقی بنیں''۔ (سورۃ البقرہ: 187)

روزہ کے متعلق ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا رمضان المبارک آ گیا ہے یہ برکت والا مہینہ ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے تم پر فرض کیے ہیں اس میں آسمان اور رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں سرکش شیطانوں کو طوق ڈال دیئے جاتے ہیں اور اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو اس کی بھلائی سے محروم رہا وہ بلاشبہ محروم ہے (2)۔

جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیطان اور سرکش جنوں کو قید کر دیا جاتا ہے اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں ان سے کوئی دروازہ نہیں کھولا جاتا، اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں تو ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا، اور ایک منادی اعلان کرتا ہے۔ اے خیر کے طلبگار! نیکیوں کی طرف متوجہ ہو، اور اے شر کے طالب! گناہوں سے باز آ جا، اور کچھ لوگ دوزخ سے آزاد ہوتے ہیں اور یہ رمضان المبارک کی ہر رات میں ہوتا ہے (3)۔

رمضان المبارک کے مہینہ میں چار کام بہت لازمی ہیں دو کام تو ایسے ہیں جس سے تمہارا پروردگار راضی ہوتا ہے اور دو کام ایسے ہیں جن کے بغیر تم کو چارہ نہیں۔ ان چار میں سے ایک تو کلمہ شہادت کا ورد ہے اور دوسرا کثرت سے استغفار کرنا ہے۔ یہ دونوں عمل اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں۔ تیسرا جنت کا طلب کرنا اور چوتھا دوزخ سے پناہ مانگنا ہے یہ وہ دو باتیں ہیں جو تمہارے لیے بہت ہی ضروری ہیں۔ روزہ دار کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن

Marfat.com

میرے حوض سے پانی پلائے گا پھر اس کو جنت میں داخل ہونے تک پیاس نہ لگے گی (4)۔ روزہ دوزخ سے بچانے والی چیز ہے۔ روزہ دوزخ کے عذاب کو ڈھال بن کر روکے گا(5)۔ ماہ رمضان المبارک کی ہر رات میں چھ لاکھ آدمی دوزخ سے آزاد کیے جاتے ہیں۔ دوسری روایت میں دس لاکھ بھی آیا ہے(6)۔ جس نے رمضان المبارک کا روزہ رکھا اور اس کی حدود کو پہچانا اور جس چیز سے بچنا چاہیے اس سے وہ بچا تو جو گناہ وہ پہلے کر چکا ہے اس کا کفارہ ہوگا(7)۔

حضرت معاذہ عدویہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا وجہ ہے کہ حیض والی عورت پر روزے کی قضا ہے اور نماز کی قضا نہیں؟ تو آپ نے فرمایا ہم مستورات کو (رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں) یہ عذر پیدا ہوتا تھا تو ہمیں روزہ قضا کرنے کا حکم دیا جاتا، اور نماز قضا کرنے کا حکم نہیں دیا جاتا تھا(8)۔

برکات رمضان المبارک

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے رکھے اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں(9)۔ رمضان شریف کی پہلی تاریخ کو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو قید کر دیا جاتا ہے(10)۔

رمضان المبارک کی خاطر جنت کو سال بھر آراستہ و مزین کیا جاتا ہے جب رمضان کا پہلا دن آتا ہے تو عرش کے نیچے سے ایک (نہایت خوشبودار) ہوا چلتی ہے جس سے جنتی درختوں کے پتے ہلنے لگتے ہیں، اس وقت حوران جنت عرض کرتی ہیں الٰہی! تو اپنے بندوں سے ہمارے شوہر بنا، تا کہ ہماری آنکھیں ان سے ٹھنڈی ہوں (11) اور ان کی آنکھیں ہم سے ٹھنڈی ہوں۔ فرمایا جنت کے آٹھ دروازے ہیں ان میں ایک دروازے کا نام ریان ہے اس دروازے سے صرف روزہ دار ہی جنت میں داخل ہوں گے جب وہ داخل ہو چکیں گے تو یہ دروازہ بند کر دیا جائے گا پھر کوئی شخص اس دروازے سے نہیں گزر سکے گا(12)۔

Marfat.com

اس باب الریان سے داخل ہونے والوں کو کبھی پیاس کی تکلیف نہ ہوگی (13)۔

آدمی کے ہر نیک عمل کا ثواب دس سے بڑھا کر سات سو تک دیا جاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سوائے روزہ کے، کیونکہ وہ میرے لیے ہے اور اس کی جزا میں خود دوں گا (14)۔ دوسری روایت میں ہے ابن آدم کا ہر عمل اس کا اپنا ہوتا ہے لیکن روزہ میرا ہے اور اس کا بدلہ میں ہی دوں گا، کیونکہ بندہ اپنی خواہش اور کھانا پینا میری خاطر چھوڑا ہے۔ روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں ایک افطار اور دوسری اپنے رب سے ملنے کے وقت روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے زیادہ پاکیزہ ہے (15)۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک اعمال سات قسم کے ہیں دو عمل واجب کرنے والے، دو کا بدلہ ان کے برابر ہے، ایک عمل کا صلہ دس گنا، اور ایک عمل کا صلہ سات سو ہے، اور ایک ایسا عمل ہے جس کا ثواب اللہ ہی جانتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملا کہ وہ خالص اسی کی عبادت کرتا تھا اس کے لیے جنت واجب ہے اور جو اس حال میں ملا کہ وہ شرک کرتا تھا تو اس کے لیے دوزخ واجب ہے جس نے گناہ کیا اس کو اس کے برابر سزا دی جائے گی جس نے نیکی کا ارادہ کیا مگر عمل نہ کیا اس کو برابر ایک نیکی کا بدلہ دیا جائے گا اور جس نے نیکی کی اسے دس گنا ثواب دیا جائے گا جس نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا اس کو سات سو کے برابر ثواب عطا ہو گا، لیکن روزہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اس کا صلہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا (16)۔

روزے اور قرآن دونوں بندے کے حق میں قیامت کے دن شفاعت کریں گے روزہ کہے گا الٰہی! میری وجہ سے اس بندے نے دن کو کھانا پینا اور خواہشات کو چھوڑ دیا، لہٰذا میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما، قرآن پاک کہے گا الٰہی! میری وجہ سے یہ بندہ رات کو نہیں سویا، میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما۔ تو اللہ تعالیٰ دونوں کی شفاعت قبول فرمائے گا (17)۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں خدا کی وحدانیت اور آپ کی رسالت و نبوت کی گواہی دوں اور پانچوں نمازیں پڑھوں، زکوٰۃ ادا کروں، رمضان کے روزے رکھوں اس کی راتوں میں قیام کروں تو میرا شمار کن لوگوں میں سے ہوگا، آپ

Marfat.com

نے ارشاد فرمایا تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیقین اور شہداء میں سے ہوگا (18)۔

فرمایا اگر لوگوں کو معلوم ہو جاتا کہ رمضان کیا چیز ہے تو میری امت یہ تمنا کرتی کہ پورا سال رمضان ہی رہے (19)۔ میری امت کو رمضان میں پانچ باتیں عطا کی گئیں ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کی امت کو نہ ملیں۔ (۱) جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر کرم سے دیکھتا ہے اور جس پر نظر کرم فرماتا ہے اسے کبھی عذاب نہیں دے گا (۲) شام کے وقت روزیداروں کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ بہتر ہوتی ہے (۳) ہر دن رات فرشتے ان کے لیے مغفرت کی دعا کرتے ہیں (۴) اللہ تعالیٰ جنت کو حکم فرماتا ہے کہ میرے بندوں کے لیے خوب تیار اور مزین ہو جا، عنقریب وہ دنیا کی تکلیف سے یہاں آ کر آرام پائیں گے (۵) جب رمضان کی آخری رات ہوتی ہے تو اللہ ان سب کی مغفرت فرما دیتا ہے۔ کسی نے عرض کیا، وہ شب قدر ہوتی ہے؟ فرمایا نہیں بلکہ جب کام کرنے والے کام سے فارغ ہوتے ہیں تو اس وقت وہ اپنے کام کی مزدوری پاتے ہیں (20)۔

جس نے مکہ میں رمضان کا مہینہ پایا اور روزہ رکھا، رات کو جتنا میسر ہوا قیام کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو ایک لاکھ رمضان کا ثواب عطا فرمائے گا اور ہر دن ایک غلام آزاد کرنے، ہر رات ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھے گا، اور ہر روز جہاد میں گھوڑے پر سوار کر دینے کا ثواب اور ہر دن میں حسنہ اور ہر رات میں حسنہ لکھے گا (21)۔

روزہ کے اہم مسائل واحکام

روزہ میں نیت کی اہمیت

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے فجر سے پہلے روزہ کی نیت نہ کی اس کا روزہ (کامل) نہیں (22)۔

روزہ کے لیے نیت فرض ہے بغیر نیت کے روزہ نہیں ہوگا۔ نیت دل کے مضبوط ارادہ کو کہتے ہیں اس لیے زبان سے نیت کے الفاظ کہنا ضروری شرط نہیں بلکہ مستحب اور بہتر ہے۔

Marfat.com

نیت کا وقت غروب آفتاب سے ضحویٰ کبریٰ تک ہے یعنی دوپہر یا زوال سے پہلے تک ہے۔

اگر رات یا طلوع فجر سے پہلے نیت کی جائے تو زبان سے نیت کے یہ الفاظ ادا کرنا مستحب ہے۔ وَبِصَوْمِ غَدٍ نَّوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ۔ میں نے کل ماہ رمضان کا روزہ رکھنے کی نیت کی۔ اگر دن کو نیت کی جائے تو اس کے الفاظ یہ ہیں۔ نَوَيْتُ اَنْ اَصُوْمَ هٰذَا الْيَوْمَ لِلّٰهِ تَعَالٰى۔ میں نے اللہ تعالیٰ کے لیے آج دن کا روزہ رکھنے کی نیت کی"۔

مستحب اور افضل یہ ہے کہ نیت رات کو یا سحری کھاتے وقت اور طلوع فجر سے پہلے کی جائے۔ سحری کھانا بھی نیت ہے چاہے رمضان کے روزہ کی سحری ہو یا کسی اور روزہ کی۔ ہاں اگر سحری کھاتے وقت یہ ارادہ کیا کہ صبح کو روزہ نہ رکھوں گا تو یہ سحری کھانا نیت کی بجا نہیں۔ رمضان کے ہر روزہ کے لیے نئی اور جدا نیت ضروری ہے، پہلی تاریخ کو پورے رمضان کے روزوں کی نیت کافی نہیں اگر اس طرح نیت کی تو وہ صرف اسی دن کے ایک روزہ کے حق میں درست ہوگی۔

سحری کا کھانا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہمارے اور اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کے روزوں کے درمیان فرق سحری کھانے کا ہے یعنی ہم سحری کھاتے ہیں اور وہ نہیں کھاتے (23)۔ سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کا کھانا بڑا مبارک ہے (24)۔ سحری برکت والی چیز ہے کچھ نہ کھانے کو جی چاہے تو پانی کے چند گھونٹ پی لیا کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والے پر درود بھیجتے ہیں (25)۔

ارشاد فرمایا دوپہر کو تھوڑی دیر سو کر رات کو تہجد کے لیے اٹھنے پر استعانت و آسانی حاصل کرو، اور سحری کے وقت کچھ کھا کر روزہ پر قوت حاصل کرو (26)۔ سحری کے وقت بہترین غذا کھجور ہے (27)۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سحری تناول فرماتے ہوئے ایک صحابی کو فرمایا یہ سحری کا کھانا بڑی برکت والی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں دی ہے لہٰذا اسے نہ چھوڑنا (28)۔

Marfat.com

سحری کھانا سنت ہے اگر اس وقت کوئی چیز کھانے کو دل نہ چاہتا ہو تو ایک آدھ کھجور، یا ایک لقمہ یا چند گھونٹ پانی پی لینا چاہیے تاکہ سحری کا ثواب اور برکت حاصل ہو جائے اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل اور اہل کتاب کی مخالفت بھی ہو جائے سحری کھانے میں دیر اور تاخیر کرنا مستحب ہے مگر اتنی دیر بھی نہیں کہ وقت ہی ختم ہونے کا شک پیدا ہو جائے۔ مناسب یہ ہے کہ سحری کا وقت ختم ہونے سے پانچ، دس منٹ پہلے کھانے پینے سے فارغ ہو جائے۔

اگر سحری کے وقت غسل کرنے کی حاجت ہو، اور وقت اتنا ہی باقی ہے کہ اس میں سحری کھائی جا سکتی ہے تو ایسی صورت میں نماز جیسا پورا وضو کر کے سحری کھانا پینا جائز ہے، سحری سے فراغت کے بعد غسل جلدی کرنا چاہیے اب زیادہ دیر کرنا گناہ ہے۔

افطاری کے ضروری مسائل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ دین اسلام ہمیشہ غالب رہے گا جب تک لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔ کیونکہ یہود و نصاریٰ افطار میں تاخیر کرتے ہیں (29)۔ تین چیزیں اللہ تعالیٰ کو بہت پیاری محبوب ہیں (۱) افطار میں جلدی کرنا (۲) سحری میں تاخیر کرنا (۳) اور نماز میں (بائیں) ہاتھ پر (داہنا) ہاتھ رکھنا (30)۔ میری امت میری سنت پر قائم رہے گی جب تک افطار میں ستاروں کا انتظار نہ کرے گی (31)۔

جب روزہ افطار کرو تو کھجور یا چھوہارے سے افطار کرو، کیونکہ ان میں برکت ہے اور اگر یہ میسر نہ ہوں تو پھر پانی سے افطار کرو، کہ پانی پاک کرنے والا ہے (32)۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز مغرب ادا کرنے سے پہلے تر کھجوروں سے روزہ افطار فرماتے اگر یہ کھجوریں نہ ہوتی تو پھر خشک کھجوروں سے، اگر یہ بھی نہ ہوتیں تو پھر چند گھونٹ پانی سے روزہ افطار فرماتے (33) اور جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزہ افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ (34)

Marfat.com

"الٰہی! میں نے تیرے ہی لیے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق پر افطار کرتا ہوں"۔

جس نے حلال و پاکیزہ کھانے یا پانی سے کسی کو روزہ افطار کرایا تو فرشتے ماہ رمضان المبارک کے وقتوں میں اس کے لیے بخشش کی دعا مانگتے ہیں اور جبرئیل علیہ السلام شب قدر میں اس کی بخشش کی دعا مانگتے ہیں (35)۔ جو شخص روزہ دار کا روزہ افطار کرائے یا کسی غازی کو سامان جہاد دے تو اسے بھی اتنا ہی اجر و ثواب ملے گا (36)۔ تین آدمیوں کی دعا رد نہیں کی جاتی (۱) روزہ دار کی افطاری کے وقت (۲) عادل بادشاہ کی (۳) اور مظلوم کی دعا (37)۔

وضاحت

جب سورج غروب ہونے کا پورا یقین ہو جائے تو اس وقت روزہ افطار کرنے میں جلدی کرنا سنت اور خیر و برکت کا موجب ہے۔ کھجور یا چھوہارے یا پانی سے افطار کرنا اور نماز مغرب سے پہلے افطار کرنا سنت ہے۔ مردوں کا افطاری کے بعد کھانے پینے میں مشغول ہو کر جماعت چھوڑ دینا یا نماز میں دیر کر دینا سخت محرومی اور گناہ کا موجب ہے۔

جب افطار کا صحیح وقت ہو جائے تو اس وقت جلدی روزہ افطار کرنا چاہیے اور افطاری میں اتنی دیر کرنا کہ ستارے نظر آنے لگیں یہودیوں کا طریقہ ہے اور اس قدر تاخیر کرنا مکروہ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں سو رہا تھا کہ دو آدمی مجھے ایک دشوار پہاڑ پر لے گئے، جب میں پہاڑ کے درمیان پہنچا تو سخت آوازیں سنائی دی میرے دریافت کرنے پر ان دو آدمیوں نے بتایا کہ یہ دوزخیوں کی آوازیں ہیں پھر وہ مجھے آگے لے گئے میں نے ایک قوم کو دیکھا جسے الٹا لٹکایا گیا تھا اور ان کی باچھیں چیری جا رہی ہیں اور ان سے خون بہہ رہا ہے ان دو آدمیوں نے بتایا یہ وہ لوگ ہیں جو وقت سے پہلے روزہ افطار کر دیتے تھے (38)۔

رؤیت ہلال کے متعلق ارشادات نبوی

رؤیت ہلال یعنی رمضان اور عید کا چاند دیکھنے کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان المبارک کا روزہ اس وقت تک نہ رکھو جب تک (29 شعبان) کو چاند نہ دیکھ

Marfat.com

لو، اگر ابر و بادل وغیرہ چھا جانے کی وجہ سے (29 شعبان یا 29 رمضان کو) چاند نظر نہ آئے تو گن کر مہینے کے تیس دن پورے کرو (39)۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ماہ شعبان کا اس قدر حساب رکھتے کہ اتنا اور کسی کا حساب نہ فرماتے۔ پھر آپ رمضان المبارک کا چاند دیکھ کر روزہ رکھتے، اور اگر (29 شعبان کو) بادل کی وجہ سے چاند نظر نہ آتا تو (شعبان کے) تیس دن پورے کر کے رمضان کا روزہ رکھتے (40)۔

ایک اعرابی نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میں نے رمضان کا چاند دیکھا ہے آپ نے فرمایا: تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس نے عرض کیا ہاں، پھر فرمایا تو گواہی دیتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اس نے کہا ہاں، اس کے بعد آپ نے فرمایا: اے بلال! مدینہ میں اعلان کر دو کہ کل روزہ رکھیں (41)۔

تشریح مسائل

رمضان المبارک یا عید کے متعلق یہ واضح ارشادات نبوی تمام دنیا کے مسلمانوں کے لیے مشعل راہ ہیں اور بالکل سیدھا سادہ اور نہایت آسان دستور العمل ہے جس سے کسی مسلمان کو مجال انکار نہیں۔ لہٰذا ہمیں ہر وقت، ہر کام، اور ہر معاملہ میں ارشادات مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

شریعت میں، رمضان یا عید کے چاند ہونے کا دارومدار ''رؤیت ہلال'' یعنی چاند نظر آنے پر ہے۔ رویت ہلال یا تو واضح طور پر ہونی چاہیے یا پھر ''شرعی شہادت'' سے ثابت ہو۔ یعنی ایسی گواہی جس کو شہر کا معتبر یا قاضی شرعی قانون شہادت کے تحت قابل قبول قرار دے۔ اس کے علاوہ کسی اور ذریعہ سے رؤیت ہلال کا ثبوت خلاف سنت اور نا قابل اعتماد ہے۔ لہٰذا اگر 29 شعبان کو چاند نظر نہ آئے تو شعبان کے تیس دن پورے کر کے رمضان المبارک کا روزہ رکھا جائے، اسی طرح اگر 29 رمضان کو چاند نظر نہ آئے اور نہ شرعی شہادت سے ہی چاند کا ثبوت مہیا ہو سکے تو رمضان شریف کے تیس روزے پورے کر کے عید الفطر کی جائے۔

Marfat.com

29 شعبان کو اگر مطلع بالکل صاف ہو تو چاند نظر آنے کے لیے ایک کثیر جماعت کی شہادت ضروری ہے اور اگر اس دن مطلع صاف نہ ہو تو رمضان کے چاند کے لیے ایک دیندار پابند شریعت مسلمان مرد، یا دو عورتوں کی گواہی قبول کی جائے گی۔ اور عید کا چاند ہونے کے لیے دو با اعتبار پابند شریعت مسلمانوں کی گواہی قبول ہوگی شک کے دن روزہ رکھنا جائز نہیں شک کا دن وہ ہے جس کے بارے یقینی طور پر معلوم نہ ہو کہ یہ رمضان کا پہلا دن ہے یا شعبان کی 30 تاریخ کا دن ہے۔

روزہ ان سے نہیں ٹوٹتا

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں روزہ نہیں توڑتیں (۱) پچھنے یعنی سنگی لگوانا (۲) قے آنا (۳) اور احتلام (42)۔ جس کو قے خود بخود آئے اس پر روزہ کی قضا نہیں، اور جس نے قصداً قے کی اس پر روزہ کی قضا (واجب) ہے (43)۔

جس روزہ دار نے بھول کر کھا پی لیا وہ اپنا روزہ پورا کرے، کیونکہ یہ اسے اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا ہے یعنی روزہ مکمل کرے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا (44)۔ ایک آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ! میری آنکھ میں تکلیف ہے کیا میں روزہ کی حالت میں سرمہ لگا سکتا ہوں؟ فرمایا ہاں (45)۔ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے بے شمار مرتبہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو روزے کی حالت میں مسواک کرتے دیکھا (46)۔

تشریح مسائل

رورزہ کی حالت میں، آنکھ میں دوائی یا سرمہ وغیرہ لگانے، پھول یا عطر وغیرہ کی خوشبو سونگھنے، تر یا خشک مسواک کرنے، سر یا بدن پر تیل ملنے، سنگی لگوانے، دن کو سوئے ہوئے احتلام ہو جانے، خود بخود قے آ جانے، نہاتے وقت کان میں پانی داخل ہو جانے اور حلق میں بلا اختیار دھواں، گرد و غبار، مکھی، مچھر وغیرہ اتر جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

بھول کر کھانے، پینے اور جماع سے روزہ نہیں ٹوٹتا، ہاں ایسی صورت میں روزہ یاد آتے ہی فوراً یہ کام ترک کر دینا ضروری ہے اگر روزہ یاد آنے کے بعد بھی کھانے پینے میں

Marfat.com

مشغول رہا تو اب روزہ ٹوٹ گیا اور اس روزہ کی صرف قضا واجب ہے کفارہ لازم نہیں۔ جب کوئی روزہ دار بھول کر کھا پی رہا ہو تو دیکھنے والے پر اس کو یاد دلانا واجب ہے اگر یاد نہ دلایا تو وہ گنہگار ہوگا۔ ہاں بعض فقہاء نے کہا ہے کہ اگر وہ روزہ دار انتہائی کمزور اور لاغر ہو یا ضعیف اور بوڑھا ہو تو اس کو بقدر کفایت کھا لینے کے بعد یاد دلایا جائے، اس نیت سے کہ وہ باقی روزہ اور دیگر عبادات اچھی طرح ادا کر سکے۔

ان چیزوں سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے (روزہ کی حالت میں بھی) بری باتوں اور برے کاموں کو نہ چھوڑا تو اللہ تعالیٰ کو اس کے ایسے روزہ کی حاجت نہیں جس میں اس نے صرف کھانا پینا چھوڑا ہے (47)۔ مزید ارشاد فرمایا روزہ صرف کھانے پینے سے باز رہنے کا نام نہیں، بلکہ صحیح روزہ یہ ہے کہ لغو اور بیہودہ باتوں سے بھی پرہیز کیا جائے (48)۔ روزہ ڈھال اور سپر ہے جب تک اسے پھاڑا نہ جائے۔ عرض کیا گیا کس چیز سے پھاڑے گا ارشاد فرمایا جھوٹ یا غیبت سے (49)۔

جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو اسے چاہیے کہ فحش باتیں نہ کرے نہ کوئی لغو بات کرے، اور نہ شور وغیرہ کرے اور اگر اسے کوئی گالی گلوچ وغیرہ دے یا جھگڑا کرے تو وہ اسے کہہ دے کہ میں نے روزہ رکھا ہے (اس لیے میں تیری گالی کا جواب نہیں دوں گا) (50)۔

تشریح مسائل

روزے کا معنی و مقصد ہی یہ ہے کہ تمام برے کاموں، بری باتوں اور نفسانی خواہشات سے پرہیز کیا جائے۔ لہٰذا روزے کی حالت میں، جھوٹ بولنا، چغلی کرنا، کسی کی غیبت کرنا، گالی گلوچ دینا، نازیبا و گندی باتیں کرنا، چیخنا چلانا، فضول باتیں کرنا، کسی کو ناحق تکلیف پہنچانا، لڑائی جھگڑا کرنا، جوا، تاش، شطرنج وغیرہ کوئی ناجائز کھیل کھیلنا، سینما دیکھنا قصداً غیر محرم عورتوں کو دیکھنا سخت مکروہ و حرام ہے۔ یہ تمام امور روزے کے علاوہ بھی حرام و گناہ ہیں، روزے کی حالت میں اور زیادہ حرام اور گناہ کا موجب ہیں ان سے روزے کی

Marfat.com

نورانیت وثواب میں کمی پیدا ہوجاتی ہے۔

روزہ دار کو نہاتے یا وضو کرتے وقت، کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے میں اس قدر مبالغہ کرنا کہ پانی حلق سے نیچے اترنے یا دماغ میں چڑھ جانے کا اندیشہ ہوجائے مکروہ ہے۔روزہ کی حالت میں وضو یا غسل میں غرغرہ کرنا بھی مکروہ ہے۔سخت ضرورت اور عذر کے بغیر کسی چیز کا صرف زبان سے ذائقہ چکھنا یا کوئی چیز اس طرح چبانا کہ حلق سے نیچے نہ اترے مکروہ وناجائز ہے۔روزہ دار کو بیوی سے بوس وکنار کرنا، گلے لگانا اور اس کے بدن کو چھونا بھی مکروہ ہے۔ایسی حالت میں اگر انزال ہوگیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا، اور اس روزہ کی قضا واجب ہے۔

ان چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اس کی قضا فرض ہے

کان یا ناک میں دوا یا تیل وغیرہ ڈالنے، کلی کرتے وقت پانی حلق سے نیچے اتر جانے، ناک میں پانی چڑھاتے وقت پانی کے دماغ میں چڑھ جانے، قصداً منہ بھر کرتے کرنے، منہ بھر کرتے آئے اور پھر اس میں سے چنے برابر نکل جانے، دانتوں میں چنے برابر کھانا وغیرہ نکال کر کھالینے، ان تمام صورتوں میں اگر روزہ یاد ہو تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اس کی قضا واجب ہے۔

حقہ سگریٹ، بیڑی وغیرہ پینے، پان چبانے، اگرچہ حلق سے نیچے نہ اترے اگربتی وغیرہ یا کسی اور چیز کا دھواں قصداً ناک میں کھینچنے، حقنہ لینے، بیوی سے مباشرت فاحشہ کرنے، یا اس کو گلے لگانے، بوسہ لینے اور بدن کو چھونے وغیرہ کی صورت میں انزال ہو جانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے بشرطیکہ روزہ یاد ہو اور اس کی صرف قضا واجب ہے۔صبح صادق کے وقت یا بھول کر جماع میں مشغول تھا پھر روزہ یاد آجانے میں فوراً جدا نہ ہونے سے بھی روزہ فاسد ہوجاتا ہے اور اس کی قضاء واجب ہے۔

دانتوں سے خون نکلا اور حلق سے نیچے اتر گیا اگر اس میں تھوک زیادہ ہو تو روزہ نہیں ٹوٹتا اور اگر خون زیادہ ہو تو روزہ نہ رہا۔سر میں دماغ کی جھلی تک، یا پیٹ میں معدہ کے منہ تک گہرا

Marfat.com

زخم ہو تو ایسی صورت میں اگر دوا لگائی اور وہ دماغ یا معدہ کے اندر پہنچ گئی تو روزہ ٹوٹ گیا اور اس کی قضا فرض ہے۔ اگر انجکشن کے ذریعے دوا معدہ یا دماغ کے اندر پہنچی تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔ اس لیے احتیاط یہی ہے کہ روزہ کی حالت میں (انجکشن) ٹیکہ نہ لگوایا جائے۔

اس گمان سے کہ ابھی سحری کا وقت ختم نہیں ہوا کھا پی لیا یا جماع کیا پھر بعد کو معلوم ہوا کہ صبح صادق ہو چکی تھی، یا اکراہ شرعی (جان سے مار دینے کے خوف) سے کھانے پینے پر مجبور کیا گیا اور اس نے کھا پی لیا تو ایسی صورت میں بھی اس روزے کی قضا واجب ہے۔ اس خیال سے کہ سورج ڈوب گیا ہے روزہ افطار کر لیا حالانکہ سورج ابھی ڈوبا نہ تھا پھر بعد کو معلوم ہوا کہ آفتاب ابھی ڈوبا نہ تھا تو اس روزہ کی قضا لازم ہے۔ بھول کر کھانے پینے یا جماع کر لینے یا صرف شہوت کی نظر سے دیکھنے کی صورت میں انزال ہو جانے یا دن کو سوتے ہوئے احتلام ہو جائے یا خود بخود قے آ جانے کے بعد روزہ دار نے یہ سمجھ لیا کہ روزہ ٹوٹ گیا پھر قصداً کھا، پی لیا تو اس روزہ کی بھی صرف قضا واجب ہے۔

مذکورہ تمام وجوہات سے یا کسی اور وجہ سے جن کا روزہ فاسد ہو جائے تو ان پر فرض ہے کہ وہ باقی سارا دن روزہ دار کی طرح رہیں۔ اسی طرح حیض و نفاس والی جب دن میں پاک ہو جائے، بیمار جو دن میں تندرست اور روزہ رکھنے کے قابل ہو جائے، مسافر جو دن میں مقیم ہو جائے، نابالغ جو دن میں بالغ ہو جائے۔ اور کافر جب کہ دن میں مسلمان ہو، تو ان پر بھی واجب ہے کہ وہ باقی پورا دن روزہ دار کی طرح گزاریں۔ نابالغ جو دن میں بالغ ہو، کافر جو دن میں مسلمان ہو یہ باقی پورا دن تو روزہ دار کی طرح گزاریں گے لیکن ان پر اس دن کے روزہ کی قضا فرض نہیں۔

جو مریض دن میں تندرست اور روزہ رکھنے کے قابل ہو گیا یا مسافر دن میں مقیم ہو گیا تو انہوں نے اگر دوپہر سے پہلے پہلے روزہ کی نیت کر لی تو ان کا روزہ صحیح ہو گا۔ بشرطیکہ صبح صادق سے نیت کرتے وقت تک روزہ کے منافی کوئی عمل نہ پایا گیا ہو۔

Marfat.com

ان صورتوں میں قضا اور کفارہ دونوں فرض ہو جاتے ہیں

مسلمان، عاقل، بالغ، مقیم نے رمضان المبارک میں اگر با نیت عبادت روزہ رکھ کر بلا عذر شرعی قصداً توڑ دیا تو اس پر اس روزے کی قضا اور کفارہ دونوں فرض ہیں۔

روزہ کی حالت میں جان بوجھ کر کھانے پینے، جماع کرنے، حقہ، سگریٹ وغیرہ پینے سے روزہ کی قضا اور کفارہ فرض ہے۔ کوئی ایسا فعل جس سے روزہ کے افطار کا گمان نہ ہوتا ہو یعنی روزہ فاسد نہ ہوتا ہو، لیکن روزہ دار نے یہ گمان کرلیا کہ روزہ ٹوٹ گیا ہے، اس کے بعد اس نے قصداً کھا، پی لیا تو ایسی صورت میں بھی روزہ کی قضا اور کفارہ لازم ہے، مثلاً سنگی لگوائی یا آنکھ میں سرمہ لگایا یا عورت سے بوس و کنار کیا۔ بشرطیکہ انزال نہ ہوا، تو روزہ دار نے یہ گمان کرلیا کہ روزہ نہیں رہا، حالانکہ ایسی صورت میں روزہ نہیں ٹوٹتا پھر اس نے قصداً کھا پی لیا تو اب اس پر قضا اور کفارہ دونوں فرض ہیں۔

کفارہ اسی روزہ کا لازم ہے جس کی نیت صبح صادق سے پہلے یعنی رات میں کی ہو۔ اگر اس روزہ کی نیت دن میں کی ہو تو اس کی صرف قضا فرض ہے۔ اسی طرح کفارہ لازم ہونے کے لیے یہ بھی ضروری شرط ہے کہ روزہ توڑنے کے بعد کوئی ایسا ''غیر اختیاری'' شرعی عذر پیدا نہ ہو جس سے روزہ نہ رکھنے کی رخصت و اجازت ہے مثلاً عورت کو اسی دن حیض و نفاس آگیا یا روزے توڑنے کے بعد اسی دن شدید بیمار ہو گیا کہ جس میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے تو ایسی حالت میں بھی کفارہ لازم نہیں بلکہ صرف قضا فرض ہے۔ سفر سے کفارہ ساقط نہیں ہوگا۔ کیونکہ یہ اختیاری عذر ہے۔

روزہ رکھ کر پھر بلا عذر شرعی توڑ دینا بہت سخت گناہ ہے۔ ہاں اگر روزہ دار ایسا شدید بیمار ہو جائے کہ روزہ نہ توڑنے کی صورت میں موت واقع ہو جانے، یا بیماری کے زیادہ بڑھ جانے کا قوی احتمال ہو، یا اپنی شدید بھوک اور پیاس لگے کہ جان جانے کا خطرہ پیدا ہو جائے تو ایسی صورت میں روزہ توڑ دینا بالکل جائز بلکہ واجب ہے اور پھر تندرست ہو جانے پر اس روزہ کی صرف قضا لازم ہے۔

Marfat.com

کفارہ

قصداً روزہ توڑنے کا کفارہ تین طرح سے ادا ہوتا ہے۔ اول، غلام یا باندی آزاد کرنا، یہ تو آج کل میسر ہی نہیں۔ دوم، پے در پے ساٹھ روزے رکھنا، سوم، اگر روزے نہ رکھے جا سکیں تو پھر ساٹھ مسکین کو صبح و شام پیٹ بھر کر کھانا کھلانا، نیز کھلانا کھلانے کی بجائے ہر مسکین کو فطرانہ کی مقدار کے برابر گندم وغیرہ یا اس کی قیمت دینا بھی جائز ہے۔

اگر کفارہ روزہ کی صورت میں ادا کرنا ہو تو یہ ضروری ہے کہ متواتر پے در پے ساٹھ روزے بلا ناغہ رکھے جائیں اگر درمیان میں ایک روزہ بھی چھوٹ گیا تو پھر نئے سرے سے ساٹھ روزے رکھنے ہوں گے، ہاں عورت کے حیض کے دنوں میں جتنے روزے چھوٹ جائیں وہ شمار نہیں ہوں گے بلکہ وہ حیض کے پہلے اور بعد والے روزے ملا کر ساٹھ روزے پورے کرے، کفارہ ادا ہو جائے گا۔

روزہ نہ رکھنے کے شرعی عذر

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ (سورۃ بقرہ:183)

''جو تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں ہو وہ (ماہ رمضان کے) علاوہ اور دنوں میں روزوں کی تعداد پوری کرے، اور جو روزہ رکھنے کی بالکل طاقت نہیں رکھتے وہ فدیہ دیں جو ہر روزہ کے بدلہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مسافر سے آدھی نماز معاف فرما دی ہے اور مسافر، دودھ پلانے والی اور حاملہ عورت سے روزہ معاف فرما دیا ہے (کہ ان کو اس وقت روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے مگر بعد میں قضا فرض ہے) (51)۔ جو آدمی مر گیا اور اس کے ذمہ ماہ رمضان کے روزے ہوں تو اس کی طرف سے ہر دن کے فدیہ میں ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے (52)۔

Marfat.com

تشریح مسائل

دین اسلام میں اللہ تعالیٰ نے کوئی تنگی نہیں فرمائی بلکہ بندے کو وہی کام کرنے کا حکم دیا جو اس کی طاقت و ہمت میں ہے۔ اور طاقت سے باہر کسی کام کا حکم نہیں دیا بلکہ ایسا حکم دینا اللہ تعالیٰ نے اپنی شان کے خلاف قرار دیا ہے۔ روزہ کے معاملہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے بہت آسانی والے احکام فرمائے ہیں اور جو مرد و عورت کسی عذر، بیماری، ضعیفی وغیرہ کی بنا پر روزہ نہیں رکھ سکتے، ان کو شریعت میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت دی ہے۔

وہ شرعی عذر اور اسباب جن کی وجہ سے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔ ان کی تفصیل یہ ہے۔

سفر شرعی یعنی ساڑھے ستاون میل تک سفر کرنا۔ ایسی شدید بیماری جس میں روزہ رکھنے کی وجہ سے مرنے یا بیماری کے زیادہ بڑھ جانے، یا بیماری کے طویل ہو جانے کا احتمال ہو۔ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو اگر روزہ رکھنے کی وجہ سے اپنی ذات یا بچے کو نقصان یا تکلیف پہنچنے کا صحیح اندیشہ ہو۔ یہ سب روزہ نہ رکھنے کے شرعی عذر ہیں، ان کی وجہ سے اگر کوئی روزہ نہ رکھے تو وہ گنہگار نہیں ہوگا۔ لیکن مذکورہ عذر ختم ہو جانے کے بعد جتنے روزے چھوٹ گئے ہیں ان کی قضا فرض ہے۔

بہت زیادہ بڑھاپے کے باعث جو مرد و عورت روزہ نہ رکھ سکیں تو وہ ہر روزہ کے فدیہ میں ایک مسکین کو صبح و شام پیٹ بھر کر کھانا کھلائیں، یا ہر روزہ کے بدلہ میں صدقہ فطر کی مقدار اناج وغیرہ یا اس کے برابر قیمت ایک مسکین کو دیں۔ بڑھاپے سے ایسا بڑھاپا مراد ہے جس میں دن بدن کمزوری بڑھتی جائے۔ اور دوبارہ صحت و طاقت کی امید نہ رہے اور روزہ نہ رکھنے سے بالکل عاجز ہو جائے۔

ایسا بوڑھا جو گرمیوں میں گرمی کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتا لیکن سردیوں میں روزہ رکھ سکتا ہے تو اسے اب روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے اور ان کے بدلے ان پر سردیوں میں روزے رکھنا فرض ہے۔ یہی حکم اس بیمار کا بھی ہے جو گرمی میں روزے نہیں رکھ سکتا لیکن

Marfat.com

سردیوں میں رکھ سکتا ہے۔

قضا روزے

شرعی عذر کی وجہ سے جنہوں نے روزے نہیں رکھے، ان پر فرض ہے کہ عذر ختم ہونے کے بعد وہ ان روزوں کی قضا جلدی ادا کریں۔ ان کی قضا میں بلا عذر اتنی دیر ہرگز نہ کریں کہ دوسرا رمضان آجائے۔ کیونکہ حدیث پاک میں ہے "جس کے ذمہ پہلے رمضان کی قضا باقی ہے اور وہ نہ رکھے تو اس کے دوسرے رمضان کے روزے قبول نہ ہوں گے"۔ (53)

جن کے ذمہ ابھی رمضان کے روزوں کی قضا باقی ہے اگر وہ اسی عذر میں فوت ہو جائیں اور انہیں اتنا موقع نہ ملا کہ قضا رکھتے تو ان پر ان روزوں کا فدیہ دینے کی وصیت کرنا واجب نہیں۔ اگر وصیت کی تو وہ صرف تہائی مال میں جاری ہوگی۔ اگر انہیں قضائے رمضان کا موقع ملا اور پھر نہ رکھے تو اب ان پر فدیہ دینے کی وصیت کرنا واجب ہے۔ اگر وصیت نہ کی تو وارث پر فدیہ دینا واجب نہیں۔ ہاں اگر دے دے تو بہت ہی بہتر ہے۔

ہر روز کا فدیہ، صبح وشام ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے، یا صدقہ فطر کی مقدار گندم وغیرہ یا اس کی قیمت کسی مسکین کو دینا ہے۔

روزہ نہ رکھنے والے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر میں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے رمضان کے ایک دن کا روزہ بلا رخصت و بغیر مرض کے چھوڑ دیا تو زمانہ بھر کا روزہ اس کی قضا نہیں ہوسکتا اگرچہ وہ اتنی مدت روزہ رکھ بھی لے، یعنی رمضان کی فضیلت وہ اب حاصل نہیں کرسکتا (54)۔

ایک بار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام لوگوں کو منبر کے پاس جمع ہونے کا حکم فرمایا جب سب حاضر ہوگئے تو جب آپ منبر کے پہلے زینے پر چڑھے تو فرمایا آمین، دوسرے پر چڑھے تو آمین فرمایا، تیسرے زینے پر بھی چڑھتے ہوئے آمین فرمایا۔ پھر جب (خطبہ کے بعد) آپ منبر سے نیچے تشریف لائے تو صحابہ نے عرض کی، آج ہم نے آپ سے ایسی بات سنی ہے جو پہلے کبھی نہیں سنی۔ آپ نے فرمایا جبرئیل علیہ السلام نے آکر دعا کی کہ وہ شخص اللہ کی

Marfat.com

رحمت سے دور ہو جس نے رمضان پایا اور اپنی مغفرت نہ کرائی تو میں نے آمین کہی، جب میں دوسرے درجے پر چڑھا تو جبرئیل نے کہا وہ شخص اللہ کی رحمت سے دور ہو جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے، میں نے آمین کہا۔ جب میں تیسرے درجہ پر چڑھا تو جبرئیل نے کہا وہ شخص بھی اللہ کی رحمت سے دور ہو، جس کے ماں باپ دونوں یا ایک کو بڑھاپا آئے اور وہ ان کی خدمت کر کے جنت کو نہ جائے، میں نے آمین کہا(55)۔

اسلام کے کڑے اور دین کی بنیاد تین چیزیں ہیں جن پر اسلام کی عمارت مضبوط اور قائم کی گئی ہے جو ان میں سے ایک بھی چھوڑے وہ کافر ہے اس کا خون حلال ہے (۱) کلمہ (توحید و رسالت کی گواہی دینا) (۲) فرض نمازیں ادا کرنا (۳) اور رمضان کے روزے رکھنا(56)۔ دوسری روایت میں ہے جو شخص ان میں سے ایک کو چھوڑ دے وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرتا ہے اور اس کا فرض و نفل کچھ قبول نہیں(57)۔

روزہ خور اور روزہ چور یعنی بلا عذر شرعی روزہ نہ رکھنے والے مسلمان ان احادیث مبارکہ کو پڑھ کر خود ہی سوچیں کہ اللہ عزوجل و رسول ﷺ کی نظر میں ان کا کیا مقام ہے۔

نماز تراویح

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص ایمان کے ساتھ ثواب کی خاطر رمضان کی راتوں میں قیام کرے یعنی نماز تراویح پڑھے اس کے پچھلے سب گناہ بخش دیئے جاتے ہیں(58)۔ نیز ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے تم پر فرض کیے ہیں، اور اس کی راتوں میں نماز تراویح پڑھنا سنت قرار دیا ہے(59)۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ یزید بن رومان سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگ (وتر سمیت) تیئس رکعت تراویح پڑھتے تھے(60)۔

سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بیس رکعت تراویح پڑھتے تھے۔ حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں بھی تراویح بیس رکعت پڑھتے تھے(61)۔ حضرت عطا تابعی فرماتے ہیں میں نے لوگوں کو وتر سمیت تیئس

Marfat.com

رکعت نماز تراویح پڑھتے پایا (62)۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں لوگوں کو رمضان المبارک میں بیس رکعت نماز تراویح پڑھایا کرتے تھے اور تین رکعت وتر (63)۔

تشریح مسائل

نماز تراویح رمضان المبارک کی ایک اہم عبادت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود یہ نماز صرف دو یا تین دن مسجد میں ادا فرمائی۔ پھر اس اندیشہ سے کہ یہ نماز امت پر فرض نہ ہو جائے صحابہ کو اپنے گھروں میں پڑھنے کا حکم فرمایا۔ چونکہ نماز تراویح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسنون اور پسندیدہ نماز تھی اس لیے خلفاء راشدین نے آپ کے بعد اس نماز کو جماعت کے ساتھ مسجد میں ادا کرنے کا اہتمام کیا۔ لہٰذا ارشاد نبوی عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ۔ ''تم پر میری اور میرے خلفاء کی سنت پر قائم رہنا لازم ہے''۔ کے مطابق نماز تراویح بالاجماع سنت موکدہ ہے جس کا بلا عذر چھوڑنا جائز نہیں۔

تراویح کی بیس رکعت ہیں جو ہر غیر معذور، عاقل، بالغ مسلمان مرد و عورت پر سنت موکدہ ہے اور مردوں کو مسجد میں جماعت کے ساتھ ادا کرنا سنت کفایہ ہے۔ کہ اگر بستی کے سب لوگ چھوڑ دیں تو سب گنہگار ہوں گے، لہٰذا بلا عذر جماعت چھوڑنے کی اجازت نہیں۔ ہاں اگر تراویح کسی وجہ سے نہ پڑھی جا سکیں تو ان کی قضا نہیں۔

نماز تراویح کا وقت عشاء کے فرضوں کے بعد شروع ہوتا ہے اور طلوع فجر تک رہتا ہے۔ تراویح کی بیس رکعتیں دس سلام کے ساتھ پڑھی جائیں یعنی دو، دو رکعت کی نیت سے ادا کی جائیں اور چار رکعت کے بعد اتنی ہی دیر بیٹھنا مستحب ہے بہتر یہ ہے کہ اس وقفہ میں یہ تسبیح پڑھی جائے۔

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ۔ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِیْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نَسْتَغْفِرُ

Marfat.com

اللہ نَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ

قرآن سننا

تراویح میں ایک بار مکمل قرآن مجید سننا اور ختم کرنا سنت موکدہ ہے اور دو مرتبہ بہتر، اور تین بار افضل ہے۔ عوام کی سستی کی وجہ سے ختم قرآن ہرگز نہیں چھوڑنا چاہیے۔ تراویح کی تمام رکعتوں میں قراءت برابر ہونی چاہیے قرآن پڑھنے اور ارکان نماز، رکوع و سجود، قومہ، جلسہ وغیرہ کے ادا کرنے میں جلدی کرنا، نیز تعوذ، تسمیہ، طمانیت اور تسبیحات کا چھوڑ دینا سخت مکروہ ہے۔ قراءت میں جتنی زیادہ ترتیل ہو یعنی آیات قرآنی ٹھہر ٹھہر کر پوری ادائیگی مخارج سے پڑھی جائیں اتنا ہی زیادہ بہتر و افضل ہے۔

تراویح گھر میں جماعت کے ساتھ پڑھی جائیں تو جماعت کا ثواب مل جائے گا لیکن مسجد کا ثواب نہیں ملے گا۔ بہتر و افضل یہ ہے کہ ایک امام کے پیچھے پوری تراویح پڑھی جائیں۔ اور وتر جماعت کے ساتھ پڑھے جائیں۔ تراویح بیٹھ کر بلا عذر پڑھنا مکروہ ہے یہ بھی جائز نہیں کہ مقتدی بیٹھا ہے جب امام رکوع میں جائے تو کھڑا ہو جائے۔ کیونکہ یہ فعل منافقوں سے مشابہت رکھتا ہے اس طرح مردہ دلی سے منافق ہی نماز پڑھتے ہیں۔

تراویح کی نماز میں امام بالغ متبع سنت، مسائل نماز سے پورا واقف، صحیح العقیدہ سنی اور صحیح قرآن پڑھنے والا ہونا چاہیے۔ نابالغ، داڑھی منڈانے والا، یا مسنون مقدار مٹھی بھر داڑھی سے کم کترانے والا، مسائل نماز سے ناواقف، بدعمل اور بد مذہب امام و حافظ کے پیچھے نماز ہرگز جائز نہیں۔ بلکہ جو نماز پڑھی ہو اس کا لوٹانا واجب ہے کیونکہ ایسے شخص کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔

اعتکاف

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ رمضان شریف کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا۔ پھر آپ کے بعد آپ کی ازواج (اپنے گھروں میں) اعتکاف فرمایا کرتی تھیں (64)۔

Marfat.com

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال دس دن اعتکاف فرمایا کرتے تھے اور جس سال آپ کا وصال ہوا اس سال آپ نے بیس دن اعتکاف فرمایا(65)۔

اعتکاف والے کے متعلق ارشاد فرمایا ''وہ گناہوں سے محفوظ رہتا ہے اور اسے اس قدر نیکیوں کا ثواب ملتا ہے گویا اس نے تمام نیکیاں کی ہیں'' (66)۔ رمضان شریف کے آخری دس دنوں میں اعتکاف کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے دو حج اور دو عمرے ادا کیے (67)۔

اعتکاف والے پر سنت سے یہ بات لازم ہے کہ وہ نہ تو بیمار کی عیادت کو جائے نہ جنازہ پڑھنے باہر نکلے، نہ عورت کو ہاتھ لگائے، اور نہ اس سے مباشرت کرے، اور وہ ضروری حاجت کے سوا باہر نہیں جا سکتا۔ اعتکاف بغیر روزہ کے نہیں ہوتا اور اسی مسجد میں اعتکاف ہوتا ہے جس میں (پنجگانہ نماز کی) جماعت ہوتی ہو (68)۔

جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے ایک دن کا بھی اعتکاف کیا یعنی نفلی اعتکاف، تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ سے تین خندقوں کی مقدار دور کر دے گا (69)۔

مسائل اعتکاف

رمضان المبارک میں دوسری اہم اور خاص مسنون عبادت آخری عشرہ کا اعتکاف ہے۔ اعتکاف کا لغوی معنی ہے ٹھہرنا اور شریعت میں اعتکاف کہتے ہیں مسلمان عقلمند کا مسجد میں خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت کی نیت سے ٹھہرنا۔ رمضان شریف کے آخری دس دنوں میں مسجد میں اعتکاف مسنون کی نیت سے ٹھہرنا سنت موکدہ علی الکفایہ ہے۔ یعنی اگر اہل محلہ سے ایک آدمی نے بھی اعتکاف کیا تو سب بری الذمہ ہو جائیں گے، ورنہ سب گنہگار ہوں گے۔

اعتکاف ہر اس مسجد میں ہو سکتا ہے جس میں پنجگانہ نماز اذان و جماعت کے ساتھ پڑھی جاتی ہو۔ جامع مسجد شرط نہیں۔ ہاں اعتکاف کے لیے روزے دار، صاحب عقل ہونا اور عورت کا حیض و نفاس سے پاک ہونا لازمی شرط ہے۔ عورتوں کو مسجد میں اعتکاف کرنا مکروہ ہے۔ سمجھدار، آداب مسجد اور مسائل اعتکاف سے واقف، صاحب تمیز، نابالغ کا اعتکاف بھی جائز ہے۔ سب سے افضل اعتکاف مسجد حرام مکہ شریف میں ہے، پھر مسجد

Marfat.com

نبوی، مدینہ منورہ میں، پھر مسجد اقصیٰ میں، پھر اس مسجد میں جہاں سب سے بڑی جماعت ہوتی ہے۔

اعتکاف سنت کا وقت بیس رمضان المبارک کے دن غروب آفتاب سے، عید الفطر کا چاند نظر آنے تک ہے۔ لہٰذا جو شخص بیسویں رمضان کو غروب آفتاب کے وقت بہ نیت اعتکاف مسجد میں ہو اس نے صحیح اعتکاف سنت مؤکدہ ادا کیا، اور جو بعد نماز مغرب مسجد میں آیا تو سنت موکدہ پوری نہ ہوگی۔ ہاں وہ اعتکاف سنت غیر مؤکدہ یا مستحب کہلائے گا۔ اس لیے اعتکاف کرنے والوں کے لیے یہ حکم ہے کہ وہ نماز عصر کے بعد، غروب آفتاب سے پہلے پہلے مسجد میں ہوں تاکہ سنت موکدہ کی ادائیگی صحیح طور پر ہو۔

اعتکاف کی حالت میں مسجد میں کھانا پینا، سونا، دینی کتابوں کا پڑھنا پڑھانا، وعظ و نصیحت کرنا، انبیاء کرام اور بزرگان دین کے حالات و واقعات پڑھنا جائز ہے، اعتکاف والا نہ تو لایعنی فضول باتیں کرے اور نہ بالکل خاموش رہے بلکہ جہاں تک ہو سکے یہ مبارک گھڑیاں، تلاوت قرآن، نوافل، ذکر حق، فکر آخرت، درود شریف، تسبیح و تہلیل اور توبہ و استغفار میں گزارے۔ نیز اپنے اہل و عیال کے لیے ضروری مشورے دینا اور گھر کے لیے ضروری اشیاء کی خرید و فروخت کی بات کرنا بھی جائز ہے۔

اعتکاف کی حالت میں سوائے طبعی حاجتوں یعنی پیشاب، پاخانہ، استنجاء وضو اور بشرط ضرورت غسل کے مسجد کی حدود سے باہر نکلنا حرام و ناجائز ہے۔ عورت بھی ان ضرورتوں کے علاوہ اعتکاف کی جگہ سے باہر نہ نکلے۔ اگر کوئی آدمی گھر سے کھانا لا کر نہ دینے والا ہو تو ایسی صورت میں نماز مغرب کے بعد گھر سے جا کر کھانا لے آئے اور مسجد میں کھائے۔ نماز جمعہ پڑھنے کے لیے جامع مسجد کو جانا جائز ہے۔ کیونکہ یہ شرعی حاجت ہے۔ لیکن دوسری اذان سے صرف اتنی دیر پہلے جائے کہ وضو کر کے سنتیں پڑھ سکے، نماز جمعہ کے بعد چھ سنتیں پڑھے اور واپس آ جائے۔ ان مذکورہ ضرورتوں کے علاوہ حدود مسجد سے باہر جانے سے اعتکاف نہیں رہتا۔

Marfat.com

کسی کی بیمار پرسی، نماز جنازہ پڑھنے، گواہی دینے یا کسی کی مدد واعانت کے لیے مسجد سے باہر نکلنے سے بھی اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ نیز اعتکاف والے کو عورت سے بوس و کنار کرنا یا ہاتھ لگانا حرام ہے ایسی صورت میں اگر انزال ہو گیا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ اور جماع سے تو مطلقاً اعتکاف نہیں رہتا۔

اگر مذکورہ وجوہات سے اعتکاف ٹوٹ گیا، یا خود توڑ ڈالا، یا کسی عذر اور بیماری کی وجہ سے چھوڑ دیا تو اس کی قضا واجب ہے۔ قضا صرف اس اعتکاف مسنون اور اعتکاف منت کی ہے۔ نفلی اعتکاف اگر توڑ دیا تو اس کی قضا نہیں۔

لیلۃ القدر خیر و برکت والی ایک عظیم رات

رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں عبادت اور خیر و برکت والی ایک عظیم الشان رات ہے جو لیلۃ القدر یا شب قدر کے نام سے مشہور ہے۔ اور آخری عشرہ میں اعتکاف دراصل اسی رات کی خیر و برکت پانے کے لیے مسنون کیا گیا ہے اور قرآن پاک میں اس رات کی فضیلت واہمیت کو پوری ایک سورت میں بیان کیا گیا ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ فِى لَيْلَةِ ٱلْقَدْرِ ﴿١﴾ وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ ﴿٢﴾ لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ﴿٣﴾ تَنَزَّلُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ وَٱلرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ﴿٤﴾ سَلَٰمٌ هِىَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ ٱلْفَجْرِ ﴿٥﴾ (سورۃ القدر)

”بے شک ہم نے اسے شب قدر میں اتارا، اور تمہیں کیا معلوم کیا ہے شب قدر، شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس میں فرشتے اور جبریل اترتے ہیں اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لیے، وہ سلامتی والی رات ہے، صبح ہونے تک“۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن ارشاد فرمایا کہ پہلی امتوں میں ایک صالح اور نیک آدمی تھا جو تمام رات عبادت کرتا اور دن بھر جہاد کرتا تھا اس طرح اس نے ہزار مہینے گزارے تھے، صحابہ کو اس سے بہت تعجب ہوا، تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو لیلۃ القدر عطا کی اور یہ سورت نازل فرمائی کہ ایک لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے (70)۔ سبحان اللہ یہ اللہ کا اپنے

Marfat.com

حبیب پر خاص کرم ہے کہ آپ کے امتی ایک لیلۃ القدر کی رات میں عبادت کریں تو ان کا ثواب پہلی امت کے ہزار مہینہ عبادت کرنے والوں سے زیادہ ہو۔

ارشاد فرمایا جس نے لیلۃ القدر میں ایمان و اخلاص کے ساتھ شب بیداری کر کے عبادت کی، اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں (71)۔ رمضان میں ایک رات ہے جو ہزار مہینے سے افضل ہے جو اس سے محروم ہوا وہ ہر خیر سے محروم ہو گیا اور اس سے وہی محروم ہوتا ہے جو پورا محروم ہو (72)۔

لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو (73)۔ جب لیلۃ القدر ہوتی ہے تو جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کی ایک بہت بڑی جماعت میں زمین پر اترتے ہیں اور ہر قیام وقعود یعنی نماز و عبادت میں مصروف بندے کے لیے دعا کرتے ہیں (74)۔

اکثر صحابہ اور علماء امت و بزرگان دین نے اپنے علم و مشاہدہ کی بنا پر، لیلۃ القدر رمضان المبارک کی ستائیسویں رات کو قرار دیا ہے۔ بہر حال جو شخص رمضان شریف کے آخری عشرہ بالخصوص اس کی طاق راتوں یعنی 29-27-25-23-21 کی راتوں میں شب بیداری و عبادت کرتا ہے وہ بفضلہ تعالیٰ اس رات کی فضیلت کو پالیتا ہے۔ لہٰذا اگر ہو سکے تو یہ ساری رات، ورنہ اکثر حصہ نوافل، تلاوت قرآن، ذکر و اذکار، توبہ استغفار، درود شریف اور تسبیح و تہلیل میں بسر کرنا چاہیے۔ اس مبارک رات میں بزرگان دین نے نفل پڑھنے کے مختلف طریقے بیان کیے ہیں جن میں سے چند یہ ہیں:

لیلۃ القدر، یعنی رمضان شریف کی ستائیسویں رات کو نماز عشاء تراویح کے بعد چار رکعت نفل اس طرح پڑھی جائے کہ ہر رکعت میں سورت فاتحہ کے بعد سورت القدر ایک بار اور سورت اخلاص ستائیس بار پڑھی جائے۔ دوسری نماز یہ ہے کہ چار رکعت نفل اس طرح ادا کیے جائیں کہ ہر رکعت میں سورت فاتحہ کے بعد، سورت القدر تین بار اور سورت اخلاص پچاس بار پڑھی جائے۔ پھر سلام کے بعد سجدہ میں جا کر یہ پڑھا جائے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اس کے بعد جو دعا مانگی جائے ان شاء اللہ قبول

Marfat.com

ہو گی۔

لیلۃ القدر کا خاص وظیفہ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ! اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ لیلۃ القدر فلاں رات ہے تو میں اس رات کیا کروں تو آپ نے فرمایا یہ دعا پڑھو:

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ (75)

''الٰہی! تو گناہوں کو معاف فرمانے والا ہے درگزر کرنے کو پسند فرماتا ہے میری خطاؤں سے بھی درگزر فرما''۔

عید الفطر

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے، تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف نظر کرم فرماتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندہ کو نظر کرم سے دیکھتا ہے تو اسے پھر کبھی عذاب نہیں دیتا۔ اور ہر روز ایک لاکھ جہنم سے آزاد فرماتا ہے اور جب رمضان کی انتیسویں رات ہوتی ہے تو مہینہ بھر میں جتنے آزاد کیے ہیں اس کے مجموعہ کے برابر، اس ایک رات میں آزاد فرماتا ہے، پھر جب عید الفطر کی رات آتی ہے تو فرشتے آپس میں خوشی کا اظہار کرتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ اپنے خاص انوار کی تجلیات کا ظہور فرما کر فرشتوں سے پوچھتا ہے، اے ملائکہ! اس مزدور کا کیا بدلہ ہے جس نے کام پورا کر لیا، وہ عرض کرتے ہیں اس کو پورا اجر وثواب دیا جائے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے فرشتو! میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان سب کو بخش دیا ہے (76)۔

فرمایا: جب روزہ داروں کی عید کا دن آتا ہے تو فرشتے آپس میں خوشی کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو مبارک باد دیتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ ان سب سے فرماتا ہے۔ اے میرے فرشتو! اس مزدور کا کیا صلہ ہے جس نے اپنا کام پورا کر لیا ہے، وہ عرض کرتے ہیں الٰہی! اس کا صلہ یہ ہے کہ اس کو اس کے کام کی مزدوری پوری پوری دی جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، دیکھو میرے بندوں اور بندیوں نے اپنا فرض ادا کیا ہے، اور اب وہ (نماز عید پڑھنے اور)

Marfat.com

بڑے عجز و انکسار کے ساتھ سے دعا مانگنے کے لیے باہر نکلے ہیں۔ مجھے اپنی عزت و عظمت، جلالت و کرامت، رفعت و سلطنت کی قسم میں ان کی دعاؤں کو ضرور شرف قبول عطا کروں گا۔ پھر فرماتا ہے اے میرے بندو! اب تم گھروں کو لوٹ جاؤ میں نے تم سب کو بخش دیا ہے اور تمہارے گناہوں کو بھی نیکیوں میں بدل دیا ہے، حضور فرماتے ہیں، پھر وہ گناہوں سے پاک ہو کر گھروں کو آتے ہیں (77)۔

نبی اکرم ﷺ جب پہلی تاریخ کا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰہُ (78)

''الٰہی! یہ چاند ہم پر اسی طرح طلوع رکھنا کہ ہم ہر مصیبت سے امن میں اور ایمان پر قائم رہیں، ہر آفت سے سلامت اور دین اسلام پر ثابت قدم رہیں۔ اے چاند! تیرا اور ہم سب کا رب صرف ایک اللہ ہے''۔

مسائل عید

جب عید کا چاند نظر آئے تو مذکورہ دعا پڑھنا سنت ہے بلکہ ہر ماہ کی پہلی تاریخ کا چاند دیکھ کر یہ دعا پڑھنا مسنون ہے۔ چاند دیکھنے کے بعد، حسب معمول نماز مغرب و عشاء مسجد میں جماعت کے ساتھ ادا کی جائے۔

عید الفطر کے روز یہ کام سنت ہیں۔

نماز فجر، مسجد میں با جماعت پڑھنا، غسل کرنا، مسواک کرنا، نئے یا دھلے ہوئے کپڑے پہننا، خوشبو لگانا، نماز عید، عید گاہ میں پڑھنا، راستہ میں آہستہ آواز میں اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر و للہ الحمد پڑھتے جانا، راستہ بدل کر آنا، نماز عید سے پہلے کوئی میٹھی چیز کھجور وغیرہ کھانا، اور صدقہ فطر عید سے پہلے ادا کرنا۔ نماز عید اور صدقہ فطر کے تفصیلی مسائل رکن ثالث کے صفحہ نمبر 291 پر ملاحظہ فرمائیں۔

Marfat.com

روزہ کے مقاصد

روزہ وہی ہے جو روزہ کے مقصد اور اس کی غرض وغایت کو سامنے رکھ کر رکھا جائے۔ لہٰذا جو روزہ اس مقصد کو پورا نہ کر سکے وہ حقیقت میں روزہ نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

كَمْ مِّنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ اِلَّا الظَّمَأُ وَكَمْ مِّنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ اِلَّا السَّهَرُ(79)

"کتنے ہی روزے دار ایسے ہیں جنہیں روزہ سے بھوک پیاس کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا، اور کتنے ہی رات کو عبادت کرنے والے ہیں جنہیں عبادت سے جاگنے کے سوا کچھ نہیں ملتا"۔

اور فرمایا: جس نے روزہ تو رکھا لیکن بری باتوں اور برے کاموں کو نہ چھوڑا اللہ تعالیٰ کو اس کا ایسا روزہ قبول نہیں جس میں اس نے صرف کھانا پینا چھوڑ دیا ہے۔(80)

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں روزے کا مقصد لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ کے الفاظ میں بیان فرمایا ہے یعنی روزہ فرض کرنے کا مقصد تقویٰ، پرہیزگاری، خدا خوفی اور خدا ترسی ہے۔ روزہ ان ہی مقاصد جلیلہ کے حاصل کرنے کی تیس روزہ ایک سالانہ مشق ہے، طلوع فجر سے، غروب آفتاب تک کھانے پینے کی وہ چیزیں اور کام جو پورے گیارہ مہینے جائز و حلال تھے اب وہ عارضی اور وقتی طور پر اللہ تعالیٰ کے ایک خاص حکم کے ذریعے، بندۂ مومن پر ابدی اور مستقل حرام چیزوں کی طرح حرام قرار دے دیئے گئے ہیں۔ اب ایک بندہ مومن تو اس حکم الٰہی کے سامنے سر تسلیم جھکا دیتا ہے، بھوک پیاس کی تمام شدتوں کو برداشت کر کے، کھانے پینے اور مجامعت سے دور رہتا ہے، پورا ایک مہینہ احکام الٰہی کی اس پابندی کی غرض و غایت اور مقصد صرف یہی ہے کہ بندہ مسلمان، اپنی ساری زندگی میں ہر وقت خدا و مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے تابع فرمان رہے۔ اور تمام گناہوں اور نافرمانی والے کاموں سے پرہیز کرتا رہے۔ اسی کا نام تقویٰ ہے روزہ رکھنے کا اصل مقصود اور مدعا یہی ہے۔

Marfat.com

صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ روزہ تین طرح کا ہے۔ اول عوام کا روزہ، دوسرا خواص کا روزہ، تیسرا اخص الخواص کا روزہ۔

عوام کا روزہ یہ ہے کہ طلوع فجر سے غروب آفتاب تک کھانے، پینے اور مجامعت سے پرہیز کرنا، یہ روزہ کا معمولی اور ادنی درجہ ہے۔

خواص کا روزہ یہ ہے کہ کھانے پینے اور جماع سے باز رہنے کے ساتھ ساتھ کان، آنکھ، زبان، ہاتھ، پاؤں الغرض سرتا پا تمام اعضاء جسم کو ہر طرح کے گناہوں سے محفوظ رکھنا، یعنی کان کو ہر مکروہ آواز، بیہودہ و ناجائز بات، جھوٹ غیبت اور چغلی کی باتیں سننے سے محفوظ رکھنا۔ آنکھ کو ہر بری اور ذکر الٰہی سے غافل کرنے والی چیزوں کو دیکھنے سے بند رکھنا۔ زبان کو جھوٹ بولنے، کسی کی غیبت کرنے، فحش اور گندی بیہودہ باتوں سے پاک رکھنا، ہاتھوں کو کسی گناہ ناجائز کام کی طرف نہ بڑھانا۔ پاؤں کسی معصیت اور برائی والے کام کی طرف نہ اٹھانا، پیٹ کو حرام اور مشتبہ رزق سے محفوظ رکھنا۔ اسی طرح باقی تمام اعضاء جسم کو ہر طرح کے گناہوں سے باز رکھنا۔ یہ اولیائے کاملین کا روزہ ہے۔

اخص الخواص کا روزہ یہ ہے کہ مذکورہ تمام اوصاف کے ساتھ دل و دماغ تصور و خیال کو بھی ہر طرح کے مذموم اور برے خیالات سے پاک رکھنا، حتیٰ کہ دل میں ماسویٰ اللہ کا خیال تک بھی نہ آنے پائے۔ ایسا روزہ انبیاء کرام صدیقین اور مقربین حق کا ہے۔

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب احبار سے پوچھا: تقویٰ اور پرہیزگاری کیا چیز ہے، انہوں نے دریافت کیا، کیا آپ کبھی کانٹوں والے راستے سے گزرے ہو، جواب دیا ہاں۔ حضرت کعب نے پوچھا پھر کس طرح گزرے؟ فاروق اعظم نے فرمایا، کپڑوں کو کانٹوں میں الجھ کر پھٹ جانے کے ڈر سے سمیٹ کر دامن بچا کر گزرا۔ حضرت کعب نے فرمایا تقویٰ بھی یہی ہے (81) کہ بندہ ہر چھوٹے بڑے گناہ سے خود کو بچا کر رکھے۔ چھوٹے گناہوں کو معمولی نہ سمجھو کیونکہ یہ اونچے پہاڑ چھوٹے چھوٹے ذروں سے ہی بنے ہیں۔

حضرت سہل فرماتے ہیں تقویٰ اور پرہیزگاری یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس جگہ جانے

Marfat.com

اور حاضر ہونے سے منع کیا ہے وہاں بندہ ہرگز نہ جائے اور جہاں اللہ تعالیٰ نے حاضر رہنے کا حکم دیا ہے وہاں سے بندہ غیر حاضر نہ ہو(82)۔

رمضان کے علاوہ نفلی روزوں کی فضیلت و برکت

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر کسی نے ایک دن نفل روزہ رکھا، اور زمین بھر اسے سونا دیا جائے تو پھر بھی اس کا ثواب پورا نہ ہوگا اس کا ثواب تو قیامت کے دن ہی ملے گا(83)۔ ہر چیز کی زکوٰۃ ہے اور بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے، روزہ تو نصف صبر ہے(84)۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے کسی عمل کا حکم فرمائیں۔ ارشاد فرمایا: روزہ کو لازم کر لو اس کے برابر کوئی عمل نہیں (85)۔

جو بندہ اللہ کی رضا کے لیے ایک دن کا روزہ رکھے، اللہ تعالیٰ اس کے منہ کو دوزخ سے ستر سال کے فاصلہ پر دور کر دے گا(86)۔ دوسری حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان اتنی بڑی خندق کر دے گا۔ جتنا آسمان و زمین کے درمیان فاصلہ ہے(87)۔ تیسری حدیث میں ہے دوزخ اس سے سو برس کی راہ دور کر دی جائے گی(88)۔

عید فطر کے بعد شوال کے چھ روزے

جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر (عید الفطر) کے بعد چھ روزے شوال کے رکھے، یہ ایسا ہے گویا اس نے تمام عمر روزے رکھے(89)۔ جس نے رمضان کے روزوں کے بعد، شوال کے چھ روزے بھی رکھے۔ وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو گیا۔ جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا(90)۔ جس نے شوال کے یہ چھ روزے بھی رکھے تو اس نے پورے سال کے روزوں کا ثواب پایا۔ کیونکہ جس نے ایک نیکی کی اسے دس ملیں گی(91)۔ یعنی رمضان کے روزے دس مہینوں کے برابر، اور شوال کے چھ روزے دو مہینوں کے برابر یہ پورے سال کے روزے ہو گئے۔

مسئلہ

شوال کے چھ روزے عید کے بعد، اسی مہینہ میں، متفرق یا متواتر، رکھنے دونوں طرح

Marfat.com

جائز ہیں۔

عاشوراءمحرم کے روزے

رمضان کے بعد افضل روزہ محرم کا ہے اور فرض نماز کے بعد افضل رات یعنی تہجد کی نماز ہے(92)۔حضور ﷺ نے دسویں محرم کا روزہ خود بھی رکھا اور امت کو بھی اس کے رکھنے کا حکم فرمایا(93)۔

ارشاد فرمایا محرم کی دسویں کا روزہ ایک سال کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ دسویں محرم کا روزہ ایک سال گزشتہ اور ایک سال آئندہ کے گناہوں کا کفارہ ہوجائے گا(94)۔(مسلم،ابن ماجہ)

نبی اکرم ﷺ رمضان کے اور دسویں محرم کے روزے کے سوا کسی دن کو فضیلت دے کر،اس کے روزے کا اہتمام نہ فرماتے تھے۔صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ! دسویں محرم کے دن کی تو یہودی بھی تعظیم کرتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں آپ نے فرمایا اگر میں زندہ رہا تو آئندہ سال نویں محرم کو بھی روزہ رکھوں گا(95)۔لہٰذا محرم کی نویں اور دسویں کو روزہ رکھنا سنت ہے صرف دسویں کا روزہ رکھنا مکروہ ہے(96)۔

رجب اور شعبان کے روزے

شعبان کے مہینہ میں نبی اکرم ﷺ بہت زیادہ روزے رکھا کرتے تھے۔اور فرماتے لوگ اس مہینہ سے غافل ہیں اس ماہ کی پندرہویں رات کو بندوں کے اعمال پیش ہوتے ہیں۔میری تمنا ہے کہ جب میرے اعمال پیش ہوں تو میرا شمار روزہ داروں میں کیا جائے(97)۔فرمایا جب شعبان کی پندرہویں رات آئے تو اس رات کو عبادت کرو،اور دن کو روزہ رکھو،کیونکہ اللہ تعالیٰ اس رات غروب آفتاب کے بعد،پہلے آسمان پر اپنی خاص تجلی کو ظاہر کرتا ہے اور فرماتا ہے ”ہے کوئی بخشش چاہنے والا تاکہ اسے بخش دوں،ہے کوئی روزی مانگنے والا تاکہ اسے روزی دوں،ہے کوئی مصیبت زدہ کہ اسے عافیت دوں“۔طلوع فجر تک اسی طرح رحمت عام کی صدا ہوتی ہے(98)۔

Marfat.com

رجب اللہ کا مہینہ ہے شعبان میرا مہینہ ہے، رمضان میری امت کا مہینہ ہے جو شخص ایمان کے ساتھ، حصول ثواب، اور اللہ کی رضا کے لیے رجب کا ایک روزہ بھی رکھے گا وہ اجر عظیم اور جنت بریں کا حق دار ہو جاتا ہے(99)۔ جو شخص رجب کی ستائیسویں رات کو عبادت میں گزارے، اور دن کو روزہ رکھے، اسے سو برس کے قیام و صیام کا اجر ملے گا(100)۔

عرفہ اور عشرہ ذی الحجہ کے روزے

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا عرفہ یعنی نویں ذی الحجہ کا روزہ، ایک سال پہلے اور ایک سال آئندہ کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے(101)۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضور نے عرفہ کے روزہ کو ہزار روزوں کے برابر فرمایا ہے۔ ہاں حج کرنے والوں کو عرفات میں روزہ رکھنے سے آپ نے منع فرمایا ہے(102)۔

اللہ تعالیٰ کو ذی الحجہ کے دس دنوں کے سوا، اور کوئی دن اتنا محبوب نہیں جس میں اس کی عبادت کی جائے۔ ان دنوں کا ہر ایک روزہ سال بھر کے روزوں اور ہر شب کی عبادت لیلۃ القدر کی عبادت کے برابر ہے(103)۔

ہر مہینے میں تین روزے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے نبی اکرم ﷺ نے تین باتوں کی وصیت فرمائی ہے (۱) ہر مہینے میں تین روزے رکھنا (۲) چاشت کی دو رکعت پڑھنا (۳) سونے سے پہلے وتر پڑھ لینا۔ ہر مہینے میں تین روزے رکھنا ہمیشہ روزہ دار ہونے کی طرح ہے(104)۔

نبی اکرم ﷺ چار چیزوں کو نہیں چھوڑتے تھے۔ (۱) عاشورہ (۲) عشرہ ذی الحجہ (۳) ہر مہینے کے تین روزے (۴) اور فجر کے پہلے دو رکعتیں۔ جب مہینے میں تین روزے رکھنے ہوں تو وہ چاند کی 13-14-15 تاریخ کو رکھو (انہیں ایام بیض کے روزے کہتے ہیں)(105)۔

Marfat.com

سوموار اور جمعرات کے روزے

نبی اکرم ﷺ سوموار کو روزہ رکھتے تھے، صحابہ نے سبب دریافت کیا تو فرمایا، اسی روز میری ولادت ہوئی، اور اسی روز مجھ پر پہلی وحی نازل ہوئی (106)۔ سوموار اور جمعرات کو اعمال پیش ہوتے ہیں لہٰذا میں پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل روزے کی حالت میں پیش ہو (107) سوموار اور جمعرات کا روزہ حضور بڑے اہتمام و خیال سے رکھا کرتے تھے۔ صحابہ نے وجہ پوچھی تو فرمایا اللہ تعالیٰ ان دو دنوں میں مسلمان کی مغفرت فرماتا ہے، ماسوا ان دو آدمیوں کے جو آپس میں ناراض ہوں۔ ان کے متعلق اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے انہیں صلح کرنے تک چھوڑ دو (108)۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

عیدالفطر کے دن ذی الحجہ کی 13-12-11-10 کو یعنی بڑی عید کے ان دنوں میں روزہ رکھنے سے حضور نے منع فرمایا لہٰذا ان دنوں میں روزہ رکھنا ممنوع و ناجائز ہے اسی طرح صرف ایک جمعہ کا روزہ رکھنا بھی ممنوع و مکروہ ہے (109)۔ (بخاری و مسلم)

جمعہ کی رات کو عبادت اور جمعہ کے دن کو روزہ کے لیے مخصوص نہ کرو۔ جمعہ کے دن (نفلی) روزہ نہ رکھو۔ ہاں اگر رکھنا ہو تو جمعہ سے پہلے یا بعد بھی ایک دن کا روزہ رکھو، یعنی دو روزے رکھو (110)۔ (بخاری و مسلم)

Marfat.com

چوتھا رکن

1۔ شعب الایمان، فضائل شھر رمضان، جلد3 صفحہ 6-305، رقم الحدیث3608، دارالکتب العلمیۃ
الیضاً، مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الصوم، جلد2 صفحہ 784، رقم الحدیث1965، دارابن حزم بیروت
الیضاً، الترغیب والترھیب، الترغیب فی صیام رمضان احتسابا، جلد2 صفحہ 94-95، رقم الحدیث 13، مصطفیٰ البابی مصر

2۔ سنن النسائی، کتاب الصیام، صفحہ 355، رقم الحدیث2103، دارالکتب العلمیۃ بیروت
الیضاً، مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الصوم، جلد2 صفحہ 783، رقم الحدیث1962، دارابن حزم بیروت

3۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی فضل شھر رمضان، صفحہ 194، رقم الحدیث682، دارالکتب العلمیۃ بیروت
الیضاً، سنن ابن ماجۃ، باب ماجاء فی فضل شھر رمضان، جلد1 صفحہ 526، رقم الحدیث1641، داراحیاء التراث العربی بیروت
الیضاً، مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الصوم، جلد2 صفحہ 783، رقم الحدیث1960، دارابن حزم بیروت

4۔ الترغیب والترھیب، الترغیب فی صیام رمضان احتسابا، جلد2 صفحہ 95، رقم الحدیث13، مصطفیٰ البابی مصر

5۔ مسند احمد بن حنبل عن ابی ھریرۃ، جلد2 صفحہ 402، المکتب الاسلامی، بیروت
الیضاً، الترغیب والترھیب، الترغیب فی الصوم، جلد2 صفحہ 83، رقم الحدیث 11و12، مصطفیٰ البابی مصر
الیضاً، کنز العمال، جلد8 صفحہ 443، رقم الحدیث23564و23565، موسسۃ الرسالۃ بیروت

6۔ الترغیب والترھیب، الترغیب فی صیام رمضان، جلد2 صفحہ 104، رقم الحدیث29، مصطفیٰ البابی مصر
الیضاً، کنز العمال، جلد8 صفحہ 479، رقم الحدیث23719و23721، موسسۃ الرسالۃ بیروت

7۔ کنز العمال، جلد8 صفحہ 481، رقم الحدیث 23727، موسسۃ الرسالۃ بیروت

8۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب وجوب قضاء الصوم علی الحائض، جلد1 صفحہ 265، رقم الحدیث 69، داراحیاء التراث العربی بیروت

9۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من صام رمضان، صفحہ 375، رقم الحدیث 1901، دارالسلام ریاض

10۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ھل یقال رمضان الخ، صفحہ 375، رقم الحدیث1899، دارالسلام ریاض
الیضاً، الجامع الصحیح لمسلم، باب فضل شھر رمضان، جلد2، صفحہ 758، رقم الحدیث 1،

Marfat.com

دار احیاء التراث العربی بیروت

11۔ شعب الایمان عن ابن عباس، جلد 3، صفحہ 335، رقم الحدیث 3695، دار الکتب العلمیہ، بیروت
ایضاً، کنز العمال، جلد 8، صفحہ 76-475، رقم الحدیث 23712-23711، موسسۃ الرسالۃ
ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الصوم، جلد 2، صفحہ 785، رقم الحدیث 1967، دار ابن حزم بیروت

12۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الریان للصائمین، صفحہ 375، رقم الحدیث 1896، باب صفۃ ابواب الجنۃ صفحہ 665، رقم الحدیث 3257، دار السلام ریاض
ایضاً، الجامع الصحیح لمسلم، باب فضل الصیام، جلد 2، صفحہ 808، رقم الحدیث 166، دار لاحیاء التراث

13۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی فضل الصوم، صفحہ 212، رقم الحدیث 764، دار الکتب العلمیہ بیروت

14۔ کنز العمال، جلد 8، صفحہ 447-448، رقم الحدیث 23588، 23590، موسسۃ الرسالۃ بیروت
ایضاً، الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی فضل الصوم، صفحہ 212، رقم الحدیث 764، دار الکتب العلمیہ بیروت

15۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فضل الصوم، صفحہ 374، رقم الحدیث 1894، کتاب اللباس، صفحہ 1265، رقم الحدیث 5927، کتاب التوحید، صفحہ 1571، رقم الحدیث 7492، دار السلام ریاض
ایضاً، الجامع الصحیح لمسلم، باب فضل الصیام، جلد 2، صفحہ 807، رقم الحدیث 164، دار لاحیاء التراث العربی بیروت

16۔ کنز العمال، جلد 6، صفحہ 379، رقم الحدیث 16143، موسسۃ الرسالۃ بیروت
کنز العمال، جلد 8، صفحہ 453، رقم الحدیث 23621، موسسۃ الرسالۃ بیروت
ایضاً، الترغیب والترہیب، الترغیب فی الصوم، جلد 2، صفحہ 82، رقم الحدیث 8، مصطفیٰ البابی مصر
ایضاً، المعجم الاوسط، جلد 1، صفحہ 477، رقم الحدیث 869، مکتبۃ المعارف ریاض

17۔ الترغیب والترہیب، الترغیب فی الصوم، جلد 2، صفحہ 84، رقم الحدیث 15، مصطفیٰ البابی مصر
ایضاً، الترغیب والترہیب، الترغیب فی قراءۃ القرآن، جلد 2، صفحہ 353، رقم الحدیث 22، مصطفیٰ البابی مصر
ایضاً، کنز العمال، جلد 8، صفحہ 444، رقم الحدیث 23575، موسسۃ الرسالۃ
ایضاً، مسند احمد بن حنبل عن ابن عمر، جلد 2، صفحہ 174، المکتب الاسلامی بیروت

18۔ کنز العمال، جلد 1، صفحہ 303، رقم الحدیث 1445، موسسۃ الرسالۃ بیروت

Marfat.com

19۔ الترغیب والترہیب، الترغیب فی صیام رمضان احتسابا، جلد2، صفحہ102، رقم الحدیث25، مصطفٰی البابی مصر

ایضاً، کنز العمال، جلد8، صفحہ478، رقم الحدیث23715، موسسۃ الرسالۃ بیروت

20۔ الترغیب والترہیب، الترغیب فی صیام رمضان احتسابا، جلد2، صفحہ92، رقم الحدیث7، مصطفٰی البابی مصر

21۔ الترغیب والترہیب، الترغیب فی صیام رمضان احتسابا، جلد2، صفحہ91، رقم الحدیث5، مصطفٰی البابی مصر

ایضاً، سنن ابن ماجۃ، کتاب المناسك، باب صیام شهر رمضان بمکۃ، جلد2، صفحہ1041، رقم الحدیث3117، دارلاحیاء التراث

22۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء لا صیام لمن لم یعزم من اللیل، صفحہ204، رقم الحدیث730، دارالکتب العلمیۃ بیروت

23۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب فضل السحور، جلد2، صفحہ771، رقم الحدیث46، دار لاحیاء التراث

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب فی مسائل متفرقۃ من کتاب الصوم، جلد2، صفحہ791، رقم الحدیث 1973، دارابن حزم بیروت

24۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب برکۃ السحور، صفحہ379، رقم الحدیث1923، دارالسلام ریاض

ایضاً، الجامع الصحیح لمسلم، باب فضل السحور، جلد2، صفحہ770، رقم الحدیث45، دارلاحیاء التراث

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب فی مسائل متفرقۃ من کتاب الصوم، جلد2، صفحہ790، رقم الحدیث 1972، دارابن حزم بیروت

25۔ مسند احمد بن حنبل عن ابی سعید الخدری، جلد3، صفحہ12 و14، المکتب الاسلامی بیروت

ایضاً، الترغیب والترہیب، الترغیب فی السحور، جلد2، صفحہ139، رقم الحدیث10، مصطفٰی البابی مصر

26۔ سنن ابن ماجہ، باب ماجاء فی السحور، جلد2، صفحہ540، رقم الحدیث1693، داراحیاء التراث

ایضاً، الترغیب والترہیب، الترغیب فی السحور، جلد2، صفحہ138، رقم الحدیث7، مصطفٰی البابی مصر

27۔ سنن ابی داؤد، باب من سمی السحور الغداء، صفحہ547، رقم الحدیث2345، شرکۃ دارارقم بیروت

28۔ سنن النسائی، باب فضل السحور، صفحہ363، رقم الحدیث2159

29۔ سنن ابی داؤد، باب ما یستحب من تعجیل الفطر، صفحہ548، رقم الحدیث2353، شرکۃ دارارقم بیروت

Marfat.com

30۔ المعجم الاوسط، جلد 8، صفحہ 228، رقم الحدیث 7466، مکتبۃ المعارف ریاض
ایضاً، الترغیب والترہیب، الترغیب فی تعجیل الفطر، جلد 2، صفحہ 140، رقم الحدیث 4، مصطفیٰ البابی مصر
31۔ الترغیب والترہیب، الترغیب فی تعجیل الفطر، جلد 2، صفحہ 140، رقم الحدیث 2، مصطفیٰ البابی مصر
32۔ مشکوٰۃ المصابیح، باب فی مسائل متفرقۃ من کتاب الصوم، جلد 2، صفحہ 94-793، رقم الحدیث 1991، دار ابن حزم بیروت
33۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء مایستحب علیہ الافطار، صفحہ 97-196، رقم الحدیث 695-694، دار الکتب العلمیۃ بیروت
ایضاً، سنن ابن ماجۃ، باب ماجاء علی مایستحب الفطر، جلد 1، صفحہ 542، رقم الحدیث 1699، داراحیاء التراث العربی
34۔ سنن ابی داؤد، باب القول عند الافطار، صفحہ 549، رقم الحدیث 2358، شرکۃ دارارقم بیروت
35۔ الترغیب والترہیب، الترغیب فی اطعام الطعام، جلد 2، صفحہ 144، رقم الحدیث 2، مصطفیٰ البابی مصر
36۔ مشکوٰۃ المصابیح، باب فی مسائل متفرقہ من کتاب الصوم، جلد 2، صفحہ 794، رقم الحدیث 1992، دار ابن حزم بیروت
37۔ الترغیب والترہیب، الترھیب فی صیام رمضان احتسابا، جلد 2، صفحہ 103، رقم الحدیث 28، مصطفیٰ البابی مصر
38۔ الترغیب والترہیب، الترھیب من افطاشئ من رمضان من غیر عذر، جلد 2، صفحہ 9-108، رقم الحدیث 2، مصطفیٰ البابی مصر
ایضاً، الترغیب والترہیب، الترھیب من الزنا، جلد 3، صفحہ 272، رقم الحدیث 11، مصطفیٰ البابی مصر
ایضاً، کنز العمال، جلد 14، صفحہ 667، رقم الحدیث 39799، موسسۃ الرسالہ بیروت
39۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ھل یقال رمضان، صفحہ 375، رقم الحدیث 1900، دار السلام ریاض
ایضاً، الجامع الصحیح للبخاری، باب قول النبی ﷺ اذ رایتم الھلال، صفحہ 376، رقم الحدیث 1906، دار السلام ریاض
40۔ سنن ابی داؤد، باب اذا اغمی الشھر، صفحہ 542، رقم الحدیث 2335، شرکۃ دارارقم بیروت
41۔ سنن ابی داؤد، باب فی شھادۃ الواحد علی روئۃ ھلال رمضان، صفحہ 546، رقم الحدیث 2340، شرکۃ دارارقم بیروت
ایضاً، الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی الصوم بالشھادۃ، صفحہ 196، رقم الحدیث

Marfat.com

691،دارالکتب العلمیۃ بیروت

42۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی الصائم یذرعہ القیئ،صفحہ 202،رقم الحدیث 719، دارالکتب العلمیۃ بیروت

43۔ سنن ابی داؤد، باب الصائم یستقیئ عامدا،صفحہ 553،رقم الحدیث 2380،شرکۃ دارارقم بیروت

ایضاً،سنن ابن ماجۃ، باب ماجاء فی الصائم یقیئ،جلد 1،صفحہ 536،رقم الحدیث 1676، داراحیاء التراث

ایضاً،مشکوٰۃ المصابیح، باب تنزیہ الصوم،جلد 2،صفحہ 798،رقم الحدیث 2007،دارابن حزم بیروت

44۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الصائم اذا اکل او شرب ناسیا،صفحہ 381،رقم الحدیث 1933، صفحہ 1402،رقم الحدیث 6669،دارالسلام ریاض

ایضاً، الجامع الصحیح لمسلم، باب اکل الناس و شربہ،جلد 2،صفحہ 809،رقم الحدیث 171، داراحیاء التراث

ایضاً،مشکوٰۃ المصابیح، باب تنزیہ الصوم،جلد 2،صفحہ 797،رقم الحدیث 2003،دارابن حزم بیروت

45۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی الکحل للصائم،صفحہ 204، رقم الحدیث 726، دارالکتب العلمیۃ بیروت

46۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی السواک للصائم،صفحہ 203، رقم الحدیث 725، دارالکتب العلمیۃ بیروت

ایضاً،سنن ابی داؤد، باب السواک للصائم،صفحہ 550،رقم الحدیث 2364،شرکۃ دارارقم بیروت

47۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من لم یدع قول الزور الخ،صفحہ 376،رقم الحدیث 1903، دارالسلام ریاض

ایضاً، الجامع الصحیح للبخاری، باب قول اللہ تعالیٰ واجتنبو قول الزور،صفحہ 1287، رقم الحدیث 6057،دارالسلام ریاض

48۔ الترغیب والترہیب، الترہیب الصائم من الغیبۃ،جلد 2،صفحہ 148،رقم الحدیث 14، مصطفیٰ البابی مصر

ایضاً،کنز العمال،جلد 8،صفحہ 507،رقم الحدیث 23866،موسسۃ الرسالۃ بیروت

49۔ المعجم الاوسط،جلد 5،صفحہ 271،رقم الحدیث 4533،مکتبۃ المعارف ریاض

ایضاً، الترغیب والترہیب، الترہیب الصائم من الغیبۃ،جلد 2،صفحہ 147،رقم الحدیث 3، مصطفیٰ البابی مصر

50۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ھل یقول انی صائم،صفحہ 376،رقم الحدیث 1904، دارالسلام

Marfat.com

ریاض

ایضاً، الجامع الصحیح لمسلم، باب حفظ اللسان للصائم، جلد 2،صفحہ 806،رقم الحدیث 160، دارلاحیاء التراث العربی

51۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی الرخصۃ فی الافطار للحبلی والمرضع،صفحہ 201،رقم الحدیث 715،دارالکتب العلمیۃ بیروت

ایضاً،سنن ابن ماجۃ، باب ماجاء فی الافطار للحامل والمرضع، جلد 1،صفحہ 533،رقم الحدیث 1667،داراحیاء التراث

ایضاً،سنن ابی داؤد،باب اختیار الفطر،صفحہ 559،رقم الحدیث 2408،شرکۃ دارارقم بیروت

52۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی الکفارۃ،صفحہ 201،رقم الحدیث 718، دار الکتب العلمیۃ بیروت

53۔ مسند احمد بن حنبل عن ابی ھریرہ،جلد 2،صفحہ 352،المکتب الاسلامی،بیروت

ایضاً،کنز العمال،جلد 8،صفحہ 494،رقم الحدیث 23794،موسسۃ الرسالہ،بیروت

54۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا جامع فی رمضان،صفحہ 382،رقم الباب 29، دار السلام ریاض

ایضاً، الترغیب والترھیب، الترھیب من افطار شئ الخ،جلد 2،صفحہ 108،رقم الحدیث 1،مصطفیٰ البابی مصر

55۔ الترغیب والترھیب، الترھیب فی صیام رمضان،جلد 2،صفحہ 93-93،رقم الحدیث 9-10،مصطفیٰ البابی مصر

56۔ الترغیب والترھیب، الترھیب من افطار شئ الخ،جلد 2،صفحہ 10-109،رقم الحدیث 3،مصطفیٰ البابی مصر

57۔ الترغیب والترھیب،الترھیب من افطار شئ الخ،جلد 2،صفحہ 110،رقم الحدیث 3،مصطفیٰ البابی مصر

58۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فضل من قام رمضان،صفحہ 395،رقم الحدیث 2008، دار السلام ریاض

ایضاً، الجامع الصحیح لمسلم، باب الترغیب فی قیام رمضان، جلد 2،صفحہ 523،رقم الحدیث 173-74،دارلاحیاء التراث

ایضاً، الترغیب والترھیب، الترھیب فی صیام رمضان، جلد 2،صفحہ 91،رقم الحدیث 3، جلد 2، صفحہ 106،رقم الحدیث 36،مصطفیٰ البابی مصر

59۔ الترغیب والترھیب،الترھیب فی صیام رمضان،جلد 2،صفحہ 105،رقم الحدیث 34،مصطفیٰ البابی مصر

Marfat.com

60۔ المؤطا للامام مالک، باب ماجاء فی قیام رمضان، صفحہ 98، میر محمد کتب خانہ کراچی
61۔ آثار السنن، باب فی التراویح بعشرین رکعات، صفحہ 250 و 251، رقم الحدیث 778، مکتبہ امدادیہ ملتان
62۔ الکتاب المصنف، باب کم یصلی فی رمضان، جلد 2، صفحہ 165، رقم الحدیث 7687، دار الکتب العلمیۃ بیروت
63۔ آثار سنن، باب فی تراویح بعشرین رکعات، صفحہ 253، رقم الحدیث 781، مکتبہ امدادیہ ملتان
64۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الاعتکاف فی العشر الاواخر، صفحہ 399، رقم الحدیث 2026، دار السلام ریاض
65۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الاعتکاف فی العشر الاوسط، صفحہ 403، رقم الحدیث 2044، دار السلام ریاض
ایضاً، سنن ابن ماجۃ، باب ماجاء فی الاعتکاف، جلد 1، صفحہ 63-562، رقم الحدیث 70-1769، دار احیاء التراث العربی
66۔ سنن ابن ماجۃ، باب ثواب الاعتکاف، جلد 1، صفحہ 567، رقم الحدیث 1781، دار احیاء التراث العربی
ایضاً، مشکوۃ المصابیح، باب الاعتکاف، جلد 2، صفحہ 830، رقم الحدیث 2108، دار ابن حزم بیروت
67۔ الترغیب والترہیب، الترغیب فی الاعتکاف، جلد 2، صفحہ 149، رقم الحدیث 1، مصطفی البابی مصر
68۔ سنن ابی داؤد، باب المعتکف یعود المرض، صفحہ 573، رقم الحدیث 2473، شرکۃ دار ارقم بیروت
ایضاً، مشکوۃ المصابیح، باب الاعتکاف، جلد 2، صفحہ 829، رقم الحدیث 2106، دار ابن حزم بیروت
69۔ الترغیب والترہیب، الترغیب فی الاعتکاف، جلد 2، صفحہ 150، رقم الحدیث 2، مصطفی البابی مصر
70۔ جامع البیان، (تفسیر الطبری) سورۃ القدر، جلد 30، صفحہ 314، دار احیاء التراث العربی
ایضاً، السنن الکبریٰ للبیہقی، باب فضل لیلۃ القدر، جلد 4، صفحہ 306، دار المعرفۃ بیروت
71۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قیام لیلۃ القدر من الایمان، صفحہ 11، رقم الحدیث 35، باب فضل لیلۃ القدر، صفحہ 397، رقم الحدیث 2014، دار السلام ریاض
ایضاً، الجامع الصحیح لمسلم، باب الترغیب فی قیام رمضان، جلد 1، صفحہ 524، رقم الحدیث 76-175، دار احیاء التراث العربی
72۔ سنن ابن ماجۃ، باب ماجاء فی فضل شھر رمضان، جلد 1، صفحہ 526، رقم الحدیث 1644، دار احیاء التراث العربی
73۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب تحری لیلۃ القدر، صفحہ 398، رقم الحدیث 2018 تا 2022،

Marfat.com

دارالسلام ریاض

74۔ شعب الایمان، جلد 2، صفحہ 343، رقم الحدیث 3716، دارالکتب العلمیۃ بیروت

ایضاً، مشکوۃ المصابیح، باب لیلۃ القدر، جلد 2، صفحہ 826، رقم الحدیث 2096، دارابن حزم بیروت

75۔ الجامع الصحیح للترمذی، کتاب الدعوات، صفحہ 805، رقم الحدیث 3513، دارالکتب العلمیہ بیروت

ایضاً، الترغیب والترہیب، الترغیب فی سوال العفو والعافیۃ، جلد 4، صفحہ 273، رقم الحدیث 9، مصطفٰی البابی مصر

76۔ کنز العمال، جلد 8، صفحہ 471، رقم الحدیث 23707، موسسۃ الرسالہ بیروت

77۔ شعب الایمان، فصل فی العیدین ویومھما، جلد 3، صفحہ 343، رقم الحدیث 3717، دار الکتب العلمیۃ بیروت

ایضاً، مشکوۃ المصابیح، باب لیلۃ القدر، جلد 2، صفحہ 827، رقم الحدیث 2096، دارابن حزم بیروت

78۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ما یقول عند رؤیہ الھلال، صفحہ 794، رقم الحدیث 3451، دارالکتب العلمیۃ بیروت

79۔ مشکوۃ المصابیح، باب تنزیہ الصوم، جلد 2، صفحہ 801، رقم الحدیث 2014، دارابن حزم بیروت

80۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من لم یدع قول الزور الخ، صفحہ 376، رقم الحدیث 1903، و کتاب الادب، صفحہ 1287، رقم الحدیث 6057، دارالسلام ریاض

81۔ معالم التنزیل (تفسیر البغوی) سورۃ البقرۃ فی ضمن رقم الایۃ 2، جلد 1، صفحہ 18، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

ایضاً، الدرالمنثور، سورۃ البقرۃ فی ضمن رقم الایۃ 2، جلد 1، صفحہ 57، داراحیاء التراث العربی بیروت

82۔ تفسیر الخازن، سورۃ البقرۃ فی ضمن رقم الایۃ 2، جلد 1، صفحہ 24-23، دارالکتب العلمیۃ بیروت

ایضاً، الدرالمنثور، سورۃ البقرۃ فی ضمن رقم الایۃ 2، جلد 1، صفحہ 58، داراحیاء التراث العربی بیروت

83۔ المعجم الاوسط، جلد 5، صفحہ 447، رقم الحدیث 4866، مکتبۃ المعارف ریاض

ایضاً، الترغیب والترہیب، الترھیب فی مطلقا، جلد 2، صفحہ 84، رقم الحدیث 17، مصطفٰی البابی مصر

84۔ سنن ابن ماجۃ، باب فی الصوم زکوۃ الجسد، جلد 1، صفحہ 555، رقم الحدیث 1745، دار احیاء التراث

سنن النسائی رقم الباب، 43 ورقم الحدیث 2217 تا 2220، صفحہ 370-371، دارالکتب العلمیۃ، بیروت

الترغیب والترہیب، الترغیب فی الصوم مطلقا، جلد 2، صفحہ 85، رقم الحدیث 21، مصطفٰی البابی مصر

Marfat.com

85۔ مشکوٰۃ المصابیح، باب صیام التطوع، جلد2، صفحہ 819، رقم الحدیث 2072، دار ابن حزم بیروت

86۔ الترغیب والترہیب، الترہیب فی الصوم مطلقا، جلد2، صفحہ 86، رقم الحدیث 23، مصطفیٰ البابی مصر

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب صیام التطوع، جلد2، صفحہ 813، رقم الحدیث 2053، دار ابن حزم بیروت

87۔ الترغیب والترہیب، الترغیب فی الصوم مطلقا، جلد2، صفحہ 86، رقم الحدیث 24، مصطفیٰ البابی مصر

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب صیام التطوع، جلد2، صفحہ 816، رقم الحدیث 2064، دار ابن حزم بیروت

88۔ الترغیب والترہیب، الترغیب فی الصوم مطلقا، جلد2، صفحہ 86، رقم الحدیث 25، مصطفیٰ البابی مصر

89۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب استحباب صوم ستة ایام من شوال، جلد2، صفحہ 822، رقم الحدیث 204، دار احیاء التراث العربی

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب صیام التطوع، جلد2، صفحہ 812، رقم الحدیث 2047، دار ابن حزم بیروت

90۔ المعجم الاوسط، جلد9، صفحہ 283، رقم الحدیث 8617، مکتبۃ المعارف ریاض

ایضاً، الترغیب والترہیب، الترغیب فی صوم ست من شوال، جلد2، صفحہ 111، رقم الحدیث 4، مصطفیٰ البابی مصر

91۔ الترغیب والترہیب، الترغیب فی صوم ستة من شوال، جلد2، صفحہ 110، رقم الحدیث 2، مصطفیٰ البابی مصر

ایضاً، سنن ابن ماجہ، باب صیام ستة ایام من شوال، جلد1، صفحہ 547، رقم الحدیث 1715، دار احیاء التراث

92۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب فضل صوم المحرم، جلد2، صفحہ 821، رقم الحدیث 202، دار احیاء التراث

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب صیام التطوع، جلد2، صفحہ 196، رقم الحدیث 2039، دار ابن حزم بیروت

ایضاً، الترغیب والترہیب، الترہیب فی صیام شہر المحرم، جلد2، صفحہ 114، رقم الحدیث 1، مصطفیٰ البابی مصر

93۔ الجامع الصحیح للبخاری کتاب الصوم، صفحہ 374، رقم الحدیث 1892، دار السلام، ریاض

الجامع الصحیح لمسلم، باب کتاب الصیام، جلد2، صفحہ 796و797، رقم الحدیث 128و 133، دار احیاء التراث

سنن ابن ماجہ کتاب الصیام، جلد1 صفحہ 552، رقم الحدیث 1733، دار احیاء التراث العربی، بیروت

الترغیب والترہیب، الترغیب فی صوم عاشورا، جلد2، صفحہ 115، رقم الحدیث 2، مصطفیٰ البابی مصر

94۔ الجامع الصحیح لمسلم، کتاب الصیام، جلد2، صفحہ 819، رقم الحدیث 196 و 197، دار احیاء التراث العربی

Marfat.com

ایضاً، الترغیب والترہیب، الترغیب فی صوم عاشورا، جلد 2، صفحہ 115، رقم الحدیث 1 و 2۔ مصطفیٰ البابی مصر

95۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب ای یوم یصام فی عاشوراء، جلد 2، صفحہ 798، رقم الحدیث 133 و 134 دار احیاء التراث العربی

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب صیام التطوع، جلد 2، صفحہ 810، رقم الحدیث 2041، دار ابن حزم بیروت

96۔ مرقاۃ المفاتیح مشکوٰۃ المصابیح، جلد 4، صفحہ 469، فی ضمن رقم الحدیث 2041، دار ابن حزم بیروت

97۔ الترغیب والترہیب، الترغیب فی صوم شعبان، جلد 2، صفحہ 116، رقم الحدیث 1 مصطفیٰ البابی مصر

98۔ کنز العمال، جلد 12، صفحہ 314، رقم الحدیث 35177، موسسۃ الرسالۃ بیروت

ایضاً، الترغیب والترہیب، الترغیب فی صوم شعبان، جلد 2، صفحہ 119 و 120، رقم الحدیث 14، مصطفیٰ البابی مصر

99۔ غنیۃ الطالبین، فصل ولرجب اسماء، صفحہ 329، نولکشور لاہور

100۔ غنیۃ الطالبین، فصل فی فضل صیام یوم السابع و العشرین، صفحہ 345، نولکشور لاہور

101۔ الترغیب والترہیب، الترغیب فی صیام یوم عرفۃ، جلد 2، صفحہ 12-111، رقم الحدیث 1 و 2 و 5، مصطفیٰ البابی مصر

102۔ الترغیب والترہیب، الترغیب فی صیام یوم عرفۃ، جلد 2، صفحہ 112، رقم الحدیث 6، 7 و 10، مصطفیٰ البابی مصر

103۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ما جاء فی العمل فی ایام العشر، صفحہ 211، رقم الحدیث 758، دار الکتب العلمیۃ بیروت

104۔ الجامع الصحیح البخاری، باب صلوٰۃ الضحیٰ فی الحضر، صفحہ 231، رقم الحدیث 1178، باب صیام البیض، صفحہ 392، رقم الحدیث 1981، دار السلام ریاض

ایضاً، الترغیب والترہیب، الترغیب فی صوم ثلاثۃ، جلد 2، صفحہ 120، رقم الحدیث 1 مصطفیٰ البابی مصر

105۔ سنن النسائی، باب کیف یصوم ثلثۃ ایام، صفحہ 395، رقم الحدیث 2413، دار الکتب العلمیہ بیروت

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب صیام التطوع، جلد 2، صفحہ 818، رقم الحدیث 2070، دار ابن حزم بیروت

106۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب استحباب صیام ثلاثۃ ایام، جلد 2، صفحہ 819، رقم الحدیث 1162 دار احیاء التراث

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب صیام التطوع، جلد 2، صفحہ 812، رقم الحدیث 2045، دار ابن حزم بیروت

107۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ما جاء فی صوم الاثنین و الخمیس، صفحہ 208، رقم الحدیث 747

Marfat.com

ایضاً، مشکوۃ المصابیح، باب صیام التطوع، جلد 2، صفحہ 814، رقم الحدیث 2056، دار ابن حزم بیروت

ایضاً، الترغیب والترہیب، الترغیب فی صوم الاثنین والخمیس، جلد 2، صفحہ 124، رقم الحدیث 1، مصطفی البابی مصر

108۔ سنن ابن ماجۃ، باب صیام الاثنین والخمیس، جلد 1، صفحہ 553، رقم الحدیث 1740، دار احیاء التراث العربی

ایضاً، مسند احمد بن حنبل عن ابی ہریرہ، جلد 2، صفحہ 320، المکتب الاسلامی

ایضاً، مشکوۃ المصابیح، باب صیام التطوع، جلد 2، صفحہ 819، رقم الحدیث 2073، دار ابن حزم، بیروت

ایضاً، الترغیب والترہیب، الترغیب فی صوم الاثنین، جلد 2، صفحہ 124-125، رقم الحدیث 2، مصطفی البابی، مصر

109۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب النہی عن صوم یوم الفطر و یوم الاضحی، جلد 2، صفحہ 799۔800، رقم الحدیث 131 تا 143، دار احیاء التراث العربی

110۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب کراھیۃ صیام یوم الجمعۃ منفردا، جلد 2، صفحہ 801، رقم الحدیث 148، دار احیاء التراث العربی

ایضاً، الترغیب والترہیب، الترغیب فی صوم الاربعاء والخمیس، جلد 2، صفحہ 127، رقم الحدیث 7-8، مصطفی البابی مصر

ایضاً، مشکوۃ المصابیح، باب صیام التطوع، جلد 2، صفحہ 813، رقم الحدیث 2051-52، دار ابن حزم بیروت

Marfat.com

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پانچواں رکن

حج بیت اللہ

حج 9 ہجری میں فرض ہوا، اور اسی سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسلام کے پہلے حج کا امیر الحاج حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بنایا اور تین سو صحابہ کا مقدس قافلہ ان کی قیادت وامارت میں حج کعبہ کے لیے مدینہ منورہ سے روانہ فرمایا۔

حج کا لغوی معنیٰ، قصد و ارادہ ہے اور شریعت میں احرام باندھ کر نویں ذی الحج کو میدان عرفات میں ٹھہرنے اور طواف کعبہ کا نام حج ہے۔ حج کے لیے ایک وقت مقرر ہے نہ اس سے پہلے ہوسکتا ہے اور نہ بعد۔

فرضیت حج کے بارے احکام ربانی

اِنَّ اَوَّلَ بَیۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیۡ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّ ہُدًی لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۹۶﴾ فِیۡہِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبۡرٰہِیۡمَ ۬ۚ وَ مَنۡ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا ؕ وَ لِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الۡبَیۡتِ مَنِ اسۡتَطَاعَ اِلَیۡہِ سَبِیۡلًا ؕ وَ مَنۡ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۹۷﴾ (سورۂ آل عمران)

”بلاشبہ سب سے پہلا عبادت خانہ جو بنایا گیا۔ لوگوں کے لیے وہ ہے جو مکہ میں ہے بڑا برکت والا اور سب جہانوں کے لیے ہدایت کا مرکز ہے اس میں کھلی نشانیاں ہیں (اور ان سے ایک نشانی) مقام ابراہیم ہے اور جو داخل ہوا اس میں وہ امن پا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا فرض ہے جو طاقت رکھتا ہو وہاں پہنچنے کی اور جو شخص منکر ہو (اس کا) تو بے شک اللہ تمام جہانوں سے بے نیاز ہے“۔

Marfat.com

نیز فرمایا:

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَ لَا فُسُوْقَ ۙ وَ لَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۗ وَ مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۫ وَاتَّقُوْنِ يٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ ۝

''حج کے چند معلوم مہینے ہیں تو جو شخص ان میں حج کی نیت کرے وہ کوئی بے حیائی کی بات نہ کرے نہ کوئی گناہ کرے اور نہ کسی سے جھگڑے، حج کے دوران میں۔ اور تم جو نیک کام کرو اللہ اسے جانتا ہے اور سفر خرچ ساتھ لے لو، سب سے بہتر سفر خرچ تقویٰ ہے اور مجھ سے ڈرتے رہو اے عقلمندو!''۔ (سورۃ البقرہ)

وَ اَتِمُّوا الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ لِلّٰهِ (البقرہ:196) وَ اَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّ عَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ۝ (سورۃ الحج)

''اور پورا کرو حج وعمرہ کو اللہ کے لیے۔ اور اعلان کر دو لوگوں میں حج کا وہ آئیں گے آپ کے پاس پیدل اور ہر دبلی اونٹنی پر سوار ہو کر جو ہر دور کی راہ سے چل کر آتی ہے''۔

حج کی فرضیت کے متعلق ارشادات نبوی

نبی اکرم ﷺ نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے۔ لہٰذا حج کرو، ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہر سال حج کرنا فرض ہے آپ خاموش رہے، اس شخص نے تین بار یہی پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو تم پر ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا اور تم اس پر عمل نہ کر سکتے (1)۔ حج عمر میں صرف ایک بار ہی فرض ہے جس نے اس سے زیادہ کیے وہ نفل ہیں (2)۔

ایک شخص نے دریافت کیا حج کس چیز سے فرض ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا ''حج سفر کا خرچہ اور سواری مہیا ہو جانے سے فرض ہو جاتا ہے (3)۔ یمنی لوگ حج کے لیے آتے تو اپنے ساتھ سفر خرچ نہیں لیتے تھے اور کہتے کہ ہم متوکل ہیں یعنی اللہ پر توکل رکھتے ہیں اور مکہ میں آ کر لوگوں سے سوال کرتے جس پر اللہ نے یہ آیت اتاری۔ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ

Marfat.com

التَّقْوٰی۔حج کے لیے سفرخرچ ساتھ لے جاؤ اور بہترین توشہ تقویٰ ہے(4)۔

جس کا حج کرنے کا ارادہ ہو اس کو جلدی کرنا چاہیے(5)۔ حج فرض جلدی ادا کرو نہ معلوم آئندہ کیا پیش آئے(6)۔جس پر حج فرض ہو اسے جلدی کرنا چاہیے۔کبھی آدمی بیمار ہو جاتا ہے،کبھی سواری کا انتظام نہیں ہوتا کبھی اور کوئی ضرورت درپیش آ جاتی ہے(7)۔یعنی ان وجوہات کی بنا پر حج سے محروم ہو جاتا ہے۔

حج میں خرچ کرنا جہاد میں خرچ کرنے کی طرح ہے کہ ایک کا بدلہ سات سو کے برابر ہے(8)۔تمہارے عمرہ کا ثواب تمہارے خرچ کی مقدار کے برابر ہے(9)۔حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے بہترین حاجی وہ ہے جس کی نیت میں اخلاص ہو نفقہ وخرچہ بہتر ہو اور اللہ پر یقین کامل ہو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ! کیا عورتوں پر بھی جہاد ہے تو فرمایا ہاں ان کا ایسا جہاد ہے جس میں لڑائی اور جنگ نہیں، وہ حج اور عمرہ ہے۔ بوڑھے اور کمزوروں کا جہاد حج ہے(10)۔حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے جہاد میں شریک ہونے کی اجازت مانگی تو حضور نے فرمایا تمہارا جہاد حج ہے(11)۔

حج وعمرہ کی فضیلت وبرکت

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کون سا عمل افضل ہے ارشاد فرمایا اللہ اور رسول پر ایمان لانا عرض کیا گیا پھر کون سا عمل افضل ہے فرمایا جہاد، پوچھا پھر کون سا عمل فضیلت والا ہے، ارشاد فرمایا: حج مبرور(12)۔جس نے اللہ کے لیے حج کیا اور اس میں نہ فحش بات ہو اور نہ فسق ہو تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو کر آتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے پیدائش کے دن پاک تھا(13)۔حج مبرور وہ ہے جو خالص رضائے الٰہی کے لیے ہو، اس میں کسی قسم کی معصیت ولغزش نہ ہو، ریاکاری، نمود ونمائش اور دکھاوے سے پاک ہو۔اور تمام افعال و ارکان حج صحیح طریقہ پر آداب وشرائط کے مطابق ادا ہوں اور حج کے دوران میں حتی المقدور صدقہ وخیرات زیادہ کیا جائے۔ساتھیوں سے نرمی اور خندہ پیشانی سے گفتگو کی جائے۔

Marfat.com

حج اور عمرہ محتاجی اور گناہوں کو اس طرح دور کرتے ہیں جیسے بھٹی لوہے، چاندی اور سونے کی میل کچیل کو دور کرتی ہے اور حج مبرور کا ثواب تو صرف جنت ہے (14)۔ حج پچھلے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے (15)۔

جو مکہ سے پیدل حج کو جائے یہاں تک کہ مکہ واپس آ جائے تو اس کے لیے ہر قدم پر سات سو نیکیاں حرم شریف کی نیکیوں کی مثل لکھی جاتی ہیں۔ پوچھا گیا حرم کی نیکی کی مقدار کیا ہے؟ فرمایا ہر نیکی لاکھ نیکی کے برابر ہے (16)۔ گویا ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ پیدل حج سے مراد یہ ہے کہ مکہ مکرمہ سے منیٰ اور عرفات کو پیدل جانا اور پھر واپس بھی پیدل آنا۔ اپنے گھر سے اگرچہ سواری پر جائے۔

حج اور عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں اللہ نے ان کو بلایا تھا یہ حاضر ہوئے انہوں نے اللہ سے جو مانگا اللہ نے وہی ان کو دیا (17)۔ حضور اقدس ﷺ نے حاجیوں کے لیے دعا فرمائی، الٰہی! حج کرنے والوں کو بخش دے اور جس کے لیے وہ بخشش مانگیں اس کو بھی بخش دے (18)۔ جب کسی حاجی سے ملاقات ہو تو اس کو سلام کرو اور مصافحہ کرو اور اس سے پہلے کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو اس سے اپنی بخشش کی دعا کی التماس کرو (19)۔

جو حج کے لیے نکلا اور مر گیا تو قیامت تک اللہ اس کے لیے حج کا ثواب لکھتا ہے۔ جو عمرہ کے لیے نکلا اور مر گیا تو قیامت تک اس کے لیے عمرہ کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ جو جہاد کے لیے نکلا اور مر گیا تو قیامت تک اس کے واسطے غازی کا ثواب لکھا جائے گا (20)۔ جو حج یا عمرہ کے لیے اس راہ میں نکلا اور مر گیا اس کی پیشی نہیں ہوگی نہ حساب ہوگا بلکہ اسے کہا جائے گا تو بلا حساب جنت میں داخل ہو جا (21)۔ یہ بیت اللہ اسلام کا ایک ستون ہے جس نے حج یا عمرہ کیا وہ اللہ کی ضمانت میں ہے اگر مر جائے گا تو اللہ اسے جنت عطا کرے گا اور اگر گھر جائے گا تو اجر و غنیمت کے ساتھ واپس کرے گا (22)۔

ایک شخص عرفات میں اپنی سواری سے گر کر اسی جگہ حضور اقدس ﷺ کے سامنے مر گیا۔ آپ نے فرمایا اس کو غسل دے کر احرام میں ہی دفن کر دو، یہ قیامت میں تلبیہ پڑھتا

Marfat.com

ہوا اٹھے گا۔ لہٰذا اس کا منہ اور سر نہ ڈھانکو (23)۔

حجۃ الوداع کے خطبہ میں ارشاد فرمایا: لوگو! نہ میرے بعد کوئی نیا پیغمبر آئے گا اور نہ تمہارے بعد کوئی دوسری امت پیدا ہوگی، سنو! اپنے پروردگار کی عبادت کرو۔ پنجگانہ نماز پابندی سے ادا کرو۔ ماہ رمضان کے روزہ رکھو، اپنے مالوں کی زکوٰۃ خوش دلی کے ساتھ ادا کرو، اور اپنے والیان حکومت کی اطاعت کرو۔ اس کے بدلے میں تم اپنے پروردگار کی جنت میں داخل ہوگے (24)۔

استطاعت کے باوجود حج نہ کرنے والے

ارشاد ربانی ہے:

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۷﴾ (سورۃ آل عمران)

"اور اللہ کے لیے لوگوں پر خانہ کعبہ کا حج فرض ہے جو طاقت رکھتا ہو وہاں پہنچنے کی اور جس نے کفر کیا (حج کا انکار کر کے) تو بے شک اللہ بے نیاز ہے تمام جہانوں سے"۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں آیت کا معنی یہ ہے کہ جو شخص حج کی فرضیت کا منکر ہے وہ کافر ہے (25) اور باوجود قدرت اور وسعت کے حج نہ کرنا سخت گناہ ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص تندرست ہو حج کرنے کے اخراجات رکھتا ہو پھر بغیر حج کیے مر جائے تو قیامت کے دن اس کی پیشانی پر کافر کا لفظ لکھا ہوگا۔ اس کے بعد آپ نے یہی آیت پڑھی (26)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص سفر کے اخراجات کا مالک ہو اور مکہ شریف پہنچنے کی طاقت وقدرت رکھتا ہو پھر حج کو نہ جائے تو اب اس کو اختیار ہے یہودی بن کر مرے یا عیسائی بن کر (27)۔

جس شخص کو حج کرنے سے نہ کسی شرعی عذر نے روکا، نہ بیماری نے، نہ کسی ظالم بادشاہ

Marfat.com

نے، پھر وہ بغیر حج کیے مر گیا تو وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر مرے (28)۔

حدیث قدسی میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، میں نے جس بندہ کو صحت و تندرستی دی، روزی اور مال و دولت میں وسعت عطا کی۔ اس کے باوجود پانچ سال گزر جائیں اور وہ میری طرف (حج بیت اللہ کو) نہ آئے تو ایسا بندہ رحمت سے محروم ہے (29)۔

جب کوئی آدمی حرام اور ناجائز مال سے حج کرنے جاتا ہے اور تلبیہ پڑھتا ہے تو ایک فرشتہ اس کے لَبَّیْكَ وَ سَعْدَیْكَ کے جواب میں کہتا ہے لَا لَبَّیْكَ وَلَا سَعْدَیْكَ، تیرا زادِ راہ حرام کا ہے اور توشہ حرام کا ہے، تیرا حج کرنا گناہ ہے اس میں تیرے لیے کوئی بھلائی اور نیکی نہیں (30)۔

مسائل و احکام حج

حج ہر صاحب استطاعت، مسلمان، عاقل، بالغ، تندرست صحیح الاعضاء، آزاد، مرد و عورت پر جو بیت اللہ شریف پہنچ سکتے ہوں، عمر بھر میں صرف ایک بار فرض ہے۔ حج کی فرضیت نص قطعی یعنی قرآن پاک سے ثابت ہے، حج کا منکر دائرہ اسلام سے خارج اور حج کا تارک اور بلا عذر شرعی، دیر کرنے والا سخت گنہگار، فاسق و فاجر اور مردود الشہادت ہے دکھلاوے کے لیے حج کرنا اور مال حرام سے حج کو جانا حرام اور گناہ عظیم ہے۔ ماں باپ اگر خدمت کے محتاج ہوں تو ان کی اجازت کے بغیر حج فرض کو جانا مکروہ ہے۔ حج نفل میں والدین کی خدمت مقدم ہے۔ ہاں اگر وہ اجازت دیں تو جائے ورنہ نہیں۔

جب حج کو جانے پر قادر ہو اور تمام ضروری اخراجات مہیا ہو جائیں تو اب حج اسی سال فرض ہو گیا ہے لہٰذا فوراً حج ادا کرنے کی کوشش کی جائے اب تاخیر گناہ ہے۔ اگر چند سال مزید تاخیر کی گئی تو ایسا شخص فاسق و مردود گواہی والا ہے۔ مگر جب بھی حج کرے گا ادا ہی ہو گا، قضا نہیں کہلائے گا۔ مال و اخراجات حج مہیا تھے۔ مگر سستی سے فریضہ حج ادا نہ کیا پھر مال ضائع ہو گیا، تو قرض لے کر حج ادا کیا جائے مگر نیت یہ ہو کہ بتوفیق الٰہی، قرض ضرور ادا کر دوں گا۔ ایسی صورت میں اگر قرض ادا نہ ہو سکے تو امید کامل ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر مواخذہ

Marfat.com

نہیں فرمائے گا۔

حج سے پہلے چند ایک ضروری شرطیں ہیں جب تک وہ سب نہ پائی جائیں حج فرض نہیں ہوتا، ان کو شرائط وجوب حج کہتے ہیں پھر شرائط اداء حج، اور پھر شرائط صحت اداء حج ہیں۔ان سب کی تفصیل یہ ہے۔

حج فرض ہونے کی شرائط

حج فرض ہونے کی سات شرائط ہیں جب تک یہ سب موجود نہ ہوں حج فرض نہیں ہوتا۔

(۱) مسلمان ہونا

(۲) دارالحرب، یعنی کافروں کے ملک میں رہتا ہو تو یہ بھی ضروری ہے کہ اس کو حج کی فرضیت کا علم ہو۔ یہ جانتا ہو کہ حج اسلام کا ایک رکن اور اسلام کے فرائض سے ہے۔ ورنہ اس پر حج فرض نہ ہوگا، ہاں دارالاسلام میں فرائض اسلام نہ جاننا شرعی عذر نہیں۔

(۳) بالغ ہونا، نابالغ پر حج فرض نہیں۔

(۴) صاحب عقل ہونا، مجنون پر بھی حج فرض نہیں۔

(۵) آزاد ہونا۔

(۶) تندرست اور صحیح الاعضاء ہونا، مفلوج، اپاہج، اندھے اور ایسے بوڑھے پر جو اپنے سہارے چلنے پھرنے اور سواری پر بیٹھ نہ سکے، ان سب پر حج فرض نہیں، ان پر اپنی طرف سے حج کرانا یا وصیت کرنا بھی فرض نہیں۔ ہاں اگر یہ ایسا کریں تو ان کو کامل حج کا ثواب ملے گا۔

(۷) حاجت ضروریہ اور قرض سے زائد، اخراجات سفر حج کا مالک اور سواری پر قادر ہونا۔ یعنی آدمی کے لیے جو ضروریات زندگی ہیں مثلاً رہائش کا مکان، گھر کا ضروری سامان، لباس، ملازم، سواری کا جانور، پیشہ کے اوزار اور قرض سے زائد اتنا مال ہو جس سے حج کے تمام اخراجات آمد و رفت وغیرہ پورے ہو سکیں نیز حج سے واپسی تک اپنے اہل و عیال اور جن کا نان و نفقہ اس کے ذمہ ہے ان کے تمام اخراجات کے لیے اتنا مال چھوڑ جائے جو ان

Marfat.com

کے لیے واپسی تک کافی ہو۔

ادائیگی حج کی شرائط

حج فرض ہونے کی شرائط، کے بعد ادائیگی حج کی شرائط ہیں جب یہ شرائط پائی جائیں تو خود حج کو جانا فرض ہو جاتا ہے۔ اور اگر یہ سب شرطیں نہ پائی جائیں تو خود جانا ضروری نہیں بلکہ دوسرے سے حج (بدل) کرا سکتا ہے۔ یا وصیت کر جائے۔ ہاں ایسی صورت میں یہ لازم ہے کہ حج کرانے کے بعد آخر عمر تک وہ خود حج کرنے پر قادر نہ ہو سکے ورنہ خود بھی حج کرنا ضروری ہوگا۔ یہ شرائط ادا چار ہیں، جن کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) راہ اور سفر حج کا پر امن ہونا، یعنی بیت اللہ شریف جانے والا راستہ بدامنی، خطرۂ جان و مال یا کسی دشمن اسلام اور ظالم حاکم کی رکاوٹ وغیرہ سے پاک ہو۔

(۲) سفر حج اگر تین دن یا اس سے زیادہ کا ہو تو عورت کے ساتھ اس کے شوہر یا محرم کا ہونا ضروری ہے ورنہ اس پر خود حج کی ادائیگی ضروری نہیں۔ محرم سے مراد ایسا مرد ہے جس کے ساتھ اس عورت کا نکاح ہمیشہ کے لیے حرام و ناجائز ہے۔

(۳) حج کو جانے کے وقت اور زمانے میں عورت کا موت یا طلاق کی عدت میں نہ ہونا۔ لہٰذا عورت اگر عدت میں ہے تو اب نہ جائے۔ بلکہ عدت ختم ہونے کے بعد جائے۔

(۴) قید میں نہ ہونا۔ حاکم اگر حج کو جانے سے روکتا ہو تو اس عذر کا بھی یہی حکم ہے۔

ادائیگی حج کے صحیح ہونے کی شرائط

یہ وہ نو اہم شرائط ہیں کہ اگر نہ پائی جائیں تو خود حج ہی صحیح نہیں ہوتا۔

(۱) مسلمان ہونا۔

(۲) احرام باندھنا، بلا احرام حج نہیں ہو سکتا۔

(۳) زمانہ حج میں حج ادا کرنا، یعنی افعال حج ادا کرنے کے لیے جو ایام اور تاریخیں مقرر ہیں۔ ان سے آگے پیچھے حج نہیں ہو سکتا۔ مثلاً طواف قدوم و سعی حج کے مہینوں سے قبل، وقوف عرفہ نویں ذوالحج کے زوال سے پہلے یا دسویں کی صبح کے بعد اور طواف زیارت

Marfat.com

دسویں ذوالحج سے پہلے نہیں ہوسکتا۔

(۴) مقامات حج میں حج ادا کرنا یعنی افعال حج کے لیے جو مقام اور جگہیں مقرر ہیں وہ وہیں ادا ہو سکتے ہیں دوسرے مقامات پر نہیں ہو سکتے مثلاً طواف کی جگہ مسجد الحرام، وقوف کے لے عرفات و مزدلفہ، رمی کے لیے منیٰ شریف، قربانی کے لیے حرم اور سعی کے لیے صفا و مروہ ہے۔

(۵) صاحب تمیز و سمجھدار ہونا، نا سمجھ بچے کے وہ افعال حج درست نہیں جس میں نیت ضروری ہے مثلاً احرام اور طواف، بلکہ ایسے افعال اس کی طرف سے دوسرا کرے گا، اور جن میں نیت شرط نہیں جیسے وقوف عرفہ، تو وہ یہ خود کر سکتا ہے۔

(۶) صاحب عقل ہونا، مجنون کا بھی وہی حکم ہے جو نا سمجھ بچہ کا ہے۔

(۷) افعال حج کا خود ادا کرنا، ہاں اگر عذر ہو تو دوسرا بھی کر سکتا ہے۔

(۸) احرام کے بعد اور وقوف سے پہلے جماع نہ ہونا ورنہ حج باطل ہو جائے گا۔

(۹) جس سال احرام باندھا جائے اسی سال حج کرنا۔ لہٰذا اگر اس سال حج فوت ہو جائے تو عمرہ کر کے احرام کھول دیا جائے اور آئندہ سال نئے احرام سے حج کیا جائے، پہلے احرام سے حج ادا نہ ہوگا۔

فرائض حج

یہاں تک حج سے پہلے کے ضروری مسائل و احکام کا بیان تھا، اب حج کے اندر جو جو افعال فرض و رکن، واجب و سنت اور مستحب ہیں، کتاب و سنت کی روشنی میں ان کی تفصیل لکھی جاتی ہے۔ فریضہ حج ادا کرنے کی سعادت پانے والوں کے لیے ضروری بلکہ فرض ہے کہ وہ حج کے ان تمام مسائل و احکام سے پوری طرح باخبر ہوں تا کہ دین اسلام کا یہ بنیادی اور آخری عظیم الشان رکن کما حقہ ادا ہو سکے، حج میں یہ افعال و امور فرض یا رکن ہیں۔

(۱) احرام باندھنا یہ شرط بھی ہے۔

(۲) وقوف عرفہ

Marfat.com

(۳) طواف زیارت۔ یہ دونوں رکن ہیں۔

(۴) نیت

(۵) ترتیب، یعنی پہلے احرام پھر وقوف عرفہ، پھر طواف زیارت کرنا۔

(۶) ہر فرض کو اپنے وقت پر ادا کرنا۔

(۷) ہر فرض و رکن کا اپنے مقام پر ادا کرنا، یعنی وقوف، عرفات میں سوا بطن عرفہ کے، اور طواف زیارت کا مسجد حرام میں ادا کرنا۔

واجبات حج

حج کے واجبات یہ ہیں:

(۱) میقات سے احرام باندھ کر گزرنا۔

(۲) صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا۔

(۳) سعی کی ابتداء صفا سے کرنا۔

(۴) عذر نہ ہو تو پیدل سعی کرنا اور سعی کا طواف کے بعد ہونا۔

(۵) دن میں وقوف عرفہ کیا تو غروب آفتاب تک وقوف کرنا۔

(۶) وقوف میں رات کا کچھ حصہ بھی شامل کرنا۔

(۷) عرفات سے واپسی میں امام کی اتباع کرنا۔

(۸) مزدلفہ میں ٹھہرنا۔

(۹) مغرب و عشاء کی نمازیں مزدلفہ میں آکر عشاء کے وقت میں اکٹھی پڑھنا۔

(۱۰) تینوں جمروں پر دسویں، گیارہویں، بارہویں، تین دن کنکریاں مارنا۔

(۱۱) جمرۂ عقبہ کی رمی کا پہلے دن حلق سے پہلے ہونا۔

(۱۲) ہر دن کی رمی کا اسی دن ہونا۔

(۱۳) سر منڈانا یا کترانا۔

(۱۴) اور اس کا ایام نحر میں اور

Marfat.com

(۱۵) حرم شریف میں ہونا۔

(۱۶) حج قران اور تمتع والے کا قربانی کرنا۔

(۱۷) اور اس قربانی کا حرم شریف اور ایام نحر میں ہونا۔

(۱۸) طواف افاضہ کا اکثر حصہ ایام حج میں ہونا، یہ طواف عرفات سے واپسی پر کیا جاتا ہے اور اس کو طواف زیارت بھی کہتے ہیں۔

(۱۹) طواف حطیم کے باہر سے ہونا۔

(۲۰) داہنی طرف سے طواف شروع کرنا، یعنی بیت اللہ طواف کرنے والے کی بائیں جانب رہے۔

(۲۱) اگر کوئی عذر نہ ہو تو پاؤں سے چل کر طواف کرنا۔

(۲۲) باوضو طواف کرنا۔

(۲۳) طواف کرتے وقت ستر کا چھپا ہونا۔

(۲۴) طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا۔ اگر نہ پڑھی تو دم واجب نہیں۔

(۲۵) رمی، قربانی، سر منڈانے اور طواف میں ترتیب ملحوظ رکھنا۔ یعنی پہلے کنکریاں مارنا، پھر غیر مفرد قربانی کرے، پھر سر منڈایا جائے پھر طواف کیا جائے۔

(۲۶) طواف صدر، یعنی میقات سے باہر کے رہنے والوں کا طواف رخصت کرنا، عورت اگر حیض و نفاس کی وجہ سے یہ طواف نہ کر سکے تو اس پر واجب نہیں۔

(۲۷) وقوف عرفہ سے سر منڈانے تک جماع نہ ہونا۔

(۲۸) احرام باندھنے کے بعد، احرام کھولنے تک ان تمام افعال سے بچنا جن سے ممانعت کی گئی ہے۔

اہم مسئلہ

واجب کے چھوٹ جانے سے دم یعنی بکرا ذبح کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ ہاں چند ایک واجبات ایسے ہیں جن کے ترک سے دم واجب نہیں ہوتا۔ ان کی اپنے مقام پر وضاحت کر

Marfat.com

دی گئی ہے۔ واجب کے چھوٹ جانے سے حج باطل نہیں ہوتا۔فرض یا رکن کے چھوٹ جانے سے حج باطل ہو جاتا ہے۔

حج کی سنتیں

حج کے فرائض وواجبات کے بعد، باقی تمام افعال حج سنت اور مستحب کہلاتے ہیں۔ حج کی چند اہم سنتیں یہ ہیں۔

(۱) طواف قدوم، یہ مفرد اور قارن کے لیے سنت ہے تمتع والے کے لیے نہیں۔ میقات کے باہر سے آنے والا مکہ شریف حاضر ہو کر سب سے پہلے جو طواف کرے اسے طواف قدوم کہتے ہیں۔

(۲) طواف کا حجر اسود سے شروع کرنا۔

(۳) طواف قدوم اور طواف فرض میں مردوں کا رمل کرنا۔

(۴) صفا اور مروہ کے درمیان جو دو میل اخضر ہیں ان کے درمیان دوڑنا۔

(۵) امام حج کا مکہ شریف میں ذی الحجہ کی ساتویں۔

(۶) عرفات میں نویں۔

(۷) اور منیٰ میں گیارہویں تاریخ کو خطبہ پڑھنا۔

(۸) ذی الحج کی آٹھویں کی فجر کے بعد مکہ سے روانہ ہونا تا کہ منیٰ میں پانچ نمازیں پڑھی جا سکیں۔

(۹) اور نویں کی رات بھی منیٰ میں گزارنا۔

(۱۰) سورج طلوع ہونے کے بعد منیٰ سے عرفات کو روانہ ہونا۔

(۱۱) وقوف عرفہ کے لیے غسل کرنا۔

(۱۲) عرفات سے واپسی کے وقت مزدلفہ میں رات گزارنا۔

(۱۳) اور سورج طلوع ہونے سے قبل یہاں سے منیٰ کو چلا جانا۔

(۱۴) دس اور گیارہ کے بعد والی دو راتیں منیٰ میں گزارنا۔ اگر تیرہویں تاریخ کو بھی

Marfat.com

منیٰ میں رہنا ہو تو پھر بارہویں کے بعد والی رات کو بھی منیٰ میں رہنا۔

(۱۵) ابطح یعنی وادی محصب میں ٹھہرنا اگرچہ تھوڑی دیر کے لیے ہو۔

ان سنتوں کے علاوہ اور بھی سنتیں ہیں جن کا بیان اپنے اپنے مقام پر آئے گا نیز مستحبات حج کی تفصیل بھی احکام ومسائل کے ضمن میں آئے گی۔ ان شاء اللہ

حج تین طرح کا ہے

حج اور عمرہ یہ دو عبادتیں ایسی ہیں جو بیت اللہ شریف کے ساتھ مخصوص ہیں۔ حج کے اکثر افعال تو صرف ذی الحجہ کے پانچ دنوں میں ہی ادا ہو سکتے ہیں۔ دوسرے دنوں میں حج ادا ہی نہیں ہو سکتا۔ اور عمرہ، حج کے ان پانچ دنوں کے علاوہ سال بھر میں ہر وقت ادا کیا جا سکتا ہے۔ حج کے افعال واحکام کا اجمالی بیان گزر چکا ہے اور تفصیلی بیان اگلے صفحات پر آ رہا ہے۔ عمرہ میں صرف چار افعال ہیں۔ میقات سے احرام باندھنا، پھر بیت اللہ کا طواف کرنا، پھر صفا ومروہ کے درمیان سعی کرنا اور آخر میں سر منڈانے یا کترانے کے بعد احرام کھول دینا۔ چونکہ قرآن وحدیث میں حج وعمرہ ملا کر ادا کرنے کی بہت فضیلت واہمیت بیان کی گئی ہے۔ اس لیے عمرہ کو حج کے ساتھ ملا کر ادا کرنے، نہ کرنے کی تین صورتیں ہیں۔ اس اعتبار سے حج تین طرح کا ہے۔ اول حج قران، دوسرا حج تمتع اور تیسرا حج افراد۔ سب سے افضل حج قران ہے پھر حج تمتع، اور پھر حج افراد ہے۔ ان تینوں قسم کے حج کی تفصیل وتشریح یہ ہے۔

حج افراد

یہ ہے کہ میقات سے صرف حج کی نیت سے احرام باندھنا اور اس میں عمرہ کو ساتھ نہ ملانا۔ اس کو حج افراد کہتے ہیں۔ اور ایسا حج کرنے والے کو مفرد کہتے ہیں۔ اس حج کی نیت کے الفاظ یہ ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیٓ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَ تَقَبَّلْهُ مِنِّیْ نَوَیْتُ الْحَجَّ وَ اَحْرَمْتُ بِهٖ مُخْلِصًا لِلّٰهِ تَعَالٰی (31)

Marfat.com

''الٰہی! میں حج کا ارادہ کرتا ہوں اسے میرے لیے آسان کر دے اور قبول فرما، میں نے حج کی نیت کی اور اس کا احرام باندھا خاص اللہ تعالیٰ کے لیے''۔

حج تمتع

یہ ہے کہ حج کے مہینوں میں پہلے تو میقات سے صرف عمرہ کی نیت سے احرام باندھنا اور مکہ مکرمہ حاضر ہو کر عمرہ ادا کرنے کے بعد، بال کٹوا کر یا منڈوا کر احرام کھول دینا۔ پھر آٹھویں ذی الحجہ کو مسجد حرام سے حج کا احرام باندھنا۔ اس کا نام حج تمتع ہے اور ایسا حج کرنے والوں کو متمتع کہا جاتا ہے۔ حج تمتع میں اول صرف عمرہ کی نیت کی جاتی ہے جس کی نیت کے الفاظ یہ ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْہَا لِیْ وَ تَقَبَّلْھَا مِنِّیْ نَوَیْتُ الْعُمْرَۃَ وَ اَحْرَمْتُ بِھَا مُخْلِصًا لِلّٰہِ تَعَالٰی (32)

''یا اللہ! میں عمرہ کا ارادہ کرتا ہوں اس کو میرے لیے آسان کر دے اور قبول فرما، میں نے عمرہ کی نیت کی اور اس کا احرام باندھا خاص اللہ کے لیے''۔

حج قران

یہ ہے کہ میقات سے ہی حج اور عمرہ دونوں کی اکٹھی نیت سے احرام باندھنا اور بیت اللہ شریف حاضر ہو کر پہلے عمرہ ادا کرنا پھر اسی احرام سے حج ادا کرنا یعنی ایک ہی احرام سے حج وعمرہ دونوں کو ادا کرنا۔ اس کو حج قران کہتے ہیں۔ اور ایسا حج کرنے والے کو قارن کہتے ہیں۔ حج قران کی نیت یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ وَالْحَجَّ فَیَسِّرْھُمَا لِیْ وَ تَقَبَّلْھُمَا مِنِّیْ وَنَوَیْتُ الْعُمْرَۃَ وَالْحَجَّ وَ اَحْرَمْتُ بِھِمَا مُخْلِصًا لِلّٰہِ تَعَالٰی (33)

''یا اللہ! میں عمرہ وحج دونوں کا ارادہ کرتا ہوں ان کو میرے لیے آسان کر دے اور ان کو قبول فرما میری طرف سے، میں نے عمرہ وحج کی نیت کی اور ان کا احرام باندھا خاص اللہ کے لیے''۔

Marfat.com

حج کے مذکورہ تین طریقوں کے تمام افعال واحکام ماسوا تین مقام کے باقی تقریباً برابر اور یکساں ہیں حج کے ان تین طریقوں میں سب سے اہم اور نمایاں فرق اول تو نیت کا ہے کہ حج افراد میں صرف حج کی نیت ہوتی ہے۔ حج قران میں حج وعمرہ دونوں کی، اور حج تمتع میں صرف عمرہ کی نیت کی جاتی ہے۔ دوسرا اہم فرق یہ ہے کہ حج افراد، اور حج قران کا جو احرام پہلے دن باندھا جاتا ہے وہی احرام افعال حج پورے ہونے تک برقرار رہے گا اور حج تمتع میں عمرہ ادا کرنے کے بعد، سر کے بال منڈوانے یا کترانے پر یہ پہلا احرام ختم ہو جائے گا۔ اور پھر آٹھویں ذی الحجہ کو مسجد حرام سے حج کا احرام باندھا جاتا ہے۔ تیسرا فرق یہ ہے کہ دسویں ذوالحج کو منیٰ میں، حج قران اور حج تمتع والے پر قربانی کرنا واجب ہے اور حج افراد والے کے لیے مستحب ہے۔ اجر وفضیلت کے اعتبار سے تو حج قران سب سے افضل ہے۔ بشرطیکہ اس کے طویل احرام کی تمام پابندیوں کو کما حقہ پورا کیا جا سکے۔ اور آسانی و سہولت کے اعتبار سے حج تمتع سب سے آسان ہے۔

احکام حج وعمرہ کے اصطلاحی الفاظ کی وضاحت

اشہر حج

حج کے مہینے، اس سے شوال، ذی قعد اور ذی الحجہ کا پہلا نصف حصہ مراد ہے۔

میقات

وہ مقام جہاں سے حج وعمرہ کرنے والوں کو بلا احرام آگے جانا ممنوع ہے۔

آفاقی

وہ آدمی جو میقات کی حدود سے باہر کا رہنے والا ہو۔

احرام

کا معنی ہے کسی چیز کو حرام کرنا۔ حج وعمرہ کی نیت سے جب تلبیہ پڑھا جاتا ہے تو چند حلال چیزیں حرام ہو جاتی ہیں اس لیے اس کو احرام کہتے ہیں۔ عام طور پر ان دو سفید

Marfat.com

چادروں کو بھی احرام کہا جاتا ہے جن کو حاجی حضرات احرام کی حالت میں پہنتے ہیں۔ احرام باندھنے والے کو محرم کہتے ہیں۔

اضطباع

بوقت طواف احرام کی چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا۔

تلبیہ

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ پورا آخر تک پڑھنا۔

حرم

مکہ مکرمہ کے شہر کے چاروں طرف کی وہ زمین حرم کہلاتی ہے جس میں شکار کھیلنا، درخت کاٹنا اور گھاس وغیرہ اکھیڑنا حرام ہے اس کی حدود پر چاروں طرف واضح نشان لگے ہوئے ہیں۔

حِل

مکہ مکرمہ کے چاروں طرف، حرم سے باہر اور میقات کے اندر والی زمین کو حِل کہتے ہیں۔ کیونکہ اس میں وہ چیزیں حلال ہیں جو حرم کے اندر حرام ہیں۔ حِل میں رہنے والے کو حلی یا اہل حِل۔ حرم کے اندر رہنے والے کو اہل حرم اور میقات کے رہنے والے کو میقاتی کہتے ہیں۔

مدعیٰ

دعا مانگنے کی جگہ کو کہتے ہیں یہ مسجد حرام اور مکہ مکرمہ کے قبرستان جنت المعلیٰ کے درمیان ایک مقام ہے جہاں مکہ شریف داخل ہوتے وقت دعا مانگنا مستحب و افضل ہے۔

باب السلام

مکہ مکرمہ میں مسجد حرام کے ایک دروازے کا نام ہے مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کے ایک دروازے کا بھی یہی نام ہے۔

Marfat.com

مسجد حرام

بیت اللہ شریف کے چاروں طرف جو مسجد ہے یہ اس کا نام ہے۔

طواف قدوم

بیت اللہ شریف کے گرد چکر اور پھیرا لگانے کو طواف کہتے ہیں۔ اور حاجی حضرات مکہ شریف پہنچتے ہی جو پہلا طواف کرتے ہیں اس کو طواف قدوم یا طواف تحیۃ کہتے ہیں۔ ہر طواف میں سات پھیرے ہوتے ہیں اور ایک پھیرے اور چکر کو شوط کہتے ہیں۔ جمع اشواط۔

مطاف

طواف کرنے والی جگہ کو کہتے ہیں، جو بیت اللہ شریف کے چاروں طرف مسجد حرام کے اندر ہے۔

رمل

طواف کے پہلے تین پھیروں میں سینہ تان کر کندھے ہلا کر چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر ذرا تیز رفتار سے چلنا۔

حجر اسود

ایک سیاہ جنتی پتھر ہے جو بیت اللہ شریف کے جنوب مشرقی کونے پر تقریباً پانچ فٹ کی بلندی پر دیوار میں نصب ہے اس کو رکن اسود بھی کہتے ہیں۔ طواف یہاں سے ہی شروع کیا جاتا ہے اور اسی پر ایک شوط پورا ہوتا ہے۔

رکن یمانی

بیت اللہ شریف کے جنوب مغربی کونے کا نام ہے جو یمن کی طرف ہے۔ بیت اللہ شریف کے مشرق شمالی گوشہ کو رکن عراقی۔ اور مغرب شمالی کونے کو رکن شامی کہتے ہیں۔

استلام

حجر اسود کو چومنا یا ہاتھ سے چھونا یا حجر اسود اور رکن یمانی کو صرف ہاتھ سے چھونا۔

Marfat.com

حطیم

بیت اللہ شریف کے متصل شمال کی طرف زمین کا ایک حصہ جو چھوٹی سی دیوار سے گھرا ہوا ہے یہ زمین کعبہ شریف کا ہی ایک حصہ ہے جو قریش نے زمانہ اسلام سے قبل کعبہ شریف کو تعمیر کرتے وقت خرچ کی کمی کے باعث چھوڑ دی تھی۔ لہٰذا اس میں داخل ہونا بیت اللہ شریف کے اندر ہی داخل ہونا ہے بحمد اللہ یہ سعادت ہر حاجی کو بآسانی حاصل ہو جاتی ہے۔

میزاب رحمت

بیت اللہ شریف کے چھت کا سنہری پرنالہ جو حطیم میں گرتا ہے۔ یہ قبولیت دعا کا مقام ہے۔

ملتزم

حجر اسود اور بیت اللہ شریف کے دروازے کی درمیانی دیوار کو کہتے ہیں جس سے لپٹ کر دعا مانگنا سنت ہے یہ بھی قبولیت دعا کا مقام ہے۔

مقام ابراہیم

وہ جنتی پتھر جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ شریف تعمیر کیا تھا۔ یہ مطاف کے اندر ہے۔

زمزم

بیت اللہ شریف کے قریب مسجد حرام میں ایک کنواں ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل اور ان کی والدہ حضرت ہاجرہ علیہما السلام کے لیے جاری فرمایا تھا، اور چار ہزار سال کے زائد عرصہ سے جاری ہے۔ زمزم کا پانی باوضو قبلہ رو کھڑے ہو کر پینا مسنون ہے۔

صفا مروہ

بیت اللہ شریف کے قریب دو چھوٹی سی پہاڑیاں ہیں جن پر سعی کی جاتی ہے جنوب کی طرف صفا ہے اور شمال مشرق کی طرف مروہ ہے۔

Marfat.com

سعی

صفاومروہ کے درمیان ایک خاص طریقہ سے دوڑنے کو کہتے ہیں۔سعی کے بھی سات پھیرے ہیں۔صفا سے سعی شروع ہوتی ہے اورمروہ پر ختم ہوتی ہے،اور ہر ایک پھیرے کو شوط کہتے ہیں۔صفاومروہ کے درمیان دوڑنے کی مخصوص جگہ کو مسعیٰ کہتے ہیں۔

میلین اخضرین

صفاومروہ کے درمیان دوسبز ستون نصب ہیں۔جن کے درمیان حاجی حضرات کوسعی کرتے وقت ذرا تیز رفتار سے چلنے کا حکم ہے۔

عرفات

مکہ شریف سے مشرق کی طرف دس میل کے فاصلہ پر،جبل رحمت کے قریب ایک وسیع میدان ہے جہاں 9 ذی الحجہ کو بعد دوپہر حاجی حضرات حج کا سب سے بڑا رکن،وقوف عرفہ ادا کرتے ہیں۔جبل رحمت عرفات کے اس پہاڑ کا نام ہےجس کے قریب حج کا خطبہ پڑھا جاتا ہے۔

منیٰ

مکہ مکرمہ سے مشرق کی طرف تین میل کے فاصلہ پر،حدود حرم کے اندر دو پہاڑوں کے درمیان واقع ایک وسیع میدان کا نام ہے یہاں حاجی حضرات تین روز ٹھہرتے ہیں اور رمی اور قربانی کرتے ہیں۔

حلق،قصر

سر کے بال منڈوانے کو حلق اور کتروانے کو قصر کہتے ہیں،یہاں احرام کی پابندیوں سے باہر آنے کے لیے،سر کے بال منڈوانا اور کتروانا مراد ہے۔

مسجد صخرہ

عرفات کی وہ مسجد جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقوف کی جگہ ہے اس لیے اس جگہ قیام کرنا

Marfat.com

افضل ہے ویسے سارا عرفات قیام و وقوف کی جگہ ہے۔ ماسوا بطن عرفہ اور عرفات کی مسجد کے مغربی وادی کے، بطن عرفہ، عرفات کے قریب ہی جگہ ہے جہاں وقوف یعنی ٹھہرنا جائز نہیں۔ کیونکہ یہ جگہ عرفات سے خارج ہے۔

مسجد نمرہ

عرفات کی وہ مسجد جہاں 9 ذی الحجہ کو ظہر و عصر کی نمازیں اکٹھی پڑھی جاتی ہیں۔

مزدلفہ

منیٰ سے مشرق کی طرف تین میل کے فاصلہ پر ایک وسیع میدان ہے عرفات سے واپسی کے وقت حاجی حضرات رات کو یہاں ٹھہرتے ہیں اور مغرب و عشاء کی نمازیں اکٹھی پڑھتے ہیں۔

مشعر حرام

مزدلفہ میں ایک مسجد کا نام ہے نیز مزدلفہ کے پہاڑ جبل قزح کو بھی مشعر حرام کہا جاتا ہے۔ مزدلفہ اور عرفات میں ٹھہرنے کی جگہ کو موقف کہتے ہیں۔ مزدلفہ میں وادی محسر کے سوا ہر جگہ قیام و وقوف صحیح ہے۔

وادی محسر

مزدلفہ کے متصل ہی ایک میدان کا نام ہے یہاں سے حاجیوں کو دوڑ کر نکلنے کا حکم ہے کیونکہ یہاں اصحاب فیل پر عذاب نازل ہوا تھا۔

رمی جمار

منیٰ میں تین مقام پر تقریباً پانچ چھ فٹ اونچے ستون بنے ہوئے ہیں جن پر سات کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ مسجد خیف کے قریب والے ستون کو جمرہ اولیٰ، اس کے بعد والے کو جمرۃ الوسطیٰ اور تیسرے کو جمرۃ العقبہ یا جمرۃ الاخریٰ کہتے ہیں۔ کنکریاں مارنے کو رمی کہتے ہیں۔

Marfat.com

مسجد خیف

میدان منیٰ کے شمال کی جانب واقع ایک بہت بڑی مسجد کا نام ہے۔

منحر

منیٰ میں قربانی والی مخصوص جگہ کو منحر کہتے ہیں اور قربانی کو نحر کہتے ہیں۔ قربانی کا وہ جانور جس کو حاجی حضرات احرام باندھ کر اپنے ہمراہ مکہ مکرمہ لے جائیں اس کو ہدی کہتے ہیں۔ قربانی کے اونٹ یا گائے کو بدنہ کہتے ہیں اور قربانی کے جانوروں کے گلے میں بطور نشان پٹہ وغیرہ باندھنے کو تقلید کہتے ہیں۔

جبل ثبیر

یہ منیٰ میں واقع ایک پہاڑ کا نام ہے۔

جبل نور

یہ منیٰ میں واقع ایک پہاڑ کا نام ہے، یہ وہ پہاڑ ہے جس میں غار حرا ہے جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پہلی وحی نازل ہوئی تھی۔ یہ منیٰ کو جاتے ہوئے راستہ میں آتا ہے۔

جبل ابی قبیس

یہ مکہ شریف کے ایک پہاڑ کا نام ہے جو صفا کے قریب ہے۔ شق قمر کا معجزہ اسی جگہ رونما ہوا تھا اور اسی پر مسجد بلال ہے۔

طواف زیارت

یہ طواف حج کا رکن ہے اور اس کو طواف فرض، طواف حج اور طواف رکن بھی کہا جاتا ہے۔ اس کا وقت دس ذی الحج کی صبح صادق سے 12 ذی الحج تک ہے لیکن دس ذی الحجہ کو ادا کرنا زیادہ افضل ہے۔

طواف صدر

یہ افعال حج کے آخر میں بیت اللہ شریف سے رخصت کے وقت کیا جاتا ہے یہ طواف

Marfat.com

آفاقی پر واجب ہے اس کو طواف وداع بھی کہتے ہیں۔

طواف عمرہ

یہ طواف عمرہ میں فرض ہے اور اس میں رمل اور اضطباع بھی ہوتا ہے طواف کے اختتام پر صفا و مروہ پر سعی کی جاتی ہے۔ عمرہ کرنے والے کو معتمر کہتے ہیں۔

میقات

یہاں سے آگے بلا احرام مکہ معظمہ جانا جائز نہیں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ شریف کے گرد چاروں طرف پانچ مقامات متعین فرما دیئے ہیں کہ بیت اللہ شریف جانے والوں پر وہاں پہنچ کر احرام باندھنا واجب ہے اور بلا احرام ان مقامات سے آگے بڑھنا ہرگز جائز نہیں۔ چاہے وہ حج و عمرہ کی نیت سے یا کسی اور مقصد کے لیے ان حدود سے آگے مکہ شریف جائیں اس حکم کی پابندی صرف میقات سے باہر رہنے والوں (اہل آفاق) پر ہے دوسروں پر نہیں۔ لہٰذا آفاقی حضرات پر واجب ہے کہ وہ جب بھی اور جس مقصد کے لیے بھی بیت اللہ شریف جائیں تو وہ میقات سے احرام باندھ کر اول عمرہ ادا کریں پھر دوسرا کام سر انجام دیں۔

مواقیت، میقات کی جمع ہے اور اس سے مراد وہ پانچ مقامات ہیں جن کی خود شارع اسلام نے تعیین فرما دی ہے۔ ان کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) ذوالحلیفہ

یہ مقام آج کل ابیار علی کے نام سے مشہور ہے اور مدینہ منورہ سے چھ میل کے فاصلہ پر مکہ مکرمہ کے راستہ میں ہے مدینہ منورہ کی طرف سے آنے والوں کی یہی میقات ہے حاجی حضرات حج سے پہلے اگر مدینہ منورہ جائیں اور وہاں سے پھر مکہ مکرمہ آئیں تو وہ بھی ذوالحلیفہ (آبیار علی) سے احرام باندھیں۔

Marfat.com

(۲) ذات عرق

یہ ملک عراق کی طرف سے آنے والوں کی میقات ہے۔

(۳) جحفہ

یہ شامیوں کی میقات ہے جو مدینہ منورہ کی مشہور منزل رابغ کے قریب مکہ شریف سے تین منزل کے فاصلہ پر ہے۔ جحفہ کی بستی تو آج کل بالکل مٹ گئی ہے اس لیے ملک شام کی طرف سے آنے والے جحفہ کی محاذات رابغ سے ہی احرام باندھتے ہیں۔

(۴) قرن المنازل

یہ نجد کی طرف سے آنے والوں کی میقات ہے جو طائف کے قریب ہے یہ مکہ شریف سے دو منزل کے فاصلہ پر ہے۔

(۵) یلملم

یہ ملک یمن اور عدن کی طرف سے آنے والوں کی میقات ہے۔ یلملم ایک پہاڑ ہے جو آج کل سعدیہ کے نام سے مشہور ہے جو سمندر کے ساحل سے بیس میل اور مکہ شریف سے دو منزل کے فاصلہ پر ہے۔ پاکستان، ہند اور مشرقی ممالک کی طرف سے آنے والوں کی بھی یہی جگہ یا اس کی محاذات، میقات مشہور ہے۔

اہم مسائل

یہ پانچ مقامات، مذکورہ ممالک کے رہنے والوں کے لیے بھی اور ان کے لیے بھی میقات ہیں جو ان مقامات سے گزریں۔ اگر خاص اور متعین مقام سے گزر نہ ہو تو اس مقام کی جو محاذات یعنی برابر والی جگہ ہے وہی میقات کہلائے گی۔ اگر مواقیت سے بلا احرام آگے مکہ مکرمہ کی طرف تجاوز کیا تو دم واجب ہو جائے گا۔ یعنی ایک بکرا، مینڈھا وغیرہ ذبح کرنا۔ میقات سے بیشتر احرام باندھنا جائز ہے بلکہ بہتر و افضل ہے بشرطیکہ حج کے مہینوں میں باندھا ہو۔ اشہر حج سے پہلے حج کا احرام باندھنا ممنوع ہے۔

Marfat.com

میقات کے اندر اور حرم سے باہر رہنے والے کے احرام کی میقات حل ہے اور حرم میں رہنے والوں کے حج کے احرام کی جگہ حرم ہے اور بہتر یہ ہے کہ وہ حج کا احرام تو مسجد حرام سے باندھیں اور عمرہ کا احرام تنعیم سے باندھیں۔ تنعیم مکہ شریف سے تین میل کے فاصلہ پر ہے یہاں ایک مسجد ہے جو مسجد عائشہ کے نام سے مشہور ہے قیام مکہ کے دوران عمرہ کا احرام اسی جگہ سے باندھنے کا حکم ہے۔

بحری راستہ سے مکہ مکرمہ جانے والے کا گزر، یمن وعدن اور مشرق والوں کی میقات کوہ یلملم کی محاذات سے ہوتا ہے اس لیے جب بحری جہاز اس میقات کی محاذات میں پہنچنے والا ہوتا ہے تو جہاز والے احرام باندھنے کے لیے آگاہ کر دیتے ہیں۔ لیکن ہوائی راستوں کے ذریعہ حج وعمرہ کے لیے جانے والوں کا جہاز، جدہ اترنے سے قبل ہی نجد یا عراق والوں کی میقات یا ان کی محاذات سے اور کبھی حدود حرم پر سے گزرتا ہے اس لیے ان کے لیے ضروری ہے کہ یا تو وہ احرام باندھ کر سوار ہوں۔ یا ہوائی جہاز کے جدہ پہنچنے سے ڈیڑھ دو گھنٹہ قبل جہاز کے اندر ہی وضو کر کے احرام باندھ لیں۔ ورنہ بلا احرام میقات سے آگے بڑھنے کا گناہ بھی ہوگا اور دم بھی واجب ہوگا۔ لہٰذا ہوائی جہاز کے ذریعہ حج وعمرہ کا سفر کرنے والے حضرات مذکورہ مسئلہ کو ذہن نشین رکھیں۔ خصوصاً یہاں انگلستان، ہالینڈ، مغربی جرمنی سے حج وعمرہ کے لیے مکہ معظمہ جانے والے حضرات، ہوائی جہاز کے مواقیت یا ان کے محاذات پر سے گزرنے سے قبل ہی احرام باندھ لیں۔ اگر کسی عذر کے باعث میقات پر احرام نہ باندھا جا سکے تو پھر وہ دم ادا کرنا نہ بھولیں اور رب کعبہ کے حضور اپنی اس کوتاہی پر توبہ واستغفار بھی کریں۔

سفر حج

حج کا سفر عبادت ہے کیونکہ یہ دین اسلام کے اہم رکن کی ادائیگی کا ذریعہ ہے۔ اس لیے یہ سفر خاص رضائے الٰہی کی نیت سے ہونا چاہیے۔ ریا، نمود ونمائش سے پاک ہونا چاہیے۔ روانگی سے پہلے والدین سے اجازت لینا ضروری ہے اگر وہ خدمت کے محتاج

Marfat.com

ہوں تو فی الحال ان کی خدمت کو مقدم رکھا جائے۔ جن حقوق العباد کی ادائیگی ممکن ہو انہیں فوراً ادا کیا جائے ورنہ حق دار سے معافی طلب کی جائے قرض اور امانتیں ادا کی جائیں۔ حقوق الٰہی یعنی نماز، روزہ اور زکوٰۃ کے ادا میں اگر کوتاہی واقع ہوگئی ہو تو ان کی قضاء ادا کا فوراً انتظام کیا جائے یا ان کی قضا کا پختہ عہد کیا جائے۔ اور گزشتہ گناہوں سے تائب ہو کر، آئندہ مومنانہ زندگی گزارنے کا عہد کیا جائے۔ مزید برآں حج کے تمام اخراجات حلال اور جائز مال سے لیے جائیں۔

اہل وعیال کے لیے حج سے واپسی تک کے جملہ اخراجات وضروریات زندگی کا مکمل انتظام کرنا بھی ضروری ہے۔ نیز ضروری وصیت لکھ کر کسی متقی وامانت دار آدمی کے سپرد کر دی جائے۔ گھر سے روانگی سے قبل عزیز واقارب، دوستوں اور ہمسائیوں سے ملنا، اور ان سے اپنی کوتاہیوں کی معافی طلب کرنا چاہیے اور ان سے اپنے لیے دعاء خیر اور خود بھی ان کے لیے سلامتی، جان وایمان اور عافیت کے لیے دعا کرنا چاہیے۔ اس موقعہ پر اپنی وسعت کے مطابق صدقہ وخیرات کرنا بھی باعث برکت ہے اگر سفر حج میں دو یا دو سے زیادہ افراد شریک ہوں تو ایک کو اپنا امیر بنانا مسنون ہے۔

افعال حج کی ادائیگی کا طریقہ، حج کے فرائض وواجبات، آداب ومستحبات سے کماحقہ واقفیت حاصل کرنی چاہیے۔ نیز حج کے مفسدات، محرمات اور مکروہات کو بھی ذہن نشین رکھا جائے تاکہ فریضہ حج کی ادائیگی صحیح طور پر ہو سکے، سفر حج کے لیے جمعرات، جمعہ، ہفتہ اور سوموار کے دن بہت ہی مبارک ہیں۔ اگر وقت مکروہ نہ ہو تو روانگی کے وقت گھر میں دو رکعت نفل پڑھے جائیں اور گھر سے باہر نکلتے وقت یہ دعا پڑھی جائے۔

بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ وَ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ نَزِلَّ اَوْ نُزَلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نُضَلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْ نَجْھَلَ اَوْ یُجْھَلَ عَلَیْنَا اَحَدٌ(34)

''اللہ کے نام اور اللہ کی مدد سے، اور اللہ ہی پر بھروسہ کیا۔ نہیں طاقت نیکی کرنے

Marfat.com

اور گناہ سے بچنے کی مگر اللہ کی توفیق سے۔ الٰہی! ہم تیری پناہ چاہتے ہیں اس بات سے کہ ہم لغزش کریں یا ہمیں لغزش دی جائے یا ظلم کریں یا ہم پر ظلم کیا جائے۔ یا جہالت کریں یا ہم پر جہالت کی جائے''۔

گھر سے نکلتے وقت آیۃ الکرسی، اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ اور چاروں قل مع بسم اللہ شریف، پھر آخر میں ایک بار بسم اللہ پڑھنا بھی باعث برکت ہے۔ پھر عموماً جس مسجد میں نماز پڑھتے ہوں اس میں بھی دو رکعت نفل پڑھ کر رخصت ہوں بشرطیکہ وقت مکروہ نہ ہو، جب عزیزوں سے بوقت رخصت مصافحہ کریں تو یہ دعا پڑھیں۔

اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکُمْ وَاِیْمَانَکُمْ وَخَوَاتِیْمَ اَعْمَالِکُمْ (35)

''میں تمہارا دین وایمان اور تمہارے اعمال کا انجام اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں''۔

جب ریل، بس یا ہوائی جہاز وغیرہ پر سوار ہوں تو یہ دعا پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَ مَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ ﴿۱۳﴾ وَ اِنَّاۤ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ (سورۃ الزخرف)

''اللہ کے نام سے اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں پاک ہے وہ ذات جس نے اس کو ہمارے تابع کیا اور ہم اس کی توفیق کے بغیر اس کو قابو میں نہیں رکھ سکتے تھے اور یقیناً ہمیں اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے''۔

بحری جہاز پر سوار ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖىهَا وَ مُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۴۱﴾ (سورۂ ہود)

''اللہ کے نام سے ہی اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے بلاشبہ میرا رب بخشنے والا بڑا مہربان ہے''۔

مذکورہ دعائیں مسنون ہیں اور صرف حج کے سفر کے ساتھ ہی مخصوص نہیں بلکہ ہر سفر میں ان کا پڑھنا سنت ہے۔ اگر یہ دعائیں یاد نہ ہوں تو ان کے معنی ومطلب کو بھی اپنی اپنی زبان میں ادا کرنا جائز ہے۔

Marfat.com

یاد رکھیں

آپ کا حج گھر سے روانگی کے وقت ہی شروع ہو گیا ہے اس لیے دوران سفر ہر قسم کی معصیت، بے ہودہ ولغو باتوں، لڑائی جھگڑے اور ہمرائیوں سے تلخ کلامی سے مکمل طور پر اجتناب کریں جہاں تک ہو سکے اپنا وقت یاد الٰہی، توبہ واستغفار دینی کتابوں کے مطالعہ، صحیح العقیدہ سنی علماء وصلحاء کی صحبت ومجلس میں صرف کریں۔

احرام کے مسائل واحکام

میقات یا محاذات میقات پر پہنچ کر حج وعمرہ کے لیے احرام باندھنا فرض ہے احرام باندھنے کے بعد، چند حلال چیزیں محرم پر حرام ہو جاتی ہے۔ نیز احرام کی پابندیوں کی خلاف ورزی حرام ہو جاتی ہے اس لیے اس کو احرام کہتے ہیں۔ احرام کی یہ پابندیاں حج وعمرہ کے بعد حلق یا قصر تک برقرار رہتی ہیں۔

احرام باندھنے سے قبل، حجامت بنوانا لبیں پست کروانا، ناخن کٹوانا، غیر ضروری بال صاف کرنا، خوب مل کر نہانا، اگر نہانا ممکن نہ ہو تو پھر وضو کرنا مستحب ہے عورتیں بھی غسل کریں اگرچہ حیض ونفاس میں ہوں۔ غسل وطہارت کے بعد مرد سلے ہوئے کپڑے، دستانے اور موزے جرابیں وغیرہ اتار دیں اور احرام کی دوئی یا دھلی ہوئی سفید چادریں استعمال میں لائیں۔ ایک کا تہبند باندھیں اور دوسری چادر کو اوپر اوڑھا جائے کہ سر اور منہ کھلا رہے اور کندھے ڈھک جائیں۔ اس وقت چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا خلاف سنت ہے یہ اضطباع ہے جو صرف طواف کے وقت مسنون ہے پہلے نہیں۔ احرام کے لیے سردیوں میں کمبل اور احرام کے مخصوص تولیوں کا استعمال بھی جائز ہے بشرطیکہ سلے ہوئے نہ ہوں۔ سر اور داڑھی میں خوشبودار تیل لگا کر کنگھا کریں، بدن اور کپڑوں پر عطر وخوشبو لگانا سنت ہے۔ ایسی خوشبو ہرگز نہ ہو جس کا وجود مشک اور کستوری کی طرح باقی رہتا ہے۔

اس کے بعد اگر وقت مکروہ نہ ہو تو سر ڈھانک کر احرام کے دو رکعت نفل پڑھیں سر اس

Marfat.com

لیے ڈھکنا ہے کہ ابھی احرام شروع نہیں ہوا۔ احرام کے نفلوں کی پہلی رکعت میں قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری میں سورۃ اخلاص پڑھنا مستحب ہے۔ سلام پھیرنے کے بعد اسی جگہ، سر برہنہ کر کے قبلہ رخ بیٹھے، حج کی مذکورہ تین قسموں میں سے جس طرح کا حج کرنا مقصود ہو اس کی دل میں نیت کریں اور پھر زبان سے بھی اس حج یا عمرہ کی نیت کے الفاظ ادا کریں۔ نیت کے فوراً بعد تلبیہ پڑھیں۔ نیت کے بعد تلبیہ پڑھتے ہی احرام شروع ہو جاتا ہے محض نیت سے احرام شروع نہیں ہوتا۔ تلبیہ کے الفاظ میں کمی بیشی مکروہ ہے۔ تلبیہ یہ ہے۔

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ (36)

''میں تیرے دربار میں حاضر ہو گیا الٰہی! میں تیری بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔ میں حاضر ہو گیا ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں حاضر ہو گیا ہوں بلاشبہ تعریف اور نعمت اور ملک تیرے ہی لیے ہے تیرا کوئی شریک نہیں''۔

اب احرام شروع ہو گیا ہے، اب مذکورہ تلبیہ بکثرت پڑھنا مسنون ہے۔ خصوصاً صبح و شام، اٹھتے بیٹھتے، آتے جاتے لوگوں سے ملتے، رخصت ہوتے، سواری پر چڑھتے اترتے، بلندی پر چڑھتے اترے اور نماز سے فراغت کے بعد تین تین بار بلند آواز کے ساتھ پڑھنا سنت ہے۔ تلبیہ جب بھی پڑھا جائے تین بار پڑھنا چاہیے۔ عورتیں بلند آواز کے ساتھ تلبیہ نہ پڑھیں۔

تلبیہ کے بعد، ایک بار درود شریف پڑھ کر یہ دعا مانگنا سنت ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّۃَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ غَضَبِکَ وَالنَّارِ (37)

''الٰہی! میں تیری رضا اور جنت کا سوال کرتا ہوں اور تیرے غضب اور دوزخ کی آگ سے تیری ہی پناہ مانگتا ہوں۔

عورتوں کا احرام

مستورات سلے ہوئے کپڑوں یعنی شلوار، قمیص اور دوپٹہ میں ہی احرام باندھیں، سر

Marfat.com

ڈھانپیں اور منہ کھلا رکھیں۔ہاں غیر محرموں سے پردہ کے لیے چہرہ پر نقاب وغیرہ اس طرح ڈالنا جائز ہے کہ وہ چہرے کے ساتھ نہ چپکے حیض ونفاس کی حالت میں بھی احرام باندھنا جائز ہے۔مگر وہ احرام کے لیے نفل نہیں پڑھ سکتیں۔عورتیں احرام کی حالت میں جرابیں، دستانے اور زیور وغیرہ پہن سکتیں ہیں اس کے علاوہ احرام کے باقی تمام احکام اور احرام کی تمام پابندیاں ان پر بھی مردوں کی طرح لازم وفرض ہے۔مردوں کا احرام سر اور منہ دونوں کو کھلا رکھنے میں ہے اور عورتوں کا احرام سر چھپانے اور منہ کھلا رکھنے میں ہے۔

احرام کی حالت میں یہ باتیں حرام وممنوع ہیں

مردوں کو سلا ہوا کپڑا پہننا۔سر یا منہ کو کسی کپڑے وغیرہ سے چھپانا۔بدن یا کپڑوں میں خوشبو لگانا،کسی ایسے خوشبودار رنگ میں رنگے ہوئے کپڑے کا پہننا جس کی خوشبو باقی رہے۔کوئی خوشبودار چیز کھانا جیسے زعفران،لونگ الائچی وغیرہ یا ایسی کوئی خوشبودار چیز اپنے ساتھ رکھنا،خوشبودار صابن استعمال کرنا،بالوں یا بدن وغیرہ پر تیل لگانا،وسمہ مہندی وغیرہ کا خضاب لگانا،جماع کرنا،عورت سے بوس وکنار کرنا،عورتوں سے جماع وشہوت (رفث) والی باتیں کرنا،فسق وگناہ والے کام کرنا،لڑائی جھگڑا کرنا،شکار کرنا یا شکاری کی مدد کرنا،اپنا یا دوسرے کا ناخن کاٹنا،بدن کے کسی حصہ کا بال کاٹنا یا اکھیڑنا،کسی کے بال کاٹنا یا مونڈنا،ٹڈی مارنا،اپنے جسم یا کپڑے کی جوں مارنا،جوئیں مارنے کی غرض سے اپنے سر یا داڑھی کو کسی دوائی یا خوشبودار صابن سے دھونا۔

احرام میں یہ باتیں مکروہ ہیں

بدن کی میل اتارنا یا میل اتارنے کی غرض سے نہانا اور جسم کو صابن وغیرہ سے دھونا، کنگھی کرنا،اس طرح سر کھجلانا کہ بال اکھڑنے یا جوں گرنے کا اندیشہ ہو سلا ہوا کپڑا کرتا وغیرہ کندھوں پر ڈالنا،خوشبو میں بسا ہوا کپڑا اوڑھنا،قصداً خوشبو،عطر وغیرہ یا کسی خوشبودار پھل پھول کا سونگھنا،ناک یا منہ کا کوئی حصہ کپڑے سے چھپانا،سر یا منہ پر پٹی باندھنا،اسی طرح بلا عذر،جسم کے باقی حصہ پر پٹی باندھنا،غلاف کعبہ کا سر یا منہ سے لگنا۔تکیہ پر منہ رکھ

Marfat.com

کرا وندھا لیٹنا، کوئی ایسی چیز کھانا جس میں خوشبو پڑی ہو اور خوشبو ابھی باقی ہو۔ خوشبودار چیز کو ہاتھ لگانا، بازو یا گلے پر تعویذ باندھنا، سنگار کرنا، احرام کی چادر اوڑھ کر اس کی آنچلوں میں گرہ دے لینا، تہبند کے دونوں کناروں پر گرہ دینا یا تہبند کو کمر بند یا رسی سے کس لینا۔

احرام کی مذکورہ پابندیوں کی خلاف ورزی باعث گناہ ہے اور اکثر کی جزا میں دم (قربانی) بھی واجب ہوتا ہے ان ممنوعات احرام کے ارتکاب سے حج فرض تو ادا ہو جائے گا لیکن ثواب کے اعتبار سے وہ حج ناقص ہوگا مگر فاسد نہیں ہوگا۔ ہاں اگر وقوف عرفہ سے پہلے محرم نے جماع کرلیا تو حج فاسد ہو جائے گا اور دوبارہ حج کرنا فرض ہوگا۔ تفصیل جنایات کے بیان میں دیکھیں۔

سرزمین حرم اور بیت اللہ شریف میں داخلہ

جدہ شریف پہنچ کر حرم کعبہ اور شہر مکہ مکرمہ میں داخلہ کے لیے وہاں غسل کرنا مستحب و افضل ہے۔ جدہ سے مکہ شریف جاتے ہوئے راستہ میں درمیانی منزل بحرہ سے دو سفید ستون نظر آتے ہیں یہاں سے حرم کعبہ کی حدود شروع ہو جاتی ہے۔ لہٰذا جب حرم کے قریب پہنچیں تو نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ سر جھکائے پورے ادب واحترام سے اگر ممکن ہو تو پیادہ ننگے پاؤں داخل ہوں۔ تلبیہ اور دعا کی کثرت کریں۔ اب سرزمین حرم کے آداب کو ملحوظ رکھنا فرض ہے۔ حرم کی تر گھاس کاٹنا، درخت کاٹنا، وحشی جانوروں کو تکلیف دینا، وہاں کے پرندوں کبوتروں کو اڑانا سخت حرام ہے۔ یہ زمین حرم کے خصوصی اداب ہیں ان کی خلاف ورزی گناہ ہے۔

جب شہر مکہ مکرمہ نظر آئے تو وہیں ٹھہر کر درود شریف پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیْ بِھَا قَرَارًا وَّارْزُقْنِیْ فِیْھَا رِزْقًا حَلَالًا (38)

''الٰہی! مجھے اس شہر پاک میں قرار اور رزق حلال عطا کر''۔

درود شریف اور تلبیہ زیادہ پڑھیں اور جنت المعلیٰ کے قریب پہنچ کر وہاں کے مدفون حضرات کے لیے فاتحہ پڑھیں۔ پھر جب مقام مدعیٰ پر پہنچیں جہاں سے پہلے بھی بیت اللہ

Marfat.com

شریف نظر آتا تھا۔ یہ وقت اور مقام قبول دعا کا ہے۔ لہٰذا یہاں ٹھہر کر اپنے عزیزوں، دوستوں کے لیے مغفرت، عافیت اور جنت بلاحساب کی دعا مانگیں، درود شریف پڑھیں پھر تین بار اللہ اکبر لا الہ الا اللہ پڑھ کر یہ دعا پڑھیں۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَأَلَکَ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ(39)

''الٰہی! عطا کر ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی، اور بچا ہمیں (دوزخ کی) آگ کے عذاب سے، الٰہی! میں تجھ سے وہ خیر مانگتا ہوں جو تجھ سے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مانگی، اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں ان چیزوں کے شر سے جن سے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پناہ مانگی''۔

مکہ معظمہ پہنچ کر سب سے پہلے بیت اللہ شریف کی زیارت وطواف کیا جائے۔ اس کے بعد دوسرے کام کیے جائیں لیکن چونکہ وہاں سامان کی حفاظت اور جائے قیام کا انتظام بھی ایک مسئلہ ہے جس کو حل کیے بغیر دل جمعی حاصل نہیں ہوتی اس لیے ایسی صورت میں اول اپنے سامان کی حفاظت اور جائے قیام کا انتظام کیا جائے تاکہ پورے اطمینان وسکون قلب کے ساتھ بیت اللہ شریف کی زیارت وطواف کیا جا سکے۔ اس کے بعد سر جھکائے عجز و انکسار کے ساتھ تلبیہ پڑھتے دعائیں مانگتے، درود شریف پڑھتے ہوئے مسجد حرام کی طرف چلیں اور باب السلام سے مسجد حرام میں درود شریف پڑھ کر مسجد میں داخل ہونے والی دعا پڑھتے ہوئے پہلے داہنا پاؤں رکھ کر داخل ہوں۔ ہر مسجد میں داخل ہونے کا یہی سنت طریقہ ہے بیت اللہ شریف پر جب پہلی نظر پڑے تو تین بار لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر اور درود شریف پڑھ کر یہ دعا مانگنا مستحب ہے۔

اَللّٰھُمَّ زِدْ بَیْتَکَ ھٰذَا تَشْرِیْفًا وَّ تَعْظِیْمًا وَّ تَکْرِیْمًا وَّ مَھَابَۃً وَّ زِدْ مَنْ

Marfat.com

حَجَّهٗ وَ اعْتَمَرَهٗ تَكْرِيْمًا وَ تَعْظِيْمًا وَ تَشْرِيْفًا وَ بِرًّا۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ، اَعُوْذُ بِرَبِّ الْبَيْتِ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَمِنْ ضَيْقِ الصَّدْرِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ(40)

''الٰہی! تو اپنے اس گھر کی شرافت، عظمت اور بزرگی و رعب کو زیادہ کر، اور جس نے اس کا حج اور عمرہ کیا اس کی بزرگی عظمت، شرافت اور نیکیوں کو بھی زیادہ کر، الٰہی! تیرا نام سلام ہے اور تیری بارگاہ سے ہی سلامتی ملتی ہے۔ ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ، میں کفر و محتاجی، سینہ کی تنگی اور عذاب قبر سے رب کعبہ کی پناہ مانگتا ہوں''۔

بیت اللہ شریف کو پہلی نظر دیکھتے ہی جو دعا مانگی جائے قبول ہوتی ہے اس لیے اب درود شریف پڑھ کر اپنا مستجاب الدعوات ہونا اور بلا حساب جنت کی دعا مانگو۔

حج و عمرہ کی ادائیگی کے دوران میں جن دعاؤں کے پڑھنے کا ذکر کیا جاتا ہے وہ احادیث سے ثابت اور بزرگان دین سے منقول تو ضرور ہیں مگر ان کا متعین کر کے خاص اسی موقعہ پر پڑھنا ضروری نہیں۔ یہ ماثور دعائیں اگر یاد ہوں تو زہے نصیب ورنہ دین و دنیا کی بھلائی پر مشتمل جو دعا بھی قرآن حدیث سے یاد ہو وہی پڑھی جائے یا اس کا مفہوم اپنی زبان سے ادا کیا جائے۔ شرط توجہ الی اللہ، خشوع و خضوع اور رقت قلبی ہے یہ مقصد جس دعا سے بھی حاصل ہو وہی دعا پڑھنا بہتر و افضل ہے۔

بیت اللہ شریف کی مسجد حرام، میں حاضر ہونے کے وقت نفل تحیۃ المسجد نہیں پڑھے جاتے کیونکہ یہاں حج و عمرہ اور طواف کی نیت سے آنے والوں کا تحیۃ المسجد، طواف ہے۔ اس لیے اگر حاضری کے وقت وہاں خطبہ پڑھا جا رہا ہو یا جماعت ہو رہی ہو تو اس کے ساتھ شریک ہو جائیں ورنہ سب سے پہلے طواف کرنا ہے۔

طواف کعبہ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حج کے لیے مکہ تشریف لائے تو سب کاموں سے پہلے آپ نے وضو کر کے بیت اللہ کا طواف کیا۔ آپ

Marfat.com

نے حجر اسود کے پاس آ کر اس کو بوسہ دیا پھر داہنے ہاتھ کو چلے اور طواف کے پہلے تین پھیروں میں رمل کیا۔ حضور کے دست مبارک میں چھڑی تھی (طواف کے دوران میں) اس چھڑی کو حجر اسود سے لگا کر بوسہ دیتے تھے (41)۔

• بیت اللہ شریف کے گرد طواف نماز کی طرح ہے فرق یہ ہے کہ تم اس میں بات چیت کر سکتے ہو لہٰذا اچھی بات کے سوا کوئی دوسری بات ہرگز نہ کرو۔ حجر اسود جب جنت سے اترا تو دودھ سے زیادہ سفید تھا پھر بنی آدم کی خطاؤں نے اسے سیاہ کر دیا (42)۔ حجر اسود اور مقام ابراہیم جنتی یاقوت ہیں اللہ نے ان کے نور کو مٹا دیا ورنہ مشرق و مغرب تک ہر چیز کو روشن کر دیتے (43)۔ اللہ کی قسم، حجر اسود کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس طرح اٹھائے گا کہ اس کی آنکھیں ہوں گی جس سے دیکھے گا زبان ہوگی جس سے بات کرے گا۔ جس نے حق کے ساتھ اسے بوسہ دیا ہے یہ اس کے حق میں شہادت دے گا (44)۔

مسائل واحکام

بیت اللہ شریف پہنچ کر سب سے پہلا کام طواف کعبہ ہے۔ یہ طواف، عمرہ اور حج تمتع والے کے لیے عمرہ کا طواف ہے جو واجب ہے لہٰذا یہ طواف شروع کرتے وقت تلبیہ بند کر دیں مفرد کے لیے یہ طواف قدوم ہے جو سنت ہے اور حج قران والے کو پہلے عمرہ کرنا ہوگا اور پھر حج کا طواف قدوم۔

طواف میں نیت فرض ہے، بلا نیت طواف صحیح نہیں ہوگا۔ طواف میں رمل، اضطباع اور حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام سنت ہے۔ رمل اور اضطباع مردوں کے لیے ہے اور رمل صرف اس طواف میں ہے جس کے بعد سعی ہو۔ ہر طواف میں سات پھیرے ہوتے ہیں ہر پھیرا حجر اسود سے شروع ہو کر حجر اسود پر ہی ختم ہوتا ہے۔ حجر اسود کا استلام، طواف کے شروع اور اختتام پر سنت موکدہ ہے۔ درمیان میں ہر پھیرے کے شروع میں مستحب ہے۔ طواف کے بعد مقام ابراہیم کے پاس دو نفل پڑھنا واجب ہے۔

طواف کے دوران مسنون دعاؤں کے پڑھنے، تسبیح و تہلیل اور ذکر الٰہی میں مصروف

Marfat.com

رہنا چاہیے اگر کوئی دعا یاد نہ ہو تو درود شریف ہی پڑھتے رہنا چاہیے۔ کہ یہ ہر اعتبار سے کامل دعا ہے۔ طواف کے دوران اگر وضو ٹوٹ جائے تو وضو کر کے دوبارہ طواف وہیں سے شروع کریں جہاں چھوڑا تھا۔ یہی حکم نماز کا ہے کہ نماز پڑھ کر طواف جہاں چھوڑا تھا اسی جگہ سے دوبارہ شروع کر دیں۔ طواف کے دوران دنیاوی گفتگو بدنظری، دوسروں کو ایذا رسانی سے مکمل پرہیز کرنا چاہیے۔ ورنہ طواف کا ثواب جاتا رہے گا اور سخت گناہ بھی ہوگا۔ یہاں اگر ایک نیکی کا ثواب لاکھ نیکی کے برابر ہے تو ایک گناہ کا وبال بھی سخت تر ہے۔ عورتوں کو مردوں سے مزاحمت کے ساتھ حجر اسود کو بوسہ دینا، رکن یمانی کو چھونا اور کعبہ کے قریب ہونا ہرگز جائز نہیں۔

طواف کا مسنون طریقہ

طواف سے قبل مرد اضطباع کر لیں یعنی احرام کی چادر کو دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال دیں کہ داہنا کندھا ننگا رہے۔ پھر حجر اسود کے قریب قبلہ رو اس طرح کھڑے ہوں کہ پورا حجر اسود داہنی طرف رہے۔ اس کے بعد دل میں طواف کی نیت کریں اور ساتھ ہی نیت کے یہ الفاظ زبان سے بھی ادا کریں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ (45)

''الٰہی! میں تیرے محترم گھر کا طواف کرنا چاہتا ہوں اس کو میرے لیے آسان کر دے اور اس کو مجھ سے قبول فرما''۔

پھر قبلہ رو کھڑے ہی ذرا داہنی طرف ہٹ کر، حجر اسود کے بالکل سامنے کھڑے ہو جائیں پھر کانوں تک اس طرح ہاتھ اٹھائیں کہ ہتھیلیاں حجر اسود کی طرف رہیں اور یہ دعا پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ (46)

''اللہ کے نام سے، سب تعریفیں اللہ کے لیے ہے اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے اور

Marfat.com

درود و سلام ہو اللہ کے رسول پر''۔

اس کے بعد، حجر اسود پر دونوں ہتھیلیاں اور بیچ میں منہ رکھ کر بوسہ دیں کہ آواز پیدا نہ ہو، تین بار ایسا ہی کریں اگر ہجوم کے باعث ایسا ممکن نہ ہو تو دوسروں کو ایذا ہر گز نہ دیں بلکہ اس کی بجائے ہاتھ سے یا چھڑی وغیرہ سے حجر اسود کو چھو کر اسے چوم لیں مگر یہ بھی نہ ہو سکے تو دونوں ہاتھوں سے حجر اسود کی طرف اشارہ کر کے انہیں چوم لیں۔ یہ چاروں طریقے استلام کہلاتے ہیں۔ استلام کے وقت یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ طَھِّرْلِیْ قَلْبِیْ وَ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَ یَسِّرْلِیْ اَمْرِیْ وَ عَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ (47)

''الٰہی میرے گناہ بخش دے اور میرا دل پاک کر دے میرا سینہ کھول دے اور میرے کام آسان کر دے اور مجھے عافیت عطا کر ان لوگوں میں جن کو تو نے عافیت دی۔

پھر اسی طرح قبلہ رخ کعبہ کے دروازہ کی طرف چلیں۔ جب حجر اسود کے سامنے سے گزر جائیں تو پھر سیدھے ہو کر خانہ کعبہ کو اپنی بائیں جانب رکھ کر اس طرح طواف شروع کریں کہ آپ کے دست و پا اور زبان سے کسی دوسرے کو تکلیف نہ پہنچے اور خانہ کعبہ سے کم از کم تین ہاتھ دور رہیں۔

مرد طواف کے پہلے تین پھیروں میں رمل کریں، یعنی سینہ تانے کندھے ہلاتے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر ذرا تیز رفتاری سے پہلوانوں کی طرح چلیں اگر ہجوم کے باعث رمل نہ ہو سکے تو رکیں نہیں بلکہ جہاں موقع ملے رمل کریں، اور جس قدر ممکن ہو طواف خانہ کعبہ کے قریب ہو کر کریں مگر نہ اتنا قریب کہ دیوار کعبہ کے ساتھ جسم یا کپڑا لگے۔ ہجوم کے باعث اگر قریب رمل نہ ہو سکے تو ذرا دور ہو جانا بہتر ہے۔ جب ملتزم کے سامنے آئیں تو یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا الْبَیْتُ بَیْتُكَ وَالْحَرَمُ حَرَمُكَ وَالْاَمْنُ اَمْنُكَ وَھٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِبِكَ مِنَ النَّارِ فَاَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ (48)۔ اَللّٰھُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا

Marfat.com

رَزَقْتَنِیْ وَ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاخْلُفْ عَلٰی كُلِّ غَائِبَةٍ بِخَیْرٍ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (49)

''الٰہی یہ گھر تیرا ہے اور یہ حرم تیرا حرم ہے اور تیرا ہی امن، امن ہے، یہ مقام تیری پناہ لینے والے کا ہے دوزخ کی آگ سے، مجھے دوزخ سے پناہ دے۔ الٰہی! جو تو نے مجھے دیا ہے اس پر مجھے قانع کر دے اور مجھے اس میں برکت دے اور ہر غائب پر خیر کے ساتھ کارسازی فرما۔ خدائے واحد کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی حکومت ہے تعریف بھی اسی کی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے''۔

جب رکن عراقی کے سامنے آئیں تو یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّرْكِ وَالنِّفَاقِ وَالشِّقَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ (50)

''الٰہی میں شک، شرک، اختلاف ونفاق اور برے اخلاق اور مال اہل وعیال میں واپس ہو کر بری بات دیکھنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

جب میزاب رحمت کے سامنے آئیں تو یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّكَ وَلَا بَاقِیَ اِلَّا وَجْهُكَ وَاسْقِنِیْ بِكَاْسٍ مِنْ حَوْضِ نَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شُرْبَةً هَنِیْئَةً لَا اَظْمَأُ بَعْدَهَا اَبَدًا (51)

''الٰہی! مجھے اس دن اپنے عرش کا سایہ عطا کرنا جس دن تیرے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا اور تیری ذات کے سوا کوئی باقی نہ ہوگا اور مجھے اپنے نبی محمد ﷺ کے حوض سے ایسا خوشگوار پانی پلانا کہ مجھے اس کے بعد پھر پیاس نہ لگے''۔

جب رکن شامی کے سامنے آئیں تو یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَ سَعْیًا مَشْكُوْرًا وَ ذَنْبًا مَغْفُوْرًا وَ تِجَارَةً لَنْ تَبُوْرَ، یَا عَالِمَ مَا فِی الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِیْ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ (52)

Marfat.com

''الٰہی! اس حج کو مبرور اور کوشش کو مشکور بنا دے اور گناہوں کو بخش دے اور اس کو وہ تجارت بنا دے جس میں نقصان و ہلاکت نہ ہو۔ اے دلوں کے جاننے والے مجھے اندھیروں سے نکال کر ایمان کے نور میں لا''۔

جب رکن یمانی کے سامنے آئیں تو اس کو دونوں ہاتھوں، یا صرف داہنے ہاتھ سے تبرکاً چھوئیں یا بوسہ دیں،۔ اگر ایسا نہ ہو سکے تو ہاتھ یا چھڑی وغیرہ سے اشارہ کر کے اسے چوم لیں اور یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِی الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ (53)

''الٰہی! میں تجھ سے گناہوں کی مغفرت اور دین، دنیا اور آخرت میں عافیت و سلامتی مانگتا ہوں''۔

پھر جب مستجاب کے سامنے آئیں جو رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں، یہاں ستر فرشتے دعا پر آمین کہتے ہیں لہٰذا مستجاب پر یہ دعا جامع مانگنا سنت ہے۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

''اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا'' (54)۔

اس کے بعد حجر اسود کے سامنے پہنچنے پر طواف کا ایک شوط پھیرا مکمل ہو جائے گا۔ اب حسب دستور حجر اسود کا استلام کر کے طواف کے باقی (اشواط) پھیرے پورے کیے جائیں۔ یاد رکھیں، ہر پھیرا حجر اسود کے استلام سے شروع ہوگا اور خانہ کعبہ کے گرد چاروں طرف گھوم کر، پھر اسی پر ختم ہوگا طواف کے دوران دعا پڑھنے کے لیے رکیں نہیں بلکہ چلتے ہوئے پڑھیں اور آہستہ آواز میں پڑھیں۔

مقام ابراہیم پر حاضری

طواف کے بعد مقام ابراہیم کے پاس آئیں اور آیت مبارکہ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ

Marfat.com

اِبْرٰهِیْمَ مُصَلًّی یعنی مقام ابراہیم کے پاس نماز کی جگہ بناؤ) پڑھ کر دو رکعت نماز طواف پڑھیں یہ نماز واجب ہے اس کی پہلی رکعت میں قُلْ یٰاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور دوسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھنا سنت ہے اگر وقت کراہت ہو تو یہ وقت نکل جانے کے بعد، نماز طواف پڑھیں۔ سورج کے طلوع وغروب اور زوال کے اوقات مکروہ ہیں۔ ان وقتوں میں یہ نماز نہ پڑھیں اور یہ نماز اضطباع کی حالت میں بھی نہ پڑھیں بلکہ دونوں کندھے احرام کی چادر سے چھپالیں۔ حدیث پاک میں ہے جس نے طواف کے بعد مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور قیامت کے دن وہ امن والوں کے ساتھ ہوگا'' (55)۔

ملتزم پر حاضری

نماز طواف کے بعد ملتزم کے پاس آئیں، حجر اسود اور دروازہ کعبہ کے درمیان بیت اللہ شریف کی شرقی دیوار کے حصہ کا نام ملتزم ہے۔ یہ قبولیت دعا کا مقام ہے یہاں آکر دیوار کعبہ سے سینہ لگا کر لپٹ جائیں۔ کبھی داہنا اور کبھی بایاں رخسار دیوار سے لگائیں اور دونوں ہاتھ سر سے اوپر سیدھے اٹھا کر دیوار کعبہ سے لگا دیں پھر نہایت خشوع وخضوع، عاجزی و انکساری کے ساتھ اپنے اللہ سے دعا مانگیں۔ اس مقام کی دعائیں رد نہیں ہوتیں۔ درود شریف پڑھ کر یہ دعا مانگنا یہاں سنت ہے۔

یَا وَاجِدُ یَا مَاجِدُ لَا تَزَلْ عَنِّی نِعْمَةً اَنْعَمْتَهَا عَلَیَّ (56)

''اے قدرت والے، اے عظمت والے جو تو نے مجھے عطا کی ہے وہ زائل نہ کیجیو''۔

مسئلہ

طواف کے بعد اگر سعی نہ ہو تو پھر نماز طواف سے پہلے ملتزم پر حاضری دینا سنت ہے۔ اور طواف کے بعد اگر صفا، مروہ کی سعی ہو تو پھر نماز طواف کے بعد ملتزم پر حاضری دینا ہوگی۔

آب زمزم پینا

طواف کعبہ، نماز طواف اور ملتزم پر حاضری سے فارغ ہو کر زمزم شریف پر جانا مستحب

Marfat.com

ہے اور خوب پیٹ بھر کر زمزم کا پانی پینا چاہیے۔ زمزم کا پانی قبلہ رخ کھڑے بسم اللہ پڑھ کر تین سانسوں میں پینا سنت ہے۔ جب بھی آب زمزم پینا ہو پیٹ بھر کر اس طرح پئیں اور آخر میں الحمدللہ پڑھیں۔ باقی بچا ہوا پانی چہرے اور بدن پر مل ملیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے، زمزم کا پانی جس مقصد کے لیے پیا جائے وہی مقصد پورا ہوگا۔ آب زمزم پیتے وقت یہ دعا پڑھنا مستحب ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ عِلۡمًا نَّافِعًا وَ رِزۡقًا وَّاسِعًا وَ عَمَلاً مُّتَقَبِّلًا وَ شِفَآءً مِنۡ کُلِّ دَآءٍ (57)

''الٰہی! میں تجھ سے نفع بخش علم، کشادہ رزق، مقبول عمل اور ہر بیماری سے شفا کا سوال کرتا ہوں''۔

محرمات طواف

طواف میں یہ باتیں حرام ہیں۔ بے وضو طواف کرنا جنابت یا حیض و نفاس میں طواف کرنا، بلا ستر فرض، یا برہنہ طواف کرنا، بلا عذر سواری پر یا گھٹنوں کے بل طواف کرنا، خانہ کعبہ کو دائیں ہاتھ رکھ کر الٹا طواف کرنا، حطیم کے اندر سے طواف کرنا، سات پھیروں سے کم طواف کرنا۔

مکروہات طواف

طواف میں یہ باتیں مکروہ ہیں، ناپاک کپڑوں میں طواف کرنا، فضول باتیں کرنا، خرید و فروخت کرنا، دعائیں بلند آواز کے ساتھ پڑھنا، فضول اشعار پڑھنا، جس طواف میں رمل و اضطباع ہو تو ان کا ترک کرنا، حجر اسود کا استلام نہ کرنا، بلا وجہ طواف کے کچھ پھیروں کے بعد وقفہ کرنا، خطبہ یا فرض جماعت کے وقت طواف کرنا، ایک طواف کی نماز پڑھے بغیر، دوسرا طواف شروع کر دینا، ہاں اگر وقت مکروہ ہو تو دونوں طوافوں کی نماز بعد میں صحیح وقت میں الگ الگ پڑھنا واجب ہے۔ اثنائے طواف میں کوئی چیز کھانا، پیشاب یا پاخانہ یا ہوا کی حاجت میں طواف کرنا۔

Marfat.com

طواف کے دوران سلام کرنا، سلام کا جواب دینا کوئی مسئلہ پوچھنا، یا کسی کو مسئلہ بتانا، حمد وثنا اور نعت ومنقبت والے اشعار پڑھنا جائز ہے۔

صفا مروہ کے درمیان سعی کے احکام

سعی کا لغوی معنی ہے دوڑنا اور شریعت میں ایک خاص طریقہ پر صفا و مروہ کے درمیان سات پھیرے لگانے کو سعی کہتے ہیں جو حضرت اسماعیل کی والدہ ماجدہ حضرت ہاجرہ کے ایک مشہور عمل کی یادگار ہے۔ صفا مروہ مسجد حرام کے قریب دو مشہور پہاڑوں کے نام ہیں۔ قرآن پاک میں ان کے متعلق ارشاد ہے:

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا (سورۃ البقرہ:158)

''بلاشبہ صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں تو جو خانہ کعبہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں کا طواف (سعی) کرے''۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ نے حجر اسود کی طرف متوجہ ہو کر اسے بوسہ دیا پھر طواف کیا (پھر نماز طواف پڑھنے کے بعد) صفا کے پاس آئے اور اس پر اتنا اوپر چڑھے کہ بیت اللہ نظر آنے لگا، پھر ہاتھ اٹھا کر ذکر الٰہی میں مشغول رہے جب تک اللہ نے چاہا اور دعا فرمائی۔ اس کے بعد آپ نے صفا مروہ کے درمیان سعی فرمائی (58)۔

جو خانہ کعبہ کی زیارت کی نیت سے آیا اور وہاں حاضر ہو کر طواف کیا، صفا مروہ کے درمیان سعی کی پھر سر منڈایا یا کترایا تو وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو گیا جیسا ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتے وقت گناہوں سے پاک تھا (59)۔

مسائل واحکام

طواف کے بعد صفا و مروہ کی سعی میں بلا عذر دیر کرنا مکروہ اور خلاف سنت ہے۔ طواف حج اور طواف عمرہ دونوں میں سعی واجب ہے اور سعی کا طواف کے بعد ہونا ضروری شرط ہے

Marfat.com

خواہ سعی عمرہ کی ہو یا حج کی۔ ہاں حج کی سعی اگر وقوف عرفات کے بعد کی جائے تو اب احرام کھول کر سعی کرنا سنت ہے اگر کوئی عذر نہ ہو تو پیدل سعی کرنا واجب ہے پاک بدن پاکیزہ لباس کے ساتھ باوضو، سعی کرنا سنت ہے۔ طواف کے بعد، اگر سعی کرنا ہو تو حجر اسود کا استلام کر کے باب الصفا کے راستے سعی کو جانا مسنون و مستحب ہے سعی کی ابتدا صفا سے کرنا اور پھر سعی کے ساتوں پھیرے بلا وقفہ پے در پے کرنا سنت ہے۔ ہاں سعی کے دوران اگر جماعت قائم ہو جائے یا جنازہ آ جائے تو سعی وہاں ہی چھوڑ کر نماز کے ساتھ شامل ہو جانا چاہیے۔ پھر نماز کے بعد جہاں سعی چھوڑی تھی وہیں سے شروع کر دیں۔ سعی کے دوران، درود شریف اور مسنون دعاؤں کے پڑھنے، تکبیر و تہلیل، توبہ و استغفار میں مشغول رہنا چاہیے۔ فضول باتوں، بدکلامی، بدنظری اور دوسروں کو تکلیف پہنچانے سے مکمل اجتناب کرنا چاہیے۔

سعی کا مسنون طریقہ

طواف کے بعد صفا و مروہ کی سعی کے لیے، حجر اسود کا استلام کر کے، اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ والحمد للہ۔ اور درود شریف پڑھتے ہوئے باب الصفا کے راستے صفا کی طرف چلیں۔ حسب دستور مسجد سے باہر نکلتے وقت پڑھی جانے والی دعا پڑھ کر مسجد کے دروازے سے پہلے بایاں پاؤں باہر نکالیں پھر یہ پڑھتے ہوئے صفا پر چڑھیں۔

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ۔ أَبْدَءُ بِمَا بَدَءَ اللّٰهُ(60)

"بلاشبہ صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں میں اس سے پہلے (سعی) کرنا شروع کرتا ہوں جس کا اللہ نے پہلے ذکر کیا ہے"۔

اس کے بعد ذکر الٰہی اور درود شریف کا ورد پڑھتے صفا کی سیڑھیوں پر اتنا چڑھیں کہ خانہ کعبہ نظر آ جائے۔ پھر قبلہ رخ کھڑے دعا کے لیے دونوں ہاتھ اٹھائے اور پھیلائے ہوئے درود شریف پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تکبیر اور حمد پڑھیں، یہ قبولیت دعا کا مقام ہے لہٰذا نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ اپنے اور سب مسلمانوں کے لیے دعائیں مانگیں، دعائے جامع ہر دعا کے ساتھ پڑھیں۔ حدیث پاک میں یہ دعائیں پڑھنے کا ذکر آیا ہے۔ جو یہاں

Marfat.com

تین تین بار پڑھنا مستحب ہے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ (61)

''نہیں کوئی معبود اللہ کے سوا، اللہ بہت بڑا ہے، نہیں کوئی معبود سوا اللہ واحد کے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ تمام ملک اسی کا ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لائق ہیں وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ نہیں کوئی عبادت کے لائق سوائے ایک اللہ کے، اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اس نے تنہا دشمن کے لشکر کو شکست دی''۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ وَاِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ وَاِنِّیْ اَسْئَلُكَ کَمَا هَدَیْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَّا تَنْزِعَهٗ مِنِّیْ حَتّٰی تَوَفَّنِیْ وَاَنَا مُسْلِمٌ (62)

''الٰہی! تیرا ارشاد ہے۔ مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا۔ بلا شبہ تو اپنا وعدہ پورا فرماتا ہے اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جیسے تو نے مجھے اسلام کی ہدایت دی ہے اسی طرح اس کو باقی رکھنا اس سے مجھے محروم نہ کرنا، حتیٰ کہ اسلام پر ہی مجھے موت آئے''۔

دعائیں پڑھنے کے بعد ہاتھ چھوڑ دیں، پھر دل میں سعی کی نیت کریں اور زبان سے بھی نیت کے یہ الفاظ یوں ادا کریں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ السَّعْیَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ

''الٰہی! میں صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا چاہتا ہوں اس کو میرے لیے آسان کر دینا اور اس کو میری طرف سے قبول فرما''۔

اس کے بعد صفا سے مروہ کی طرف چلیں۔ مرد جب میلین اخضرین سبز رنگ کے دو

Marfat.com

ستونوں کے قریب پہنچیں تو ذرا درمیانی رفتار سے دوڑنا شروع کر دیں لیکن خیال رکھیں کہ دوسروں کو تکلیف ہرگز نہ پہنچے۔ اور دوسرے سبز ستونوں تک اسی طرح دوڑتے چلیں، میلین اخضرین کے درمیان دوڑتے وقت یہ دعا پڑھنا مستحب ہے۔

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ وَتَعْلَمُ مَالَا نَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّ سَعْيًا مَّشْكُوْرًا وَ ذَنْبًا مَغْفُوْرًا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ یَا مُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَ تُبْ عَلَیْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (63)

''میرے رب! بخش اور رحم فرما، اور درگزر فرما ان گناہوں سے جن کو تو جانتا ہے اور تو وہ جانتا ہے جو ہم نہیں جانتے، بلاشبہ تو عزت و کرامت والا ہے۔ الٰہی! اس کو حج مبرور اور سعی مشکور بنا اور گناہ مغفور کر دے، الٰہی! مجھے اور میرے ماں باپ اور تمام مومنین و مومنات کو بخش دے۔ اے دعاؤں کے قبول کرنے والے! ہمارے رب ہم سے قبول فرما تو ہی سننے جاننے والا ہے۔ ہماری توبہ قبول فرما تو ہی توبہ قبول فرمانے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر، اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا''۔

سبز ستونوں سے آگے نکل کر پھر عام رفتار سے چلیں اور کلمہ توحید بار بار پڑھیں، جب مروہ پر پہنچیں تو اس کی سیڑھیوں پر چڑھنے کے بعد، قبلہ رخ کھڑے ہو جائیں اور حسب دستور جیسے صفا پر ہاتھ اٹھا کر تسبیح و تکبیر، حمد وثنا اور درود اور دعائیں پڑھی تھیں ویسے ہی یہاں بھی پڑھیں، اب یہ سعی کا ایک (شوط) پھیرا پورا ہو گیا۔

اس کے بعد یہاں مروہ سے صفا کی طرف ذکر الٰہی، درود پاک اور دعائیں پڑھتے واپس چلیں اور مرد حسب سابق سبز ستونوں کے قریب پہنچ کر دوڑنا شروع کر دیں اور

Marfat.com

دوسرے سبز ستونوں سے آگے نکل کر عام رفتار سے چل کر صفا پر پہنچیں اور پہلے کی طرح قبلہ رخ کھڑے دونوں ہاتھ اٹھا کر تسبیح و تکبیر و حمد و ثنا، درود پاک اور دعائیں پڑھیں۔ اب یہ سعی کا دوسرا شوط پورا ہو گیا۔ اسی طرح سعی کے سات پھیرے کریں، ساتواں پھیرا مروہ پر ختم ہو گا۔ صفا و مروہ کی سعی کے بعد مسجد حرام میں آ کر مطاف کے نزدیک دو رکعت نماز پڑھنا سنت ہے۔

مکروہات سعی

سعی کے درمیان یہ باتیں مکروہ ہیں۔ طواف کے بعد سعی میں بلا عذر تاخیر کرنا، ستر فرض کا نہ ہونا، بلا عذر سواری پر بیٹھ کر سعی کرنا، صفا و مروہ پر نہ چڑھنا، مردوں کا میلین اخضرین کے درمیان سعی میں بلا عذر نہ دوڑنا، خرید و فروخت کرنا، دوسروں کو تکلیف پہنچانا، بدنظری و تلخ کلامی کرنا، فضول ادھر ادھر دیکھنا، پھیروں کے درمیان بلا وجہ وقفہ تاخیر کرنا۔ ہاں جماعت یا جنازہ کے ساتھ شامل ہونے، قضائے حاجت اور وضو کے لیے وقفہ جائز ہے نیز کھانے پینے کے لیے بھی تھوڑا سا وقفہ کرنا جائز ہے۔ باقی جو باتیں طواف میں جائز ہیں وہ سعی میں بھی جائز ہیں۔

اس طواف اور سعی کے بعد عمرہ اور حج تمتع والے مرد سر منڈوا یا کترا کر، احرام کھول دیں۔ ان کا عمرہ ادا ہو گیا ہے عورتیں صرف ایک پورے برابر بال کترائیں پھر آٹھ ذوالحج کو حج کا احرام باندھیں اور حج کے جملہ افعال ادا کریں۔ قارن کا عمرہ تو ادا ہو گیا ہے۔ لیکن وہ اور مفرد کا اس طواف و سعی کے بعد، احرام بدستور قائم و باقی ہے لہٰذا وہ احرام کی تمام پابندیوں کو ملحوظ رکھیں اور تلبیہ پڑھتے ہوئے ایام حج کا انتظار کریں یہ طواف مفرد کے لیے طواف قدوم ہے اور سعی حج کی ہے۔ مفرد کو یہ بھی اختیار ہے۔ وہ یہ سعی اب نہ کرے بلکہ طواف زیارت کے بعد کرے۔ قارن کو اس طواف و سعی کے بعد طواف قدوم بھی ادا کرنا ہو گا، اور اگر وہ چاہے تو اس طواف قدوم کے بعد حج کی سعی بھی ادا کر سکتا ہے۔

اس کے بعد ایام حج (حج کے دن) جو آٹھ ذوالحجہ سے شروع ہوتے ہیں ان کا انتظار

Marfat.com

کریں۔اس دوران میں جتنے ممکن ہوں نفلی طواف ادا کریں۔کیونکہ آفاقی کے لیے نفل نماز سے، نفلی طواف بہتر و افضل ہے۔کعبہ شریفہ کی زیارت و حاضری میں کوتاہی نہ کریں یہ سعادت بار بار کم ہی نصیب ہوتی ہے۔جتنی دیر مسجد حرام میں ٹھہریں اعتکاف کی یہ نیت ضروری کرلیا کریں ''الٰہی! میں جب تک اس مسجد میں ہوں اعتکاف کی نیت کرتا ہوں''۔ حطیم کعبہ میں عبادت، دیوار کعبہ کے قریب بیٹھنا، قرآن پاک کی تلاوت، درود شریف کی کثرت، حجر اسود کا استلام، دروازۂ کعبہ کی چوکھٹ کو بوسہ دینا، ملتزم و مستجاب پر حاضری میں فرق نہ آنے دیں، گرمی اور بارش میں طواف کعبہ کا بہت ہی زیادہ ثواب ہے۔اس کے علاوہ فرصت کے اوقات میں مقامات مقدسہ کی زیارت بھی کریں نفلی طواف میں رمل اور سعی نہیں ہوتی۔

افعال حج کی ادائیگی کے پانچ دن

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حجۃ الوداع میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ یوم الترویہ یعنی اٹھویں ذی الحجہ کو منیٰ روانہ ہوئے آپ نے منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں پڑھیں اور نویں کے طلوع آفتاب تک وہاں توقف کیا۔پھر آپ نے عرفات میں نمرہ میں قبہ نصب کرنے کا حکم دیا۔اس کے بعد حضور یہاں سے روانہ ہوئے، قریش کے خیال کے مطابق آپ نے مزدلفہ میں وقوف نہ کیا بلکہ مزدلفہ سے آگے نکل کر، عرفات میں پہنچے اور نمرہ میں نصب شدہ قبہ میں تشریف فرما ہوئے۔جب سورج دوپہر سے ڈھل گیا تو آپ کی سواری تیار کی گئی پھر بطن وادی میں تشریف لائے اور (حج کا) خطبہ پڑھا اس کے بعد حضرت بلال نے اذان واقامت کہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز ظہر پڑھائی پھر دوسری اقامت ہوئی اور نماز عصر پڑھائی، ان دونوں نمازوں کے درمیان آپ نے کچھ نہ پڑھا، پھر آپ موقف میں تشریف لائے اور وقوف کیا یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا(64)۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے عرفہ کے دن سے زیادہ اللہ تعالیٰ کسی دن میں اپنے بندوں کو

Marfat.com

دوزخ سے آزاد نہیں کرتا، پھر ان کے ساتھ فرشتوں پر مباہات فرماتا ہے(65)۔عرفہ کی سب سے بہتر دعا جو میں نے اور مجھ سے قبل نبیوں نے کی ہے وہ یہ ہے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ(66)۔ جو شخص عرفہ کے دن عرفات میں زوال کے بعد قبلہ رخ کھڑے ہو کر کلمہ توحید سو بار، سورت اخلاص سو بار اور یہ درود شریف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَ عَلَيْنَا مَعَهُمْ۔ سو بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا۔ اے میرے فرشتو! اس بندے کا کیا صلہ ہے جس نے میری تسبیح و تہلیل حمد وثنا اور تعظیم وتکبیر کی اور میرے نبی پر درود بھیجا اے میرے فرشتو! گواہ بن جاؤ میں نے اس کو بخش دیا اور اس کی شفاعت بھی قبول کی اگر یہ تمام عرفات والوں کے لیے شفاعت کرتا تو میں قبول کرتا(67)۔

تشریح مسائل

ذوالحجہ کی آٹھویں تاریخ سے ایام حج (حج کے دنوں) کا متواتر آغاز ہوجاتا ہے۔اس سے ایک دن پہلے یعنی ذوالحج کی ساتویں کو مسجد حرام میں نماز ظہر کے بعد، امام خطبہ پڑھتا ہے جس میں منی جانے، عرفات میں وقوف، وہاں نماز پڑھنے اور پھر وہاں سے واپسی میں وقوف مزدلفہ، منیٰ میں ٹھہرنے، رمی جمار، قربانی اور طواف زیارت وغیرہ تمام افعال حج ادا کرنے کا طریقہ ومسائل بیان کیے جاتے ہیں۔جن کی پوری تفصیل یہ ہے۔

آٹھویں ذوالحجہ

یہ حج کا پہلا دن ہے آج طلوع آفتاب کے بعد، مکہ مکرمہ سے تمام حاجیوں کی منیٰ روانگی ہوگی۔لہٰذا مفرد اور قارن تو پہلے ہی احرام سے ہیں متمتع اور مکہ میں رہنے والے آج نماز فجر کے بعد سنت کے مطابق، مسجد حرام میں احرام باندھیں اور طواف کریں اور پھر نماز طواف پڑھنے کے بعد، احرام کے دو نفل ادا کریں۔نماز کے بعد حج کی نیت کریں اور پھر فوراً تلبیہ پڑھیں۔تلبیہ کہتے ہی حج کا احرام شروع ہوگیا۔لہٰذا اب احرام کی تمام پابندیوں

Marfat.com

کو ملحوظ رکھیں۔ پھر تلبیہ کہتے، درود شریف اور دعائیں پڑھتے، اگر ممکن ہو تو پیدل ورنہ سواری پر منیٰ شریف کو روانہ ہو جائیں۔ منیٰ کا وسیع میدان مکہ سے تین میل کے فاصلہ پر دو پہاڑوں کے درمیان واقع ہے جب منیٰ شریف نظر آئے تو یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ هٰذَا مِنًى فَامْنُنْ عَلَيَّ بِمَا مَنَنْتَ بِهٖ عَلٰى اَوْلِيَائِكَ (68)

''الٰہی! یہ منیٰ ہے مجھ پر بھی وہ احسان کر جو تو نے اپنے دوستوں پر کیے''۔

یہاں منیٰ شریف میں ظہر سے نویں تک صبح کی پانچ نمازیں مسجد خیف میں ادا کریں یہ پانچ نمازیں منیٰ میں پڑھنا اور رات کو قیام وعبادت میں گزارنا سنت ہے۔ آنے والی رات ''شب عرفہ'' کو ذکر وعبادت میں بسر کریں اور سونا ہو تو باوضو سوئیں۔ یہ رات مکہ میں گزارنا، یا اس سے پہلے عرفات میں چلے جانا خلاف سنت اور مکروہ ہے۔

یوم عرفہ

نویں ذوالحجہ، یوم عرفہ ہے جو حج کا دوسرا دن ہے، اس روز منیٰ کی مسجد خیف میں نماز فجر باجماعت پڑھ کر تلبیہ، ذکر الٰہی، تلاوت قرآن، درود شریف اور دعاؤں میں مشغول رہیں۔ جب سورج مسجد خیف کے سامنے ثبیر پہاڑ پر چمکنے لگے تو عرفات روانہ ہو جائیں، عرفات یہاں سے تقریباً چھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ لہٰذا یہ سفر ذکر الٰہی، درود شریف اور دعاؤں میں طے کریں۔ فضول باتوں سے پرہیز کریں اور تلبیہ بار بار بکثرت پڑھتے چلیں۔ جب عرفات کا مشہور پہاڑ جبل رحمت نظر آئے تو لبیک ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھنے میں زیادہ کوشش کریں۔ عرفات وہ عظیم الشان اور وسیع میدان ہے جہاں حضرت آدم اور حواء علیہما السلام کی سالہا کی جدائی کے بعد باہم ملاقات ہوئی اور انہیں ایک دوسرے کا تعارف ہوا اسی لیے اس کا نام عرفات ہے یہاں حج کا سب سے بڑا رکن وقوف عرفہ ادا ہوتا ہے جس کے بغیر حج نہیں ہوتا۔ چاروں طرف سے عرفات کی حدود ونشانات لگا کر واضح کر دی گئیں ہیں تاکہ وقوف حدود عرفات کے اندر صحیح طور پر ادا کیا جا سکے، جس طرف سے عرفات میں داخل ہوتے ہیں وہاں ایک بہت بڑی مسجد ہے جس کو مسجد نمرہ کہتے ہیں یہ مسجد میدان

Marfat.com

عرفات کے ایک طرف کنارے پر ہے اس کی مغربی دیوار کی جانب وادی بطن عرفہ عرفات سے خارج ہے یہاں وقوف درست نہیں۔ یاد رکھیں: وقوف کا وقت اگر کسی نے یہاں گزرا تو اس کا حج نہیں ہوگا۔ بطن عرفہ کے سوا عرفات کی حدود کے اندر جہاں چاہیں قیام کریں جبل رحمت کے قریب ٹھہرنا مسنون اور افضل ہے وقوف عرفات میں درج ذیل امور سنت ہیں۔

وقوف کے لیے غسل کرنا، دونوں خطبے سننا، ظہر وعصر کی دونوں نمازیں اکٹھی پڑھنا۔ نمازوں کے بعد فوراً موقف میں جانا، باوضو رہنا اور روزہ نہ رکھنا۔

وقوف کا سنت طریقہ

نویں ذوالحجہ کو زوال کے بعد اور دسویں کی صبح صادق تک کے درمیانی اوقات میں کسی وقت بھی عرفات میں ٹھہرنے سے، حج کا رکن اعظم وقوف عرفہ ادا ہو جاتا ہے اور نویں کے غروب آفتاب تک یہاں ٹھہرنا واجب ہے اس سے پہلے حدود عرفات سے باہر نکلنا سخت جرم ہے جس پر دم لازم آتا ہے۔ وقوف کا سنت طریقہ یہ ہے کہ جب دوپہر کا وقت قریب آئے تو وقوف کے لیے غسل کریں، یہ نہ ہو تو وضو کریں اور مسجد نمرہ میں جائیں۔ زوال کے بعد، ظہر کے وقت میں ظہر کی سنتیں پڑھیں پھر حج کا خطبہ سن کر جماعت کے ساتھ ظہر پڑھیں، سلام پھیرتے ہی عصر کی تکبیر پڑھی جائے گی۔ نماز عصر ادا کریں، دونوں نمازوں کے درمیان کسی قسم کی بات کرنا تو کجا سنتیں پڑھنا بھی جائز نہیں۔ یہاں ظہر وعصر اکٹھی پڑھنے کے لیے درج ذیل شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔

ذوالحجہ کی نویں تاریخ کا ہونا، حدود عرفات میں ہونا، حج کا احترام ہونا، جماعت کے ساتھ ہونا، حاکم وقت یا اس کے نائب کا موجود ہونا، پہلے ظہر پھر عصر کا پڑھنا مقیم امام کا قصر نہ کرنا۔ مذکورہ شرائط سے کوئی شرط اگر نہ پائی جائے تو ظہر، عصر کو اپنے اپنے وقت میں پڑھنا چاہیے۔

یہاں ظہر وعصر کی نمازیں ملا کر ایک ہی وقت میں پڑھنے کا اس لیے حکم دیا جاتا تا کہ غروب آفتاب تک وقوف اور دعا کے لیے کافی وقت مل سکے۔ لہٰذا نماز سے فراغت کے بعد

Marfat.com

فوراً موقف (وقوف کرنے کی جگہ) کو چلیں، جبل رحمت کے سیاہ پتھروں کے قریب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موقف شریف پر یا اس کے نزدیک وقوف کرنا افضل ہے ہجوم کے باعث اگر جگہ نہ مل سکے تو بطن عرفہ کے سوا عرفات کی حدود کے اندر ہر جگہ وقوف ادا ہو سکتا ہے۔

بہتر و افضل یہ ہے کہ قبلہ رو کھڑے وقوف کیا جائے۔ اگر سارا وقت، کھڑے نہ ہو سکیں تو جتنی دیر ممکن ہو کھڑے رہیں پھر بیٹھ جائیں کچھ دیر ستانے کے بعد پھر کھڑے ہو جائیں۔ اس طرح وقوف کا سارا وقت خشوع وخضوع اور نہایت ہی عاجزی وانکساری کے ساتھ ہاتھ پھیلائے، تسبیح وتہلیل، تکبیر، حمد وثناء ذکر ودعا، توبہ واستغفار، تلاوت قرآن اور درود شریف پڑھنے میں گزار دیں، تلبیہ بار بار پڑھیں۔ دعائے جامع رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ بکثرت پڑھیں یہ دعا سب دعاؤں کا نچوڑ ہے نیز اپنی زبان سے بھی پورے خلوص اور دلی سوز وگداز کے ساتھ اپنے رشتہ داروں، دوست احباب اور تمام مسلمانوں کی فلاح ونجات کے لیے دعائیں مانگیں۔ کبھی اپنے گناہوں پر آنسو بہاتے ہوئے عذاب آخرت سے اور غضب الٰہی کے تصور سے لرزہ برآندام ہو جائیں، اور کبھی رحمت الٰہی، اور نوید جنت کی امید سے دلی سرور اور فرحت و شادمانی کا اظہار کریں۔ اسی امید وبیم کی کیفیت میں وقوف کا سارا وقت گزار دیں۔ اگر کوئی عذر نہ ہو تو وقوف کی حالت میں چھتری لگانے یا سر پر سایہ کرنے سے بھی گریز کریں۔

وقوف کی دعائیں

حدیث پاک میں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وقوف عرفات میں ہاتھ اٹھا کر اس طرح دعا فرمائی کہ اول آپ نے تین بار اللہ اکبر وللہ الحمد پڑھا پھر یہ دعا پڑھی۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ(69) اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ بِالْهُدٰی وَ نَقِّنِیْ وَ اعْصِمْنِیْ بِالتَّقْوٰی اِغْفِرْلِیْ فِی الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰی(70)

”نہیں کوئی معبود اللہ کے سوا، جو تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی حکومت ہے

Marfat.com

اور تمام تعریفیں اسی کے لائق ہیں اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔ الٰہی! مجھے ہدایت پر قائم رکھ اور مجھے پاک فرما، اور تقویٰ کے ذریعہ مجھے گناہوں سے بچا، اور دنیا و آخرت میں میری بخشش فرما''۔

پھر حضور ﷺ نے سورۃ فاتحہ پڑھنے کی مقدار دست مبارک چھوڑ دیئے، اس کے بعد دوسری بار پھر ہاتھ اٹھا کر آپ نے مذکورہ دعا پڑھی، پھر سورۂ فاتحہ پڑھنے کی مقدار آپ نے ہاتھ چھوڑ دیئے۔ تیسری بار پھر حضور ﷺ نے ہاتھ اٹھا کر حسب سابق دعا فرمائی۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا، میری اور تمام انبیاء کی عرفہ کے دن کی بہترین دعا کلمہ توحید ہے (71)۔ وقوف عرفات میں پڑھنے کی بہت سی اور بھی مناجات حج کی کتابوں میں درج ہیں، وہ ہیں تو سب حدیث اور بزرگان دین سے منقول، مگر ان کا یہاں تعین کے ساتھ پڑھنا ضروری نہیں۔ ہاں ان دعاؤں کے مفہوم و مطلب کو سامنے رکھ کر اگر پڑھا جائے تو ان کا تاثیر و برکات حد و شمار سے باہر ہیں، اگر ایسا ممکن نہ ہو تو پورے خشوع و خضوع، حضور قلب، اشکبار آنکھوں لرزتے ہونٹوں کے ساتھ، درود شریف، تلاوت قرآن، کلمہ طیبہ، سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر۔ کلمہ توحید، توبہ و استغفار اور دعائے جامع کا پڑھنا ہر اعتبار سے کامل اور مکمل دعا ہے۔

خیال رکھیں

وقوف میں یہ باتیں مکروہ ہیں۔ نماز ظہر و عصر ملا کر پڑھنے کے بعد، موقف کو جانے میں دیر کرنا، پھر اس وقت سے غروب آفتاب تک کھانے پینے میں یا وقوف کے سوا کسی اور کام میں مشغول رہنا، دنیا کی باتیں کرنا، مزدلفہ روانگی کے لیے سورج ڈوبنے سے قبل وقوف چھوڑ دینا، غروب آفتاب کے بعد عرفات سے روانگی میں دیر کرنا، مغرب یا عشاء کی نماز عرفات میں پڑھنا۔

ضروری مسئلہ

غروب آفتاب سے پہلے حدود عرفات سے باہر نکلنا حرام ہے جس نے ایسا کیا اس پر

Marfat.com

لازم ہے کہ واپس آئے اور غروب کے بعد عرفات سے باہر نکلے، ورنہ اس پر دم واجب ہو گا۔نویں کے زوال کے بعد سے دسویں کی صبح تک اگر کوئی وقوف نہ کر سکا تو اس کا حج فاسد ہو گیا اور اس پر آئندہ سال حج کرنا فرض ہے۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حج تو وقوف عرفہ کا نام ہے۔جس نے مزدلفہ کی رات طلوع فجر سے پہلے وقوف عرفہ پالیا اس نے حج پالیا(72)۔اور جس کا وقوف عرفہ فوت ہو گیا اس کا حج ہی فوت ہو گیا تو اب ایسے شخص کو چاہیے کہ عمرہ کر کے احرام کھول دے اور آئندہ سال حج کرے۔

مزدلفہ کو روانگی

حج کے رکن اعظم، وقوف عرفہ کی ادائیگی سے فارغ ہو کر، دسویں ذوالحجہ کی رات کو مزدلفہ پہنچنا لازم ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فَإِذَآ أَفَضْتُم مِّنْ عَرَفَٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِندَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۖ وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدَىٰكُمْ (سورۃ البقرہ:198)

”جب تم عرفات سے واپس آؤ تو مشعر حرام (مزدلفہ) کے نزدیک اللہ کا ذکر کرو، اور اس کو اس طرح یاد کرو جیسے اس نے تمہیں بتایا ہے“۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجۃ الوداع میں عرفات سے مزدلفہ میں تشریف لائے یہاں مغرب و عشاء کی نماز پڑھی پھر آپ نے آرام فرمایا یہاں تک کہ فجر طلوع ہو گئی، جب صبح ہوئی تو اس وقت اذان واقامت کے ساتھ نماز فجر پڑھی۔پھر قصوا اونٹنی پر سوار ہو کر مشعر حرام میں آئے قبلہ رو ہو کر دعا و تکبیر و تہلیل و توحید میں مشغول رہے اور یہاں آپ نے صبح کی روشنی پھیلنے تک وقوف کیا پھر طلوع آفتاب سے پہلے ہی یہاں سے (منیٰ) کو روانہ ہو گئے(73)۔

تشریح مسائل

جب عرفات میں غروب آفتاب کا یقین ہو جائے تو پھر فوراً مزدلفہ کو روانہ ہو جانا

Marfat.com

واجب ہے۔ امام حج کے ہمراہ جانا افضل ہے اگر وہ دیر کرے تو اس کا انتظار جائز نہیں۔ راستہ بھر تلبیہ، ذکر الٰہی، درود پاک اور دعاؤں میں مصروف رہنا چاہیے، اگر ممکن ہو تو پیدل چلنا بہتر ہے۔

مزدلفہ میں مغرب وعشاء کی نمازیں اکٹھی ایک ہی اذان واقامت کے ساتھ، عشاء کے وقت میں پڑھنا واجب ہے اس کے لیے جماعت لازمی شرط نہیں بلکہ تنہا پڑھنے کا بھی یہی حکم ہے۔ مغرب کی نماز عرفات یا مزدلفہ کی راہ میں پڑھ لی تو مزدلفہ پہنچ کر عشاء کے وقت میں اس کو دوبارہ پڑھنا واجب ہے اگر مزدلفہ میں عشاء کے وقت سے پہلے پہنچ جائیں تو نماز مغرب اب بھی پڑھنا جائز نہیں بلکہ عشاء کے وقت کا انتظار کرنا واجب ہے۔ مغرب کے فرضوں کے فوراً بعد عشاء کے فرض پڑھے جائیں آخر میں مغرب وعشاء کی سنتیں اور وتر ادا کیے جائیں۔ مزدلفہ میں ذوالحجہ کی دسویں کی رات کو، تلبیہ وذکر، درود ودعا اور قیام وعبادت میں گزارنا سنت ہے بعض علماء کے نزدیک یہ رات شب قدر سے بھی افضل ہے۔

وقوف مزدلفہ

وقوف مزدلفہ واجب ہے اور اس کا وقت طلوع فجر سے، سورج نکلنے سے تھوڑی دیر پہلے تک ہے۔ سنت اور افضل یہ ہے کہ وقوف مزدلفہ کے لیے، مشعر حرام یعنی قزح پہاڑ کے قریب راستہ سے ہٹ کر اتریں۔ اگر ہجوم کے باعث یہاں جگہ نہ ملے تو وادی محسر کے سوا مزدلفہ کے سارے میدان میں جہاں جگہ ملے وقوف کریں۔ وادی محسر جسے آج کل وادی النار بھی کہتے ہیں یہاں وقوف جائز نہیں، اس جگہ نشان لگا کر واضح کر دیا گیا ہے تا کہ کوئی شخص بھول کر وہاں وقوف نہ کرے، یہ وہ مقام ہے جہاں اصحاب فیل پر عذاب نازل ہوا تھا۔ طلوع فجر سے قبل ہی وضو وغیرہ کر کے وقوف کی تیاری کر لیں اور نماز فجر اول وقت اندھیرے میں ہی باجماعت ادا کریں، نماز کے بعد، طلوع آفتاب سے تھوڑی دیر پہلے تک پورے خشوع وخضوع کے ساتھ وقوف عرفات کی طرح یہاں بھی ذکر الٰہی، تسبیح وتہلیل، حمد وثناء، تلبیہ ودرود اور دعاؤں کے ساتھ وقوف کریں اور پھر طلوع آفتاب سے پہلے پہلے منیٰ کو

Marfat.com

چل دیں۔عرفات میں حقوق اللہ اور یہاں حقوق العباد معاف فرمانے کا وعدہ ہے۔

وقوف مزدلفہ کا وقت صرف طلوع فجر سے روشنی پھیلنے تک ہے لہٰذا اس وقت میں جو مزدلفہ سے ہو کر گزر گیا، اس کا وقوف ہو گیا۔طلوع فجر سے پہلے جو یہاں سے چلا گیا اس پر دم واجب ہے ہاں بیمار یا عورت یا کمزور وناتواں بوڑھا اگر ہجوم میں ضرر کے خوف سے قبل از وقت چلے جائیں تو ان کو معاف ہے اور ان پر دم بھی نہیں۔طلوع فجر کے بعد نماز سے پہلے یا طلوع آفتاب کے بعد مزدلفہ سے جانا خلاف سنت اور مکروہ ہے۔

منیٰ کو روانگی

ذوالحجہ کی دسویں تاریخ، عید کا دن ہے یہ حج کا تیسرا دن ہے، آج مزدلفہ میں وقوف سے فارغ ہو کر منیٰ کو روانگی ہوگی، جہاں اول جمرۂ عقبہ کی رمی، پھر قربانی اور اس کے بعد حلق یا قصر کر کے احرام کھول دیا جائے گا۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حجۃ الوداع میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مزدلفہ سے روانہ ہوئے جب آپ وادی محسر میں پہنچے تو یہاں سواریوں کو تیز کر دیا پھر آپ درمیانی راستہ پر چلے جو جمرہ کبریٰ کو جاتا ہے جب آپ منیٰ میں جمرۂ عقبیٰ کے پاس پہنچے تو اس پر سات کنکریاں ماریں ہر کنکری پر تکبیر کہتے۔آپ نے یہ رمی بطن وادی سے کی، پھر منحر (قربان گاہ) میں آ کر تریسٹھ اونٹ اپنے ہاتھ سے قربان کیے پھر آپ کے ارشاد سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے باقی اونٹ قربان کیے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اپنی قربانی میں شریک کر لیا پھر آپ کے حکم سے ہر اونٹ سے گوشت کا ایک ایک ٹکڑا ہانڈی میں پکایا گیا جس سے دونوں نے گوشت کھایا اور شوربا نوش فرمایا پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوار ہو کر طواف کے لیے بیت اللہ کو روانہ ہوئے اور ظہر کی نماز مکہ میں پڑھی (74)۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دسویں تاریخ کو چاشت کے وقت رمی کی اور اس کے بعد والے دنوں میں، زوال کے بعد رمی فرمائی (75)۔جب حضرت ابراہیم علیہ السلام منیٰ میں قربانی کے لیے تشریف لائے تو پہلے جمرۂ عقبہ پھر جمرہ ثانیہ پھر جمرہ اخریٰ تینوں کے پاس تین بار شیطان آپ کے سامنے آیا آپ نے ہر بار سات سات، کنکریاں ماریں جس سے وہ زمین

Marfat.com

میں دھنس گیا۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں تم شیطان کو رجم کرتے ہو اور ملت ابراہیم کی پیروی کرتے ہو (76)۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ جمروں پر ہر سال کنکریاں ماری جاتی ہیں ہمارے خیال میں وہ کم ہو جاتی ہیں آپ نے فرمایا جو قبول ہوتی ہیں وہ اٹھالی جاتی ہیں ایسا نہ ہو تو کنکریوں کے تم پہاڑ دیکھتے (77)۔

نبی اکرم ﷺ (یوم نحر) کو منیٰ میں تشریف لائے اور جمرہ عقبہ کے پاس جا کر اس کی رمی کی پھر منیٰ میں اپنی قیام گاہ میں آگئے اور قربانی فرمائی اس کے بعد حجام کو بلوایا اور پہلے اپنے سر پاک کی داہنی جانب منڈوائی اور وہ بال مبارک ابوطلحہ کو عنایت فرمائے پھر بائیں جانب منڈوا کر اس کے بال بھی ابوطلحہ کو دے کر حکم فرمایا کہ یہ لوگوں میں تقسیم کر دو (78)۔

حضور ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر سر منڈوانے والوں کے لیے تین بار دعائے رحمت فرمائی اور کتروانے والوں کے لیے ایک بار دعا فرمائی (79)۔ آپ نے عورت کو سر منڈوانے سے منع فرمایا، عورتوں پر حلق نہیں بلکہ ان کو صرف بال تھوڑے کتروانا جائز ہے (80)۔

تشریح مسائل

ذوالحجہ کی دسویں تاریخ کو طلوع آفتاب میں جب بقدر دو رکعت وقت باقی رہ جائے تو مزدلفہ سے منیٰ کو روانہ ہو جانا ضروری ہے جب وادی محسر قریب آئے تو وہاں سے دوسروں کو تکلیف پہنچائے بغیر جلدی اور دوڑتے ہوئے گزرنا مسنون ہے اور یہ دعا پڑھنا مستحب ہے۔

اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَلَا تُھْلِکْنَا بِعَذَابِکَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَالِکَ (81)

''الٰہی! ہمیں اپنے عذاب وغضب سے ہلاک نہ کرنا اور ہمیں اس سے قبل ہی عافیت عطا فرمانا''۔

اس تاریخ کو منیٰ میں جمرہ عقبہ کو رمی کرنا، پھر قربانی کرنا، اس کے بعد سر منڈوانا یا

Marfat.com

کتروانا واجب اور سنت ہے اور اسی تاریخ کو طواف زیارت کرنا بھی افضل ہے۔ یہ طواف حج کا رکن ہے۔ وقوف مزدلفہ کے بعد حج کے صرف تین واجبات اور ایک فرض ورکن باقی رہ جاتے ہیں یہ تمام افعال ذوالحجہ کی 12-11-10 یا 13 تاریخ تک ادا کرنے ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔

کنکر یا پتھر مارنے کو رمی کہتے ہیں۔ منیٰ شریف میں تین مقام ایسے ہیں جن پر سات سات کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ ان کو جمرات کہتے ہیں۔ مسجد خیف کے قریب والے کو جمرۂ اولیٰ اور اس سے آگے والے کو جمرہ وسطیٰ اور جو منیٰ کے آخر میں ہے اس کو جمرۂ عقبہ کہتے ہیں۔ آج عید کے دن صرف جمرہ عقبہ کو رمی کرنا واجب ہے اور اس کے لیے سات کنکریاں مزدلفہ سے ہی لانا سنت ہے دوسری جگہ سے بھی لینا جائز ہے۔ بہتر ہے کہ تین روز کی رمی کے لیے احتیاطاً ستر کنکریاں مزدلفہ سے ہی چن لی جائیں۔ کنکری کھجور کی گٹھلی یا بڑے چنے کے برابر ہونی چاہیے۔

آج کی رمی کا مسنون طریقہ

منیٰ شریف میں آج سب سے پہلا کام جمرۂ عقبہ کی رمی کرنا ہے اس رمی کا مسنون وقت طلوع آفتاب سے زوال آفتاب تک ہے اور زوال سے غروب آفتاب تک بھی جائز ہے۔ عورتوں اور بیماروں کے علاوہ دوسروں کو بعد غروب رمی کرنا مکروہ ہے ہاں طلوع فجر سے پہلے پہلے رمی کرنے سے واجب ادا ہو جاتا ہے۔ مگر بلا عذر اتنی تاخیر کرنا مکروہ ہے۔

جمرۂ عقبہ کی رمی کا مسنون طریقہ یہ ہے۔ کہ جمرہ عقبہ سے کم از کم چھ سات ہاتھ کے فاصلہ پر اس طرح کھڑے ہوں کہ منیٰ دائیں کعبہ بائیں اور جمرہ سامنے ہو پھر بسم اللہ اکبر پڑھ کر داہنے ہاتھ میں ایک کنکری لے کر ہاتھ خوب اوپر اٹھا کر جمرۂ عقبہ کو ماریں اسی طرح یکے بعد دیگرے سات کنکریاں ماریں۔ پہلی کنکری مارتے ہی تلبیہ بند کر دیں اور ہر کنکری کے ساتھ بسم اللہ اللہ اکبر کہیں اور یہ دعا پڑھنا بھی مستحب ہے۔

بِسْمِ اللهِ اَللهُ اَكْبَرُ رَغْمًا لِلشَّيْطَانِ رِضًا لِلرَّحْمٰنِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا

Marfat.com

مَبْرُوْرًا وَ سَعْیًا مَشْکُوْرًا وَ ذَنْبًا مَغْفُوْرًا (82)

''اللہ کے نام سے، اللہ بہت بڑا ہے شیطان کو ذلیل کرنے کے لیے اور رحمن کو راضی کرنے کے لیے رمی کرتا ہوں، الٰہی! حج کو قبول کوشش کو منظور اور گناہوں کو معاف فرما''۔

آج کی رمی کے بعد دعا کے لیے وہاں ٹھہرنا خلاف سنت ہے لہٰذا رمی کے بعد ذکر و دعا میں مشغول اپنی قیام گاہ میں آجائیں اور قربانی کا انتظام کریں۔ جمرہ عقبہ کی رمی سے ہی تلبیہ کہنا بند ہو جائے گا۔

اہم مسائل

پتھر توڑ کر کنکریاں بنانا، مسجد سے کسی ناپاک جگہ سے کنکریاں اٹھانا مکروہ ہے۔ بڑے پتھر یا ناپاک کنکریوں سے رمی کرنا بھی مکروہ ہے اس لیے احتیاطاً رمی سے پہلے کنکریوں سے رمی کرنا بھی مکروہ ہے کیونکہ وہ مردود کنکریاں ہے حدیث پاک میں ہے جن کا حج قبول ہوتا ہے ان کی کنکریاں اٹھالی جاتی ہیں اور جن کا حج قبول نہیں ہوتا وہ کنکریاں وہیں پڑی رہتی ہیں ایسا نہ ہو تو وہاں کنکریوں کا پہاڑ ہو جائے (83)۔

اگر دسویں تاریخ کی یا رمی بعد والی رات میں بھی نہ کی تو اس کی قضا اور دم دونوں واجب ہیں۔ جمرہ کی جڑ پر کنکریاں مارنا مستحب ہے کنکری کا جمرہ کو لگنا لازمی شرط نہیں کنکری جمرہ کے گرد بنی ہوئی دیوار کے اندر گرے تو جائز ہے باہر گرے تو اس کی جگہ دوسری مارنا چاہیے۔ ساتویں کنکریاں ایک ہی بار ماریں تو وہ ایک ہی بار شمار ہوگی۔

بلا عذر شرعی، کسی کو اپنا نائب بنا کر رمی کروانا ہرگز جائز نہیں۔ شدید بیماری، بہت زیادہ کمزوری و بڑھاپا، یا ایسی بیماری کہ سواری پر بھی رمی کرنے سے زیادہ تکلیف و بیمار ہو جانے کا قوی اندیشہ ہو تو دوسرے کو نائب بنا کر رمی کروانا جائز ہے۔ نائب کے لیے مستحب یہ ہے کہ وہ پہلے اپنی رمی سے فارغ ہو کر پھر دوسرے کی طرف سے رمی کرے۔

Marfat.com

قربانی

دسویں ذوالحجہ کا دوسرا واجب قربانی ہے یہ بقر عید والی قربانی نہیں بلکہ یہ حج کے شکرانہ کی قربانی ہے جو قارن اور متمتع پر تو واجب ہے اور مفرد پر مسنون و مستحب ہے۔ لہٰذا قارن اور متمتع جب تک یہ قربانی ادا نہ کرلیں، حلق اور قصر نہیں کروا سکتے۔ ورنہ ان پر دم واجب ہو جائے گا۔ ہاں مفرد کے لیے قربانی سے پہلے حلق اور قصر کروانا جائز ہے۔ اس قربانی کے بھی وہی مسائل و احکام ہیں جو عیدالضحیٰ کی قربانی کے ہیں۔

قارن اور متمتع اگر قربانی کی استطاعت نہ رکھتے ہوتو وہ اس کے بدلے دس روزے رکھیں، لیکن اس کے لیے یہ لازمی شرط ہے کہ تین روزے نو ذوالحجہ سے پہلے پہلے رکھ لیے جائیں اور باقی سات روزے ایام حج کے بعد، رکھے جائیں تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ (قرآن حکیم) یوم عرفہ سے پہلے اگر تین روزے نہ رکھے تو اب لازماً قربانی ہی کرنا واجب ہے لہٰذا وہ حلق یا قصر کروا کر احرام کھول دیں مگر اب ان پر دو دم واجب ہوں گے، ایک دم قربانی نہ کرنے کا، اور دوسرا قربانی سے پہلے حلق یا قصر کروانے کا۔

حلق وقصر

دسویں ذوالحجہ کا تیسرا واجب، قربانی کے بعد حلق وقصر ہے یعنی مردوں کو سر کے بال منڈوانا یا کترانا اور سر منڈوانا کترانے سے افضل ہے۔ عورتوں کے لیے حلق یعنی سر کے بال منڈوانا حرام ہے بلکہ ان پر صرف قصر ہے یعنی سر کے تمام بال، یا کم از کم چوتھائی سر کے بال، لمبائی میں ایک ایک پورے کے برابر کترائے جائیں۔ اس سے کم میں مرد و عورت دونوں کے لیے قصر جائز نہیں۔

حج کا حلق وقصر، حدود حرم کے اندر ہونا واجب ہے اور منیٰ شریف میں کروانا سنت ہے۔ اگر حرم سے باہر کیا گیا تو دم واجب ہو جائے گا۔ حلق اور قصر سے پہلے ناخن کاٹنا، لبیں کتروانا جائز نہیں ورنہ کفارہ لازم ہو جائے گا۔ حلق اور قصر کے بعد، بیوی سے مباشرت اور بوس و کنار کے سوا، احرام کی باقی پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں اس لیے احرام کھول دیا جاتا ہے۔

Marfat.com

پھر طواف حج کے بعد، بیوی سے مباشرت والی جزوی پابندی بھی ختم ہو جاتی ہے۔ حلق اور قصر کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ قبلہ رو بیٹھے اپنی دائیں جانب سے حجامت شروع کروائی جائے۔ قربانی کے بعد محرم بھی ایک دوسرے کے سر کے بال مونڈ یا کتر سکتے ہیں۔ حجامت کرواتے وقت یہ تکبیر پڑھتے رہیں۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْد

حلق اور قصر کے بعد قبولیت دعا کا وقت ہے۔ لہٰذا اس وقت ذکر و دعا میں مشغول ہونا چاہیے۔

طواف حج

دسویں تاریخ کا چوتھا کام طواف حج ہے یہ طواف احرام کے بعد، حج کا تیسرا اور آخری رکن ہے جس کی ادائیگی سے حج مکمل ہو جاتا ہے اس کو طواف زیارت طواف رکن، طواف فرض، طواف افاضہ بھی کہتے ہیں۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ﴿٢٩﴾

''پھر (قربانی کے بعد حلق و قصر کریں اور) اپنا میل کچیل اتاریں اور اپنی نذریں پوری کریں اور اس آزاد گھر کا طواف کریں''۔ (سورۃ الحج)

اس طواف کا مسنون اور افضل وقت تو دسویں ذوالحجہ کو جمرۂ عقبہ کی رمی، قربانی اور حلق و قصر کے بعد ہے اور بارہویں کے غروب آفتاب سے پہلے پہلے ادا کرنا بھی بالکل جائز و درست ہے اس طواف سے فراغت کے بعد، احرام کی تمام پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ بارہویں کی شام تک، اگر یہ طواف نہ کیا تو یہ طواف ادا کرنا بدستور فرض رہے گا، لیکن حیض و نفاس والی عورت کے سوا، دوسروں کو اس تاخیر کی وجہ سے دم دینا بھی واجب ہوگا۔ اور جب تک یہ طواف نہ کر لیا جائے بیوی سے مباشرت و بوس و کنار حرام و ناجائز ہے اور ایسا کرنے سے دم واجب ہوگا۔

چونکہ عورت کو حیض و نفاس کی حالت میں طواف کرنا منع ہے لہٰذا جو عورت دسویں سے

Marfat.com

بارہویں تک مذکورہ عذر کی وجہ سے طواف نہ کر سکے، وہ انتظار کرے اور پاک ہونے کے بعد طواف کرے۔ عورت پر اس تاخیر کی وجہ سے دم بھی واجب نہیں اس لیے عورت جب تک پاک نہ ہو جائے طواف نہ کرے اور جب تک طواف نہ کر لے وطن نہیں جا سکتی۔ اگر بلا طواف وطن آ جائے تو پھر بھی اس کے ذمہ یہ طواف فرض ہی رہے گا۔ کیونکہ یہ طواف نہ فوت ہوتا ہے نہ اس کا بدل دیا جا سکتا ہے بلکہ عمر بھر اس کی ادائیگی کا فریضہ بدستور رہتا ہے۔

سنت یہ ہے کہ طواف حج دسویں کو قربانی، حلق اور قصر کے بعد احرام کھول کر کیا جائے۔ اگر حج کی سعی اور رمل پہلے کر چکے ہوں تو پھر اس طواف میں رمل اور اس کے بعد صفا و مروہ کی سعی وغیرہ کچھ نہیں۔ اگر پہلے حج کی سعی و رمل نہ کیا ہو تو پھر اس طواف کے پہلے تین پھیروں میں رمل کرنا ہوگا اور طواف کے بعد صفا و مروہ کے درمیان حسب دستور سعی بھی لازم ہے۔

طواف حج کا سنت طریقہ

دسویں تاریخ کے افعال سے فارغ ہونے کے بعد نہا دھو کر، با طہارت، سلے کپڑے پہنے عطر و خوشبو لگائے، قربانی کا گوشت کھا کر مکہ مکرمہ پیدل روانہ ہوں سنت کے مطابق ذکر و دعا میں مشغول ہو کر مسجد حرام میں داخل ہوں۔ حسب دستور طواف شروع کریں حج کا رمل پہلے نہ کیا ہو تو پہلے تین پھیروں میں رمل کریں سات پھیرے مکمل کرنے کے بعد مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز طواف پڑھیں پھر ملتزم پر آ کر دعا مانگیں، پھر زمزم پئیں۔ حج کی سعی اگر پہلے نہ کی تو اب دستور کے مطابق سعی کر کے مسجد حرام میں مطاف کے قریب دو رکعت نفل پڑھیں۔ بحمدہ تعالیٰ حج کے تمام ارکان پورے ہو گئے اب صرف دو یا تین روز منیٰ شریف میں قیام کے دوران جمروں کی رمی باقی رہ گئی ہے۔ لہٰذا طواف حج کے بعد منیٰ شریف واپس آ جائیں۔

مسئلہ

دسویں تاریخ کو جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد، قربانی، پھر حلق و قصر اور طواف حج اسی تاریخ کو کرنا ضروری نہیں بلکہ یہ امور بارہویں تک بھی کرنا جائز ہیں۔ لہٰذا ان تین دنوں میں

Marfat.com

آسانی وسہولت کے مطابق جب چاہیں ان امور کو ادا کرنا جائز و درست ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ قارن اور متمتع قربانی سے قبل حلق وقصر نہیں کروا سکتے اور حلق وقصر کروائے بغیر انہیں احرام کھولنا بھی جائز نہیں ورنہ دم لازم ہوگا۔

گیارہ و بارہ ذوالحجہ کی رمی اور قیام منیٰ

گیارہ تاریخ حج کا چوتھا دن ہے اس روز منیٰ میں نماز ظہر پڑھ کر، خطبہ سننے کے بعد تینوں جمرات کی رمی کرنا واجب ہے۔ آج کی رمی کا افضل وقت زوال کے بعد سے غروب آفتاب تک ہے۔ عورتوں اور ضعیف و ناتواں بوڑھوں کے سوا دوسروں کو، بعد غروب رمی کرنا مکروہ ہے۔ ہاں بارہویں کی فجر طلوع ہونے سے پہلے پہلے اگر رمی کر لی تو ادا ہو جائے گی اس کے بعد رمی کا وقت فوت ہو جاتا ہے ایسی صورت میں رمی کی قضا اور دم دونوں واجب ہیں۔

آج کی رمی کا سنت طریقہ

پہلے جمرۂ اولیٰ، پھر جمرۂ وسطیٰ اور پھر جمرۂ عقبہ کو رمی کرنا ہے۔ لہٰذا حسب دستور جس طرح دس تاریخ کو جمرۂ عقبہ کو رمی کی تھی اسی طرح آج بھی یہاں رو بقبلہ کھڑے تکبیریں پڑھتے ہوئے یکے بعد دیگرے سات کنکریاں جمرۂ اولیٰ پر ماریں ہر کنکری مارتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر کہیں اور مذکورہ دعا بھی پڑھیں۔ رمی سے فارغ ہونے کے بعد وہاں سے ہٹ کر قبلہ رخ کھڑے کم از کم آٹھ دس منٹ ہاتھ اٹھا کر ذکر و دعا اور درود شریف میں مشغول رہیں یہ قبولیت کا وقت و مقام ہے لہٰذا نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ اپنے اللہ سے دعائیں مانگیں۔

جمرۂ وسطیٰ

جمرۂ اولیٰ کی رمی اور دعا کے بعد، جمرۂ وسطیٰ کے پاس آئیں اور حسب دستور اس جمرہ کو بھی رمی کریں۔ رمی کے بعد اس جگہ سے علیحدہ ہٹ کر پہلے کی طرح یہاں بھی آٹھ دس منٹ دعا میں مشغول رہیں۔

Marfat.com

جمرۂ عقبہ

پہلے دو جمروں کی طرح، یہاں جمرۂ عقبہ پر بھی یکے بعد دیگرے سات کنکریاں ماریں۔ اس جمرہ کی رمی کے بعد فوراً ذکر و دعا میں مشغول اپنی قیام گاہ کو واپس آجائیں۔ دعا کے لیے وہاں ٹھہرنا خلاف سنت ہے۔

12 ذوالحجہ کی رمی

بارہویں تاریخ حج کا پانچواں دن ہے اس دن بھی گیارہ تاریخ کی رمی کی طرح اور اسی ترتیب سے نماز ظہر کے بعد تینوں جمروں پر سات سات کنکریاں مارنا واجب ہے پہلے دو جمروں کی رمی کے بعد حسب دستور دعا کے لیے ٹھہرنا، اور آخری جمرۂ عقبہ کی رمی کے بعد نہ ٹھہرنا بلکہ فوراً اپنی قیام گاہ کو آجانا سنت ہے۔

12 ذوالحجہ کی رمی کے بعد، غروب آفتاب سے پہلے پہلے مکہ مکرمہ چلے جانے کا اختیار ہے اور غروب کے بعد جانا مکروہ ہے اگر تیرہویں کی صبح منیٰ میں ہوگئی تو اب اس دن کی رمی بھی واجب ہوجائے گی لہٰذا اب بغیر رمی کیے جانا ہرگز جائز نہیں ورنہ دم لازم ہوگا۔

13 ذوالحجہ کی رمی

سنت اور افضل 13 تاریخ کو بعد زوال نماز ظہر پڑھنے اور پھر رمی کرنے کے بعد مکہ مکرمہ جانا ہے۔ ہاں اگر آج کی صبح منیٰ میں طلوع ہوجائے تو پھر تیرہ تاریخ کی رمی واجب ہوجاتی ہے لہٰذا آج بھی حسب دستور اور سنت کے مطابق تینوں جمروں پر رمی کریں، جمرۂ اولیٰ اور جمرۂ وسطیٰ کی رمی کے بعد دعا کے لیے ٹھہریں اور جمرۂ عقبہ کی رمی کے بعد نہ ٹھہریں رمی سے فارغ ہونے کے بعد مکہ مکرمہ روانہ ہوں۔ آج 13 تاریخ کو غروب آفتاب کے بعد ہر طرح کی رمی قضا ہو یا ادا کا وقت ختم ہوجائے گا۔

مکہ مکرمہ کو واپسی

منیٰ کے افعال و قیام سے فارغ ہونے کے بعد مکہ مکرمہ کو واپس آئیں، راستہ میں

Marfat.com

جنت المعلیٰ کے قریب وادی محصب میں دعا کے لیے تھوڑی دیر ٹھہرنا سنت ہے یہ بھی قبولیت دعا کا مقام ہے افضل یہ ہے کہ یہاں نماز عشاء پڑھ کر تھوڑی دیر آرام کرنے کے بعد مکہ مکرمہ میں حاضری دیں یہی سنت نبوی ہے۔ آفاقی یعنی وہ حضرات جو حدود میقات سے باہر کے رہنے والے ہیں اب ان کے ذمہ حج کا صرف ایک واجب طواف وداع باقی رہ گیا ہے۔ جو مکہ سے بوقت رخصت ادا کیا جائے گا۔

اب 13 ذوالحجہ کے بعد، قیام مکہ کے دوران جتنے ہوسکیں اپنے آقا و مولیٰ نبی اکرم ﷺ کے لیے اور اپنے لیے، اپنے والدین اور بھی جس کی طرف سے چاہیں جتنے چاہیں عمرے ادا کرتے رہیں اور نفل طواف بھی بکثرت کریں کیونکہ بیرونی حضرات کے لیے کعبہ شریف میں نفل نماز سے بھی زیادہ افضل نفل طواف ہے علاوہ ازیں یہاں ایک ختم قرآن بھی ضروری کریں، ۔ خوب زمزم پئیں، حطیم کعبہ میں نفل پڑھیں ملتزم کے ساتھ لپٹیں دعائیں مانگیں، حجر اسود کو بوسہ دیں، بارش اور سخت گرمی اور تیز دھوپ میں طواف کرنا، اجر وثواب کے اعتبار سے بہت ہی افضل ہے۔ کعبہ شریفہ کو بار بار دیکھیں اور رب کعبہ سے بار بار دعائیں مانگیں ان عبادات کے علاوہ بوقت فرصت اس مقدس شہر کے متبرک مقامات کی زیارت بھی ضرور کریں۔ نہ معلوم یہ غنیمت وحاضری دوبارہ نصیب ہوگی یا نہیں اس لیے قیام مکہ کا ایک ایک لمحہ غنیمت جانیں۔

طواف وداع

یہ طواف صرف اہل آفاق یعنی بیرون میقات رہنے والوں پر واجب ہے اس کو طواف صدر بھی کہا جاتا ہے جو کعبہ معظمہ سے رخصت کے وقت ادا کرنا ہوتا ہے۔ چاہے کتنا عرصہ ہی یہاں قیام کیا جائے جب بھی وطن روانگی ہو تو یہ طواف کر کے رخصت ہونا واجب ہے۔ اس طواف میں رمل واضطباع، اس کے بعد سعی وغیرہ کچھ نہیں۔ یہ طواف کر لینے کے بعد اگر دوبارہ کسی وجہ سے مکہ شریف قیام کرنا پڑے تو بوقت رخصت طواف وداع کرنا مستحب ہے جو عورت بوقت رخصت حیض ونفاس میں ہو اس پر یہ طواف واجب نہیں، ایسی صورت حال

Marfat.com

میں وہ صرف مسجد حرام کے (باب الوداع) کے دروازے پر کھڑی ذکر و دعا میں مشغول اور اشکبار نظروں سے کعبہ شریفہ کی الوداعی زیارت کر کے رخصت ہو جائے اگر ممکن ہو تو عورت پاک ہونے کا انتظار بھی کر سکتی ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں۔

طواف وداع کا طریقہ

حسب دستور طواف وداع کی نیت کر کے حجر اسود کے استلام کے بعد طواف شروع کریں۔ سات پھیرے مکمل کرنے کے بعد مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز طواف پڑھیں پھر خوب پیٹ بھر کر زمزم پئیں، چہرے اور بدن پر بھی ملیں، پیتے وقت بار بار کعبہ کی زیارت کریں۔ پھر دروازہ کعبہ کے سامنے کھڑے ہو کر چوکھٹ کو بوسہ دیں اور بار بار حاضری کی دعا مانگیں دعائے جامع اور یہ دعا بھی پڑھیں۔

اَلسَّائِلُ بِبَابِكَ يَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَ كَرَمِكَ وَيَرْجُوْ رَحْمَتَكَ

"الٰہی! یہ سوالی تیرے در پر کھڑا تیرے فضل و کرم کا سوال کرتا ہے اور تیری رحمت کا امیدوار ہے"۔

اس کے بعد، ملتزم پر حاضری دیں اور حسب دستور دیوار کعبہ سے لپیٹ کر خوب روئیں، آنسو بہائیں اللہ کی حمد و ثنا، تسبیح و تہلیل اور توبہ و استغفار، درود و دعا بکثرت پڑھیں۔ پھر حجر اسود کا استلام کریں اور بوسہ دیں اور یہ دعا پڑھ کر رخصت ہوں۔

يَا يَمِيْنَ اللهِ فِيْ اَرْضِهٖ اِنِّيْ اُشْهِدُكَ وَ كَفٰى بِاللهِ شَهِيْدًا اِنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ وَاَنَا اُوَدِّعُكَ هٰذِهِ الشَّهَادَةِ لِتَشْهَدَ لِيْ بِهَا عِنْدَ اللهِ تَعَالٰى فِيْ يَوْمِ الْقِيَامَةِ يَوْمَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُشْهِدُكَ عَلٰى ذَالِكَ وَاُشْهِدُ مَلَائِكَتَكَ الْكِرَامَ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ بَيْتِكَ الْحَرَامِ وَاِنْ جَعَلْتَ فَعَوِّضْنِيْ مِنْهُ الْجَنَّةَ (84)

"اے یمین الٰہی! میں تجھے گواہ بناتا ہوں اور اللہ کی گواہی کافی ہے میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور میں

Marfat.com

تیرے پاس اس شہادت کو امانت رکھتا ہوں تا کہ قیامت کے دن جو بڑی گھبراہٹ کا دن ہے تو میرے لیے اس کی شہادت دے گا۔ الٰہی! میرے اس حج کو اپنے محترم گھر کی آخری حاضری نہ بنانا، اگر ایسا کر دیا ہے تو پھر مجھے اس کے بدلہ میں جنت عطا فرمانا''۔

جب بیت اللہ سے رخصت ہوں تو کعبہ کی طرف منہ کر کے الوداعی زیارت کرتے ہوئے الٹے پاؤں چلیں یا سیدھے چلتے ہوئے مڑ مڑ کر بیت اللہ کو حسرت و یاس بھری نظروں سے دیکھتے اس کے غم و فراق میں آنسو بہاتے رخصت ہوں، باب الوداع سے باہر نکلنا سنت ہے باہر آ کر حسب وسعت و گنجائش صدقہ و خیرات کرنا بہتر و افضل ہے۔

جنایت کے احکام و مسائل

احرام اور حج کے احکام کی خلاف ورزی کو جنایت (گناہ) کہتے ہیں۔ اور اس جرم و گناہ کی شریعت نے جو سزا و کفارہ وغیرہ مقرر فرمایا ہے اس کو جزاء یا کفارہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے یہ جرم خواہ قصداً ہو یا بھول کر، عذر سے ہو یا بلا عذر، نیند میں ہو یا بیداری میں، ہوش میں ہو یا بے ہوشی میں، جرم کے جرم ہونے کا علم ہو یا نہ الغرض کسی طرح بھی سرزد ہو، ہر حال میں اس کا کفارہ لازم ہے ہاں اگر جرم غلطی یا بھول یا کسی شرعی عذر کی وجہ سے سرزد ہو تو اس میں گناہ نہیں صرف کفارہ لازم ہوتا ہے، اور دانستہ، بلا عذر، جرم کے ارتکاب سے گناہ بھی ہوتا ہے۔ بلا عذر شرعی جان بوجھ کر اس نیت سے جنایت کا ارتکاب کرنا کہ جزا دے دوں گا سخت گناہ ہے۔ اور اس میں توبہ و کفارہ دونوں ضروری ہے۔

یہاں جنایت کے بیان میں عذر سے مراد بیماری، شدید گرمی یا سردی، زخم، پھوڑے اور جوئیں وغیرہ تکلیف دہ اور مشقت والے اسباب ہیں۔ ان کے علاوہ اور کوئی سبب شرعی عذر نہیں کہلاتا۔ جو جرم مذکورہ عذر کے باعث سرزد ہو اس کو غیر اختیاری جنایت کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ اور کسی سبب سے سرزد ہونے والے جرم کو اختیاری جنایت کہا جاتا ہے۔ اختیاری جنایت کی شریعت نے جو جزا مقرر کی ہے وہی ادا کرنا واجب ہے اور غیر اختیاری

Marfat.com

جنایت میں اگر دم واجب ہو تو شرعاً یہ آسانی اور سہولت ہے کہ چاہیں تو دم دیں یا اس کے بدلے میں چھ مسکینوں کو صدقہ فطر کی مقدار ہر ایک کو ایک ایک صدقہ دیں یا دو وقت ان کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائیں یا اس کے بدلے میں تین روزے رکھے جائیں۔ روزوں میں وقت اور مقام کی پابندی نہیں جہاں اور جب چاہیں رکھیں، مگر زیادہ تاخیر جائز نہیں اور اگر یہ جنایت ایسی ہو جس کی جزا میں صدقہ واجب ہے تو اس میں بھی صدقہ دینے یا ایک روزہ رکھنے کا اختیار ہے۔

جنایت کے ارتکاب کی وجہ سے شریعت نے جو کفارے اور جزائیں مقرر کی ہیں ان کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) بدنہ: اس سے مراد ایک اونٹ یا ایک گائے ہے۔

(۲) دم: ایک بھیڑ بکری یا اونٹ اور گائے کا ساتواں حصہ ہے۔

(۳) صدقہ: مطلق صدقہ سے مراد، فطرانے کی مقدار صدقہ ہے اور کچھ صدقہ دینے کا حکم ہو تو وہاں مٹھی بھر گندم وغیرہ دینا مراد ہوتا ہے۔

(۴) قیمت: بحالت احرام یا حدود حرم میں خشکی کے جنگل جانوروں کو شکار وغیرہ کرنے سے اس جانور کی قیمت دینا واجب ہوتی ہے۔

مسئلہ

احرام کی جنایت میں قارن پر دو کفارے واجب ہوں گے کیونکہ اس کے دو احرام ہیں ایک حج کا اور دوسرا عمرے کا۔ ہاں بلا احرام میقات سے گزرنے کا اس پر ایک ہی کفارہ ہے۔ اس کے علاوہ حج وعمرہ کی باقی جنایتوں میں قارن پر ایک ہی کفارہ واجب ہوگا۔ بدنہ یا دم واجب ہونے کی صورت میں یہ لازمی شرط ہے کہ وہ جانور حدود حرم میں ذبح کیا جائے اور اس کا گوشت صرف محتاجوں کا حق ہے خود کھانا یا امیروں کو کھلانا ہرگز جائز نہیں۔ نیز اس جانور کی قیمت کا صدقہ کرنا بھی جائز نہیں۔ علاوہ ازیں ان جانوروں کے بھی وہی احکام و شرائط ہیں جو قربانی کے جانوروں کے ہیں۔

Marfat.com

قبل ازیں حج کے مسائل واحکام کے بیان میں جنایت کی وجہ سے جو کفارے لازم ہوتے ہیں ضمناً ان کا بیان بھی ہوتا رہا ہے۔ اب چند ایک ضروری اور کثیر الوقوع مسائل کا بیان کیا جاتا ہے۔

بلا احرام میقات سے گزرنا

حدود میقات سے باہر رہنے والے کسی عاقل بالغ مسلمان کا بغیر احرام باندھے میقات سے آگے مکہ مکرمہ کی طرف جانا جائز نہیں ورنہ دم واجب ہوگا۔ اگر دانستہ ایسا کیا تو گنہگار بھی ہوگا۔ اگر کوئی شخص بلا احرام میقات سے آگے چلا گیا تو اس پر واجب ہے کہ واپس میقات پر آ کر احرام باندھے اب اس پر دم واجب نہیں رہے گا۔ اگر واپس نہ آیا اور وہیں سے حج یا عمرہ کا احرام باندھ لیا تو دم لازم ہوگا۔ جو حضرات ہوائی جہاز پر سفر کرتے ہیں ان کو احرام باندھ کر سوار ہونا چاہیے یا جہاز کے جدہ اترنے سے ڈیڑھ دو گھنٹے پہلے جہاز کے اندر ہی احرام باندھ لینا چاہیے کیونکہ ہوائی جہاز حدود میقات پر سے گزر کر جدہ اترتا ہے، ورنہ دم واجب ہوگا۔ مزید تفصیل میقات کے بیان میں گزر چکی ہے۔

خوشبو لگانا

احرام کی حالت میں بدن یا لباس میں خوشبو وغیرہ لگانا حرام ہے۔ اگر بہت سی خوشبو لگائی یا کسی بڑے عضو کے سارے حصہ پر خوشبو لگائی جیسے سر، منہ وغیرہ تو دم واجب ہے۔ اگر تھوڑی سی خوشبو کسی عضو کے تھوڑے حصہ پر لگائی تو صدقہ لازم ہے۔ اگر خوشبو کا استعمال عذر شرعی کی وجہ سے ہوا تو پہلی صورت میں دم دینے یا چھ مسکینوں کو فطرانہ کی مقدار ایک ایک صدقہ دینے یا تین روزے رکھنے، ان میں سے کوئی ایک کفارہ دینے کا اختیار ہے اور دوسری صورت میں، صدقہ دینے یا ایک روزہ رکھنے کا اختیار ہے۔ اگر تھوڑی تھوڑی خوشبو چند اعضاء کو لگائی مگر سب ملا کر بڑے عضو کے برابر ہو جائے تو دم واجب ہے، ورنہ صدقہ ہے۔

ایسا کپڑا جو سارا خوشبو میں بسا ہوا ہو یا کپڑے میں زیادہ مقدار میں خوشبو لگی ہو تو اگر ایسا کپڑا پورا ایک دن یا پوری ایک رات یعنی 12 گھنٹے، پہنے رکھا تو دم واجب ہے اور اس

Marfat.com

سے کم وقت میں صدقہ ہے، اگر خوشبو تھوڑی سی لگی ہو تو صرف صدقہ لازم ہے وقت کی حد نہیں جس بستر یا کپڑے پر خوشبو لگائی گئی ہو اس پر لیٹنے کا حکم بھی یہی ہے۔

ایسی چیز زیادہ مقدار میں کھانا یا پینا جس میں خوشبو ملائی گئی ہو مگر وہ پکائی نہ ہو اگر خوشبو غالب ہو تو دم ہے ورنہ صدقہ ہے۔ ایسا خوشبودار کھانا، جس میں خوشبو پکائی گئی ہو اور خوشبو آ رہی ہو، مکروہ ہے۔ لہٰذا احرام کی حالت میں خوشبودار کھانے پینے کی چیزوں کے استعمال سے پرہیز کرنا چاہیے، حجر اسود پر اگر خوشبو لگی ہو تو بحالت احرام، استلام کرتے وقت اس کا بوسہ لینا، یا ہاتھوں سے چھونا جائز نہیں بلکہ صرف ہاتھوں سے اشارہ کر کے ہاتھوں کو بوسہ دینا چاہیے۔ اگر بوسہ دیا یا ہاتھوں سے چھوا اور منہ یا ہاتھوں پر خوشبو زیادہ مقدار میں لگ گئی تو دم واجب ہے کم لگی تو صدقہ ہے۔

داڑھی یا سر پر مہندی پتلی پتلی لگائی کہ بال نہ چھپے تو ایک دم واجب ہے اور اگر خوب گاڑھی لگائی اور 12 گھنٹے گزر گئے تو مرد پر دو دم واجب ہوں گے، ایک چہرہ یا سر چھپانے کا اور دوسرا خوشبو لگانے کا۔ اور عورت کو سر پر مہندی لگانے کی وجہ سے صرف ایک دم واجب ہے کیونکہ اس کے لیے سر چھپانا جائز ہے خوشبو لگانا حرام ہے۔ عورت نے اگر پوری ایک ہتھیلی یا ایک تلوے پر مہندی لگائی تو دم واجب ہے اس سے کم میں صدقہ ہے۔ خوشبودار سرمہ ایک یا دو بار لگایا تو صدقہ واجب ہوگا اور دو بار سے زیادہ میں دم لازم ہے۔ جس سرمہ میں خوشبو نہ ہو اس کے لگانے میں کوئی حرج نہیں مگر بلاضرورت مکروہ ہے۔ جب خوشبو لگانی جرم قرار دی گئی تو پھر وہ فوراً بدن یا کپڑے سے دور کرنا واجب ہے اگر کفارہ دینے کے بعد بھی زائل نہ کی تو دم واجب ہو جائے گا۔

سلا ہوا کپڑا پہننا

احرام کی حالت میں مردوں کو سلے کپڑے پہننا حرام ہے۔ سلا کپڑا اگر پورا ایک دن (12 گھنٹے) یا ایک رات پہنے رکھا تو دم واجب ہے اور اس سے کم وقت میں صدقہ ہے اگر کسی عذر کی وجہ سے ایک سلا کپڑا پہنا مگر دوسرا بلا عذر اور ضرورت والی جگہ سے اور جگہ پہنا تو

Marfat.com

دو دم واجب ہوں گے، مثلاً ضرورت کرتے کی تھی اور بلا ضرورت پاجامہ بھی پہن لیا، مردوں کو بحالت احرام موزے جرابیں، تسمے والے بوٹ اور ایسی جوتی پہننا جو پاؤں کی ابھری ہڈی کو چھپالے حرام ہے اگر ایسا کوئی جوتا یا بوٹ وغیرہ 12 گھنٹے لگاتار پہنے رکھا تو دم واجب ہے اور اس سے کم وقت میں صدقہ ہے۔

سر یا منہ چھپانا

بحالت احرام مرد کو سر، منہ اور عورت کو چہرہ ڈھانپنا حرام ہے۔ اگر مرد نے سر یا منہ اور عورت نے منہ، متواتر 12 گھنٹے یعنی کامل ایک دن یا رات چھپائے رکھا تو دم واجب ہوگا اور اس سے کم وقت میں صدقہ ہے۔ سر یا منہ کا چوتھائی حصہ ڈھانپنا پورے سر اور پورے چہرے کا حکم رکھتا ہے لہٰذا چوتھائی حصہ سے کم سر یا منہ اگر 12 گھنٹے لگاتار چھپائے رکھا تو صدقہ لازم ہوگا اور اس سے کم وقت میں کچھ واجب نہیں۔ ہاں گناہ ضرور ہے۔

بال دور کرنا

سر یا داڑھی کے چوتھائی حصہ کے بال مونڈوائے یا کترائے تو دم واجب ہے اور اس سے کم میں صدقہ ہے۔ پورے گردن یا پوری ایک بغل یا زیر ناف کے بال صاف کرنے میں بھی ایک دم ہے اور کم میں صدقہ ہے۔ مونچھ اگرچہ تھوڑی یا پوری مونڈوائی کترائی جائے اس میں صدقہ لازم ہے۔ سر داڑھی، بغلوں، زیر ناف یا سارے بدن کے بال، اگر ایک ہی وقت اور ایک ہی جگہ میں صاف کیے تو ایک کفارہ ہے اور اگر علیحدہ علیحدہ جگہ اور وقت میں صاف کیے تو اتنے ہی کفارے لازم ہوں گے، مذکورہ اعضاء کے علاوہ باقی جسم کے بال مونڈنے میں صرف صدقہ لازم ہے۔ دو تین بال کاٹنے یا مونڈنے میں مٹھی بھر گندم یا روٹی کا ایک ٹکڑا صدقہ دینا چاہیے اور اس سے زائد بالوں میں صدقہ فطر کی مقدار صدقہ واجب ہے یہی حکم وضو کرتے ہوئے یا کھجانے سے بال گرنے کا ہے۔

ہاتھ لگائے بغیر خود بخود اگر بال گر جائیں تو کچھ لازم نہیں۔ عورت نے سارے یا چوتھائی سر کے بال ایک پورے برابر اگر کترائے تو دم واجب ہے اور اس سے کم میں صدقہ

Marfat.com

ہے۔محرم نے دوسرے محرم کا چوتھائی سر مونڈا تو مونڈنے والے پر صدقہ اور مونڈوانے والے پر دم واجب ہوگا۔اگر غیر محرم نے محرم کے چوتھائی سر کے بال مونڈے تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ

چاروں ہاتھ پاؤں کے ناخن یا صرف ایک ہاتھ یا ایک پاؤں کے پانچ ناخن اگر ایک مجلس میں کاٹے تو دم اور پانچ ناخنوں سے کم میں ہر ناخن کے بدلے ایک صدقہ لازم ہوگا۔

جوئیں مارنا

احرام کی حالت میں اپنے بدن کی جوں مارنا یا کسی دوسرے سے مروانا یا کسی اور طریقہ سے مارنا منع ہے اگر ایسا کیا تو کفارہ واجب ہوگا۔ایک جوں کسی بھی طریقہ سے مارنے کے بدلہ میں روٹی کا ایک ٹکڑا اور دو یا تین میں مٹھی بھر گندم صدقہ میں دینا لازم ہے اور تین سے زیادہ جوئیں مارنے کا کفارہ پورا ایک صدقہ ہے۔کپڑا دھو کر دھوپ میں ڈالا یا ویسے ہی دھوپ میں ڈالا اور جوئیں مر گئیں۔ایسی صورت میں اگر نیت جوئیں مارنے کی نہ ہو تو کفارہ واجب نہیں۔

بحالت احرام شکار کرنا

احرام کی حالت میں حلال وحرام ہر قسم کے خشکی کے جنگلی جانوروں کا شکار کرنا یا کسی دوسرے کو شکار مارنے کے لیے شکار کی طرف اشارکر کے بتانا، یا ان کو ایذا دینا، زخمی کرنا، پرندوں کے انڈے توڑنا، ان کے پر اکھیڑنا حرام وممنوع ہے اگر ایسا کیا تو کفارہ واجب ہوگا اور وہ شکار کی وہ قیمت ہے جو دو عادل و با اعتماد آدمی مقرر کریں گے۔ہاں حرام جانور کے مارنے میں یہ لازمی شرط ہے کہ اس کا کفارہ ایک بھیڑ بکری سے زیادہ نہیں ہوگا اگرچہ وہ کتنا ہی قیمتی کیوں نہ ہو۔

شکار میں مذکورہ جانوروں کو زخمی کرنے، عضو کاٹنے، پر اکھیڑنے کا بھی وہ بقدر نقصان، کفارہ واجب ہوگا۔شکار کی قیمت کا صدقہ کرنے میں یہ اختیار ہے کہ اس سے اگر بھیڑ بکری

Marfat.com

خریدی جاسکتی ہوتو خرید کر حرم میں ذبح کر کے گوشت محتاجوں میں تقسیم کر دیا جائے، یا گندم وغیرہ خرید کر بقدر صدقہ فطر ہر مسکین کو دیا جائے، یا وہ قیمت ہی فقراء میں بانٹ دی جائے۔

بحالت احرام ٹڈی مارنا بھی ناجائز ہے دو تین ٹڈیاں مارنے میں کچھ صدقہ دینا چاہیے اور تین سے زیادہ ٹڈیاں مارنے میں پورا صدقہ واجب ہے۔

کوا، چیل، سانپ، بچھو، پسو، مچھر، مکھی، کاٹنے والی چیونٹی، چھپکلی، بھڑ وغیرہ اور حملہ آور درندوں کو مارنے میں کوئی کفارہ نہیں۔ اور کبوتر کے سوا گھریلو اور پالتو جانور بھیڑ بکری اونٹ گائے بھینس، مرغی وغیرہ کا ذبح کرنا جائز ہے۔

حدود حرم کی جنایات

حدود حرم میں شکار کرنا محرم اور غیر محرم دونوں کے لیے حرام و ناجائز ہے اس کے علاوہ سر زمین حرم کا درخت کاٹنا، اس کی شاخیں توڑنا، وہاں کی گھاس اکھیڑنا بھی حرام ہے اگر ایسا کیا تو بقدر نقصان کفارہ واجب ہوگا اور وہ اس درخت اور گھاس وغیرہ کی قیمت ہے جو صدقہ کی جائے گی۔ حرم شریف کے درختوں پیلو، کیکر وغیرہ کی مسواک بنانا بھی ناجائز ہے مکہ مکرمہ کے چاروں طرف نشان لگا کر حرم شریف کی حدود کو واضح کر دیا گیا ہے تاکہ کوئی شخص لاعلمی میں کسی غلطی کا ارتکاب نہ کر دے۔ منیٰ اور مزدلفہ، حدود حرم میں واقع ہیں۔ لہٰذا حاجی حضرات اس بات کا خیال رکھیں یہاں کے درخت کاٹنے، ان کی شاخیں اور پتے توڑنے، مسواک بنانے اور گھاس وغیرہ اکھیڑنے سے اجتناب کریں۔ البتہ عرفات کا میدان حدود حرم سے باہر ہے۔

جماع اور بوس و کنار

مذکورہ مسائل و تشریحات کا تعلق حج کے رکن اول احرام کے احکام کی خلاف ورزیوں اور حرم شریف کی پابندیوں سے تھا۔ اب ارکان و واجبات حج کی جنایات اور ان کے کفاروں کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔

محرم نے اگر بحالت احرام وقوف عرفہ سے پہلے جماع کیا تو حج فاسد ہو جائے گا اور

Marfat.com

ایسی صورت میں حج فاسد ہونے کے بعد، بدستور اس حج کو پورا کر کے ایک دم دینا واجب ہے اور آئندہ سال یا اس کے بعد اس کی قضا فرض ہے عورت بھی اگر احرام میں ہو تو اس پر بھی ایک دم واجب ہے اور حج کی قضا بھی فرض ہے۔ وقوف عرفہ کے بعد اور حلق اور طواف زیارت سے پہلے اگر جماع کیا تو ایک بدنہ یعنی سالم ایک گائے یا اونٹ ذبح کرنا واجب ہو گا، اور اگر حلق کے بعد طواف زیارت سے پہلے جماع کیا تو دم واجب ہے اور بہتر بدنہ ہی دینا ہے۔

جماع کے علاوہ اگر صرف شہوت کے ساتھ مباشرت فاحشہ کی یا بوس و کنار کیا یا شہوت کے ساتھ بدن کو ہاتھ لگایا تو دم واجب ہے اگرچہ انزال ہو یا نہ ہو۔

طواف کی جنایات

اگر طواف زیارت کل یا اکثر جنابت یا حیض و نفاس کی حالت میں کیا تو بدنہ یعنی ایک گائے یا اونٹ ذبح کرنا واجب ہے۔ اگر طواف قدوم یا طواف وداع یا نفل طواف یا طواف عمرہ، مذکورہ حالت میں کیا تو دم واجب ہے اور اگر کامل طہارت کے ساتھ ان سب کا اعادہ کر لیا تو اب کفارہ ساقط ہو جائے گا۔

اگر طواف زیارت کے کل یا اکثر یعنی چار پھیرے بے وضو کیے تو دم واجب ہے۔ اگر طواف وداع، یا طواف قدوم یا نفل طواف یا طواف زیارت کے تین پھیرے بلا وضو کیے تو ہر پھیرے کے عوض ایک صدقہ لازم ہے۔ ہاں اگر ان تمام صورتوں میں وضو کر کے طواف دوبارہ کر لیا تو کفارہ ساقط ہو جائے گا۔ یاد رکھیں! جو طواف جنابت یا حیض و نفاس کی حالت میں کیا اس کا اعادہ واجب ہے اور جو بلا وضو کیا اس کا اعادہ مستحب ہے ورنہ اس کی مقررہ جزا دینا واجب ہو گی۔

طواف وداع کل یا اکثر ترک کر دیا تو دم لازم ہے اور چار پھیروں سے کم چھوڑا تو ہر پھیرے کے بدلے میں ایک صدقہ ہے۔ اور طواف عمرہ کا ایک پھیرا بھی چھوڑ دیا تو دم لازم ہو گا۔ اور کل ترک کر دینے کی صورت میں اس کا ادا کرنا ہی لازم ہے، کفارہ نہیں۔ طواف

Marfat.com

قدوم نہ کرنا اگرچہ معیوب ہے، مگراس کے ترک سے کفارہ لازم نہیں ہوتا۔ ناپاک کپڑوں میں طواف کرنا مکروہ ہے کفارہ لازم نہیں۔

سعی کی جنایات

کل سعی یا سعی کے چار پھیرے بلا عذر چھوڑ دیئے یا بلا عذر سواری پر کیے تو دم واجب ہوگا اور اگر چار سے کم پھیرے چھوڑ دیئے یا بلا عذر سواری پر کیے تو ہر پھیرے کے بدلے میں ایک صدقہ لازم ہے۔ اگران تمام صورتوں میں سعی کا اعادہ کرلیا تو کفارہ ساقط ہو جائے گا۔ اگر کسی عذر کی وجہ سے سوار ہو کر سعی کی تو کفارہ واجب نہیں۔ سعی کا طواف کے بعد ہونا ضروری ہے اگر طواف سے پہلے سعی کرلی اور پھر اس کا اعادہ نہ کیا تو دم واجب ہے۔ سعی کے لیے احرام اور زمانہ حج لازمی شرط نہیں۔ جب بھی کی ادا ہوگی۔

وقوف عرفہ اور وقوف مزدلفہ کی جنایات

غروب آفتاب سے پہلے حدود عرفات سے باہر نکلنے سے دم واجب ہوگا۔ ایسی صورت میں غروب آفتاب سے پہلے پہلے، عرفات میں پلٹ آنے سے دم ساقط ہو جاتا ہے۔ ہاں غروب کے بعد واپس آنے سے کفارہ ساقط نہ ہوگا۔ عرفات سے نکلنا اختیار سے ہو یا بلا اختیار دونوں صورتوں میں دم لازم ہے۔

مزدلفہ میں دسویں ذوالحجہ کی صبح کو ''وقوف مزدلفہ'' بلا عذر شرعی چھوڑ دیا تو دم واجب ہو گا۔ ہاں اگر کسی نے بہت زیادہ کمزوری، بڑھاپے یا عورت نے ہجوم کے ڈر سے وقوف نہ کیا تو کفارہ لازم نہیں ہوگا۔

رمی کی جنایات

اگر ایک دن کی رمی ساری چھوڑ دی یا ایک دن کی اکثر رمی نہ کی تو دم واجب ہے یعنی دسویں کو تین کنکریاں ماریں اور باقی دنوں میں دس دس کنکریاں ماریں تو ان تمام صورتوں میں دم واجب ہوگا، اور اگر اکثر رمی کرلی اور کچھ رمی چھوڑ دی تو ہر کنکری کے بدلہ میں ایک صدقہ دینا واجب ہوگا۔ تیرہویں کی صبح اگر منیٰ میں طلوع ہوگئی تو اس دن کی رمی واجب

Marfat.com

ہے۔لہٰذا اس دن کی رمی ترک کرنے کا کفارہ بھی مذکورہ صورت میں دینا واجب ہے۔

قربانی اور حلق کی جنایات

دسویں تاریخ کو منیٰ میں پہلے جمرہ عقبہ کی رمی کرنا، پھر قربانی دینا اور اس کے بعد حلق اور قصر کروانا ہے یہ ترتیب قارن متمتع حاجی کے لیے واجب ہے اگر مذکورہ ترتیب کے خلاف کیا تو دم واجب ہوگا۔اور مفرد کے لیے رمی اور حلق وقصر میں ترتیب واجب ہے اگر اس نے یہ دونوں واجب خلاف ترتیب کیے تو دم لازم ہوگا۔

حلق اور قصر اگر حدودحرم سے باہر یا بارہویں تاریخ کے بعد کیا تو دم لازم ہوگا۔ہاں عمرہ کے حلق کے لیے وقت متعین نہیں، صرف حدودحرم میں ہونا واجب ہے ورنہ دم واجب ہوگا۔

محصر کے احکام

جس نے حج وعمرہ کا احرام باندھ لیا، پھر وہ کسی عذر کی وجہ سے حج وعمرہ نہ کر سکے تو اس کو محصر کہتے ہیں چنانچہ اس کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَ لَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ (سورۃ بقرہ:196)

”پھر اگر (حج وعمرہ) سے تم روک دیئے جاؤ، تو قربانی بھیجو، جو میسر آئے اور اپنے سر نہ منڈواؤ جب تک قربانی اپنی جگہ حرم میں نہ پہنچ جائے“۔

بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ (عمرہ کے لیے) روانہ ہوئے تو کفار قریش نے کعبہ جانے سے روک دیا، تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قربانی کی اور سر منڈایا اور صحابہ نے بال کترائے (85) (پھر احرام کھول دیئے)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا (احرام باندھنے کے بعد) جس کی ہڈی ٹوٹ جائے یا لنگڑا ہو جائے یا بیمار ہو جائے (کہ حج وعمرہ نہ کر سکے) تو وہ احرام کھول سکتا ہے اور آئندہ سال اس کو حج کرنا ہوگا (86)۔

Marfat.com

تشریح مسائل

حج یا عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد، محرم جن اسباب اور رکاوٹوں کی وجہ سے حج وعمرہ نہ کر سکے، کتاب وسنت کی روشنی میں فقہائے اسلام نے ان کی تفصیل حسب ذیل بیان کی ہے۔

کسی دشمن کا روک دینا، شدید بیمار ہو جانا، ہاتھ پاؤں ٹوٹ جانا، قید میں ڈال دینا، کسی درندہ کا مانع ہو جانا، حج کے اخراجات کا ضائع یا سواری کا ہلاک ہو جانا، عورت کا محرم یا شوہر کا انتقال ہو جانا، عورت کا بوجہ خاوند کے طلاق دینے کے عدت میں مبتلا ہو جانا، خاوند کا اپنی بیوی کو نفل حج سے منع کر دینا۔

وقوف عرفہ کے بعد احصار کے مذکورہ عذروں سے کوئی بھی عذر معتبر نہیں۔ اگر مکہ میں ہوتے ہوئے بھی مذکورہ کسی عذر کی وجہ سے وقوف اور طواف زیارت دونوں نہ کیے جا سکیں تو ایسا شخص محصر ہے۔ اگر دونوں میں سے کسی ایک پر بھی قادر ہو تو محصر نہیں ہو سکتا۔

مذکورہ بالا کسی عذر کی وجہ سے اگر کوئی احرام باندھنے کے بعد حج وعمرہ ادا نہ کر سکے تو اس کے لیے یہ حکم ہے کہ وہ احرام سے باہر آنے کے لیے، قربانی کا جانور یا اس کی قیمت حرم میں بھیج دے تا کہ جانور خرید کر حرم میں ذبح کیا جائے ذبح کے بعد وہ احرام کی پابندی سے آزاد ہو جائے گا۔ اس میں حلق یعنی حجامت کرانا شرط نہیں لیکن حلق کے بعد احرام کھولنا افضل ہے قربانی کا حدود حرم میں ہونا ضروری ہے۔ تاریخ کی کوئی پابندی نہیں خواہ کوئی بھی تاریخ ہو ذبح جائز ہے۔ جس کے ذریعہ حرم میں قربانی بھیجی جائے اس سے ذبح کی تاریخ اور وقت مقرر کروالینا ضروری ہے۔ تا کہ اس دن اور وقت کے بعد وہ احرام کھول دے۔ محصر نے اگر صرف عمرہ کا یا تنہا حج کا احرام باندھا ہو تو ایک اور اگر قارن ہو تو دو قربانیاں بھیجے۔

احصار کا عذر ختم ہونے کے بعد اگر حج کا وقت باقی ہو تو حج کو جانا فرض ہے۔ پھر اگر حج ادا ہو سکے تو بہتر ورنہ عمرہ کر کے احرام کھول دیا جائے۔ محصر جب حج وعمرہ کو قضاء کرنا چاہے تو مفرد کو ایک حج وعمرہ اور قارن کو ایک حج اور دو عمروں کی قضاء کی نیت کرنا ہوگی۔ اور اگر احرام عمرہ کا تھا تو اب صرف ایک عمرہ کی قضاء لازم ہے۔

Marfat.com

حج بدل

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت نے عرض کی یارسول اللہ! میرے والد پر حج فرض ہے مگر وہ اتنے بوڑھے ہیں کہ سواری پر بیٹھ بھی نہیں سکتے، کیا میں ان کی طرف سے حج کروں؟ ارشاد فرمایا، ہاں ان کی طرف سے تو حج کر (87)۔ اسی طرح ایک صحابی نے بھی عرض کیا، یارسول اللہ! میرے والد بہت ہی بوڑھے ہیں حج وعمرہ نہیں ادا کر سکتے۔ سواری پر بھی نہیں بیٹھ سکتے تو آپ نے ارشاد فرمایا: اپنے باپ کی طرف سے تم حج وعمرہ کرلو (88)۔

نیز ارشاد فرمایا، جو اپنے والدین کی طرف سے حج کرے تو ان کا حج پورا کر دیا جائے گا اور اس کو دس حج کا ثواب ملے گا (89)۔ صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ! ہم مردوں کی طرف سے صدقہ کرتے ہیں ان کی طرف سے حج کرتے ہیں اور ان کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں کیا یہ چیزیں ان کو پہنچتی ہیں؟ فرمایا ہاں بلاشبہ ان کو ان کا ثواب پہنچتا ہے اور وہ اس سے اسی طرح خوش ہوتے ہیں جس طرح تمہیں طبق میں کسی چیز کا ہدیہ دیا جائے تو تم اس سے خوش ہوتے ہو (90)۔

تشریح مسائل

وہ حج جو کسی دوسرے کی طرف سے کیا جائے اس کو حج بدل کہتے ہیں اور یہ دو طرح کا ہے ایک فرض اور دوسرا نفل۔ نفل حج بدل ادا کرنے کی کوئی لازمی شرط نہیں۔ ہر شخص جس طرف سے چاہے ادا کر سکتا ہے، اور فرض حج بدل کی چند ایک ضروری شرطیں ہیں جن کو پورا کیے بغیر اس کی ادائیگی صحیح نہیں ہوتی۔

جس آدمی پر حج فرض ہوا اور اس نے حج کا وقت بھی پایا پھر وہ کسی عذر کی وجہ سے خود حج کرنے پر قادر نہ رہا، مثلاً کسی دائمی بیماری میں مبتلا ہو گیا، مفلوج ہو گیا یا نابینا ہو گیا، یا ہاتھ پاؤں ٹوٹ گیا یا اتنا کمزور اور بوڑھا ہو گیا کہ خود اپنے سہارے چلنے پھرنے اور سفر کرنے کے قابل نہ رہا تو اس پر فرض ہے کہ وہ اپنی طرف سے اپنے خرچ پر کسی دوسرے شخص کو حج

Marfat.com

بدل کرنے کے لیے بھیجے یا وارثوں کو وصیت کر دے کہ میری وفات کے بعد میرے ترکہ سے حج بدل کروایا جائے۔ مذکورہ کسی عذر کی وجہ سے حج بدل کرا دینے کے بعد اگر وہ عذر نہ رہا اور خود حج کرنے پر قادر ہو گیا تو اب خود اس پر حج کرنا فرض ہو گا۔ اور پہلا حج نفل ہو جائے گا۔

جس پر حج فرض ہو یا قضا یا منت کا حج ادا کرنا اس کے ذمہ باقی ہو اور موت کا وقت آ جائے تو اس پر حج بدل کرانے کی وصیت کرنا واجب ہے، اور اگر نہ خود کیا اور نہ حج کرانے کی وصیت کی تو سخت گنہگار ہو گا۔ ہاں اگر وارث اس کی طرف سے حج بدل کرانا چاہیں تو کرا سکتے ہیں، ان شاء اللہ، امید ہے اس کا فرض ادا ہو جائے گا اور اس کو بھی اجر و ثواب ملے گا مگر وصیت نہ ہونے کی صورت میں وارثوں پر حج بدل کرانا ہو گا۔ عورت کے پاس حج کے لیے مال تو ہے لیکن کوئی محرم نہیں ملتا یا محرم تو ہے مگر وہ خود اپنے حج کے اخراجات نہیں رکھتا، اور وہ عورت بھی اپنے خرچ پر اس کو ساتھ نہیں لے جا سکتی تو ایسی صورت میں عورت پر بھی حج بدل کرانا یا اس کی وصیت کرنا واجب ہے۔

فرض حج بدل کی ادائیگی کے صحیح ہونے کے لیے درج ذیل لازمی شرطیں ہیں۔ جن کو اس حج میں ملحوظ رکھنا از حد ضروری ہے۔

حج کرانے والے پر حج فرض ہو، حج کرنے والا خود معذور ہو اور وہ عذر عارضی نہ ہو بلکہ دائمی ہو، حج کرانے والے کے حکم یا وصیت سے کیا جائے۔ حج کے تمام اخراجات آمد و رفت، حج کرانے والا خود ادا کرے، سفر کا اکثر حصہ سواری پر طے کیا جائے، جس کو حج کرنے کا حکم دیا ہو وہی کرے دوسرا نہیں کر سکتا۔ ہاں حج کرانے والے نے اگر اس کی اجازت دی ہو تو پھر درست ہے ورنہ نہیں۔ حج کرانے والے نے اگر احرام میقات سے باندھنے کا حکم دیا ہو تو اس کے خلاف نہ کیا جائے۔ سفر حج، حج کرانے والے کے وطن سے شروع کیا جائے۔ حج کی نیت، حج کرانے والے کی طرف سے کی جائے اور بہتر ہے کہ تلبیہ کہنے کے بعد لَبَّیْکَ عَنْ (اس جگہ اس کا نام ذکر) کیا جائے۔

Marfat.com

حج بدل کرنے والے پر یہ فرض ہے کہ وہ کوئی کام حج کرانے والے کی ہدایات کے خلاف نہ کرے اور جس قسم کا حج کرنے کا اس نے حکم دیا ہو وہی کرے ورنہ یہ حج بدل نہیں ہوگا، بلکہ اس کا اپنا ہوگا۔ اگر حج کرانے والے نے حج کی تینوں قسموں کی عام اجازت دی ہو کہ جس طرح کا چاہو حج کر لینا، تو ایسی صورت میں افراد اور قران تو بالکل جائز ہیں۔ ہاں تمتع میں ذرا اختلاف ہے کیونکہ اس میں حج کا احرام میقات سے نہیں بلکہ حرم شریف سے باندھا جاتا ہے۔ بہر حال بعض فقہاء نے حج کرانے والے کی صریح اجازت یا میت کی وصیت کے مطابق اسے بھی درست قرار دیا ہے لیکن پھر بھی احتیاط اسی میں ہے کہ حج افراد یا قران کیا جائے۔

مذکورہ شرائط کے تحت جس کی طرف سے حج بدل کیا گیا، اس کا فرض حج ادا ہو جائے گا۔ اور حج کرنے والا بھی ثواب پائے گا، مگر اس کا اپنا فرض حج ادا نہیں ہوگا۔ اس لیے بہتر و افضل یہ ہے کہ اس سے حج بدل کرایا جائے جو اپنا فرض حج ادا کر چکا ہو اور مسائل حج سے اچھی طرح واقف ہو۔ حج بدل میں احرام کے بعد جنایت سرزد ہونے کا کفارہ حج کرنے والے پر واجب ہوگا۔ حج ادا کرنے کے بعد واپسی پر جو کچھ سامان حج اور نقدی وغیرہ سے بچا ہو وہ حج کرانے والے کو واپس کرنا ضروری ہے۔ ہاں حج کرانے والے نے باقی ماندہ اپنے استعمال میں لانے کی صریح اجازت دی ہو تو پھر اس کو اپنے مصرف میں لانا جائز ہے ورنہ نہیں اور میت کی طرف سے حج کرنے کی صورت میں وارثوں کی اجازت ضروری ہے۔

احکام وفضائل عمرہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلْعُمْرَۃُ اِلَی الْعُمْرَۃِ كَفَّارَۃٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَ الْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّۃَ (91)

”ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کا صلہ تو صرف جنت ہے“۔

Marfat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا رمضان میں عمرہ کرنا ثواب میں حج کے برابر ہے(92)۔ دوسری حدیث میں ہے رمضان میں عمرہ کرنا، میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے(93)۔ جس نے بیت المقدس سے عمرہ کا احرام باندھا اور وہاں سے احرام کی حالت میں مکہ مکرمہ آیا وہ بخش دیا گیا(94)۔ دوسری روایت میں ہے اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ بخش دیئے گئے اور اس کے لیے جنت واجب ہو گئی(95)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص خانہ کعبہ (کے عمرہ و زیارت) کی نیت سے آیا اور اونٹ پر سوار ہوا تو وہ جو قدم بھی اٹھاتا اور رکھتا ہے اللہ اس کے بدلے ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک گناہ مٹاتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے حتیٰ کہ جب وہ مکہ شریف پہنچ کر طواف کرتا ہے اور پھر صفاء و مروہ کی سعی کرنے کے بعد سر منڈاتا یا کتراتا ہے تو وہ تمام گناہوں سے اس طرح پاک ہو گیا جیسے پیدائش کے وقت ماں کی گود میں گناہوں سے پاک تھا(96)۔

مسائل و احکام

بیت اللہ شریف کے ساتھ دو عبادتیں مخصوص ہیں۔ ایک حج جس کا تفصیلی بیان گزر چکا ہے اور دوسری مخصوص عبادت عمرہ ہے اس کو حج اصغر بھی کہتے ہیں۔ حج سال بھر میں صرف ایک بار ہوتا ہے اور اس کے لیے وقت بھی خاص ہے نہ اس سے پہلے ہو سکتا ہے اور نہ بعد میں۔ لیکن عمرہ حج کے پانچ دنوں کے علاوہ سال بھر میں جس وقت اور جتنے چاہو کرنا جائز ہے۔

عمرہ میں صرف تین فرض اور ایک واجب ہے۔ میقات سے احرام باندھنا، طواف کرنا، صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا فرض ہے اور سعی کے بعد سر کے بال منڈانا یا کترانا واجب ہے۔ اس کے علاوہ احرام، طواف کعبہ اور سعی وغیرہ افعال عمرہ کے تمام آداب و شرائط، حج کے احکام کی طرح ہیں۔

Marfat.com

عمرہ کرنے کا طریقہ

حسب دستور عمرہ کے میقات سے حج کے احرام کی طرح احرام باندھیں۔ پھر دوگانہ احرام کے بعد اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَ تَقَبَّلْھَا مِنِّیْ، کے الفاظ میں عمرہ کی نیت کر کے تلبیہ کہیں، اب احرام شروع ہو گیا ہے لہٰذا اب احرام کے آداب کو ملحوظ رکھیں، شہر مکہ میں داخل ہوتے وقت بھی جملہ اداب حج کو ملحوظ رکھیں۔ باب السلام سے دعائیں پڑھتے تلبیہ کہتے، مسنون طریقہ سے مسجد حرام میں داخل ہوں۔ حسب دستور مرد اضطباع کر کے حجر اسود کا استلام کر کے طواف شروع کریں۔ استلام کرتے ہی تلبیہ کہنا بند کر دیں اور مرد حسب دستور طواف کے پہلے تین پھیروں میں رمل کر کے ذکر و دعا میں مشغول طواف کے سات پھیرے پورے کریں۔ اس کے بعد مقام ابراہیم پر دوگانہ طواف پڑھیں۔ پھر حسب دستور حجر اسود کا استلام کرنے کے بعد، مسنون طریقہ سے باب الصفاء سے مسجد حرام سے باہر نکل کر صفا و مروہ کے درمیان سعی کریں، سعی کے بعد سر کے بال منڈوایا کترا کر احرام کھول دیں اور پھر مسجد حرام میں مطاف کے کنارے آ کر دو رکعت نفل ادا کریں۔ بفضلہٖ تعالیٰ عمرہ ادا ہو گیا۔ طواف اور سعی میں وہی دعائیں پڑھی جائیں جو حج کے بیان میں درج ہیں۔

مدینہ طیبہ کی حاضری

حج کعبہ کی سعادت پانے کے بعد مدینہ منورہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضری دین و دنیا کی فلاح و سعادت کا موجب ہے گناہوں کی بخشش اور قیامت کے دن رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شفاعت و حمایت کا وسیلہ ہے۔ مدینہ منورہ کی زیارت کیے بغیر واپسی سخت محرومی و شقاوت کا سبب ہے۔ علمائے امت نے مدینہ منورہ کی حاضری و زیارت کو واجب قرار دیا ہے اور یہ تصریح کی ہے کہ اگر حج فرض ہو تو پہلے حج کر کے مدینہ منورہ بارگاہ رسالت میں حاضری دی جائے۔ اور اگر حج نفل ہو تو اب حاجی حضرات کو اختیار ہے چاہے تو پہلے حج سے پاک صاف ہو کر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دربار میں حاضری دیں یا

Marfat.com

پہلے دربار رسالت میں حاضری کو حج کی قبولیت کا وسیلہ بنائیں۔ ہاں اگر مدینہ طیبہ راستہ میں آتا ہو تو اب بلا زیارت واجازت سرکار دو عالم ﷺ حج کو جانا بڑی محرومی کا باعث ہے۔ قرآن پاک میں بارگاہ رسالت کی حاضری کو گناہوں کی بخشش ومغفرت کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝ (سورۃ النساء)

''اور اگر وہ اپنی جانوں پر ظلم کرنے کے بعد آپ کے پاس حاضر ہو جائیں اور اللہ سے گناہوں کی معافی مانگیں اور رسول بھی ان کے لیے بخشش کی دعا کریں تو بلاشبہ وہ اللہ کو توبہ قبول کرنے والا ارحم کرنے والا پائیں گے''۔

نیز احادیث مبارکہ میں بھی بارگاہ نبوت کی حاضری اور گنبد خضریٰ کے مکیں آقا ﷺ کی زیارت کو قیامت کے دن حصول شفاعت شفیع المذنبین کا موجب بتایا گیا ہے چنانچہ نبی اکرم ﷺ کے ارشادات عالیہ ہیں۔ بخاری ومسلم میں حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: مجھے ایک ایسی بستی کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا گیا ہے جو تمام بستیوں پر غالب آ جائے گی، لوگ اس کو یثرب کہتے ہیں حالانکہ وہ تو مدینہ ہے لوگوں کو گناہوں سے اس طرح پاک وصاف کرے گی جیسے بھٹی لوہے کی میل کو صاف کرتی ہے(97)۔ الٰہی! بلاشبہ حضرت ابراہیم تیرے بندے، تیرے خلیل اور نبی ہیں اور بلاشبہ میں بھی تیرا بندہ اور نبی ہوں انہوں نے مکہ کے لیے تجھ سے دعا کی تھی اور میں مدینہ کے لیے تجھ سے دعا کرتا ہوں اسی طرح کی دعا جو مکہ کے لیے انہوں نے کی تھی اور اتنی ہی دعا میں اور کرتا ہوں'' (98)۔ الٰہی! مدینہ کو ہمارا اسی طرح محبوب بنا دے جیسے ہم کو مکہ محبوب و پیارا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اس کی آب وہوا کو ہمارے لیے خوشگوار کر دے، اس کے صاع ومد میں برکت عطا فرما اور یہاں کے بخار کو جحفہ میں بھیج دے'' (99)۔ ترمذی وابن ماجہ میں حضور ﷺ کا ارشاد ہے جس سے ہو سکے کہ وہ مدینہ میں مرے تو وہ مدینہ میں ہی مرے کیونکہ جو شخص مدینہ میں

Marfat.com

مرے گا میں اس کی (پہلے) شفاعت فرماؤں گا'' (100)۔

روضہ مبارک کی زیارت کے متعلق ارشاد فرمایا: ''جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی (101)۔ جو (مدینہ میں) خالص میری زیارت کے لیے آیا اور میری زیارت کے سوا اور کسی غرض کے لیے نہ آیا تو مجھ پر حق ہے کہ قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں (102)۔ جس نے حج کیا اور میرے وصال کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو یہ ایسا ہی ہے جیسے میری حیات میں میری زیارت سے مشرف ہوا (103)۔ جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم کیا (104)۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے وسعت اور طاقت دی اور وہ میری زیارت کو نہ آیا اس نے مجھ پر جفا کی (105)۔ جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی تو گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی، قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا اس کی شہادت بھی دوں گا۔ اور جو مکہ و مدینہ میں فوت ہوگا قیامت کے دن امن والوں میں سے اٹھے گا (106)۔

حج بیت اللہ ادا کرنے کے بعد سب سے افضل و اعلیٰ نعمت و سعادت مدینہ منورہ کی حاضری و زیارت ہے بلکہ علماء اسلام نے اس حاضری کو قریب بواجب اور بہت ضروری قرار دیا ہے کیونکہ اس شہر پاک میں وہ محبوب خدا جلوہ فرما ہیں جن کے طفیل ارض وسما کی محفل میں رونق و بہار ہے اس شہر پاک کے گلی کوچوں نے اس سرزمین کی خاک پاک کے ذروں نے محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قدم بوسی کا شرف پایا ہے۔ بلکہ خاک طیبہ کے وہ ذرے جنہیں محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم انور کا قرب خاص ملا ہے ان کی عظمت و رفعت پر تو عرش بریں بھی رشک کرتا ہے۔ لہٰذا حج کعبہ کے بعد یا پہلے جب بھی اس بارگاہ میں حاضری و زیارت کا موقع پائیں تو کسی خرماں نصیب کو قیل وقال کی بنا پر اس سعادت سے محرومی کا داغ لے کر نہ لوٹیں، ورنہ سر محشر پچھتائیں گے اور جب بھی یہ سنہری موقع پائیں تو خاص بارگاہ رسالت کی زیارت کی نیت سے مدینہ منورہ کا سفر کریں، اسی میں وہ تمام برکتیں اور سعادتیں شامل ہیں جن کو زبان رسالت نے ان عظمتوں سے ہمکنار فرمایا ہے۔

Marfat.com

حج کعبہ کی سعادت پانے والو! اب اس زادِ جذب وشوق میں قدم قدم پر خداوند کریم کا لاکھ لاکھ شکر کرتے چلو کو تمہیں محبوب رب العالمین کی بارگاہ میں حاضری کی سعادت مل رہی ہے اور اس پیارے محبوب آقا پر درود وسلام پڑھتے چلو جو تمہیں اپنی بارگاہ بے کس پناہ میں آغوش رحمت وشفاعت میں گنبد خضریٰ کی ٹھنڈی چھاؤں میں بلا رہا ہے، جوں جوں مدینہ منورہ آتا جائے تمہارے ذوق وشوق کی حرارت وگرمی فزوں تر ہوتی چلی جائے، جب باغ طیبہ کی بلند کھجوریں اور شہر مدینہ کی عمارات نظر آئیں تو درود وسلام کا ورد بکثرت کریں۔ جب سبز گنبد پر نگاہ پڑے تو صلوٰۃ وسلام پڑھنے میں مزید اضافہ کرتے چلے جائیں جب مدینہ منورہ میں پہنچو تو نہایت ادب واحترام کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضری وباریابی کے حسین تصور میں ڈوبے شوق زیارت کی مچلی آرزوؤں کو دامن دل میں سمیٹے یہ دعا پڑھتے ہوئے شہر اقدس میں داخل ہونے کی سعادت حاصل کریں۔

بِسْمِ اللهِ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَارْزُقْنِیْ مِنْ زِيَارَةِ رَسُوْلِكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَزَقْتَ اَوْلِيَاءَكَ وَ اَهْلَ طَاعَتِكَ وَانْقِذْنِیْ مِنَ النَّارِ وَاغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ يَا خَيْرَ مَسْئُوْلٍ (107)

''اللہ کے نام سے داخل ہوتا ہوں جو اللہ نے چاہا نیکی کی طاقت اللہ سے ہی ملتی ہے۔ الٰہی! سچائی کے ساتھ اس شہر میں داخل کرنا۔ اور سچائی کے ساتھ ہی باہر لانا۔ الٰہی! اپنی رحمت کے دروازے میرے لیے کھول دے اور اپنے رسول ﷺ کی زیارت کا وہ حصہ مجھے بھی عطا کر جو تو نے اپنے ولیوں اور طاعت والوں کو عطا کیا۔ اور مجھے دوزخ سے بچا مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اے وہ ذات جو بہترین ہے ان سب سے جن سے مانگا جاتا ہے''۔

مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے بعد اول اپنے ساز وسامان کی حفاظت ورہائش کا انتظام کرلیں تاکہ دربار نبی ﷺ میں حاضری کے وقت سکون واطمینان حاصل رہے، پھر

Marfat.com

نہا دھو کر، مسواک وضو کر کے، صاف ستھرا لباس پہنیں، سرمہ اور خوشبو وغیرہ لگائیں۔ پھر نہایت ادب و احترام کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضری کے لیے چلیں جب دروازۂ مسجد باب جبریل پر پہنچیں تو صلوٰۃ وسلام عرض کر کے تھوڑی دیر ٹھہریں گویا سرکار دو عالم سے حاضری کی اجازت مانگ رہے ہیں۔اس کے بعد بِسۡمِ اللهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيۡكَ يَا رَسُوۡلَ اللهِ، اَللّٰهُمَّ افۡتَحۡ لِيۡ اَبۡوَابَ رَحۡمَتِكَ پڑھتے ہوئے پہلے داہنا قدم اندر رکھ کر مسجد میں داخل ہوں پھر سر جھکائے بڑے ادب واحترام کے ساتھ ریاض الجنۃ میں جائیں اگر جگہ ملے تو یہاں ہی ورنہ اس سے قریب اول دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کریں، بشرطیکہ وقت مکروہ نہ ہو۔نماز کے بعد بارگاہ رسالت میں حاضری کی سعادت ملنے پر سجدہ شکر ادا کریں اور اس دربار عالی کے ادب واحترام کے تقاضوں کو پورا کرنے کی اور اس حاضری کے قبول ہونے کی دعا مانگیں۔

اس کے بعد سراپا ادب واحترام روضہ اقدس پر مواجہ شریفہ میں جالیوں سے چار ہاتھ دور دست بستہ اس طرح کھڑے ہوں کہ قبلہ کی طرف پشت ہو اور روضہ انور کی طرف منہ ہو پھر اس یقین و ایمان کے ساتھ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مرقد پاک میں جلوہ فرما ہیں اور زائر صادق کو ملاحظہ فرما رہے ہیں لہٰذا بہت خشوع وخضوع اور درمیانی آواز کے ساتھ صلوٰۃ وسلام عرض کریں اگرچہ حضوری کے اس خاص موقعہ پر کوئی مخصوص درود وسلام پیش کرنا لازمی نہیں۔لیکن موقعہ کی مناسبت سے درج ذیل درود پاک عرض کرنا افضل ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيۡكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحۡمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيۡكَ يَا رَسُوۡلَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيۡكَ يَا خَيۡرَ خَلۡقِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيۡكَ يَا شَفِيۡعَ الۡمُذۡنِبِيۡنَ اَلسَّلَامُ عَلَيۡكَ وَ عَلٰى اٰلِكَ وَ اَصۡحَابِكَ وَ اُمَّتِكَ اَجۡمَعِيۡنَ(108)

”اے پیارے نبی! آپ پر سلام اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں اے اللہ کے رسول مکرم آپ پر سلام ہو، اے اللہ کی ساری مخلوق میں بہترین آپ پر سلام

Marfat.com

ہو، اے گنہگاروں کی شفاعت کرنے والے نبی آپ پر سلام ہو، سلام ہو آپ پر، آپ کی آل پر آپ کے صحابہ پر، اور آپ کی ساری امت پر"۔

جتنا اور جب تک ممکن ہو پابندی آداب کے ساتھ صلوٰۃ وسلام عرض کرتے رہیں نیز سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے دین و دنیا کی نعمتوں اور حاجتوں کا سوال کریں۔ دین و ایمان پر استقامت اپنے لیے اور اپنے والدین، عزیز و اقارب پیر و استاد اور تمام اہل ایمان کے لیے ان الفاظ میں شفاعت کا بار بار سوال کریں۔

اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ يَا رَسُوْلَ اللهِ(109)

"یا رسول اللہ! میں آپ سے شفاعت کا سوال کرتا ہوں"۔

اس کے بعد اگر کسی نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں سلام عرض کرنے کا کہا تو اس کی طرف سے اس طرح سلام پیش کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مِنْ (......) لفظ من کے بعد اس کا نام ذکر کریں، پھر اس جگہ سے ایک ہاتھ دائیں ہٹ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے رخ انور کے سامنے کھڑے ہو کر اس طرح سلام پیش کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَزِيْرَ رَسُوْلِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللهِ فِي الْغَارِ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ(110)

"اے رسول خدا کے جانشین، آپ پر سلام ہو، اے رسول خدا کے وزیر آپ پر سلام ہو، اے رسول خدا کے یار غار آپ پر سلام ہو، اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں آپ پر نازل ہوں"۔

اس کے بعد مزید ایک ہاتھ داہنی طرف ہٹ کر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں دست بستہ کھڑے اس طرح سلام عرض کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُتَمِّمَ الْاَرْبَعِيْنَ

Marfat.com

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عِزَّ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ (111)

''اے امیر المومنین آپ پر سلام ہو، اے چالیس کا عدد پورا کرنے والے آپ پر سلام ہو، اے اسلام و مسلمانوں کی آبرو آپ پر سلام ہو، اور آپ پر اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں''۔

پھر اس مقام سے ایک بالشت بائیں جانب پلٹ کر حضرت صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما دونوں کے حضور کھڑے اس طرح سلام پیش کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا خَلِیْفَتَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا وَزِیْرَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا ضَجِیْعَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَسْأَلُکُمَا الشَّفَاعَۃَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ عَلَیْکُمَا وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ (112)

''اے رسول خدا کے جانشینو! آپ پر سلام ہو، اے رسول خدا کے وزیرو! آپ پر سلام ہو، اے رسول خدا کے پہلو میں آرام کرنے والو! آپ پر سلام ہو۔ اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں، میں آپ سے رسول خدا کی بارگاہ میں اپنی شفاعت کا سوال کرتا ہوں اللہ ان پر اور آپ دونوں پر سلام و رحمت نازل فرمائے''۔

اس کے بعد پھر مواجہ شریف میں حضور کی خدمت میں دست بستہ کھڑے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں صلوٰۃ و سلام عرض کرنے کے بعد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعائیں مانگیں۔

بارگاہ رسالت میں حاضری و صلوٰۃ و سلام عرض کرنے کے بعد، دوبارہ ریاض الجنہ میں آ کر اگر وقت مکروہ نہ ہو تو دو رکعت نماز پڑھیں، پھر مسجد نبوی کے ہر ستون کے پاس خصوصاً ستون ابولبابہ کے پاس نماز پڑھیں توبہ و استغفار کریں، دعا مانگیں۔ جتنا عرصہ مدینہ منورہ میں قیام رہے بارگاہ رسالت میں حاضر اور حسب دستور صلوٰۃ و سلام بکثرت پیش کرتے ہیں۔ خصوصاً پنجگانہ نماز کے بعد اور مسجد نبوی میں بہ نیت اعتکاف بیٹھیں ہر وقت ذکر و صلوٰۃ

Marfat.com

وسلام میں مشغول رہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا، جس کی میری مسجد میں چالیس نمازیں فوت نہ ہوں اس کے لیے دوزخ اور نفاق سے آزادی لکھ دی جاتی ہے'' (113)۔ لہٰذا بلا عذر کوئی فرض نماز مسجد نبوی سے باہر نہ پڑھیں، حتی الامکان کوشش کریں کہ روضہ پاک کی طرف پشت نہ ہو۔ روضہ پاک کا نہ طواف کریں نہ سجدہ کریں نہ رکوع کی طرح جھکیں، رسول اکرم ﷺ کی تعظیم ان کی اطاعت و محبت میں ہے۔ مسجد نبوی کے باہر بھی جب روضہ پاک کے سامنے سے گزریں تو تھوڑی دیر دست بستہ کھڑے صلوٰۃ وسلام عرض کر کے آگے بڑھیں۔ عورتوں کے متعلق نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ ان کے لیے میری مسجد کی بجائے اپنے گھر (قیام گاہ) میں نماز پڑھنا زیادہ اجر و ثواب رکھتا ہے (114)۔ لہٰذا مستورات پنجگانہ نماز اپنی رہائش گاہ میں ادا کریں۔ صرف صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کے لیے رات کو یا صبح و شام مواجہہ شریف میں حاضری دیں۔

جتنا عرصہ مدینہ منورہ میں رہیں، شب و روز، قیام و صیام میں اور حاضری بارگاہ خیر الانام میں اور وظیفہ صلوٰۃ وسلام میں بسر کرنے کی کوشش کریں، نیز اس شہر پاک کے مشہور و مقدس مقامات کی زیارت بھی فرصت کے اوقات میں ضرور کریں۔ بالخصوص مدینہ طیبہ کے مشہور قبرستان بقیع شریف کی زیارت سنت ہے۔ یہاں دس ہزار صحابہ کرام اور بے شمار تابعین و اولیاء عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین مدفون ہیں۔ مسجد قبا کی زیارت اور وہاں نماز پڑھنا بھی سنت ہے۔ حدیث پاک میں ہے مسجد قبا میں نماز پڑھنا عمرہ کے برابر ہے (115)۔ حضور ﷺ ہر ہفتہ کو پیدل یا سوار قبا تشریف لے جاتے تھے۔ شہدائے احد کی زیارت بھی مسنون ہے حضور ﷺ ہر سال کے شروع میں شہدائے احد کے پاس تشریف لاتے اور انہیں اس طرح سلام فرماتے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ (116)، احد پہاڑ کی زیارت بھی برکت کا باعث ہے۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم بھی اس سے محبت و پیار کرتے ہیں (117)۔ دوسری روایت میں ہے کہ جب تم احد پہاڑ کی زیارت کرو تو اس کے درخت سے کچھ کھاؤ اگرچہ کیکر کا

Marfat.com

درخت ہی ملے (118)۔ مدینہ طیبہ کے دیگر مقامات مقدسہ کی زیارت بھی بہت برکت کا باعث ہے۔ بالخصوص وہ کنویں جن سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پانی پیا یا ان سے وضو کیا یا ان میں اپنا لعاب دہن ڈالا۔ ان کنوؤں کا پانی پینا اور ان سے وضو کرنا حصول برکت کا ذریعہ ہے۔

وقت رخصت

وہ تمام آداب جو بیت اللہ سے رخصت کے بتائے گئے ہیں وہی بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے رخصت کے وقت پیش نظر رکھیں۔ جب مدینہ طیبہ سے رخصت کا وقت آئے تو مسجد نبوی میں آئیں اگر وقت مکروہ نہ ہو تو مصلیٰ رسول یا اس کے قرب و جوار میں دو رکعت نماز پڑھ کر مواجہ شریفہ میں حاضری دیں پھر نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ بطریق مذکورہ صلوٰۃ وسلام عرض کریں اور بچشم اشک بار، بعجز وانکسار، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بار بار اس بارگاہ میں حاضری کا سوال کریں اور سچے دل سے یہ دعا مانگیں، الٰہی! ایمان وسنت پر مدینہ طیبہ میں مرنا اور بقیع میں دفن ہونا نصیب فرما۔ آمِیْنَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ بِجَاہِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمُ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ اَجْمَعِیْنَ

رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَشَائِخِیْ وَلِسَائِرِ الْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ وَصَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰی وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الْمُجْتَبٰی کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی

ریاض احمد صمدانی

25 ذیقعدہ 1401ھ مطابق

ستمبر 1981ء

Marfat.com

پانچواں رکن

1۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب فرض الحج مرۃ فی العمر، جلد2، صفحہ 975، رقم الحدیث 412، دار احیاء التراث العربی
ایضاً، مشکوۃ المصابیح، کتاب المناسک، جلد2، صفحہ 989، رقم الحدیث 2505، دار ابن حزم بیروت
ایضاً، سنن النسائی، باب وجوب الحج، صفحہ 432، رقم الحدیث 2616، دار الکتب العلمیۃ بیروت

2۔ مسند احمد بن حنبل عن ابن عباس، جلد1، صفحہ 255، المکتب الاسلامی بیروت
ایضاً، مشکوۃ المصابیح، کتاب المناسک، جلد2، صفحہ 994، رقم الحدیث 2520، دار ابن حزم بیروت

3۔ سنن ابن ماجۃ، باب ما یوجب الحج، جلد2، صفحہ 967، رقم الحدیث 2896، دار احیاء التراث العربی

4۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول اللہ تعالیٰ وتزودوا فان خیر الزاد التقوی، صفحہ 303، رقم الحدیث 1523، دار السلام ریاض
ایضاً، مشکوۃ المصابیح، کتاب المناسک، جلد2، صفحہ 998، رقم الحدیث 2533، دار ابن حزم بیروت

5۔ سنن ابی داؤد، باب من اراد الحج فلیتعجل، صفحہ 405، رقم الحدیث 1732، شرکۃ دار ارقم بیروت
ایضاً، کنز العمال، جلد5، صفحہ 24، رقم الحدیث 11886، موسسۃ الرسالہ بیروت

6۔ کنز العمال، جلد5، صفحہ 24، رقم الحدیث 11888، موسسۃ الرسالہ بیروت
ایضاً، الترغیب والترہیب، الترغیب فی الحج والعمرۃ، جلد2، صفحہ 168، رقم الحدیث 26، مصطفیٰ البابی مصر

7۔ کنز العمال، جلد5، صفحہ 24، رقم الحدیث 11887، موسسۃ الرسالہ بیروت

8۔ کنز العمال، جلد5، صفحہ 10، رقم الحدیث 11824، موسسۃ الرسالہ بیروت
ایضاً، المعجم الاوسط، جلد6، صفحہ 131، رقم الحدیث 5270، مکتبۃ المعارف ریاض
ایضاً، الترغیب والترہیب، الترغیب فی النفقۃ فی الحج، جلد2، صفحہ 180، رقم الحدیث 2، مصطفیٰ البابی مصر

9۔ الترغیب والترہیب، الترغیب فی النفقۃ فی الحج، جلد2، صفحہ 179، رقم الحدیث 1، مصطفیٰ البابی مصر

10۔ سنن ابن ماجہ، باب الحج جہاد النساء، جلد2، صفحہ 968، رقم الحدیث 2901، دار احیاء التراث
ایضاً، مشکوۃ المصابیح، باب المناسک، جلد2، صفحہ 998، رقم الحدیث 2534، دار ابن حزم بیروت

11۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب جہاد النساء، صفحہ 583، رقم الحدیث 2875، دار السلام ریاض

12۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الایمان، صفحہ 9، رقم الحدیث 26، وکتاب الحج، صفحہ 303، رقم الحدیث 1519، دار السلام ریاض

Marfat.com

13۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الحج، صفحہ 303، رقم الحدیث 1521، و کتاب المحصر، صفحہ 360، رقم الحدیث 1819 و 1820، دار السلام ریاض

ایضاً، الترغیب والترہیب، الترغیب فی الحج والعمرة، جلد 2، صفحہ 163، رقم الحدیث 2، مصطفیٰ البابی مصر

14۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ما جاء فی ثواب الحج والعمرة، صفحہ 222، رقم الحدیث 810، دار الکتب العلمیۃ بیروت

ایضاً، سنن النسائی، فضل المتابعة بین الحج والعمرة، صفحہ 433، رقم الحدیث 2628، دار الکتب العلمیۃ

15۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب کون الاسلام یہدم ما قبلہ، جلد 1، صفحہ 112، رقم الحدیث 192، دار احیاء التراث

ایضاً، الترغیب والترہیب، الترغیب فی الحج والعمرة، جلد 2، صفحہ 163، رقم الحدیث 4، مصطفیٰ البابی مصر

16۔ الترغیب والترہیب، الترغیب فی الحج، جلد 2، صفحہ 166، رقم الحدیث 18، مصطفیٰ البابی مصر

17۔ الترغیب والترہیب، الترغیب فی الحج، جلد 2، صفحہ 167، رقم الحدیث 20 تا 22، مصطفیٰ البابی مصر

18۔ الترغیب والترہیب، الترغیب فی الحج، جلد 2، صفحہ 167، رقم الحدیث 23، مصطفیٰ البابی مصر

19۔ مشکوٰۃ المصابیح، باب المناسک، جلد 2، صفحہ 999، رقم الحدیث 2538، دار ابن حزم بیروت

20۔ الترغیب والترہیب، الترغیب فی الحج، جلد 2، صفحہ 178، رقم الحدیث 34، مصطفیٰ البابی مصر

21۔ الترغیب والترہیب، الترغیب فی الحج، جلد 2، صفحہ 178، رقم الحدیث 35، مصطفیٰ البابی مصر

22۔ الترغیب والترہیب، الترغیب فی الحج، جلد 2، صفحہ 178، رقم الحدیث 36، مصطفیٰ البابی مصر

23۔ الترغیب والترہیب، الترغیب فی الحج، جلد 2، صفحہ 179، رقم الحدیث 38، مصطفیٰ البابی مصر

ایضاً، الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الجنائز، صفحہ 239، رقم الحدیث 1265 تا 1268، دار السلام ریاض

ایضاً، الجامع الصحیح لمسلم، باب ما یفعل بہ المحرم اذا مات، جلد 2، صفحہ 865، رقم الحدیث 93 دار احیاء التراث

24۔ کنز العمال، جلد 15، صفحہ 947، رقم الحدیث 43638 - 43637، موسسۃ الرسالۃ بیروت

25۔ الدر المنثور، سورۃ آل عمران فی ضمن رقم الآیۃ 97، جلد 2، صفحہ 262، دار احیاء التراث العربی بیروت

26۔ الدر المنثور، سورۃ آل عمران فی ضمن رقم الآیۃ 97، جلد 2، صفحہ 261، دار احیاء التراث العربی بیروت

27۔ شعب الایمان، جلد 3، صفحہ 430، رقم الحدیث 3978، دار الکتب العلمیۃ بیروت

ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، کتاب المناسک، جلد 2، صفحہ 994، رقم الحدیث 2521، دار ابن حزم بیروت

ایضاً، کنز العمال، جلد 5، صفحہ 20 و 22، رقم الحدیث 11869-11877، موسسۃ الرسالۃ بیروت

Marfat.com

28۔ مشکوٰۃ المصابیح، کتاب المناسک، جلد2، صفحہ998، رقم الحدیث2535، دار ابن حزم بیروت

29۔ موارد الظمآن فی زوائد ابن حبان باب فیمن مضت علیه خمسة اعوام، صفحہ239، رقم الحدیث 960

ایضاً، الدر المنثور، سورۃ البقرۃ فی ضمن رقم الآیۃ196، جلد1، صفحہ474، دار احیاء التراث العربی بیروت

30۔ المعجم الاوسط عن ابی ہریرۃ، جلد6، صفحہ110، رقم الحدیث5224، مکتبۃ المعارف ریاض

ایضاً، الترغیب والترہیب، الترغیب فی النفقة فی الحج، جلد2، صفحہ181، رقم الحدیث7، مصطفیٰ البابی مصر

31۔ ارشاد الساری الی مناسک الملا علی القاری، فصل ثم یصلی رکعتین بعد اللبس، صفحہ69، مکتب اسلامیہ کوئٹہ

32۔ ارشاد الساری الی مناسک الملا علی القاری، فصل ثم یصلی رکعتین بعد اللبس، صفحہ70، مکتب اسلامیہ کوئٹہ

33۔ ارشاد الساری الی مناسک الملا علی القاری، فصل ثم یصلی رکعتین بعد اللبس، صفحہ70، مکتب اسلامیہ کوئٹہ

34۔ کتاب ادعیۃ الحج والعمرۃ، فصل فی الوداع، صفحہ2، مکتبہ اسلامیہ کوئٹہ

ایضاً، الاذکار للامام النووی، باب ما یقول حال خروجه من بیته، صفحہ32، رقم الحدیث56، مکتبہ دار لبنان

ایضاً، الجامع الصحیح للترمذی، باب ما یقول اذا خرج من بیته، صفحہ 9 8 7، رقم الحدیث 27-2426، دار الکتب العلمیہ بیروت

ایضاً، سنن ابی داؤد، باب ما یقول اذا خرج من بیته، صفحہ1153، رقم الحدیث5095، شرکۃ دار ارقم بیروت

ایضاً، مسند احمد بن حنبل عن ام سلمۃ، جلد2، صفحہ 322, 318, 306، المکتب الاسلامی بیروت

35۔ سنن ابی داؤد، باب فی الدعاء عند الوداع، صفحہ601، رقم الحدیث 2601-2600، شرکۃ دار ارقم بیروت

36۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب التلبیة، صفحہ308، رقم الحدیث1549، وکتاب اللباس، صفحہ1263، رقم الحدیث5915، دار السلام ریاض

ایضاً، الجامع الصحیح لمسلم، باب التلبیة، جلد2، صفحہ841، رقم الحدیث19، دار احیاء التراث

37۔ ارشاد الساری الی مناسک الملا علی القاری، فصل ثم یصلی رکعتین بعد اللبس، صفحہ69، مکتبہ اسلامیہ کوئٹہ۔

38۔ ارشاد الساری الی مناسک الملا علی القاری، باب دخول مکة، صفحہ87، مکتبہ اسلامیہ کوئٹہ

Marfat.com

39۔ ارشاد الساری الی مناسک الملاعلی القاری، باب دخول مکۃ صفحہ 87، مکتبہ اسلامیہ کوئٹہ
ایضاً، الجامع الصحیح للترمذی، کتاب الدعوات، صفحہ 806، رقم الحدیث 3521، دار الکتب العلمیۃ بیروت
40۔ کتاب ادعیۃ الحج والعمرۃ مع ارشاد الساری، فصل فی دخول مکۃ صفحہ 10، مکتبہ اسلامیہ کوئٹہ
ایضاً نصب الرایۃ، کتاب الحج، باب الاحرام، جلد 3، صفحہ 42، النوریۃ الرضویۃ پبلشنگ کمپنی، لاہور
41۔ الجامع الصحیح لبخاری، کتاب الحج، صفحہ 321، رقم الحدیث 1615-1614، صفحہ 3269، رقم الحدیث 1641، دار السلام ریاض
ایضاً، الجامع الصحیح لمسلم کتاب الحج، جلد 2، صفحہ 907، رقم الحدیث 190، دار احیاء التراث العربی
ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح باب دخول مکہ، صفحہ 1014 تا 1016، رقم الحدیث 2563 تا 2571، دار ابن حزم بیروت
42۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی فضل الحجر الاسود، صفحہ 236، رقم الحدیث 877، دار الکتب العلمیۃ بیروت
ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب دخول مکۃ، جلد 2، صفحہ 1018، رقم الحدیث 2577، دار ابن حزم بیروت
43۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی فضل الحجر الاوسود، صفحہ 236، رقم الحدیث 878، دار الکتب العلمیۃ بیروت
ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب دخول مکۃ، جلد 2، صفحہ 1019، رقم الحدیث 2577، دار ابن حزم بیروت
44۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی فضل الحجر الاوسود، صفحہ 254، رقم الحدیث 961، دار الکتب العلمیۃ بیروت
ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب دخول مکۃ، جلد 2، صفحہ 19-1018، رقم الحدیث 2578، دار ابن حزم بیروت
45۔ کتاب ادعیۃ الحج والعمرۃ مع ارشاد الساری، فصل فی دخول مکۃ صفحہ 10، مکتبہ اسلامیہ کوئٹہ
46۔ ارشاد الساری الی مناسک الملاعلی القاری، فصل فی صفۃ الشروع فی الطواف، صفحہ 89، مکتبہ اسلامیہ کوئٹہ
47۔ بہار شریعت، بیان طواف وسعی، چھٹا حصہ، جلد 1، صفحہ 483، مکتبہ اعلیحضرت لاہور
48۔ کتاب ادعیۃ الحج والعمرۃ مع ارشاد الساری، فصل فی دخول مکۃ صفحہ 10، مکتبہ اسلامیہ کوئٹہ
49۔ ارشاد الساری الی مناسک الملاعلی القاری باب دخول مکہ، فصل یستحب ان یدخل المسجد من باب السلام، صفحہ 92، مکتبہ اسلامیہ کوئٹہ۔ ایضاً، المستدرک للحاکم کتاب المناسک الدعاء بین الرکعتین، جلد 1، صفحہ 455

Marfat.com

50۔ کتاب ادعیۃ الحج والعمرۃ مع ارشاد الساری الی مناسک، فصل فی دخول مکۃ، صفحہ 10، مکتبہ اسلامیہ کوئٹہ
ایضاً، ارشاد الساری باب دخول مکہ، صفحہ 92

51۔ کتاب ادعیۃ الحج والعمرۃ مع ارشاد الساری الی مناسک، فصل فی دخول مکۃ، صفحہ 10، مکتبہ اسلامیہ کوئٹہ

52۔ کتاب ادعیۃ الحج والعمرۃ مع ارشاد الساری، فصل فی دخول مکۃ، صفحہ 10، مکتبہ اسلامیہ کوئٹہ

53۔ سنن ابن ماجۃ، باب فضل الطواف، جلد 2، صفحہ 985، رقم الحدیث 2957، دار احیاء التراث

54۔ سنن ابی داؤد، باب فی الدعاء فی الطواف، صفحہ 440، رقم الحدیث 1892، شرکۃ دار ارقم بیروت
ایضاً، کتاب ادعیۃ الحج والعمرۃ مع ارشاد الساری، فصل فی دخول مکۃ، صفحہ 10، مکتبہ اسلامیہ کوئٹہ
ایضاً، سنن ابن ماجۃ، باب فضل الطواف، جلد 2، صفحہ 985، رقم الحدیث 2957، دار احیاء التراث
ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب دخول مکۃ، جلد 2، صفحہ 1020، رقم الحدیث 2586، دار ابن حزم بیروت

55۔ الترغیب والترہیب، الترغیب فی الطواف، جلد 2، صفحہ 193، رقم الحدیث 11، مصطفیٰ البابی مصر

56۔ ارشاد الساری الی مناسک الملاعلی القاری، باب دخول مکۃ، صفحہ 94، مکتبہ اسلامیہ کوئٹہ

57۔ ارشاد الساری الی مناسک الملاعلی القاری، فصل یستحب ان یدخل المسجد من باب السلام، صفحہ 95، مکتبہ اسلامیہ کوئٹہ
ایضاً، کتاب ادعیۃ الحج والعمرۃ مع ارشاد الساری، فصل فی دخول مکۃ، صفحہ 11، مکتبہ اسلامیہ کوئٹہ

58۔ سنن ابی داؤد، باب فی رفع الیدین اذا رأی البیت، صفحہ 436، رقم الحدیث 1872، شرکۃ دار ارقم بیروت
ایضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب دخول مکۃ، جلد 2، صفحہ 1017، رقم الحدیث 2575، دار ابن حزم بیروت
ایضاً، الجامع الصحیح لمسلم، کتاب الجهاد، باب فتح مکۃ، جلد 3، صفحہ 7-1406، رقم الحدیث 84، دار احیاء التراث

59۔ الترغیب والترہیب، الترغیب فی الحج والعمرۃ، جلد 2، صفحہ 166، رقم الحدیث 17، مصطفیٰ البابی مصر

60۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب حجۃ النبی ﷺ، جلد 2، صفحہ 888، رقم الحدیث 147، دار احیاء التراث

61۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب حجۃ النبی ﷺ، جلد 2، صفحہ 888، رقم الحدیث 147، دار احیاء التراث
ایضاً، کتاب ادعیۃ الحج والعمرۃ، فصل فی دخول مکۃ، صفحہ 11، مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ
ایضاً، ارشاد الساری الی مناسک الملاعلی القاری، باب السعی بین الصفا والمروۃ، صفحہ 116، مکتبہ اسلامیہ کوئٹہ
ایضاً، کتاب الاذکار للنووی، فصل فی اذکار السعی، صفحہ 254، رقم الحدیث 589، مکتبہ دار البیان

Marfat.com

62۔ کتاب ادعیۃ الحج والعمرۃ، فصل فی دخول مکۃ، صفحہ 11، مصطفیٰ البابی مصر
الیضاً، کتاب الاذکار للنووی، فصل فی اذکار السعی، صفحہ 254، رقم الحدیث 589، مکتبہ دار البیان
63۔ بہار شریعت، بیان طواف وسعی، چھٹا حصہ، جلد 1، صفحہ 491، مکتبہ اعلیحضرت لاہور
64۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب حجۃ النبی ﷺ، جلد 2، صفحہ 90-889، رقم الحدیث 147، دار احیاء التراث
65۔ الیضاً، سنن ابن ماجۃ، باب الدعاء لعرفۃ، جلد 2، صفحہ 1003، رقم الحدیث 3014، دار احیاء التراث
کنز العمال، جلد 5، صفحہ 65، رقم الحدیث 12072، موسسۃ الرسالہ بیروت
الیضاً، الترغیب والترہیب، الترغیب فی الوقوف بعرفۃ، جلد 2، صفحہ 204، رقم الحدیث 10، مصطفیٰ البابی مصر
66۔ الجامع الصحیح للترمذی، باب فی دعاء یوم عرفۃ، صفحہ 819، رقم الحدیث 3585، دار الکتب العلمیۃ بیروت
الیضاً، کنز العمال، جلد 5، صفحہ 73، رقم الحدیث 12108، موسسۃ الرسالہ
الیضاً، مشکوٰۃ المصابیح، باب الوقوف بعرفۃ، جلد 2، صفحہ 1025، رقم الحدیث 2598، دار ابن حزم بیروت
الیضاً، کتاب الاذکار للنووی، فصل فی اذکار بعرفات، صفحہ 255، مکتبہ دار البیان
الیضاً، الترغیب والترہیب، الترغیب فی قول لا الہ الا اللہ، جلد 2، صفحہ 419، رقم الحدیث 6، مصطفیٰ البابی مصر
67۔ الترغیب والترہیب، الترغیب فی الوقوف بعرفۃ، جلد 2، صفحہ 206، رقم الحدیث 15، مصطفیٰ البابی مصر
الیضاً، کنز العمال، جلد 5، صفحہ 74، رقم الحدیث 12110، موسسۃ الرسالۃ بیروت
68۔ کتاب ادعیۃ الحج والعمرۃ مع ارشاد الساری، فصل فاذا کان الیوم الثانی الخ، صفحہ 17، مکتبہ اسلامیہ کوئٹہ
الیضاً، کتاب الاذکار للنووی، فصل فی الاذکار المستحبۃ بمعنیٰ یوم النحر، صفحہ 258، مکتبہ دار البیان
69۔ کتاب ادعیۃ الحج والعمرۃ، فصل فی ادعیۃ عرفۃ، صفحہ 18، مکتبہ اسلامیہ کوئٹہ
الجامع الصحیح الترمذی باب فی دعاء یوم عرفۃ، صفحہ 819، رقم الحدیث 3585، دار الکتب العلمیۃ بیروت
مشکوٰۃ المصابیح باب الوقف بعرفۃ، جلد 2، صفحہ 1025، دار ابن حزم بیروت
70۔ کتاب ادعیۃ الحج والعمرۃ، فصل فی ادعیۃ عرفۃ، فصل اذا وصل الی منیٰ، صفحہ 31، مکتبہ اسلامیہ کوئٹہ

Marfat.com

71۔ کنز العمال، جلد 5، صفحہ 73 رقم الحدیث، 12108-12109، موسسۃ الرسالۃ بیروت

72۔ سنن ابی داؤد، باب من لم یدرک عرفۃ، صفحہ 454، رقم الحدیث 1949، شرکۃ دار ارقم بیروت

ایضاً، سنن ابن ماجۃ، باب من اتی عرفۃ قبل الفجر الخ، صفحہ 1003، رقم الحدیث 3015، دار احیاء التراث

73۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب حجۃ النبی ﷺ، جلد 2، صفحہ 891، رقم الحدیث 147، دار احیاء التراث

74۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب حجۃ النبی ﷺ، جلد 2، صفحہ 82-881، رقم الحدیث 147، دار احیاء التراث

75۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب بیان وقت استحباب الرمی، جلد 2، صفحہ 945، رقم الحدیث 314، دار احیاء التراث

ایضاً، مشکوۃ المصابیح، باب رمی الجمار، جلد 2، صفحہ 1034، رقم الحدیث 2620، دار ابن حزم بیروت

76۔ الترغیب والترہیب، الترغیب فی رمی الجمار، جلد 2، صفحہ 207، رقم الحدیث 2، مصطفی البابی مصر

77۔ المعجم الاوسط، جلد 2، صفحہ 447، رقم الحدیث 1771، مکتبۃ المعارف ریاض

ایضاً، الترغیب والترہیب، الترغیب فی رمی الجمار، جلد 2، صفحہ 8-207، رقم الحدیث 4، مصطفی البابی مصر

78۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب بیان ان السنۃ یوم النحر، جلد 2، صفحہ 947، رقم الحدیث 324-25-26، دار احیاء التراث

ایضاً، مشکوۃ المصابیح، باب الحلق، جلد 2، صفحہ 1043، رقم الحدیث 2650، دار ابن حزم بیروت

79۔ الجامع الصحیح لمسلم، باب تفضیل الحلق علی التقصیر، جلد 2، صفحہ 946، رقم الحدیث 321، دار احیاء التراث

ایضاً، مشکوۃ المصابیح، باب الحلق، جلد 2، صفحہ 1043، رقم الحدیث 2649، دار ابن حزم بیروت

80۔ سنن ابی داؤد، باب الحلق والتقصیر، صفحہ 460، رقم الحدیث 85-1984، شرکۃ دار ارقم بیروت

ایضاً، الجامع الصحیح للترمذی، باب ماجاء فی کراھیۃ الحلق للنساء، صفحہ 244، رقم الحدیث 915 914، دار الکتب العلمیۃ بیروت

ایضاً، مشکوۃ المصابیح، باب الحلق، جلد 2، صفحہ 1044، رقم الحدیث 54-2653، دار ابن حزم بیروت

81۔ ارشاد الساری الی مناسک الملا علی القاری، فصل فی آداب التوجۃ الی منیٰ، صفحہ 148، مکتبہ اسلامیہ کوئٹہ

82۔ کتاب ادعیۃ الحج والعمرۃ، فصل اذا وصل الی منیٰ، صفحہ 31، مکتبہ اسلامیہ کوئٹہ

Marfat.com